UNIVERSAL
LIBRARY

OU_190072

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—880—5-8-74—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٢٩٤ ف ٤ ح Accession No. A 613

Author صدر الدين ابو الفتح

Title آداب المكريين

This book should be returned on or before the date last marked below.

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا

کتاب مستطاب

ترجمہ آداب المریدین

از تصنیفات

قدوۃ الاولیاء الواصلین امام الاصفیاء الکاملین سلطان العارفین المقربین

سید السادات

صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر الصادق

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ام۔ اے۔ سی ای

ناظم دوظیفہ یاب اسکول شعبہ تعمیرات سرکار عالی

مطبوعہ اہتمام مجلس کتب خانہ بلدیہ نظام شاہی دکن

کتبہ محمد شیخ الدین (کوریا) مدراس

۱۰ ذیقعدہ ۱۳۵۸ ہجری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم یا خالق الارض والسموات وجاعل النور والظلمات
ویا مخرج الحی من المیت ومخرج المیت من الحی انت اللہ الملک
الحق الذی لا الہ الا انت اسئلک ان تصلی وتسلم علی من لولاہ
لما خلقت الخلق ھو سید الاولین والاخرین امام الانبیاء
والمرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین
سیدنا ومولانا وشفیعنا محمد الھادی المھدی الامین
وعلی الہ الطیبین الطاھرین الذین مثلھم کسفینۃ نوح
من رکب علیھا نجا ومن تخلف عنھا کان من المغرقین واصحابہ
نجوم سماء الھدی والرشد والیقین اجمعین۔

یہ کتاب منتخاب جسکی طباعت اور اشاعت کا شرف اور سعادت حاصل کیگئی
حضرت امام الائمہ شیخ المشائخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی
رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور تصنیف آداب المریدین کا ترجمہ یا مختصر شرح ہے جسے طالبان
تقرب الٰہی کی ہدایت کے لئے قدوۃ السالکین العارفین امام الکاملین الواصلین سید السادات
خواجہ بندہ نواز سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی قدس اللہ سرہ العزیز نے سلیس فارسی

زبان میں تالیف کیا۔ اختصار کی غرض سے اس مقالہ میں ہم حضرت ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی کو حضرت شیخ المشایخ اور مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز کو حضرت مخدوم لکھیں گے۔

حضرت شیخ المشایخ شریعت اور طریقت کے امام اور متعدد سلاسل صوفیہ کے پیشوا تھے۔ امام عبداللہ یافعیؒ نے مرات الجنان میں اونکی تعریف ان الفاظ میں لکھی ہے "الشیخ الکبیر الولی الشہیر العارف باللہ الخبیر ذو المقامات العلیۃ والاحوال السنیۃ والانفاس الصادقۃ والکرامات الخارقۃ والتصانیف المفیدۃ الوثیقۃ فی الشریعت والحقیقت" ان الفاظ سے جو ایک نہایت مستند پیشوائے شریعت وطریقت کے قلم سے نکلے ہیں حضرت شیخ المشایخ کے علوم ظاہر اور ان کے مقامات باطن کی رفعت اور جلالت شان کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ مقالہ چونکہ مختصر ہے اس لئے مندرجہ ذیل کتابوں سے اخذ کر کے ان کے حالات کو مختصر طور پر لکھنے پر ہم اکتفا کرینگے۔ (۱) وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان تالیف قاضی احمد ابن خلکان (۲) مراۃ الجنان تالیف امام عبداللہ یافعی (۳) تکملہ روض الریاحین تالیف امام عبداللہ یافعی کا فارسی ترجمہ (۴) بہجت الاسرار تالیف شیخ نور الدین ابو الحسن علی بن یوسف بن جریر اللخمی الشطنوفی (۵) نفحات الانس تالیف مولانا عبدالرحمن جامی اور (۶) مناقب الاصفیا تالیف مخدوم شیخ شعیب فردوسی۔

حضرت شیخ الشیوخ کا نام عبد القاہر کنیت ابو النجیب اور لقب ضیاء الدین ہے اور سہرورد ان کا مولد ہے اس لئے وہ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی لکھے جاتے ہیں۔ سُہرَورد (بضم سین مہملہ وسکون ہاے ہوز وفتح راے مہملہ وفتح واو وسکون راو دال مہملہ) عراق عجم میں شہر زنجان کے قریب ایک قصبہ تھا۔

شیخ المشائخ وہاں ۴۹۰ھ میں پیدا ہوئے وہ صدیقی النسب تھے۔ ابن خلکان نے بروایت محب الدین ابن النجار مصنف تاریخ بغداد (جس نے بیان کیا ہے کہ خود شیخ المشائخ کے دست مبارک کا لکھا ہوا ان کا شجرہ نسب دیکھا تھا) ان کا نسب اس طرح لکھا ہے: "وھو عبد القاھر بن عبد اللہ بن محمد بن عَمُّوْیہ واسمہ عبد اللہ بن سعد بن الحسین بن القاسم بن النضر بن القاسم بن النضر بن عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ" اور یہ بھی صراحت کی ہے کہ یہ نسب نامہ چونکہ خود شیخ المشائخ کے قلم کا لکھا ہوا تھا اس لئے اُس کے صحیح ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا۔

حضرت شیخ المشائخ جب سن رشد کو پہنچے تحصیل علوم کی غرض سے سہروردسے بغداد آئے اور مدرسہ نظامیہ بغداد میں داخل ہوکر علامہ اسعد المہینی اور دوسرے اکابر علما کے حلقہ درس میں شریک ہوئے۔ طلب حق کا داعیہ اول ان کے وجود میں بدرجۂ فطرت سے دیا گیا تھا تحصیل علوم سے فارغ ہوتے ہی انہوں نے اکابر طریقت کی صحبت اختیار کی اور ان کی زیر تربیت تکمیل باطن کی جانب تمام تر متوجہ اور مشغول ہوگئے۔ خلق سے منقطع ہوکر عزلت اختیار کی اور سالہا سال تک نہایت شدید مجاہدہ اور ریاضت کے ساتھ عبادت الٰہی میں مصروف رہے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ شیخ المشائخ جب تحصیل علوم سے فارغ ہو چکے: "شد سلک طریق الصوفیۃ وحبب الیہ الانقطاع والعزلت فانقطع عن الناس مدۃ مدیدۃ واقبل علی الاشتغال بالعمل للہ تعالی وبذل الجھد فی ذلک" جب ان کی تکمیل ہوچکی عزلت سے باہر آئے اور پیران طریقت کے حکم اور ہدایت کے مطابق خلق اللہ کے رشد اور تربیت باطنی میں مصروف ہوئے اور اس کے ساتھ ساتھ علوم ظاہر کی تدریس و تعلیم بھی جاری کی اور اوس زمانہ کے اکابر صوفیوں کے

روش کے مطابق وعظ اور تذکیر سے بھی مخلوق کی ہدایت شروع کی۔ بہت جلد اونکی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور لاتعداد مخلوق اون کے مجالس وعظ میں اور اون کے حلقہ درس میں اور اون کے حلقہ تربیت باطنی میں شریک ہونے لگی۔ لوگوں کے ہجوم کے باعث اونہون نے بغداد میں دجلہ کے مغربی کنارہ پر ایک عظیم الشان رباط تعمیر کی جس میں بقول ابن خلکان "جماعت من اصحابہ الصالحین" آکر قیام کیا کرتے تھے۔ رفتہ رفتہ خود مدرسہ نظامیہ بغداد کو اُن کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس میں درس دینے کی اُن سے درخواست کیگئی۔ مدرسہ نظامیہ بغداد جس کو نظام الملک طوسی نے قائم کیا تھا ایسی درسگاہ تھی جس کی نظیر آج تک دنیا میں نہیں ہوئی۔ اس مدرسہ سے فارغ التحصیل ہو کر بے شمار ایسے ایسے عظیم المرتبت اور یگانہ روزگار بزرگ نکلے جن کی نظیر دنیا نے پیدا نہیں کی۔ امام الحرمین۔ امام غزالی۔ غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی۔ امام فخر الدین رازی۔ محدث ابن جوزی سب اسی مدرسہ کے تعلیم یافتہ تھے۔ ایسے مدرسہ میں مدرسی کرنا کسی معمولی شخص کا کام نہیں تھا اُس کے لئے ایسے ہی بزرگوں کا انتخاب کیا جاتا تھا جو علم اور تقوی میں یگانۂ روزگار ہوتے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ حضرت شیخ المشایخ کا علم اور تقوی میں کیا درجہ تھا اور اپنے ہمعصروں میں کس عظمت کی نظر سے وہ دیکھے جاتے تھے المختصر مدرسہ نظامیہ میں ۲۷ محرم ۵۴۵ھ کو مسند درس پر بیٹھے۔ کچھ عرصہ کے بعد ان پر بیت المقدس کی زیارت کا شوق غالب ہوا اور رجب ۵۴۷ھ میں مدرسہ سے علیحدگی اختیار کر کے بیت المقدس جانے کے ارادہ سے بغداد سے روانہ ہوے۔ پہلے موصل گئے وہاں سے دمشق پہنچے نورالدین محمود ان دنوں دمشق کے بادشاہ تھے۔ انھوں نے شیخ المشایخ کا آنا بہت غنیمت خیال کیا اور ان کو نہایت عزت اور احترام کے ساتھ ٹھہرایا۔ جب تک وہ وہاں رہے جامع مسجد عتیق میں

اکثر وعظ بیان فرماتے رہے اوس زمانہ میں بیت المقدس میں صلیبی لڑائیاں بہت شدت سے ہو رہی تھیں اس لئے اُن کا وہاں جانا ممکن نہیں ہوا اور بغداد واپس چلے آئے۔ شیخ المشایخ شافعی تھے اور شافعی مذہب کے افتا کی خدمت بھی ان کو دی گئی تھی۔ اس کام کو بھی چندے کر کے ترک کر دیا تھا۔ دمشق سے بغداد واپس آکر وہ آخر عمر تک طلبہ علم اور طالبان حق کی تعلیم اور تربیت میں مصروف رہے اور جب وقت آیا روز جمعہ وقت عصر ۱۷ جمادی الثانی ۵۶۳ھ کو متوجہ عالم جاودانی ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً۔ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ کرامات الاولیاء حق۔ حضرت شیخ المشایخ کے متعلق بھی مورخین نے کرامتیں بیان کی ہیں۔ امام عبداللہ یافعی نے مرات الجنان میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ المشایخ کے ایک ممتاز مرید شیخ ابو محمد عبداللہ بن مسعود رومی نے روایت کی ہے کہ وہ ایک روز حضرت شیخ المشایخ کے ہمراہ بغداد کے بازار سلطانیہ میں جا رہے تھے کہ ان کی نظر ایک قصاب کے دوکان پر پڑی جہاں اُس نے ایک بکرے کو کھال نکال کر لٹکا رکھا تھا وہ اس کے پاس ٹھہر گئے اور قصاب سے کہا کہ یہ بکرا مجھ سے کہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح نہیں کیا گیا ہے اور مردار مرا ہے۔ یہ سن کر قصاب کو غش آگیا۔ جب ہوش میں آیا اپنے جرم کا اقرار کیا اور توبہ کی۔ مخدوم شیخ شعیب نے بھی مناقب الاصفیا میں حضرت شیخ المشایخ کی بہت کرامتیں نقل کی ہیں منجملہ ان کے ایک روایت انھیں راوی ابو محمد عبداللہ بن مسعود رومی سے نقل کی ہے کہ وہ اپنے پیر شیخ المشایخ کے ہمراہ ایک روز بغداد میں ایک پل پر گزر رہے تھے کہ ایک شخص فواکہات کے قسم سے بہت سا میوہ لے جاتا نظر آیا۔ شیخ المشایخ نے اس سے کہا یہ سب میوہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو اس نے کہا کیوں بیچوں۔ فرمایا یہ میوہ مجھ سے فریاد کر رہا ہے کہ اس شخص کے ہاتھ سے مجھے نجات دلائے کہ وہ

مجھے اس غرض سے لیجا رہا ہے کہ شراب پیتے وقت مجھے بطور نقل کے کھائے۔
یہ سنتے ہی وہ بیہوش ہو کر گر گیا۔ جب ہوش آیا کہا کہ میرے ارادہ سے اللہ کے
سوا کوئی واقف نہیں تھا اور شیخ المشایخ کے ہاتھ پر توبہ کی۔

شیخ المشایخ علوم شریعت اور طریقت دونوں کے امام وقت تھے جب تک
بقید حیات رہے دونوں طریقوں پر خلق اللہ کو فیض پہونچاتے رہے۔ ان کے حلقہ
درس سے بہت سے تلامذہ یگانہ روزگار ہو کر نکلے۔ انھیں میں ایک حافظ الحدیث
ابوسعید سمعانی بھی تھے۔ مگر شیخ المشایخ کی بہت زیادہ شہرت بحیثیت پیر طریقت کے
ہوئی۔ خود انھوں نے بہت سے کاملین سے فیض حاصل کیا اور بہتوں کو اپنے فیض
تربیت سے درجہ کمال تک پہنچایا وہ اپنے حقیقی چچا حضرت وجیہ الدین ابوحفصؒ کے مرید
تھے اور اون سے خلافت حاصل کی تھی۔ امام احمدؒ غزالی کی صحبت میں بھی بہت
رہے اور ان سے بھی خلافت حاصل کی۔ حضرت غوث الاعظم غوث الثقلین سید
عبدالقادر جیلانیؒ جب تک بقید حیات رہے شیخ المشایخ ان کے حلقہ وعظ میں
شریک اور اُن کی صحبتوں میں ان کی باطنی فیضان سے مستفید ہوتے رہے۔
جس مجلس وعظ میں حضرت غوث الاعظم نے منبر پر **قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ** فرمایا عراق اور دوسرے مقامات
کے پچاس سے زیادہ اکابر طریقت اور اولیا موجود تھے اُن میں شیخ المشایخ بھی تھے
اور ان کے ہمراہ ان کے بھتیجے اور خلیفہ اکبر شیخ الشیوخ ابوحفصؒ عمر بن محمد
بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن حمویہ المعروف بہ شیخ شہاب الدین سہروردی
بھی تھے حضرت غوث الاعظم نے بھی شیخ المشایخ کو خلافت دیکر ممتاز فرمایا۔ صوفیوں کے
سب سلسلے امیرالمومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تک پہنچتے ہیں اور
ان کے واسطے سے بارگاہ رسالتؐ تک ختم ہوتے ہیں۔ اور جناب امیرالمومنین کا

باطنی فیضان اُن کے بعد امام حسینؓ شہید دشت کربلا اور سید التابعین خواجہ حسن بصری اور خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے جاری ہوا۔ ہندوستان میں شیخ المشایخ کے سلسلے اون کے خلفا شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی اور عمار بن یاسر اللہ لیسی اور نجم الدین کبریٰ سے پھیلے شیخ الشیوخ اُن کے خلیفہ اکبر تھے اور نجم الدین کبریٰ کو راست شیخ المشایخ سے اور عمار بن یاسر اللہ لیسی کے توسط سے بھی شیخ المشایخ سے خلافت ملی تھی۔ ابوالحسن اسمٰعیل قصری سے اُن کو بیعت تھی اور خلافت بھی تھی اور ان کے توسط سے انکا سلسلہ خواجہ کمیل بن زیاد تک پہنچتا ہے میں اسکے بعد کے صفحوں پر ان تمام خانوادوں کا شجرہ لکھتا ہوں جو شیخ المشایخ کے ذریعہ ہندوستان میں جاری ہیں اور ان سے اوپر ان کے پیر ان طریقت کے خانودوں کا شجرہ بھی لکھتا ہوں۔

ہندوستان میں حضرت شیخ المشایخ سے تین خانوادے جاری ہیں۔ (۱) سہروردیہ (۲) فردوسیہ اور (۳) قادریہ۔ سہروردیہ طریقہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے جاری ہے۔ ان کے تین خلیفہ ہندوستان آئے۔ ایک شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی دوسرے قاضی حمید الدین ناگوری تیسرے شیخ شہاب الدین جگجوت۔ بہاء الدین زکریا ملتانی نے ملتان میں سکونت اختیار کی اور ان کا مزار بھی وہیں ہے سہروردیہ سلسلہ انھیں سے جاری ہے۔ قاضی حمید الدین عراق سے ناگور (راجپوتانہ) آئے وہاں سے دہلی آئے اور وہیں رہے۔ حضرت قطب الدین بختیار کاکی کے استاد تھے اور ان کا مزار بھی حضرت قطب الاقطاب کے پائین میں پرانی دہلی میں ہے۔ شیخ شہاب الدین جو جگجوت کے عرف سے مشہور ہیں یورپ چلے گئے اور پٹنہ سے چار میل مشرق ایک قصبہ میں جس کا نام جہلی ہے سکونت پذیر ہوئے۔ اُن کا مزار اُس قصبہ سے باہر گنگا کے کنارہ ہے۔ حضرت مخدوم شیخ شرف الدین احمد بن یحیی منیری (بفتح میم و کسر نون و یائے مجہول ساکن و رائے مہملہ مکسور و یائے حطی ساکن اُنکے

شجرہ سلاسل طریقت حضرت شیخ المشائخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رح

سید الانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ

امام ہمام سیدنا حسین علیہ السلام — سید التابعین خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ — خواجہ کمیل بن زیاد رضی اللہ عنہ

امام زین العابدین رح
امام محمد باقر رح
امام جعفر الصادق رح
امام موسیٰ کاظم رح
امام موسیٰ رضا رح
امام معروف کرخی رح
امام سری سقطی رح
امام جنید بغدادی رح

حبیب عجمی رح
داؤد طائی رح
خواجہ معروف کرخی رح
خواجہ ابو محمد سری سقطی رح
سید الطائفہ ابو القاسم جنید بغدادی رح

خواجہ ابو الفضل رح
عبد الواحد بن زید
ابو یعقوب السوسی رح
ابو یعقوب نہرجوری رح
عبد اللہ بن عثمان رح
ابو یعقوب الطبری رح
ابو القاسم بن رمضان رح
عبد اللہ بن الادریس رح
داؤد بن محمد المعروف بخادم الفقراء رح
محمد بن المکیال رح
ابو الحسن اسمٰعیل رح

خواجہ ابو الفضل رح
عبد الواحد بن زید
ابو علی رودباری رح
ابو علی کاتب رح
ابو عثمان مغربی رح
ابو القاسم کرمانی رح
احمد بن عطا رح

مشاد علو الدینوری رح
احمد بن سیار دینوری رح
محمد بن عبد اللہ خفیف رح
رئیس الدین ابو محمد رح

ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردی رح

سلسلہ طریقت

سید طیفور بسطامی رح
سید ابو الحسن خرقانی رح
سید ابو علی فارمدی رح
حضرت الاعظم غوث الثقلین محی الدین
ابو محمد عبد القادر جیلانی رح
سید عبد الرزاق جیلانی رح
سید ابو صالح نصر جیلانی رح
سید محی الدین ابو الفتح جیلانی رح
سید علی جیلانی رح
سید موسیٰ جیلانی رح
سید حسن جیلانی رح
سید ابو العباس احمد جیلانی رح
خواجہ بہاء الدین انصاری رح
دولت آبادی
سید ابراہیم ابرجی رح
شیخ محمود بکاری رح
شیخ ضیاء الدین رح
المعروف بقاضی جیا

شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رح

شیخ بہاء الدین ملتانی رح
شیخ صدر الدین رح
شیخ رکن الدین رح
سید جلال مخدوم رح
جہانیان بخاری رح
سید اجو قتال رح
شیخ علاء الدین رح
شیخ بہاء الدین رح
جونپوری
شیخ محمد جونپوری رح
شیخ قطب الدین رح
شیخ ضیاء الدین رح

شیخ محمد مخدوم جمال دلیا رح
سید محمد کالپوری رح
سید احمد کالپوری رح
پوشیدہ اللہ کالپوری رح
سید ہدایت اللہ ہروی رح
سید آل محمد ہروی رح
سید حمزہ ہروی رح
سید آل احمد عرف
اچھے میاں صاحب ہروی

سلسلہ فردوسیہ

نجم الدین کبریٰ رح

نجم الدین کبریٰ رح
سیف الدین باخرزی رح
بدر الدین سمرقندی رح
رکن الدین فردوسی رح
نجیب الدین فردوسی رح
شرف الدین احمد بن یحیی منیری رح
مظفر شمس بلخی رح
حسین بن مظفر شمس بلخی رح
حسن بن مظفر شمس بلخی رح
مخدوم شیخ شعیب رح
مخدوم اشرف رح
مخدوم رہبان الدین رح
مخدوم شاہ منصور رح
مخدوم شاہ معروف رح
مخدوم شاہ محمد رح
مخدوم شاہ ہبیر رح
مخدوم شاہ رحمت اللہ رح
مخدوم شاہ ہدایت اللہ رح
مخدوم شاہ اہل اللہ رح

سلسلہ سہروردیہ

سلسلہ فردوسیہ

بقیہ شجرۂ سلاسل طریقت حضرت شیخ المشائخ ضیاء الدین ابو النجیب عبد القاہر سہروردیؒ

اور سید محمد گیسو دراز حسینی قدس اللہ سرہما

سید الانبیاء والمرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وکرم اللہ وجہہ

امام ہمام سیدنا حسین علیہ السلام
امام زین العابدینؒ
امام محمد باقرؒ
امام جعفر صادقؒ
امام موسیٰ کاظمؒ
امام علی موسیٰ رضاؒ
امام محمد تقیؒ
امام علی نقیؒ
امام حسن عسکریؒ

سید الطائفہ جنید بغدادیؒ
امام ابو بکر شبلیؒ
عبد الواحد بن عبد العزیز تمیمی
ابو الفرج یوسف طرطوسی
ابو الحسن علی محمد بوصف البنکاری
ابو سعید ابو الخیر مبارک المخزومی

غوث الاعظم غوث الثقلین
ابو محمد عبد القادر جیلانیؒ
ضیاء الدین ابو النجیب
عبد القاہر سہروردیؒ
مارین یاسر اللہ لیسوعیؒ
نجم الدین کبریٰؒ
مجد الدین بغدادیؒ
رضی الدین علی لالاؒ
حمد جامیؒ
نور الدین الکبیرؒ
علاء الدولہ سمنانیؒ
شیخ محمودؒ
بہاء علی حیدانیؒ
ابو العلی شیلانیؒ
سید محمد خوش نگارؒ
شیخ محمد علی نور بخشؒ
محمد غیاث نور بخشؒ

خواجہ عبد الواحد بن زیدؒ
ابو الفضل فضیل بن عیاضؒ
ابراہیم ادہمؒ
سید الدین حذیفہ المرعشیؒ
امین الدین ابو ہبیرۃ البصریؒ
ممشاد علو الدینوریؒ
ابو اسحٰق شامیؒ
ابو احمد ابدال چشتیؒ
ناصر الدین ابو یوسف چشتیؒ
قطب الدین مودود چشتیؒ
حاجی شریف زندنیؒ
عثمان ہرونیؒ
خواجہ خواجگان معین الدین چشتیؒ
قطب الدین بختیار کاکیؒ
بابا فرید الدین گنج شکرؒ
محبوب الٰہی نظام الدین اولیاؒ
نصیر الدین چراغ دہلویؒ

سید الطائفہ خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ

سید محمد حسینی گیسو درازؒ
بندہ نوازؒ
کمال الدین علامہؒ
سراج الدینؒ
علم الدینؒ
محمود راجنؒ
جمال الدین عرف جنؒ
حسن محمدؒ
شیخ محمد قطب گجراتیؒ
شیخ یحییٰ مدنیؒ
کلیم اللہ جہاں آبادیؒ
نظام الدین اورنگ آبادیؒ
محب النبی فخر الدین دہلویؒ

حقیقی نواسے تھے۔ منیر پٹنہ سے پندرہ میل مغرب جانب بہت پرانا قصبہ ہے۔ یحیٰ منیریؒ کا مزار وہیں ہے اور مخدوم شرف الدین احمدؒ کا مزار قصبہ بہار میں ہے۔

ملک دکن کو ایک خاص نسبت حضرت شیخ المشایخ ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاہر سہروردیؒ کے ساتھ ہے وہ یہ کہ اس ملک کے بادشاہ دین پرور دین پناہ اعلیحضرت سلطان العلوم امیر المومنین امام المسلمین ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی میر عثمان علیخان بہادر آصف جاہ سابع جی سی ایس آئی۔ جی بی ای ادام اللہ عمرہم و ایامہم و خلد اللہ ملکہم و سلطنتہم حضرت شیخ المشایخ کے برادر زادہ اور مرید خاص اور خلیفہ اکبر یعنی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کی اولاد میں ہیں۔

حضرت شیخ المشایخ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن میں زیادہ تر قوم کی ناقدردانی سے اب مفقود ہیں۔ صرف آداب المریدین کے نسخے کہیں کہیں باقی رہ گئے ہیں ان کی تمام تصانیف میں یہ کتاب زیادہ مشہور ہوئی اور اکابر صوفیہ اور بزرگان طریقت کا دستور العمل رہی۔ اسلام میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کتاب تصنیف کی گئی۔ اس کے بعد اس نام کی ایک مختصر کتاب شیخ اکبر محی الدینؒ ابن عربی نے بھی تصنیف کی اور حضرت مخدوم گیسو درازؒ کی بعض تصنیف سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے شیخ اکبر کے کتاب کی شرح لکھی تھی لیکن اب دونوں ناپید ہیں۔ یہ بتا دینا ضرور ہے کہ شیخ المشایخ سے قبل اور ان کے زمانہ میں اور ان کے چند صدیوں بعد تک "مرید" کا مفہوم کیا تھا۔ وہ طلبہ جو علوم شریعت اور دوسرے علوم ظاہر کی تحصیل و تکمیل کے بعد انھیں علوم کے مشاغل میں مصروف ہو جاتے تھے ان کا شمار علما کے زمرہ میں کیا جاتا تھا لیکن وہ جو علوم شرعیہ کی تحصیل کے بعد تصفیہ اور تزکیہ اور تجلیہ باطن اور وصول الی اللہ کی جانب متوجہ ہو جاتے تھے اور کسی شیخ کامل کی صحبت اختیار کر کے اس کی زیر تربیت تعلقات دنیاوی سے منقطع

ہو کر عزلت اور انزوا اختیار کر لیتے اور مجاہدہ اور ریاضت شاقہ کے ساتھ ہمہ تن عبادت الٰہی میں مشغول بحق ہو جاتے وہ صوفیوں کے زمرہ میں داخل ہو جاتے اور "مرید" کہے جاتے تھے اور اس وقت تک اُن کا شمار مریدوں ہی کے زمرہ میں کیا جاتا تھا۔ جب تک کہ کامل اور مکمل ہو کر اپنے شیخ سے مجاز ارشاد نہ ہو جاتے۔ انھیں مریدوں کے لئے حضرت شیخ المشایخ نے یہ کتاب آداب المریدین تصنیف کی۔ اُن کی عبادات اور روزمرہ کے مشاغل زندگی کے لئے یہ ایک جامع اور مکمل دستور العمل ہے۔ حقیقی تصوف کا دار و مدار عشق و حب الٰہی اور کامل اتباع سنت نبوی پر ہے قولاً و فعلاً و حالاً۔ اس لئے اس کتاب میں آپ دیکھیں گے کہ مصنف نے جو جو ہدایتیں دی ہیں اونکی سندیں کوئی آیت قرآنی یا حدیث صحیح نبوی یا صحابہ اور سلف صالحین کے اقوال کو لکھ دیا ہے۔ بہت جگہ آیت قرانی اور حدیث نبوی دونوں لکھدے ہیں۔ اسی لئے یہ کتاب زمانہ دراز تک خدا طلبی کی راہ میں بزرگوں کا مشعل ہدایت رہی۔

جہاں تک مجھے معلوم ہو سکا آداب المریدین کی فارسی شرح دو بزرگوں نے لکھی جو علوم شرعیہ میں یگانہ روزگار اور علوم باطن میں امام الواصلین الکاملین تھے۔ ایک مخدوم شرف الدین احمد بن یحیی منیریؒ المتوفی ششم شوال ۸۸۶ھ اور دوسرے مخدوم سید محمد حسینی گیسو درازؒ المتوفی شانزدھم ذی قعدہ ۸۲۵ھ۔ دونوں بزرگوں کی رحلت چاشت کے وقت ہوئی اور وہی وقت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا تھا۔ شرف الدینؒ احمد یحیی منیری کی شرح ان کے ایک برگزیدہ مرید محمد بن محمد بن عیسیٰ یحیی المدعو بہ اشرف بن رکن کی درخواست پر لکھی گئی۔ اس کے قلمی نسخے صرف پٹنہ اور گیا (صوبہ بہار) کے اضلاع میں بعض بعض جگہ موجود ہیں مگر پانچ چھ نسخوں سے زیادہ نہیں ہیں۔ اس شرح پر ملا غلام یحیی بہاری نے حاشئے بھی لکھے تھے۔ پٹنہ کے مطبع البنیج میں مولوی غلام یحیی کے حاشیہ کے ساتھ یہ شرح چھپنی شروع

ہوئی تھی اور صرف باب شانزدہم تک طبع ہوئی تھی کہ مطبع کے مالک مولوی سید رحیم الدین مرحوم مغفور کا انتقال ہوگیا اور مطبع بند ہوگیا۔ یہ مطبوعہ حصہ ۱۳۲۲ھ میں شائع کیا گیا لیکن اب وہ بھی نایاب ہے۔

دوسری شرح حضرت مخدوم کی ہے جو اب طبع ہو کر شائع ہو رہی ہے۔ حضرت مخدوم نے اس کتاب کے دیباچہ میں بیان فرمایا ہے کہ اس شرح سے قبل اُنھوں نے ست یقین کی درخواستوں پر تین بار آداب المریدین کی شرحیں لکھوائیں مگر جس کی درخواست پر لکھی گئی اُس نے وہ شرح اپنے پاس ہی رکھ لی اور کسی کو دیکھنے نہیں دی۔ اس طرح وہ تینوں شرحیں تلف ہوگئیں۔ یہ چوتھی شرح ہے جو حضرت مخدوم نے لکھوائی وہ فرماتے ہیں کہ اس کے ساتھ اُنھوں نے ایک مبسوط شرح عربی میں بھی لکھوائی تھی لیکن باوجود بیس پچیس سال کی سعی اور جستجو کے اُس کا مجھے کہیں پتہ نہیں ملا اور گمان غالب ہے کہ وہ بھی تلف ہوگئی۔ اس فارسی شرح کا ایک نسخہ رایل ایشیاٹک سوسائیٹی کلکتہ کے کتب خانہ میں ہے۔ زمانہ دراز کی جستجو کے باوجود سوائے اس ایک نسخہ کے کسی دوسرے کا مجھے مطلق پتہ نہیں مل سکا۔ رایل ایشیاٹک سوسائیٹی کلکتہ کو یہ کتاب عاریت دینے کے لئے میں نے درخواست کی اور سوسائیٹی کے فایلولوجیکل سکریٹری مکرم ومحترم شمس العلما خان بہادر مولانا محمد ہدایت حسین صاحب بالقابہم کی توجہ سے مجھے مل گئی اور میں نے نقل لیکر اُسے واپس کر دیا۔ حضرت مخدوم نے یہ شرح حاشیہ المتن لکھی تھی لیکن آداب المریدین کی عبارت اس میں بہت غلط لکھی ہوئی تھی اس لئے مجھے اس کتاب کے صحیح نقل کی بھی ضرورت ہوئی۔ کتب خانہ آصفیہ حیدرآباد دکن میں اس کے دو نسخے ہیں اُن سے میں نے نقل حاصل کی لیکن چونکہ دونوں بہت غلط لکھے ہوئے ہیں اس لئے گو دونوں کے مقابلہ سے نقل لی گئی تاہم بے شمار غلطیاں اس میں رہ گئیں۔ اتفاقاً مجھے معلوم ہوا کہ یہیں حیدرآباد میں میرے ایک

محترم کرم فرما کے پاس آداب المریدین کا ایک بے بہا نسخہ ہے میں نے اُن کے خدمت میں جاکر اوسے دیکھا معلوم ہوا کہ اُس نسخہ کے کاتب شیخ احمد سہروردیؒ ہیں جو حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدینؒ سہروردی کے پوتے اور امام الخطاطین یاقوت مستعصمی کے شاگرد رشید تھے۔ اس کتاب کو اُنھوں نے ذی الحجہ ۷۱۸ھ میں لکھا اور اسکی کتابت میں اُنھوں نے شاگردی کا حق ادا کر دیا یعنی اپنے خط کو استاد کے خط سے بہت مشابہ کر دیا ہے۔ اس نسخہ سے زیادہ صحیح نسخہ کا ملنا ممکن نہیں۔ کتب خانہ آصفیہ کے نسخوں سے نقل کئے ہوئے نسخہ کا میں نے ابتدا سے انتہا تک شیخ احمد سہروردی کے نسخہ سے مقابلہ کیا اور مکمل طور پر اُس کی تصحیح کر لی۔ آداب المریدین کے متن کی تصحیح تو ہو گئی لیکن شرح کی تصحیح کی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی اس لئے کہ دوسرا نسخہ میرے علم میں کہیں موجود نہیں ہے۔ ایشیاٹک سوسائٹی کے کتب خانہ کا یہ نسخہ غلطیوں سے بھرا ہوا ہے۔ الفاظ کی غلطیاں بے شمار ہیں اور کہیں کہیں کاتب نے الفاظ اور بعض جگہ عبارت بھی چھوڑ دی ہے۔ بعض جگہ الفاظ کی غلطیوں اور بعض جگہ ان کو چھوڑ دینے کی وجہ سے عبارت بے ربط اور ناقابل فہم ہو گئی ہے۔ آخر کے قریب کاتب نے متن اور شرح کی تقریباً دو تین صفحے عبارت چھوڑ دی۔ اس کتاب کی طباعت میں جہاں جہاں نسخہ منقول عنہ میں الفاظ کے کتابت کی غلطیاں تھیں ان کی حتی المقدور تصحیح کر لی گئی۔ جہاں جہاں تصحیح ممکن نہیں ہوئی وہاں استفہام کی علامت (؟) دیدی گئی اور بعض بعض جگہ فٹ نوٹ میں صراحت بھی کر دیگئی۔ آخر کے قریب جہاں نسخہ منقول عنہ میں کاتب نے دو تین صفحہ کتاب کی عبارت چھوڑ دی ہے مطبوعہ کتاب میں وہاں فٹ نوٹ میں آداب المریدین کی پوری ترک شدہ عبارت نقل کر دی گئی ہے۔ متن میں حضرت مخدوم نے بعض مقامات پر جو الفاظ لکھے ہیں اور ان کی شرح کی ہے شیخ احمد سہروردی کے نسخہ میں اُن الفاظ کے بدلہ دوسرے ہم معنی

الفاظ ہیں۔ اس مطبوعہ کتاب میں حاشیہ پر بطور نسخہ کے وہ الفاظ لکھدئے گئے ہیں۔

مخدوم شرف الدین احمد یحیی منیری کی شرح ایک حد تک بسوط ہے۔ حضرت مخدوم سید محمد گیسو دراز کی شرح نہایت مختصر ہے۔ بعض بعض جگہ انھوں نے صرف ترجمہ ہی پر اکتفا کر دیا ہے۔ جیسا کہ خود انھوں نے جا بجا اظہار فرمایا ہے ان کو اختصار منظور تھا اسی لئے اس کا نام بھی بجائے شرح کے انھوں نے ترجمہ آداب المریدین رکھا۔ یہ شرح یا ترجمہ ۸۱۳ھ میں لکھا گیا۔

کتاب آداب المریدین مختصر کتاب ہے اور مصنف کے زمانہ کے اونچے طبقے کے مریدوں کے لئے تصنیف کی گئی تھی۔ حضرت مخدوم نے اپنے زمانے کے ہر طبقہ کے مریدوں کے لئے ایک بسوط اور مفصل کتاب کی ضرورت محسوس فرمائی اس لئے اس شرح یا ترجمہ کی تالیف کے پہلے تین بار جو شرحیں انھوں نے لکھی تھیں ان میں سے کسی ایک کے سلسلہ میں ایک مستقل اور جامع کتاب ۸۰۶ھ میں تصنیف فرمائی اور اس کا نام خاتمہ رکھا حضرت مخدوم ۸۰۲ھ یا ۸۰۳ھ میں گلبرگہ آچکے تھے اس لئے یہ "ترجمہ آداب المریدین" اور "خاتمہ" دونوں یہیں تصنیف کی گئیں۔ خاتمہ نہایت مکمل کتاب ہے اور ہر طبقہ کے انسان کے لئے تصنیف کی گئی ہے۔ مرد عورت، جوان بوڑھے، امیر غریب، شاہ و گدا سب کے لئے وہ مکمل دستور العمل ہے۔ دو سال ہوئے یہ کتاب چھپ چکی ہے۔ اس کے دیباچہ میں ہم نے حضرت مخدوم کی مختصر مگر جامع سوانح عمری لکھدی ہے اور ان کے تصانیف کا ذکر بھی کر دیا ہے اس لئے یہاں مکرر لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوئی۔

ترجمہ آداب المریدین کی طباعت اور اشاعت ہمارے فاضل اور محترم دوست نواب غوث یار جنگ بہادر بالقابہم کی توجہ اور حسن عقیدت کا نتیجہ ہے۔ چند سال سے حضرت مخدوم کے روضہ اور اس کے جاگیرات کا انتظام صوبہ گلبرگہ کے

صوبہ دار (یعنی کمشنر ڈویژن) کے نگرانی میں دیدیا گیا ہے۔ دو سال گذرے جب نواب غوث یار جنگ بہادر گلبرگہ کی صوبہ داری پر مامور ہوئے اور اس خدمت کا جائزہ لیتے ہی روضہ کے اور اس کی جاگیرات کے انتظام میں نہایت دلچسپی سے مصروف ہوئے۔ اس دو سال کی مدت میں انھوں نے جس قدر کیا اس کی تفصیل کے بیان کرنے کا اس مقالہ میں موقع نہیں ہے۔ صرف اس قدر بیان کرنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے حضرت مخدوم کے علمی کارناموں کی حفاظت کی جانب بھی بہت توجہ کی۔ روضہ میں ایک کتاب خانہ قایم کیا۔ جتنی کتابیں روضہ بزرگ اور روضہ خورد کے صاحب سجادہ صاحبوں کے پاس تھیں ان کی اجازت سے انھیں کتاب خانہ میں داخل کیا اور دوسرے مقامات سے بھی کتابیں حاصل کیں ان کا مقصد یہ ہے حضرت مخدوم اور ان کے فرزندوں اور مریدوں کی تصانیف کو خرید کر یا نقل لیکر یا جس مناسب طریقہ پر مل سکیں حاصل کر کے اس کتاب خانہ میں داخل کریں۔ چنانچہ متعدد کتابیں فراہم ہو چکی ہیں۔ آیندہ کی دائمی حفاظت کی غرض سے اس کتاب خانہ پر سرکاری حیثیت سے ناظم صاحب سررشتہ امور مذہبی کی نگرانی قائم کرادی ہے۔ حضرت مخدوم کی تصنیف کی ہوئی بہت کتابیں اب مفقود ہیں اور شاذ و نادر جو باقی رہ گئی ہیں ان کے بھی آئندہ تلف ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اُن کو مفقود اور تلف ہونے سے بچانے کا ایک ذریعہ یہی ہے کہ وہ طبع کرادی جائیں۔ نواب غوث یار جنگ بہادر اس کی جانب بھی متوجہ ہیں۔ گذشتہ سال ۱۳۵۰ھ کے ماہ ذیقعدہ میں حضرت مخدوم کے عرس کے موقع پر اس بارہ میں مجھ سے گفتگو ہوئی۔ ترجمہ آداب المریدین کے نسخہ کا جو میرے پاس نقل کیا ہوا موجود تھا اُن سے ذکر کیا گیا اور اس کو طبع کرانے کی میں نے رائے دی۔ اُنھوں نے اس خیال کو پسند کیا اور محکمۂ سرکار میں منظوری کے لئے تحریک کی منظوری کے بعد طباعت کا اہتمام میرے سپرد کیا گیا۔ بحمداللہ کہ یہ فقید المثال اور نایاب

اور بیحد مفید کتاب اب شائع ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنے طالبوں کو فائدہ پہونچائے۔

اس مقالہ کو ہم (چند الفاظ کے تغیر سے) اُس دعا پر ختم کرتے ہیں جس پر حضرت شیخ المشایخ رحمۃ اللہ علیہ وقدس اللہ سرہ نے آداب المریدین کو ختم کیا ہے اور نہایت عجز و الحاح سے ارحم الراحمین کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں کہ اسے قبول فرماوے۔

اللھم اجعلنا من الصادقین والحقنا بالمتحققین بمنك وجودك واعصمنا من الفواحش ما ظھر منا وما بطن ووفقنا لمرضاتك ما خفی منھا وما علن وانفعنا وجمیع المسلمین بما جمع فی ھذا الکتاب ولا تجعلہ علینا وعلی من نظر فیہ وبالاً ولا تجعل حظنا من ذالك جمعہ وحفظہ دون الاشتغال بہ ومتابعتہ بجودك وسعۃ رحمتك انك قریب مجیب۔ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ وبارك وسلم اجمعین۔

الفقیر المذنب
سید عطا حسین

حیدرآباد دکن
۱۱ ذیقعدہ ۱۳۵۸ھ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۚ
اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ؕ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ
الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ
ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ؕ

کتاب مستطاب

ترجمہ آداب المریدین

از تصانیف

حضرت قدوۃ الاولیا امام الاصفیا سلطان العارفین ملک الواصلین

سید السادات

صدر الدین ابو الفتح ولی الاکبر الصادق

سید محمد حسینی گیسو دراز خواجہ بندہ نواز چشتی

قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

بہ تصحیح و اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین ام اے۔ سی ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

الحمد لله الذى وصفه بالجميل على جهت
التفضيل انه منزه عن الاطلاق والتقييد والاجمال
والتفصيل له الكبر له التحميد له التهليل انه الرب
الجليل هو الواحد الاحد الفرد الصمد ليس له
مثال وعديل خالق السماوات والارض وما فيها الكثير
والقليل العزيز الشريف والدنى الذليل ٥ والصلوة
على رسوله المبعوث الى الكافة من الجن والانس
لدعوت الى الله بان ليس له شبهٌ وبديلٌ محمد
الهادى لكل جيل الى سواء السبيل وآله واصحابه
الذين هم لطالب الهدايت من الاعوجاج الى الصراط
المستقيم كالنجوم والدليل واهل بيته الذين اذهب
الله عنهم الرجس وطهرهم تطهيرا من كل نعت
نزيل والوبال الوبيل وذريته الطيبته الطاهرة المحفوظين

عما یقدح فی تصور ذهن الرجال العقیال المتبعون بآبائهم
الذبیح والحبیب والخلیل هم الهداة هم الدعاة هم القدوة
هم السادات فی کل زمان ومن کل جهة وقبیل۔ صلوات الله
علیهم ما دامت البکرة والاصیل ۝ فالحمد لله الذی کلامه
النفسی خارج عن المخارج الحسی عَلِیٌّ عن الحروف والاصوات
بریٌّ عن الشفات واللهات نزیهٌ عن المنهجات والمرکبات بلا تقدم
حرف ولا تاخر امرهٗ نهی ونهیه امر خبره انشاءٌ وانشاءهٗ خبرٌ یتکلم
علی الازل والابد بلا انتهاء غایة وامل اراد ان یسمع کلامه نبیه النبیه
وصفیه الرجیح فخلق خلقاً حرفاً وصوتاً وجعل لکلامه الفصیح
من حیث الظاهر والصریح فاتصفه بصفاته وخلقه باخلاقه
فی البین کالعکس من العین صفی عن العین والمین
فکانه کلامه لیس فیه نذر ولا حذر ذو الحکم والامثال
والعبر فمن یسمع ولی یبصر ولی ینطق شاهدٌ لهذا الخبرْ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا اھ وَمَا کُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَآ
اَنْ هَدٰنَا اللّٰهُ ۝

بعد تمہید قواعد تحمید وتشہید میانی تجید ودرود رسول اللہ محمد محمود حمید
میگوید محمد حسینی الملقب بہ گیسو دراز کہ شاہد ساز اورکنج اختصار ودرگوشہ انحصار
در بیان گفتار نبی مختار قرار واستقرار داد ونخواست کہ گفتار اسرار بصحرا نہد البتہ در خزانہ
ادخار مدفون ومکنون داشت تا مردم محدث ومتعلم ظاہر بین را قیل وقالے درمیان
نیفتد وہمہ را ازین نصیبہ تمام شود مگر گاہ گاہے زبان وقت املا کرد حال مآل را
اندیشہ نشد لمحہ شمہ از ان در صورت ظہور رخ نمود وآن اندک نزد کمتر است

ہر یک را ازان نصیب مائی باشد و البتہ کوشش دران بود کہ در ترجمہ جزو آیت ظاہر لفظ دگر نباشد انّ من طرق ذوی الاحلام امساك اللسان عما ینسب الی الملام ومن اعتصام بحبل رسول الله سید الانام واستمساك بعروته۔

فہرست آداب المریدین

فصل اول	در بیان صفات حق تعالیٰ	۴
فصل دوم	در بیان آنچہ کہ اللہ تعالیٰ در کتاب خود فرمودہ آن ہمہ ثابت است	۹
فصل سیوم	در بیان آنکہ قرآن سخن خدا است	۱۲
فصل چہارم	در بیان آنکہ اللہ تعالیٰ را کہ بدین چشم کہ بر روے است خواہد دید	۱۳
فصل پنجم	در بیان آنکہ حق تعالیٰ در قرآن مجید گفتہ است و بہ احادیث ثابت شدہ چنانچہ بہشت و دوزخ وغیر ازین ہمہ حق است بہشت و دوزخ' لوح والقلم' والحوض' والصراط' شفاعت والمیزان' والصور عذاب القبر اخراج قوم از نار بشفاعت والبعث ۔ بہشت و دوزخ آفریدہ شدہ ہمیشہ خواہند بود	۱۷
فصل ششم	در بیان آنکہ ہمہ جانہا را و تن ہا را خدا آفریدہ است و ہر فعلے کہ از جان و تن صادر میشوند آن ہم آفریدۂ خدا است ۔	۲۴
فصل ہفتم	در بیان آنکہ طلب حلال فرض است	۳۰
فصل ہشتم	در بیان آنکہ کمال ایمان در رعایت این سہ چیز است و ذکر کردن آن ہر سہ	۳۱

فصل نهم	در بیان آنکه صوفیان را مباح است که کسب کنند	۳۷
فصل دهم	در بیان آنکه فقیر از غنی فضل دارد	۳۸
فصل یازدهم	در بیان آنکه فقر دیگر است و تصوف دیگر۔	۴۴
فصل دوازدهم	در بیان آنکه صوفیان بکسبے مشغول شوند و حرفتے کنند و باز همه را ترک کرده بخدا مشغول شوند۔	۴۵
فصل سیزدهم	در بیان آنکه کردِ بندگان موجب سعادت و شقاوت نیست بلکه نیکبخت و بدبخت کسے است که از شکم مادر نیکبخت و بدبخت است	۴۷
فصل چهاردهم	در اثبات کرامات۔	۵۲
فصل پانزدهم	در بیان آنکه هر جامه که صوفیه پوشند مباح است مگر آنکه در شرع منع است۔	۵۴
فصل شانزدهم	در بیان آنکه قرآن را به آواز خوب باید خواند۔ و ذکر سماع صوت خوب و نغمهٔ لطیف همدرین فصل است۔	۵۷
فصل هفدهم	در بیان آنکه آن قدر علم که در دین ضرور است باید آموخت	۷۱
فصل هیژدهم	در بیان که صوفیان در تصوف سخنے گفته اند۔	۷۷
فصل نوزدهم	در بیان مذهب صوفیه۔	۸۲
فصل بستم	در بیان خصال و اخلاق صوفیه۔	۸۹
فصل بست و یکم	در بیان مقامات بنده که با خدا است۔	۹۶
فصل بست و دوم	در بیان حال۔	۱۰۱
فصل بست و سوم	در مسالک صوفیه۔	۱۰۶
فصل بست و چهارم	در بیان فضل عالم	۱۰۹
فصل بست و پنجم	در ذکر آداب محاورت و سخن گفتن ایشان	۱۱۲

فصل بست و ششم	در بیان شطحیات ـ	۱۱۹
فصل بست و هفتم	در ذکر حال بدایت ـ	۱۲۳
فصل بست و هشتم	در بیان مشقت نفس ـ	۱۵۰
فصل بست و نهم	در بیان آداب صحبت ـ	۱۵۷
فصل سیم	در ذکر حضر مرید ـ	۱۹۹
فصل سی و یکم	در ذکر آداب سفر ایشان	۲۰۶
فصل سی و دوم	در بیان آنکه اگر مسافر بچهار چیز محتاج باشد شاید او را سفر کردن	۲۲۰
فصل سی و سوم	در ذکر آداب لباس ـ	۲۲۲
فصل سی و چهارم	در ذکر اداب خوردن ـ	۲۲۹
فصل سی و پنجم	در ذکر آداب خواب ـ	۲۴۶
فصل سی و ششم	در ذکر آداب سماع و ذکر خرقه که در حالت سماع می افتد حکم کردن در باب آن که آن خرقه چه باید کرد و کرا باید داد ـ	۲۵۴
فصل سی و هفتم	در ذکر آداب کتخدا شدن مرید	۲۸۲
فصل سی و هشتم	در ذکر آداب سوال ـ	۲۸۸
فصل سی و نهم	در آداب حال مرض ـ	۲۹۵
فصل چهلم	در ذکر آداب فی حال موت	۲۹۹
فصل چهل و یکم	فی بیان آداب در وقت وارد شدن بلا ـ	۳۰۸
فصل چهل و دوم	در ذکر آداب رخص ـ	۳۱۹

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى خص الاولياء من بين الناس
بالاقتباس من مشكوة الانبياء خصوصا محمد سيد
البشر المخصوص باحسن السر الموصوف بالتخلق باخلاق
خالق كل خير مستمر صلى الله عليه وعليهم ما دامت
السموات والقمر فى الطلوع والبزوغ على كل من آمن
وكفر وعلى كل بر وفجره والصلوة على رسوله
افضل الرسل الماحى لكل اديان وملل بما اتى من الله
الخالق البارى المصور انه لتاج النبوت كالدر وبيت
الرسالت كاللبن المستقر المتمم لذلك السر محمد حامد
ممجد هو كاسمه محمد وآله الذين نزل فى شانهم
من الرب تعالى من كل عيب منهم كُنتُم خَيرَ أُمَّةٍ

أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ آمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَاهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔

اما بعد فقد اجتمع العقول واتفق آراء علماء الفحول ان العلم مستحسن والجهل مستهجن فی کل شئ من حیث هو هو۔ واحسنها وازینها العلم الدینی لاسیما علم الله فیٰ وهو من تعلیم الله من غیر وساطت ملك و نبی بالمشافهة و والمشاهدة وعرفانه ووجدانه طرقٌ وقوانین و وصولٌ وبراهین لایعلمها الا العلماء بالله ولا یطلع علیها الا الخواص من عباد الله وهم الذین قیل فی تسمیتهم اهل الرشاد هم الهداة هم الدعاة هم السادات هم القادة ماسلك سالكٌ وما وصل واصلٌ الا بارشادهم وهدایتهم فمن اقتدی بهم اهتدی ومن بغی علیهم ضلّ واعتدی وضعوا للوصول برب الارباب والدخول فی ذلك الباب هو العارف العازف هو السالك الهالك هو القابض الطافر هو البصیر الباصر ولذلك الشان جعلوا فی میدان البیان وَعَلِمُوا من نوع الانسان طریقت السلوك للوصل الی الرب مالك الملوك تلقینات و تعلیمات مراقبات و محاسبات ولتصویرها وتحقیقها و تبیینها و تقریرها امروا المترشدین باربعة اشیاء ترك الدنیا بجملتها قلیلها وکثیرها و ترك اهلیها دینیها و علیها بسهر اللیالی وصیام الایام والذکر علی الدوام والتخلی من الناس الخاص والعوام ولذلك صنّفوا کتبا و رسایل وَاتوا لذلك بحجج و دلایل۔ الشیخ المصنف هذا

ابو النجیب ضیاء الدین عبد القاهر سهروردیؒ
من اعلم علماء عصره و افاضل مرشدی دهره صنّف کتابا
جهت الفوائد و عمت العوائد و سماه **بآداب المریدین**
والکتاب هذا و ان سماه باسم یظن فیه ان مابه الا مسلک
اهل الارادت و سلوک اهل الاسترشاد هکذا طریقت الاتحاد
ولکن فی کتابه من الحقایق و المعارف و المقامات من العلماء
الدین و محققی اهل الیقین فلذلک بترجمته لیستفید
منها کل خاصی و عامی فان القوم اکثرهم ما وجدوا لوقتهم
فرصة الی تعلم علوم العربیة عدوها من الاشتغال
بالاشیاء الدینیة فلذلک یرا تسبته و بالفارسیة قریبة
انه سهل الانقیاد قریبا من الفهم۔

اما بعد محمد یوسف الملقب بگیسو دراز دوسه بار این کتاب را
ترجمه کرده است هم بتطویل وهم باایجاز۔ برائے هرکه کردم او آنرا بدل و جان
گرفت و ضنتے و غیرتے دریں باب کرد که بکسے نداد۔ این چهارم کرت باشد که
این کتاب جدید القدر و عظیم الخطر را هم بفارسی کردم و هم شرح عربی نبشتم۔ زمانه
آخراست تاریخ هجرت هشصد و سیزده رسید الله اعلم پس آن باشد هم کسے
قدمے در سلوک نهد و طلب وصول خداوند سبحانه در سر او افتد و به اسباب وصول
مباشرت شود۔ ایام فتنه و محن است علامات قیامت خروج دجال طلوع آفتاب
از مطلع مغرب باشد و غلق باب توبه شود و ظهور دابة الارض پیدا گردد و نزول
عیسےؑ روے نماید اکنوں طلب که سلوک که مرشد که رونده که الله الله الله کار
بجائے است من که اقل و ارزل این طایفه باشم مردم گویند شاید ختم این کار برین

شخص شود بیت

نہ یک فسوس کہ ہر دم ہزار بار فسوس نہ یک دریغ کہ ہر دم ہزار بار دریغ

شیخ مصنف از زمانہ خویش نالید و از ان زمانہ چہار صد سال گذشتہ باشد اکنوں بما چہ رسد بنیاد کار خراب شدہ است در ہا بربستہ اند جز یک شرزے باقی نماندہ است تا کدام نیکبخت باشد کہ بہمہ مشقت و محنت دران شرز در آید و دران خانہ نزول کند۔ ہاں و ہاں گوش دار کہ من چند سخنے را ترجمہ میکنم بحتمل کسے ازین نصیبہ گیرد۔ مستعیناً باللہ انہ رفیق شفیق وبالاجابت جدیر وحقیق

فصل ۱

فصل ۱ **قولہ** "اجمعوا علی ان اللہ تعالی واحد لا شریک لہ ولا ضد لہ ولا ند لہ ولا شبہ لہ"۔ اجماع صوفیان است کہ خدائے تعالیٰ یکے است نہ بشمار یعنی اینچنیں نیست کہ از دہ یکے گویند یا از پنج یکے گویند بلکہ یکے بحقیقت یعنی فرد حقیقی است اورا درین یگانگی ہیچ شریک نیست و دیگر در خدائی او ہیچ کسے انباز نیست و اورا ضدے نیست یعنی چنانچہ سیاہی مر سپیدی را ضد بجائے سپیدی سیاہی باشد و یا بجائے سیاہی سپیدی باشد او تعالیٰ بریں صفت نیست یعنی اورا مثلے و مخالف نیست یعنی شخصے ذاتے را تصور کند مثل خدائی او و او مخالف باشد نہ این تصور ہست نہ آن مخالفت و بعضے گویند ضد و ند یک معنی است یعنی مترادف اند ہیچ یکے بصفتے از صفات او مانند نیست۔

قولہ "موصوف بما وصف بہ نفسہ مسمی بما سمی بہ نفسہ"۔ وصف کردہ شدہ است بچیزے کہ او ذات خود را خود صفت کردہ است یعنی اینچنیں نیست کہ ما قادر خواندیم مار ازق خوانیم ما خالق خوانیم ما اورا عالم خوانیم بلکہ او ذات خود را خود بدیں صفت خواندہ است

خود را ازل نام نہاد و الٰہ نام نہاد و اللہ نام نہاد این نیست کہ ما او را نام نہادیم موصوف بما وصف بہ نفسہ مسمی بما سمی بہ نفسہ یک معنی دارد۔

قولہ "لیس بجسم فان الجسم ما کان مولفا والمولف یحتاج الی مؤلف ولا بجوھر فان الجوھر ما کان متحیزا والرب سبحانہ وتعالیٰ لیس بمتحیز بل ھو خالق کل متحیز وحیز ولا ھو بعرض فان العرض لا یبقی زمانین والرب واجب البقا ولا اجتماع لہ ولا افتراق لہ ولا ابعاض لہ ولا یزعجہ ذکر ولا یلحقہ فکر وتلحقہ العبارات وتعینہ الاشارات ولا تحیط بہ الافکار ولا تدرکہ الابصار وکل ما یصورہ الوھم او حواہ الفہم فاللہ بخلافہ" او تعالیٰ تن ندارد زیرا چہ تن عبارت از آنست کہ او را از چند چیز ساختہ باشند از خاک و آب و باد و آتش از سودا و صفرا و بلغم و دم۔ او تعالیٰ اینچنین نیست کہ او را از چیزے ساختہ باشند و دیگر تن او را میگویند کہ او را اعضا باشد و او ازین منزہ است زیرا چہ جسم اینست کہ او را از چند چیز ساختہ باشد و آن چیزے را کہ ساختہ باشد آن چیز را سازندہ باید پس این محتاج بسازندہ باشد و او سبحانہ از احتیاج منزہ و مبرا است و دیگر سازندہ از ساختہ سابق باید و او سبحانہ وتعالیٰ قدیم ہیچ یکے بر و سابق نہ ولا بجوھر و خداوند تعالیٰ چنانچہ جسم نیست جوہر ہم نیست ازین جوہر این مراد است کہ بمقابلہ عرض باشد و عرض او را گویند کہ او را تن نباشد کہ او را دو زمان بقا نباشد و عرض بے جوہر نباشد یعنی وجود عرض معلق بوجود جوہر است زیرا چہ جوہر چیست کہ جائے باشد و او تعالیٰ از جا منزہ زیرا چہ او خالق ہر جائے است و خالق ہر باشندہ بجائے۔ و سبحانہ وتعالیٰ عرض نیست زیرا چہ عرض را در دو زمان بقا

نباشد

نباشد وخداوند تعالیٰ واجب البقا وفنا بر ورا نیست وہموارہ بود وباشد وہست یعنی این چنین نیست کہ دو چیز بجمع آمدہ است واو شدہ است۔ وانچنین نیست کہ چیزے از وجدا شود۔ وابعاض ندارد یعنی انچنین کہ او بعض از کلی است یا کلی است کہ بعض دارد یعنی انچنین نیست کہ اورا چیزے مغیر افتد یعنی بجنباند ومغیر او باشد چنانچہ انسان را غضب مزعج می باشد وفرح کذلک چنانچہ انسان را ذکرے کنند کہ اورا مغضب افتد یعنی اورا در غضب آرد۔ وہیچ اندیشہ بدو نرسد یعنی ہرچہ اندیشہ کند بداند ویا او اندیشہ مند و ..... [1] شود یعنی انچنین نیست واو در ہیچ عبارت نیاید وہیچ اشارتے اورا معین نتواند کرد چنانکہ یکے را گوئی انت یا ہذا او معین شود واو تعالیٰ ازین منزہ است زیرا چہ او لطیف است ولطیف مشار الیہ نشود وافکار محیط او نشود یعنی ہیچ فکرے انچہ اوست اورا محیط نشود ودیگر اگر فکرہائے ہر متفکرے جمع شود اورا محیط نشود وابصار اورا مدرک نشود یعنی بصرے اورا بیند وندانند کہ چہ چیز است وکدام کس است او واندازۂ حدے ورسمے نداند کہ از جملہ جنسہا وفعلہا بیرون است ہر چیزے کہ اورا وہم تصور کند کہ چنیں چیز است واو چنیں چیزے خواہد بود او غیر آنست وہر چیزے را کہ فہم حاوی شود او غیر آنست۔

قولہ "فان قلت متی فقد سبق الوقت کونہ وجودہ"

یعنی اگر تو پرسی کہ کے باز است کہ خدا است خطا کردہ باشی زیرا چہ متی عبارت از زمان است واین سخن ہیچ مسلمانے نگوید زیرا چہ زمان آفریدۂ اوست زمان نبود کہ او بود یعنی اورا آغازے وانجامے نیست او ہمیشہ بود وہمیشہ باشد وہمیشہ ہست وہر کرا این اعتقاد نیست مسلمان نیست۔

---

[1] ۔ در نسخہ منقول عنہ اینجا یک لفظ محو گشتہ است

قولہ "فان قلت کیف قد احتجب من الوصف ذاتہ"۔ اگر تو گوئی او چہ گونہ است یعنی خوب یا زشت یا سپید پوست یا سیہ رنگ یا در از یا کوتہ این نیز غلط است زیرا چہ ذات او از ین صفت ممتنع است حاصل او چہ باشد کہ او بیچگونہ و بیچون است این صفتہا کہ گفتیم ہمہ مخلوق اوست او خالق این صفات صفات مخلوق خالق را نباشد و خالق از صفات مخلوق منزہ۔

قولہ "فان قلت این فقد تقدم علی المکان وجودہ" واگر پرسی تو خدا کجا است این پرسیدن ہم خطا است زیرا چہ این عبارت از مکان است و مکان آفریدۂ او وجود خالق از مخلوق مقدم۔

قولہ "علت کل شئی صنعہ" و ہر چیزے کہ موجود شدہ است سبب وجود او صنع اوست فعل اوست کرد اوست اگر نکردے آن چیز نشدے اگر اینجا این سخن گویند کہ علت کل شئی ارادتہ ہم درست آید زیرا چہ ہر چہ ہست خواست اوست وجود ہر چیز تابع ارادت اوست۔

قولہ "ولا علۃ لصنعہ" یعنی آنچہ کند بہ سببے و غرضے نباشد

قولہ "لیس لذاتہ تکیف" یعنی ذات او را کیفیتے نیست و کیفیت نتوان گفتن ہمانچہ بالا گفتم۔

قولہ "ولا لفعلہ تکلیف" این سخن دو معنی دارد یکے آنکہ کسے بر و سخت کند و دشوار کند این بکن و او سبب آن بکند اینچنین نیست معنی دوم او را در کردن فعل دشواری نیست ہر چہ خواہد شود ہر چہ خواہد کند۔

قولہ "احتجب عن العقول کما احتجب عن الابصار" چنانچہ بصرہا و چشمہا نمی بیند عقل ہم چنانچہ اوست درنمی یابد۔ شیخ فرید الدین عطارؒ دو سہ بیتے مناسب این گفتہ است۔

نظم

سبحان خالقے کہ صفاتش ز کبریا — در خاک عجز میفگند عقل انبیا
در صد ہزار قرن خلق ہمہ کائنات — فکرت کنند در صفت عزت خدا
آخر بعجز معترف آیند کاے الٰہ — دانستہ شد کہ ہیچ نہ دانستہ ایم ما

قولہ "لان العقل علی مثلہ یدل" زیرا چہ عقل رہ بہیچ خود بر د عقل مخلوق رہنمائی بمخلوق کند خالق در فہم او کجا در آید۔

قولہ "والعقل آلت العبودیۃ لا اشراف لہ علی الربوبیۃ" وعقل آلت عبودیت است یعنی عقل این رہنمائی کند کہ از بندگی او چارہ نیست لا آلۃ الربوبیۃ یعنی بہ عقل بندگی شناختہ شود یعنی اورا بندگی چونہ باید کردن وچگونہ باید کردن وعقل را بر خدای و پروردگاری خدا اطلاع نیست۔

قولہ "لیس ذاتہ کذوات ولا صفاتہ کصفات" یعنی ذات او ہیچو ذات ہای دگر نہ و ذات واجب الوجود یعنی ہموارہ بود و ہمیشہ ہست و ہمیشہ باشد و ذاتہای دیگر ممکن الوجود یعنی نبود شد و امکان آن دارد کہ برود یعنی حادث است بقائے ذاتی ندارد چنانچہ آسمان و زمین و ماہتاب و آفتاب و عناصر اربعہ۔

قولہ "ولا وصف لسمعہ ولیس معنی العلم نفی جہل" وسمع اورا صفتے نیست یعنی اینچنین باشد کہ اورا گوشے باشد بدان آلہ میشنود چنانچہ انسان وسایر حیوانرا درون گوش پوستے ہست آواز سخن بدو میرسد بران پوست میزند بر مثال دف از و آواز میخیزد این میشنود میداند کہ چنین چیزے گفتند یا آوازے کریہے یا لذیذے ہست دل بدان محظوظ میشود در سمع باری این صفتہا نیست ہر سموعے کہ ہست آنرا میداند و می شنود نہ بدین صفت یعنی این کہ گویند باری عالم است نہ بمقابلہ جہل یعنی چیزے کہ نمیداند نیست دانست

اینچنین نیست بہر چیزے کہ آنرا او عالم است ازلاً وابداً او عالم است۔

قولہ "ولا القدرۃ نفی العجز" یعنی بمقابلہ عجز نیست او قادر مطلق است یعنی اینچنین کہ در ہر کارے عاجز بود اکنون قادر شد او ازلاً وابداً قادر است بر ہر چیزے کہ ممکن است۔

فصل ۲

قولہ "واجمعوا علی اثبات ما ذکرہ تعالی فی کتابہ وصح عن النبی صلی اللہ علیہ فی اخبارہ من ذکر الوجہ والید والنفس والسمع والبصر من غیر تمثیل ولا تعطیل" صوفیان اثبات کردہ اند برین کہ ہر چہ خداوند سبحانہ وتعالیٰ در قرآن فرمودہ است و ہر چہ از پیغمبر باخبار صحاح صحیح شدہ است آن ہمہ ثابت است وحق است چنانکہ ذکر ید قال اللہ تعالیٰ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ وذکر وجہ قال اللہ تعالیٰ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ وذکر نفس قال اللہ تعالیٰ وَیُحَذِّرُکُمُ اللّٰہُ نَفْسَہٗ وذکر سمع وبصر قال اللہ تعالیٰ البصیر وھو السمیع واین ہمہ کلمات را صوفیان اثبات کردہ اند کہ این ہمہ ثابت است وحق است بغیر تشبیہے وتعطیلے این ہمہ اثبات شود اما متعلق بہ تشبیہہ وتعطیل نشوند وہمچنین ذکر قدم ومجی ونزول وایتان این حق وثابت است بغیر تشبیہہ وتعطیل۔

قولہ "کما قال عز اسمہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ" خداوند تعالیٰ گفت ہیچ چیز ہمچو مثل او نیست از نفی مثل مثل نفی مثل ثابت شد وحال اینست او تعالیٰ ہر چہ شنید نیست بشنود و ہر چہ دید نیست ببیند وبغیر آنکہ تشبیہے وتعطیلے باشد و بعضے این 'کاف' را زایدہ گویند اے لیس مثلہ شی بیت

گویم بہر زبان وہمہ گوش بشنوم — وین طرفہ بین کہ گوش وزبانم پدید نیست

قولہ "وسئل بعضہم عن اللہ تعالیٰ فقال ان سألت عن ذاتہ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وان سألت عن صفاتہ فھو اَحَدٌ صَمَدٌ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ"
صوفی را از خدائے تعالیٰ پرسیدند گفت اگر از ذات خداوند پرسی در فہم وہم گفتار نیاید ہمیں قدر تو ان گفت لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ۔ اما من میگویم ہو ہو لا ہو الا ہو واگر از صفات او پرسی گویم احد یکے است بحقیقت صمد بے نیاز از ہمہ او کسے را نزادہ است ونزادہ شدہ است وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ و ہیچ یکے باو ے کفاءت ندارد یعنی برابری ندارد وا ینجا این آید چنانچہ کسے او را نزادہ واو کسے را نزاد ہم ہمچنان او را زن و فرزند نباشد۔

قولہ "وان سألت عن اسمہ فھو الذی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ" واگر از نام او پرسی گویم او تعالیٰ میداند ہر چہ بر ما شاہد است ومیداند ہر چہ بر ما غائب است اگر چہ علم ہم از صفات اوست ولیکن باضافت شہادت وغیب این را نام نہاد۔

قولہ "وان سألت عن فعلہ فکُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِیْ شَاْنٍ"
واگر از فعل او پرسی یعنی از کردن او پرسی پس این او را ہر ساعتے کار دیگر است یعنی یکے را بزیاند و دیگرے بمیراند یکے را عزیز کند و دیگرے را خوار سازد شخصے را تونگر کند و کسے را فقیر کند ہم ہمچنین افعال دیگر وہم دران ساعت لطیف یکے را می زیاند وہمدران ساعت دیگر را میمیراند یکے فعلے با فعلے دیگر ضد ونقیض است مانع ودافع نیست یعنی بہ ارادت او در ساعت واحد ہر چہ ہست شود۔

قوله "وقولهم فی الاستواء" گفتار صوفیان در مسئلہ استوا اینست کہ سبحانہ وتعالیٰ گفت اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی معنی از روئے لغت پارسی اینست رحمٰن بر عرش برابر است یعنی چنان نشستہ است کہ تمام عرش را در گرفتہ است تعالی اللہ عن ذلک علوًا کبیرًا این معنی بروجہ نسبت کہ او شستہ تمام عرش را در گرفتہ است این صریح کفر است و ہیچ عاقلے برین اعتقاد ایمان ندارد۔ درین مسئلہ میان علماء گفت شنیدے ہست محققان و مستدینان وصوفیان می گویند انچہ انس رضی اللہ عنہ مالک میگوید انس مالک را پرسید ازین مسئلہ او گفت استوی از روئے لغت معلوم و ہمانچہ ما پارسی نوشتیم و کیفیت غیر معقول یعنی مفہوم عقل نیست یعنی در دانش عقل نمی آید و ایمان برین واجب زیرا چہ خدائے تعالیٰ فرمود اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی بہر مرادے کہ خدا گفتہ است ما را ہم بدان ایمان است از کلام انس این معلوم شد اَلرَّحْمٰنُ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی از قبیل متشابہات چنانچہ قدم و ید و کف و اصابع در شرح عربی درین محل بیان تمام ترکردہ ام اینجا باز گردانیدن حاجت نیست۔

قوله "ما قال مالک بن انس رضی اللہ عنہ حین سئل عن ذلک فقال الاستواء معلوم والکیف غیر معقول والایمان بہ واجب والسوال عنہ بدعۃ" وسوال ازین بدعت است زیرا چہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اعتقاد ہمیں ان کردہ اند چنانچہ گفتیم۔

قوله "وکذلک مذہبہم فی النزول" گفتہ ام این سخن بالا نزول ہست ایمان آرند و کیفیت نپرسند این جملہ از باب تمثل است یعنی عرش محیط بجملہ اشیاء است ہمہ اشیاء در شکم اوست کہ گویند اللہ سبحانہ مستوی

بر عرش است یعنی تمام عرش را در گرفتہ است ازین تمثیل این آید کہ او بجمیع اشیا محیط است۔

فصل ۳

قولہ "واجمعوا علی ان القران کلام اللہ" اجماع کردہ اند برین کہ قرآن سخن خدا است

قولہ "وان کلام اللہ غیر مخلوق" و اجماع کردہ اند بدین کہ کلام اللہ غیر مخلوق یعنی صفتے از صفات اوست قدیم است محدث نیست و درین مسئلہ معتزلہ خلاف دارند۔

قولہ "مکتوب فی مصاحفنا متلوٌ بألسنتنا محفوظ فی صدورنا" و کلام در مصحفہاے ما نوشتہ شدہ است و ہمین است کلام کہ زبانہاے ما میخواند و ہمین است کلام اللہ کہ سینہ ہاے ما یاد دارد۔ اینجا سخن است ترا تحقیق باید کرد و ازان چارہ نباشد بر جہانیان مشکل است بدانکہ کلام نفسی یعنی کلامیکہ در ذات باری تعالیٰ است حرف نیست صوت نیست بجا نیست ترکیب نیست اول و آخر و میانہ نیست آن کلام را خواست خداے تعالیٰ جبرئیل را شنوانید تا او بہ پیغامبر رساند و آن قابلیت نداشت کہ بشنود حرفے و صوتے را آفرید کہ تا آن حرف و صوت حکایت از کلام نفسی کند آن کلام نفسی را برین حرف و صوت تعلق داد این حرف و صوت جبرئیل را شنوانید جبرئیل کلام نفسی بدین متعلق بود چنانچہ روح اعظم با قالب نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج است نہ داخل اما با قالب است چنانچہ بادشاہ با تمام ولایت داخل نیست خارج نیست ولے با تمام ولایت خود ہست ہمچنیں کلام اللہ با حروف و صوت مخلوق و ہمین کلام اللہ ہست کہ بہ تعلق حروف مکتوب است و ہمین است کہ بزبان ما متلو است و در سینہا محفوظ۔ ہر چہ حق حقیقت بود با تو گفتم خدا ترا فہمے روزی کند۔ اینجا عقول متنزلزل است

ومفہوم متحیر این مکتوب و این محفوظ و این متلو را کلام اللہ خوانند و آن حقیقت بدین مجاز متعلق۔

قولہ "من غیر تعرض الکتابۃ ولا تلاوۃ فان السنت لم یردہ بذلک ولم یثبت انہ حرف او صوت وجب الامساک عنہ" بدین متعلق نشوند کہ این کتابت من است و تلاوت من است زیرا چہ سنت بدین وارد نیست واز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول است کہ این کلام اللہ است و این کلام نفسی باین حروف و اصوات ہم چنین است چنانچہ روح با قالب۔

فصل ۴

قولہ "واجمعوا علی جواز رویت اللہ تعالی بالابصار فی الجنۃ" واجماع صوفیان است کہ خدائے تعالیٰ را بدین چشمے کہ بر روے است این حدقہ کہ ہست و روشنائی کہ درین حدقہ کہ ہست ہمبرین روشنائی کہ خدائے را خواہند دید۔ من کہ محمد حسینی ام میگویم کہ خدائے را بندگان باشند کہ ہم در دنیا بچشم دل بینند و ہمیں چشمے کہ بر روے است چشم منعکس میشود چشم دل میگردد و ہمبرین چشم می بینند۔ در فتاوی سراجی است رویت اللہ فی المنام جایزۃ و انچہ مردم در خواب میں بینند آنکہ چشم دل می بینند ہمیں منعکس میشود در دل ہم چیزے را بخواب می بینند۔ در عقیدہ حافظی است روا باشد خدا را در خواب بینند زیرا چہ سلف صالح خدا را در خواب دیدہ اند۔ اکنوں بدانکہ این خواب کہ در دنیا دیدہ اند اینچنین نیست کہ اینجا چیزے دیگر بہ بیند و فردا چیزے دیگر زیرا چہ صفت باری است لا یتغیر فی ذاتہ ولا فی صفاتہ ولا فی اسمائہ بحدوث الاکوان واختلاف الازمان پس ثابت شد کہ طالب صادق و مشتاق واثق جمال حضرت سبحانہ وتعالی بلا کیف

وکیفیۃ در دنیا بینند۔ یکے اندیشہ باید کرد کہ سلف صالح و مشایخ طبقات خانمان برباد کردند باد یہا گرفتند و از خلق بکلی عزلت داشتند و چہل گان روزہ و یگان ماہ گرد طعام و آب نگشتہ اند و صمت و سکوت را ملازم حال خود کردہ اند و در ذکر و مراقبہ غرق ماندہ اند این ہمہ برائے چہ بود برائے این قدر چندین برچہ کنند۔ مردے با زن خود بغلطد سر فرج او بدست ساید و آن عورت سر ذکر مرد را ہر یکے را نیت ایصال راحت دیگر باشد چندین درجات و مثوبات باشد برائے این را چندین بالا کشیدن و مشقت دیدن چہ حاجت است نہ آنکہ طلب نقدے و امنگیر دل ایشان شدہ است۔ و لطایف قشیری است درین آیت اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرح الصدر المذکور فی القران ما ھو قال علیہ السلام نور یقذف فی القلب قیل و ما امارت ذلک یا رسول اللہ قال التجافی عن دار الغرور والانابت الی دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزولہ والنور الذی من قبلہ سبحانہ نور اللوایح بنجوم العلم ثم نور الطوالع لبیان الفہم ثم نور اللوامع بزواید الیقین ثم نور المکاشفۃ بتجلی الصفات ثم نور المشاہدت بظہور الذات ثم انوار الصمدیت فعند ذلک لا قرب ولا بعد ولا فصل ولا وصل ولا وجد ولا فقد کلا بل ھو الواحد القہار اے عزیز جانہا فدائے خاک پائے استاد ابو القاسم قشیری باد کہ چہ پردہ دری کردہ است و چہ جمال مطلوب عشاق بصحرا نہادہ و عروس مقصود عشاق را بہمہ پیرایہ آراستگی آشکارا جلوہ دادہ من این کلام را ترجمہ میکردم اما سخن دراز خواہد شد این مختصر تحمل آن ندارد و ایضا خالی از اشکال نیست۔ و در جملہ کتاب

محققان این سخن ہست کہ سالک بجائے رسد دنیا اخرت گردد و آخرت دنیا شود اول بہ آخر انجامد و آخر بہ اول رسد و علی ہذا کدام محقق باشد او کہ رویت اللہ تعالیٰ را در دنیا منکر شود چون ازل بہ ابد رسد و ابد بہ ازل قرار گیرد یک کلمہ یک حرف بلکہ یک نقطہ شود محققان رویت اللہ تعالیٰ را کمترین حالات شمرند و شرک جلی خوانند لاحول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادم اما این قدر بدان کہ ہر کہ را طلب او در سرش افتاد متصف بہ جملہ حسنات و مبرات و مثوبات شد و غرق در دریائے عبادت و طاعت گشت۔

بیت

گر عیب من ہمین است کہ عشقش گزیدہ ام بخ بخ وان یرید عیونا علی العیوب

یکے باندیش چونہ کسے باشد او کہ این جہان و آن جہان برائے خدائے را گذارد جز خدا در دلش نیاید و نباشد بدانی اینچنین کسے را ما در روزگار کمتر زاید فلو کان فمحمد واھل بیتہ ومن کان مثلھم معھم

بیت

در جنبش آمد قافلہ ما ئیم و گرد کوے تو ہر کس روان شد جانبے بیچارہ عاشق سوے تو

اے فقیہہ وجیہہ اگر تو دیدار را منکری نزد تو حرام است حرامت باد اما طلب کہ انکار کرد کہ ہمہ سعادات و خیرات و برکات است۔ و انچہ از عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کردہ اند کہ او از رسول اللہ پرسید ھل رایت ربک لیلۃ المعراج قال لا یعنی عائشہؓ پرسید از رسول اللہ کہ خدائے را دیدی در شب معراج رسول اللہ گفت نہ و ہمچنین ابو بکر رضی اللہ عنہ پرسید از رسول اللہ ھل رایت ربک لیلۃ المعراج قال نعم ابو بکر پرسید از رسول اللہ خدائے را دیدی در شب معراج گفت آرے دیدم توفیق بین الحدیثین این باشد عایشہؓ را گفت بدین معنی کہ محیط و مدرک او نشدم و با ابا بکرؓ گفت دیدم زیرا چہ دیدہ بود۔ و سر چہ بود کہ از عائشہؓ آن نہان داشت و از ابو بکرؓ نہان نداشت زیرا چہ عائشہ عورت است

وناداں وخورد است احاطت بمعارف الٰہی ندارد ضرورت در جہت وکمیت خواہد افتاد۔ آنکہ سرپوشے بود عائشہؓ طمع بر دوغے کرد و بارسول اللہ گفت کہ این دوغ مرا بدہ رسول اللہ او را نداد او در قسمت انداخت عایشہؓ را دشوار نمود گفت لو کنت نبیا لعاملتنی بما یعامل بہ الانبیاء مع نسائھم اگر تو پیغامبری بودی با من آن معاملہ میکردی چنانچہ معاملہ پیغامبران با زنان خویش کردہ اند ابو بکرؓ طپانچہ زد گفت ھو النبی او پیغمبر است رسول اللہ گفت مزن طپانچہ کہ او خرد است نمیداند۔ آنروزے کہ این آیت نازل شد قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ معنی آیت بتحقیق خدا شنید قول عورتے را کہ اے محمدؐ با تو جدل میکند و گلہ بحضرت خدا می برد عائشہؓ گفت رضی اللہ عنہا میان من و میان عورت چادر پردہ بود می نشنیدم خدا شنید یقین دانستم خدا سر خفیان را می شنود و بر اینچنیں کسے کہ ایمان آورند بدین کہ خدا عالم سر خفیات است و بر رسول اللہ آن اعتراض کرد اگر گفتے کہ خدائے را دیدم نہ آنکہ او در تشبیہ و تعطیل و اثبات جہت افتادے و تا چہ خیلات و وہمیات با خود گرفتے ضرورت بہ او گوید کہ نہ دیدم و این دروغ نیست بدان معنی کہ بالا گفتم و با ابو بکرؓ گفت دیدم زیرا چہ او عارف است دیدنی کہ لائق دیدار او باشد و ہمچنیں دیدہ است و این ہم گویند کہ عائشہؓ بہ اجتہاد خود گفت کہ ندیدہ است نہ از وے شنیدہ است و این اصح است۔ ہان و ہان اے یار عزیز و اے برادر شفیق زہے نیکبخت کہ تو ئی اگر طالب دیدار حقی زینہار گفت محرومان نشنوی ابلیس در تلبیس و شیطان در شیطنت اللھم ارزقنا حبك وحب من احبك وحب من یحبك وحب عمل یقربنی الی حبك بفضلك یا کریم یا وھاب یا رحیم یا تواب۔

قولہ "وانما نفی اللہ الادراک بالابصار لان ذلک یوجب کیفیۃ واحاطۃ ولیس کذلک الرویت والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شبہ النظر بالنظر لا المنظور الیہ" قال الشیخ علی جواز رویتہ ازین سخن وہم آن رود روا باشد ولیکن تحقیق اینست البتہ باشد سخن طریقہ جواب وسوال است یعنی جواز رویت گفتی وخداوند سبحانہ میگوید لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ شیخ جواب میگوید کہ نفی ادراک نفی احاطہ ونفی کیفیت کردہ است بیند ولیکن محیط بدو مدرک کیفیت او نباشد وآنچہ رسول اللہ فرمود ستترون ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر معنی اینست تحقیق سرانجام خواہید دید پروردگار خود را چنانچہ مہ را در شب چہاردہ۔ رسول اللہ این نگفتہ است کہ او تعالیٰ ہمچو مہ شب چہاردہ باشد این گفتہ است چنانچہ مہ شب چہاردہ را می بینید دران ہیچ شبہ وشکے نیست دریں ہم ہیچ شبہ نباشد کہ خدائے را نہ بینید پس این آمد کہ تشبیہ نظر بہ نظر کرد از مرتبتے بہ مرتبتے این نگفت آنرا کہ شما می بینید ہمچو مہ است این گفت چنانچہ مہ شما می بینید ہمچنان خدائے را بہ بینید و بدانید کہ ما خدائے را بتحقیق دیدم

قولہ "فی قولہ علیہ السلام سترون ربکم یوم القیامت کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون فی رویتہ" ترجمہ تمام حدیث بتحقیق شما سرانجام بہ بینید پروردگار خود را چنانچہ می بینید مہ را شب چہاردہ در دیدن مر شب چہاردہ ہیچ یکے مر دیگرے را مواخرتی نیست وہیچ یکے ندارد۔

فصل ۵

قولہ "واجمعوا علی ان الاقرار والایمان بجملۃ ما

ذکر انہ قول

ذکر اللہ تعالی فی کتابہ واجب وجاءت بہ الروایات عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من الجنت والنار" واجماع صوفیان است ایشان قرار دارند وایشانرا ایمان بدین تحقیق است کہ ہرچہ در کتاب اللہ گفتہ است وبہ احادیث صحاح ثابت شدہ است آن ہمہ حق است چنانچہ بہشت مراد ازمقامے است در وکوشکہا است و باغہا است و درختان اندہر جنس میوہ و چشمہاروان وحور وغلمان وتختہا واکل وشرب وجماع وآن ابدی است سرمدی۔ ودوزخ عبارت ازمقامے است کہ انجا آتش میسوزد وآن آتش ازین بچند مرتبہ بیشتر ومردم گنہگار خصوص اہل شرک وکفار ودر وانواع تعذیبات ودر ومار وکژدم وکلاب وہرچہ مانند این باشد وآن مردمان کہ در واند درسوز واضطراب وآواز ونوحہ وازو بیرون آمدن نہ جاودانہ افتادہ بسوزند۔

قولہ "واللوح" ولوح تختہ است بعضے گویند ازان مقصود تختہ است در واسامی جملہ مخلوقات نوشتہ ورزق واجل نوشتہ اگر یکے کافرزادہ است اورا بہ نسبت او فرو نبشتہ اند فلان بن فلان واو مسلمان شد واو یکے ازاولیا گشتہ ازانجا خطے کشیدہ ومیان اہل اسلام واولیا آوردہ اگر شجرہ من بہ بینی بدانی کہ عین صورت لوح محفوظ است ودر ومحو واثبات ہمہ جاری است کسے را رزق زیادت کنند ازانچہ مکتوب است وہم ہمچنین اجل یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیُثْبِتُ ۚ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتٰبِ واین در کنار شاہد این فرشتہ ایست وسراو بتکیہ عرش وطول او وعرض او ماشاء اللہ خدا داند تا چہ قدر است ودر لوح توریت وانجیل وزبور وفرقان مسطور است چنین گویند کہ در لوح آیتے نوشتہ پیدا شدے جبرئیل آنرا دیدے بر رسول اللہ رسانیدے وناسخ ومنسوخ ہم از قبیل محو واثبات است۔

قولہ "والقلم" طولے وعرضے ندارد وتراشے وقطع وشکافے نہ اما چنین نماید غیب آن ید را انگشتے وکفے وقبضے وراندنے نہ چنانچہ کاتب قلم رانی کند اما چنیں نماید گوئی اصبعے ہست وقلم را بدان اصبع گرفتہ راندنی ہست چنانچہ از دن آواز قلم کسے بشنود وگویند این قلم فرشتہ ایست ولوح ہم فرشتہ ایست۔

قولہ "والحوض" در بہشت حوض است چنانچہ اینجا آبے گرد آمدہ می بینی واو لبہا دارد وآب آن حوض سپید تر از شیر وشیریں تر از شہد وخوشبوتر از مشک وکافور است وگرد بر گرد قدحہا نہادہ اند مروارید وزبرجد واز زر ونقرہ ولعل بعضے گویند آن آبے روانے است آنرا حوض کوثر نامند وطول وعرض او خدا داند چہ قدر است وآنکہ گویند حوض کوثر پیش در بہشت است آن نہ داخل بہشت است نہ از بہشت خارج وچنین گویند چشمۂ ایست در بہشت وآن چشمہ را ناودانے است از رہ آن ناودان آب آن چشمہ در حوض می افتد ہر کہ یکے قدحے از ان خورد ناپاک وتعب وتشنگی از وبرود الی الذت آشامیدن دایم باشد۔

قولہ "والصراط" صراط پلے است از موے باریکتر واز تیغ تیزتر ودر وقت گزشتن ازان پل تاریکی باشد کہ از شب تار تاریکتر وہر کہ بر پسروی انبیا مستقیم تر او در گزشتن آسان تر یکے آنچناں بگذرد وکنداند کہ پل در میان بود یا نہ وآنکہ نتواند گزشتن یا کافر است یا فاسق واین پل در میان دوزخ وبہشت نہادہ اند ودوزخی بلغزد در دوزخ افتد وبہشتی در بہشت رود۔

قولہ "والشفاعت" مطیعانرا رسول اللہ شفاعت کند وطاعت ایشان قبول افتد عاصیانرا شفاعت کند از عذاب دوزخ برہاند واولیا را مقام شفاعت باشد رسول اللہ از خدا اذن شفاعت طلبد رسول اللہ را فرمان شود پیش ان

خود را بگو

خود را بگو تا شفاعت کنند۔

قولہ "والمیزان" ترازوئے است دو پلہ دارد ہر پلہ را اسکان ریسمان است و آن ریسمان ہا متعلق بچوبے کہ از ان ترازو میباشد و در میان آن چوب ریسمانے کہ بدان بگیرند و وزن کنند اعمال را متشکل بہ اجساد سازند بعضے جسد خفیف و بعضے جسد ثقیل بحسب آن گرانی و سبکی اعمال معلوم شود و آنکہ گویند کہ ازین میزان این مراد است چنانکہ میزان العروض چنانچہ بیتے را بعروض وزن کنند موزونی و ناموزونی و راستی و کژی معلوم شود کدام مصراع سبک آمد و کدام گران آمد ازین کہ گفتم کہ اعمال را متشکل سازند تا سبکی و گرانی اعمال معلوم شود مثلاً رسول اللہ گفت کلمۂ سبحان اللہ بملاء المیزان" این کلمہ را متشکل بہ جسمے لطیف روشن کنند پلہ ترازو را مالا مال گیرد چنانچہ کلمہ سبحان اللہ ہم ہمچنان است چنانچہ گفتی میزان عروض آن سخن این را مباین نیست۔

قولہ "والصور" صور مثالش سرون گاوے وحشی باشد فرشتہ یکطرف سوراخ سرون بدہن گرفتہ و دوم طرف کشادہ است چنانچہ کسے منتظر فرمان است چون فرمان شود یک ففے کہ او میزند ہر جا کہ جانیست بمیرد و دوم ففے کہ زند ہمہ مردگان بزیند۔

قولہ "وعذاب القبر" دیگے از معتقدات اہل دین عذاب حسی در گور ہست دو فرشتہ آیند ایشان را منکر و نکیر و مبشر و بشیر گویند مردہ را زندہ کنند بنشانند روح مقابل او دارند بفیض آن روح تن مردہ زندہ شود آن مردہ را پرسند من ربك و من نبیك و ما دینك و مرد مومن چنانکہ در جواب گوید ربی اللہ و محمد نبیی و رسولی والاسلام دینی و کافر و مشرک خلاف این بگوید و کذلک از مومنے والعیاذ باللہ

کہ بے ایمان رفتہ باشد و فاسق از ہیبت آن فرشتگان متردد و مضطرب گردد
وبستہ شود نداند کہ چہ گوید۔ اینجا با تو سخنے گویم و ہر سوگندے غلاظ و شداد و طلاق
وعتاق گوی من بخورم کہ این سخن حق است و صدق است شخصے چون می میرد
میداند کہ من مردہ ام و عشایر و اقارب و احباب کہ بروی گریند او میداند کہ
بر من میگریند و او بدین رنجہ میشود و ناخوش میگردد و غسال کہ او را می شوید او
میداند و با خود میگوید اگر مارا اظہار تے خوبے کند خوب باشد و ہر ریے کہ در اندام
من است میخواہد کہ بہ مبالغہ رفع کند و روح مردہ از خوشوئی حظے تمام دارد
و این کہ بہ آب کافور میشویند و گلہا بروے می دارند ہم ازین سبب و چون کفن
پیچیدن گرفتند او را خوش می آید کہ کفنے صافے سپیدے لطیفے بپیچند و بعد ازان
کہ او را بر کردند بر جنازہ نہادند و بر سر گرفتند و بعد ازان کہ او را بر کردند روان
شدند آرزو می برد کہ مرا در بین صحن ساعتے فرود آرند تا من این در و دیوار و مسکن خود
را وداع کنم و کسانیکہ با جنازۂ من نخواہند آمد ایشانرا وداع کنم و پس آن بر ون
آورند برائے نماز را فرود آورند آرزو دارد کہ مردے صالحے متقی امامت کند و
خواہد کہ وقت نماز ہجوم مسلمانان باشد و چون بردند اگر ہنوز گور تمام نشدہ است
او را فرود آورند او میداند این گور کہ می کاوند برائے آنرا تا مرا درین گور فرود آرند
و دفن کنند و چون او را برائے دفن کردن را روان کردند در آن حالت شکستگی
دارد کہ آن شکستگی را نہایتے نیست روح ہوائے دنیا را بکلی وداع میشود و فسحت
و وسعت صحرائے جہان را وداع میکند و جاہ و عزت دنیا را بہ احباب و عشایر
و اقارب بکلی ترک میدہد و چون در گور نہادند و سنگہا بر سینہ داشتند و مہر کردند
و ہیچ منفذے نگذاشتند و بر سر آن تودہ خاک پر کردند و باز گشتند آواز رفتن

ایشان میشنود آن حالت ہر کہ ہست ولی و نبی صالح و فاسق آن یک ساعت
چنان دشوار است کہ ہموی داند۔ گورے تنگے تاریکے تنہائی آن حالت دشواری
دارد روزے خواہد بود کہ من و تو آنرا احساس خواہیم کرد درین دشواری
ناگہان می بیند صورتے پیدا میشود باحسنے و جمالے و نمکے خندان کہ از دہن او
نورے بساطے میشود کہ از نور او تمام گور روشن می گردد آنچنان کشادہ میشود
اگر اندک باشد مقدار صفت درک باشد آنصورت انواع پیرایہ پوشیدہ
در دست در کمر در پا در گلو در سر و بوے از مشک و عنبر و کافور و گلاب خوشبوتر
و اگر ایشان را جمع کنند بدان بوے نرسد این شخص میگوید کہ درین تنہائی
و تاریکی و تنگنجہ کیستی تو کہ مونس وقت من شدۂ آنصورت میگوید آن نماز کہ تو
بہ اخلاص گزاردی و آن روزہ کہ برائے خدا برا داشتی و آن ہوائے نفس بر آن
قادر بودی تو برائے رضاے خداے را از ان باز ماندی و ہم ہمچنین یگان
یگان حسنات تمام را جمع کردہ از ان حسنات صورتے ساختہ اند مرا بر تو
فرستادہ اند این شخص گوید یک ساعتے دیگر بمان کہ مرا بر تو انسے و قرارے
ہست او گوید یک ساعت چہ باشد تا تو درین گوری با تو ام آن شخص آن صورت
را معشوقہ گیرد جملہ ہوا ہا و لذتہا و اقارب و عشایر و احباب تمام فراموش کند گوید
الحمد اللہ ازین دنیا پلید خلاص یافتم و دیگرے باشد کہ دران تنہای و تاریکی
برائے او را شخص پیدا شود سیاہے و دراز قدے دندانش مثال پیل و چشمہا
مغاک گرفتہ و بینی با لبہا چفسیدہ بوئے و روے کہ در ہیچ پلیدی و مردارے
و مزبلہ نہ و کلوبے بدست او و شعلہائے آتشیں از دہن او برون می آید این شخص
گوید کہ خود تنہا را تاریک و تنگنجہ خود افتادہ بودم تو دگر کدام بلای کہ آمدی او گوید
آن فسقے کہ کردی و آن نماز کہ ترک کردی و آن دروغے کہ گفتی و ہم برین قیاس

جملہ سیہ اویگان یگان بر وعرضہ کنند وگوید آن اعمال سیہ ترا جمع کردہ اند مرا ساختہ اند آن صورت منم بگوید بر واز پیش او گوید کجا روم تا تو درین گوری من با توام درین گفتار بیان حدیث رسول اللہ تمام گفتہ شد کہ القبر روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران و اینکہ گفتم سوال و عذاب گور تمام اثبات شد و انچہ محمد غزالی در مضنون[1] علی اہلہ گفتہ و انچہ یونانیان حکمائے اسلامیہ سوال گور و جواب گور را تاویل کردہ اند گفتار ما را ہیچ آبے نیست شخصے میرد او را پرکالہ پرکالہ کنند و در اطراف عالم اندازند اللہ تعالیٰ آن تمام اعضائے او را جمع کند برائے او را گورے سازد او را در ان گور کند از سوال گور و جواب گور آن عذابے و راحتے کہ در گور است باو ے شود و یکے را بسوزند و خاکستر کنند و خاکستر را پراگندہ کنند ہمین حکم دارد و انچہ گفتہ ام یعلم اللہ بہ تقلید نہ گفتہ ام بتحقیق گفتہ ام خدا و مصطفی و پیر بدین شاہد است و دیگر سوال منکر و نکیر گفتیم۔

قولہ "واخراج قوم من النار بشفاعت الشافعین" یعنی مردمے باشند بہ سبب فسقے کہ در جہاں کردہ باشند و از ان توبہ نکردہ بہ سبب آن در دوزخ ایشان را عذاب کنند این مومنان فاسق را بہ شفاعت نبی یا ولی از دوزخ برون می آرند۔

قولہ "والبعث بعد الموت" وصوفیان برین اعتقاد مسلم دارند کہ بعد از مردن ہمین تن کہ گداختہ است و خاکستر گشتہ باز از سر زندہ کنند و روح را بعض تعلق دہند چنانچہ در حیات دنیا بود۔

قولہ "وان الجنۃ والنار خلقتا للبقاء" بہشت و

---

[1] غالباً مراد از مضمون بدعلی غیر اہلہ است کہ تصنیف غزالی است

دوزخ آفریدہ شدہ اند وجاودانہ خواہند بود۔

قولہ "وان اھلیھا فیھما مخلدون" وہمچنیں بہشتیاں در بہشت ودوزخیان در دوزخ جاودانہ خواہند بود ودوزخیان ہمیشہ در عذاب وبہشتیان ہمیشہ در راحت۔ نہ اینچنین است کہ بہشتیان از بہشت از بسیار ماندن وتمتع گرفتن سیر گردند ودوزخیاں از بسیار عذابے الفے گیرند عادت گیرند بلکہ ہریکے رالذتے تازہ تر باشد وعذابے تازہ تر باشد رد قول آن کسانے کہ میگویند کہ از بسیار عذاب وجود دوزخیان چون انس گیرد پس آتش نخواہد سوخت یعنی عذاب نخواہد شد۔

قولہ "منعمون ومعذبون" گفتم

قولہ "من غیر اھل الکبایر من المومنین فانھم لایخلدون فی النار" این ہمہ گفتیم آمدیم۔

فصل ۶

قولہ "واجمعوا علی ان اللہ خالقٌ لافعال عبادہ کما ھو خالق لاعیانھم کما قال اللہ سبحانہ وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ اللہ سبحانہ جملہ تنہا را وجا نہا را آفریدہ است ہمچنیں ہر فعلے کہ این جان وتن میکند آن فعل ہم آفریدۂ خدا است۔ طاعتیکہ مطیع میکند آن طاعت آفریدۂ خدا است وکذلک کہ معصیتیکہ عاصی میکند نماز یکہ مصلی میگذارد آن نماز وآن گزارندۂ نماز آفریدہ خدا آن زنا کہ زانی کرد آن زنا کردن آفریدۂ خدا وہم ہمچنین مومن وایمان مومن وکافر وکفر کافر آفریدۂ خدا اکنوں بدانکہ آنرا خدا برائے بہشت آفریدہ است ودر مظہر او آن افعال می آفریند کہ اولایق بہشت باشد

وکذلک آنرا کہ او را برائے دوزخ را آفریدہ است اینجا پرسند کہ چہ باشد این فعلے را کہ خدا آفریدہ است
وبمقابلہ آن عذاب کند نہ آنکہ این ظلمے صریحے باشد اکنوں گوش دار وعقل را بکار
آر واین سخن مارا بنور ایمان فہم کن فردا آمنّا وصدقنا کافر را در حضرت بیارند
فرمان شود او را بمقابلہ کفر او در دوزخ باندازند کافر گوید کہ کفر مرا تو آفریدی و
بمقابلہ آن مرا عذاب میکنی نہ آنکہ این ظلمے صرفے است خداوند تعالیٰ بگوید آرے
ترا وکفر ترا از عدم صرف کہ او را مادہ وہیولی نبود آفریدم وترا وکفر ترا متجدداً آفریدم
وتا تو بودی ترا وکفر ترا ساعۃً فساعۃً می آفریدم ترا با کفر زیا نیدم ومیرانیدم وتا
تو در حضرت من آئی ترا وکفر ترا آفریدہ میداشتم واین کہ در حضرت من آمدی ترا
وآمدن ترا وکفر ترا آفریدہ آوردہ ام واینکہ ایستادہ در حضرت ما حجت میکنی
این ایستادن ترا وحجت گفتن ترا من می آفرینم وترا کہ در دوزخ میفرستم ہر گامے
کہ تو ان طرف میزنی آن گام ترا وآن زدن گام ترا با تو وکفر تو متجدد می آفرینم
ودوزخ من آفریدہ ام وآتش را من آفریدم وسوختن وخاصیت سوختن در آتش من
آفریدم وآتش را بر تن تو من گماشتم وتن ترا کہ قابلیت سوختن دارد آن تن را وقابلیت سوختن را
من میآفرینم وآن وجدان دردے کہ از سوختن آتش تن تو می یابد این وجدان وآن
درد واین نار وسوز از وجدان درد تو من آفریدم وخلود در آتش من آفریدم اکنوں اندیشہ
کن کہ ظلم از کدام در یچہ سر کشید در وے نمود۔ اے علما واے صوفیہ واے عقلا
نقابے کہ بر روے عروس سر قضا وقدر بود محمد حسینی بحکم محمد رسول اللہ وعلی ولی اللہ
بہمہ آراستگی جلوہ دادہ است ہان وہان اگر مرد اید نظارہ شوید کہ ہیچ مشکلے درمیان
نماندہ است فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ بیان درستے فرمودہ اینقدر باید دانست
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود اذا ذکر القدر فامسکوا یعنی
لیس ھنا اشکال ولیس مجال قیل وقال فان کبیر المتعال بین

ما کان من الحال والاستقبال فان الامر ظاهر ایها الرجال وغیر ما یثبت وساوس وهواجس فی النفس شیخ فرمود کہ چنانچہ اعیان مخلوق است افعال اعیان ہم مخلوق است برائے اثبات این سخن را آیت کلام اللہ آورد وقال اللہ تعالی وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ معنی اینست شما را آفرید و عملے کہ شما میکنید آن ہم آفریدۂ اوست وَمَا تَعْمَلُوْنَ اگر ما مصدریہ است معنی این باشد خلقکم وعملکم واگر موصولہ است معنی این باشد خلقکم الذی تعملونہ این سخن محققان وموحدان صرف است سخن معتزلی مشرک خلق آوردن مصلحت نباشد زیرا چہ ترجمہ دراز شود وسخن ناشائستہ بیارم وورد وفع آن کوشم زہے گمراہی آمدہ باشد۔

قولہ "وان الخلق کلهم یموتون بآجالهم" واعتقاد صوفیان است واجماع ایشاں برینست کہ ہر کہ می میرد برائے اورا مہلتے خدائے تبارک وتعالیٰ تعین کردہ است بدان مہلت می میرد۔

قولہ "وان المقتول یموت باجلہ" وآنکہ کشتہ شدے میرد بمہلت خود یعنی اینچنین نیست کہ اگر نمی کشتند نمی مردے برائے اورا این تعین بود کہ فلان وقت وفلان ساعت او بکشتن میرد

قولہ "وان الشرك والمعاصی کلها بقضائہ وقدرہ من غیر ان یکون لاحد من الخلق علی اللہ حجۃ بل للہ الحجۃ البالغۃ وانہ لا یرضی لعبادہ الکفر والمعاصی والرضا غیر الارادۃ" این سخن بالا گفتہ آمدہ ام۔

قولہ "ویرون الصلوٰۃ خلف کل بر وفاجر ولا یشهدون لاحد من اهل القبلۃ بالجنۃ لخیر اتی بہ ولا یشهدون علی احد بالنار لکبیرۃ اتی بها وصوفیان اعتقاد دارند برین کہ نماز پس ہر نیک مردے وبد مردے روا باشد کہ بگذارند واین مسئلہ ہم

بالارفتہ است۔ وگواہی نمی دہند بر ہیچ یکے کہ او بہ سبب عمل در بہشت رود و رفتن در بہشت بفضل اوست با ہمہ اعمال حسنہ۔ فقیہان گویند حسنات نشان بہشت است وسیئات نشان دوزخ است۔ صوفیان گویند کہ خدائے را دو بہشت است و دو دوزخ است اعمال حسنہ بہشت نقد دنیا است و دنیا نمونۂ آخرت (و) اعمال سیئہ دوزخ دنیا است ہر کرا بہشت نقد دادند او را بہشت وعدہ بدہند و ہر کرا دوزخ نقد دادند او را در دوزخ وعدہ اندازند۔ یونانیان حکیمان فلسفہ بہشت حسی را منکر اند وہم چنیں دوزخ حسی را۔ ایشان بہشت معنوی میگویند ہیں اعمال حسنات را و دوزخ معنوی گویند ہیں اعمال سیئہ را اکنوں دوست من اگر اعمال حسنات است یا نشان بہشت داری بر قول فقیہہ و یا در عین بہشتی بر قول صوفی محقق و حکیم یونانی و دوزخ برعکس۔ اینجا لطیفہ ہست۔ بہشت ہشت است و ہشت جفت است و جفت دلیل بر وصال و ارد پس بہشت عبارت از وصول بجمیع مرادات باشد و دوزخ ہفت است و ہفت طاق است و طاق حکایت از فراق کند پس دوزخ عبارت از حرمان جملہ آرزوہا باشد اللھم انا نسألك الجنت ونعوذبك من النار۔

قولہ "ویرون الخلافت فی قریش"۔ واعتقاد دارند کہ خلافت در قریش است و خلیفہ جز قریشی نباشد و قریش مکہ است و دیہہ ہائے کہ گرد بر گرد مکہ است چنانچہ بنی تمیم و بنی عدی و بنی مخزون و غیر آن بسیار اند۔

قولہ "لیس لاحد منازعتہم فیھا" و نیست منازعت مر ہیچ یکے را با ایشان در حق خلافت نزاعے و منازعتے۔

قولہ "ولا یرون الخروج علی الولات وان کانوا ظلمۃ" واعتقاد ندارند کہ بر والیان بخصمے برون آیند اگرچہ این والیان ظالم باشند بالقلب

وصول دین و این ظلم سنتے بر مالے دیا ایذائے و حسدے بغیر حقے اما قصاص ہمانجا فقہا گفتہ اند۔ ۱۲ منہ

قولہ "ویومنون بالکتاب المنزلۃ والانبیاء والمرسلین" و ایمان دارند بکتاب ہائے کہ از خدا بر انبیا منزل است چنانچہ توریت و زبور و انجیل و فرقان و صحفے کہ بر ابراہیم صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین و ایمان دارند بر جملہ پیغمبران کہ ایشان ہمہ از حق بر حق آمدہ اند۔

قولہ "وانہم افضل البشر" و ایمان برین دارند کہ انبیا بر جملہ بشر فاضل اند۔

قولہ "وان محمد صلی اللہ علیہ وسلم افضلہم" و اعتقاد دارند برین کہ محمد رسول اللہ بر جملہ پیغامبران فاضل است۔

قولہ "وان اللہ تعالیٰ ختم بہ الانبیاء" و ایمان دارند کہ خدائے تعالیٰ ختم بہ محمد کردہ است یعنی بعد از و پیغامبرے نباشد۔

قولہ "وان افضل البشر من بعدہم ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ ثم علیؓ" رضی اللہ عنہم اجمعین و اعتقاد دارند بعد بعثت رسول اللہ بہترین مردمان ابوبکرؓ بعد آن عمرؓ و بعد آن عثمانؓ بعد آن علیؓ "رضوان اللہ علیہم اجمعین"۔ و شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی رسالہ در عقیدہ نوشتہ و آنرا علم الہدیٰ نام کردہ و در آنجا نوشتہ وامسک عن التفضیل۔

قولہ "ثم تمام العشرۃ" بعد ازین چہار نفر شش دگر اند طلحہؓ۔ زبیرؓ۔ سعدؓ۔ سعیدؓ۔ ابو عبیدہؓ جراح۔ عبد الرحمن عوفؓ۔ سعد ابی وقاص این شش را با آن چہار عشرہ مبشرہ گویند زیرا چہ رسول اللہ ایشارا بہ بہشت بشارت

دادہ است آن چہار برآن ترتیبے کہ گفتیم برین ہر شش فاضل اند و این شش بر دیگران فاضل اند۔

قولہ "ثم افضلھم الذی شھد لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالجنۃ" انا نزا کہ رسول اللہ گواہی بہ بہشت دادہ است ایشان فاضل اند چنانچہ حمزہ عبد المطلب و عثمان مظعون و دیگران و بدریان باجمعھم۔

قولہ "ثم القرن الذی بعث فیھم رسول اللہ علیہ السلام بعد ازین عقیدہ کہ گفتیم معتقد اینست کہ عہد رسول اللہ بہترین عہد ہا بعد از و عہد ابو بکرؓ پس از و عہد عمرؓ و چیزے عہد عثمانؓ۔ اما اینجا سخنے بہ اشباع در شرح عربی نوشتہ ام ہمانجا تتبع کن۔ و بعد ازین عہد تابعین و بعد آں تبع تابعین زیرا کہ درین دو عہد مردمے بودہ اند چنانچہ شرط دین باشد برآن رفتہ اند اما اینقدر بدان مذہب اعتزال و خوارج و مذہب روافض و مذہب جہمیہ و مذہب حنابلہ و مذہب مجبرہ ہمدرین ایام خاصہ کہ صحابہ زندہ بودہ اند کہ این مذاہب سر برکردہ اند۔ ۲

قولہ "ثم العلماء العاملون ثم انفعھم للناس" و بعد ازان علمائے کہ بمقتضائے علم عمل کردہ اند ایشان فاضل اند۔

قولہ "واجمعوا علی تفضیل الرسل علی الملائکۃ" و اجماع صوفیان است کہ پیغامبران بر فرشتگان فاضل اند و این فاضل و مفضول کہ گفتیم مراد قربت حق است و اطلاع بر اسرار و آنکہ ایشان تفضیل ملک بر رسول گویند نظر ایشان بر ظاہر طاعت است و ظاہر خلقت ایشان خبر از قربت حق و اسرار اند ۲ چنانچہ معتزلہ و بعضے متکلمان۔

قولہ "واختلفوا فی تفضیل الملائکۃ علی المومنین" و صوفیان

اختلاف کردہ اند کہ مومنان خواص وا ولیا، مقربان حق ایشان فاضل اند بر فرشتگان یا فرشتگان بر ایشان این اختلاف ہم بر آن منوط است کہ با معتزلہ و متکلمانست۔

قولہ "وبین الملایکۃ تفاضل کما بین المومنین" و میان ملایکہ یکدیگر را تفاضلے ہست میان ایشان ہر یکے بر دیگرے فاضل است۔ فرشتگانے اند کہ ایشان را عالیان گویند ایشان از ہمہ فرشتگان فاضل اند مثلاً سرائچہ زدہ اند کہ از دیبا و حریر و سندس و استبرق نیست و طولے و عرضے ندارد و میخہا از زر و نقرہ و زبرجد و مروارید نہ و کذلک طنابہاے او اما چنین نماید گوئی طولے و عرضے و دیبا و حریرے و میخہاے زر و نقرہ و شخصے پیش و راو ایستادہ آن جن و انس نہ و لے چنین نماید گوئی مردے ایستادہ چوبے بر دست چنانکہ در بانان راست آن دست او را کفے و اصبعے و قبضے نہ اما چنین نماید و آن چوب را درازی و پہنائی و کوتہی نہ و از زر و نقرہ نہ اما چنین نماید گوئی زرے و نقرہ است یا زبرجدے یا مروارید اکنوں آن سرائچہ فرشتہ و آنکہ ایستادہ است آن فرشتہ است و آن چوب فرشتہ و طنابہا فرشتہ و کسے از درون سرائچہ برون می آید سخنے می گوید آن ہم فرشتہ است ایشان را فرشتگان عالی گویند ایشان بر جملہ فرشتگان فاضل اند۔ این حکایتے کہ گفتم مصدقے نباشد مگر کسے کہ مطلع است۔

فصل ۷

قولہ "واجمعوا علی ان طلب الحلال فریضۃ" اجماع است کہ طلب حلال فریضہ است زیرا چہ خداے تعالیٰ حرام را منع کرد میان حلال و حرام ضد۔ یک ضد ممنوع شد دوم ضد مامور آمد۔

قولہ "وان الارض لا تخلوا من الحلال" روے زمین خالی از حلال نیست اگر فرض کنم جہاں سربسر حرام گیرد از مخمصہ کہ باز دارد۔

قولہ "لان اللہ تعالیٰ طالب العباد بطلب الحلال" وقول النبی علیہ السلام طلب الحلال فریضۃ و دلیل آخر قد مالقناہ من قبل و دلیلے دیگر بالا گفتہ ام۔

قولہ "و لم یطالبھم الا بما یمکن" وطلب الحلال فریضہ است خدا طلب او فرمودہ و طلب کار یکہ در وامکان مردم باشد آن فرمایند محال نفرمایند پس معلوم شد کہ روے زمین خالی از حلال نیست۔

قولہ "الا انہ یقل فی موضع ویکثر فی موضع" لیکن انچنین باشد در زمین بسیار باشد و در زمینے اندک و این نیز ہست در زمانے بسیار باشد و در زمانے اندک۔

قولہ "فمن کان ظاھرہ جمیلا لا یتھم فی مالہ وکسبہ" ہر چہ ظاہر او محمود باشد یعنی از حال او این احساس میشود کہ او مردے ہست پنج وقت نماز بجماعت میگذارد و از مناہی محترزی باشد انچنین کسرا در مال او و کسب او گمان بد نبرند و برو و ہم تہمتے نکنند مثلاً مردے نساج است در حق او گمان نکنند در بافتن جامہ خیانتے دارد یا ندارد مال او از کدام وجہ است و از کدام جہت است۔

فصل ۸

قولہ "واجمعوا علی ان کمال الایمان اقرار باللسان وتصدیق بالجنان و عمل بالارکان فمن ترک الاقرار فھو کافر و

من ترك التصديق فهو منافق ومن ترك العمل فهو فاسق ومن ترك الاتباع فهو مبتدع" کمال ایمان برعایت این سہ چیز است اقرار کند بزبان کہ خدا یکے است و محمدؐ پیغامبر او ست برحق است چنانچہ میگوئیم لا اله الا الله محمد رسول الله اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله وتصديق بالجنان یعنی آنچہ بزبان اقرار کرد و بدل مصدق باشد یعنی ہم چنین است راست است درین شکے شبہ شکے نیست واگر کسے بدل داند این دین راست است و بزبان گوید خدا یکے و محمدؐ پیغامبر برحق است اما کلمہ طیبہ و کلمہ شہادت نگوید او مسلمان نباشد۔

قولہ "وعمل بالارکان وعمل بالجوارح" بدست و پاے و زبان یعنی نماز گذارد و روزہ دارد و زکوۃ دہد و ہر چہ بشرط بر و فرض شدہ باشد بجا آرد و دیگر نفس را باز داشتن از چیزے کہ خدا آنرا حرام کردہ است و آن نیز داخل بعمل ارکان است۔ اکنوں بدانکہ اقرار بزبان و تصدیق بدل اصل ایمان است اما عمل بارکان رکنے زاید است و اگر بعذرے از عذرہا و موجبے از موجب ترک صلوۃ کند یا فریضہ دیگر او مسلمان باشد مگر آنکہ مستحل یا مصر بر مناہی باشد علما حکم بکفر او کنند چنانچہ رسول اللہ گفتہ است من ترك الصلوة عامدا او متعمدا فقد كفر و دیگر میان اقرار و تصدیق این فرق است اقرار بعذرے ساقط شود چنانچہ یکے را بقتل و برجم تخویف کنند اگر درین محل ترک آرد کافر نباشد اما تصدیق رکنے اصل است کہ بہیچ وجہے احتمال سقوط ندارد فمن ترك الاقرار فهو كافر ہر کہ بغیر عذرے اقرار ترک آرد او کافر است و ہر کہ با وجود اقرار دل مصدق نیست

نیست او منافق است۔ اکنون این قدر بدان کہ این اقرار و این تصدیق شامل است مر واحدانیت خدائے را و رسالت محمدؐ را اگر درمیان این دو چیز یکے فوت شد و یا شکے در خاطر آمد او مسلمان نیست۔ این کہ گفتیم تصدیق و اقرار بالوازم و لواحق او ہمان من قبل گفتیم" و من ترك العمل فهو فاسق" ہر کہ عمل ارکان را ترک آرد او فاسق باشد مومن باشد اما مومنے فاسقے۔ فسق چیست از روے لغت الخروج عن الحد اے مرد فاسق ظالم۔ درین مثال یکے اندیشہ کن دو حلقہ فرض کنیم یکے حلقہ را حلقۂ اسلام نام نہادیم و دوم را حلقہ کفر در حلقہ اسلام نظارہ شو در و چہ بینی نماز و روزہ و تسبیح و پاکی نفس و تصدیق و خدا پرستی و انچہ مانند اینست و در حلقہ کفر لواطت و شرب خمر و زنا و معاصی دیگر باشد اکنون ہم تو بانصاف بگو اے دوست من آن مسلمانے کہ خواہد فسقے کند او را از دایرۂ اسلام بیرون باید آمدن در دایرۂ کفر در آید آن کار کند اکنون این روا داری کہ خارج از دایرۂ اسلام شوی و داخل در دایرۂ کفر گردی۔ معتزلی گوید فاسق از اسلام بیرون آید اما در کفر نیاید اگر بمیرد بغیر توبہ کافر مردہ باشد در رافضی و خوارج میگویند مومن بفسق کافر شود خدا بر ایشان رحمت کند کہ ایشان اصلا ایمان برجا داشتند گفتند کہ مومنے باشد و لے مومنے فاسقے اینقدر کردند جائے بازگشت نگذاشتند اما یک بلائے زادہ کہ فساق دلیر شدند ہر چہ کنیم کنیم ایمان باقی است نشنیدۂ کہ صوفیان میگویند المعصیت بزید الکفر کما ان الطاعۃ بزید الموت یعنی گنہ بکفر کشد چنانچہ تپ نشان مرگ۔ و صوفی بزرگے دیگر گفتہ است المعصیت دھلیز الکفر و دہلیز داخل خانہ است اگر مردے خانہ را فروخت در وقت فروختن نام دہلیز نہ استند قاضی حکم کند کہ دہلیز داخل خانہ است۔ آہ در قرآن فاسق و ظالم گوید و کافر مرد و است بدکار

بے انصاف نہ آنکہ مجازاً کافر شدی آخر میان حقیقت و مجاز علاقہ باید۔ "و من ترك الاتباع فهو مبتدع" از اتباع مصطفی بگذرد و سنن او بجا نیارد او را مبتدع نامند چنانچہ قلندر و حیدری و مولہ و اگر با این صورت ترک سنت است و ترک عبادات باشد ایشان را ملحد نامند۔

قوله "وان الناس يتفاضلون فى الايمان" و معتقد صوفیان است کہ مردم مومن در ایمان یکے بر دیگرے فضلے دارد مثلاً یکے ایمان بیقین دارد شیطان از گناہے بر دل وسوسہ میکند مرد مومن بقوت ایمانی بہ برہان انی و لمی بہ حجت عقلی و شرعی آنرا دفع میکند و علم یقین کہ بعدہ عیان باشد و بیومی عین الیقین دارد و چہارمی حق الیقین فعلی ہذا ہریکے در مرتبہ از دیگرے فاضل است اما در اصل اقرار و تصدیق ہر دو متساوی اند۔

قوله "وان المعرفت بالقلب لاينفع ما لم يتكلم بكلمتى الشهادت" این سخن عنقریب گفتہ ام بسیار کفار با من نشستہ اند و در معارف و حقایق با من سخن گفتہ اند و من با ایشان گفتم مصدق دین ما شدند و بہ حقیقت این اقرار کردند و مع ہذا این دو کلمہ نگفتند این تصدیق و این اقرار ہیچ نفع ایشان نکند۔

قوله "الا ان يكون له عذر ثبت بالشرع" و این ہمہ بالا گفتہ ام۔

قوله "ويرون الاستثناء فى الايمان من غير شك بل على سبيل التاكيد والمبالغة لان الامر مغيب" و اعتقاد دارند در ایمان انشاء اللہ گویند نہ بر طریق شک بلکہ بر سبیل تاکید زیرا چہ کار حقیقت در غیب است کسے نداند تا عاقبت کسے بر چہ باشد۔

قولہ "وسئل الحسن البصری رحمۃ اللہ علیہ امومن انت حقاً قال ان اردت ما یحقن بہ دمی و یحل بہ ذبیحتی و مناکحتی فانا مومن حقا وان اردت ما ادخل بہ الجنان و انجو بہ من النیران و یرضی بہ الرحمن فانا مومن انشاء اللہ" از حسن بصری رضی اللہ عنہ پرسیدند کہ تو این ساعت مومنی بحقی جواب داد اگر از سوال این مراد داری کہ بمقابلہ خون بحق قصاص خون من ریزند یا آنکہ خون ریختن من روا نباشد از آنچہ مومنم و خوردن ذبیحہ من روا باشد و نکاح من با مسلمہ و مومنہ شاید پس من بحقیقت مومنم و اگر این مراد داری کہ من بدین ایمان این ساعت از دوزخ نجات یابم و در بہشت درآیم و خدا از من راضی باشد پس من مومنم انشاء اللہ۔ بدانکہ انشاء اللہ برائے شکے راست نہ برائے تاکید را۔

قولہ "استثنا فی قولہ تعالیٰ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اٰمِنِیْنَ ولیس ھنا شک" وخداوند سبحانہ وتعالیٰ در کلام اللہ گفتہ است لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ معنی آیت این است بہ تحقیق و تاکید شما در مسجد حرام انشاء اللہ درآیند و خدائے را در درآمدن ایشان ہیچ شکے نبود محمد حسینی میگوید کہ رسول اللہ در مدینہ خواب دید و با رسول اللہ گفتند کہ اصحاب تو در مسجد حرام بصفت قصر و حلق درآیند رسول اللہ از مدینہ روان شد و صحابہ با وے از مدینہ آمدند۔ حدیبیہ مقامے است نزدیک مکہ قریش مانع آمدند درون آمدن نداوند معاہدہ شد کہ این بار آمدن ندہیم بار دیگر بیائی آمدن خواہیم مردمے کہ ایشان را در دل شکے و گمانے بود وسوسہ در خاطر شد کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ کہ در مسجد حرام درآیند بصفت قصر و حلق نہ ما مسجد حرام

دیدیم و نہ حلق کردیم و نہ قصر ابو بکر رضی اللہ عنہ گفت رسول اللہ این نگفتہ کہ این بار در آیم رسول اللہ گفتہ کہ در آیم و آں تا کے باشد بار دیگر در خواہیم آمد رسول اللہ بار دیگر بقہر و غلبہ آمد مکہ را فتح کردند بقہر و غلبہ و در آمدند زیارت کعبہ کردند و حلق و قصر کردند این آیت در شان این نازل شد لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ خدا راست کرد خواب پیغامبر خود را و آن خواب چہ بود لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ مقول خداوند تعالیٰ اینست این مقول رسول اللہ است کہ خواب اینچنین دیدہ بود پس انشاء اللہ نہ برائے تاکید راہست این حکایت خواب رسول است۔

قولہ "وسئل بعضہم عن ہذہ الاستثناء من اللہ سبحانہ وتعالیٰ فقال اراد بذلک تادیباً بعبادہ وتنبیہاً لہم" برآن تقریرے کہ شیخ معنی کلام اللہ گفتہ است از صوفی بزرگے این سوال کردند کہ چہ سر بود اللہ سبحانہ عالم الغیب والشہادۃ است استثنائے کہ در رو گمان شک رود برائے چہ گوید آن بزرگ جواب گفت برائے تاکید را و برائے تنبیہ و تعلیم عبد را کہ او سبحانہ کہ عالم الغیب والشہادہ است در کلام خویش انشاء اللہ گوید شما را باید کہ ہر طریق بہتر و اولیٰ بگوئید۔

قولہ "علی ان الحق اذا استثنی مع کمال علمہ لا یجوز لاحد ان یحکم" وہمان معنی کہ گفتیم با کمال علم انشاء اللہ گوید بر دیگرے او جب و الزم باشد۔

قولہ "من غیر استثناء لقصور علمہ ولذلک قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی اہل المقابر وانشاء اللہ

عن قریب بکم لاحقون و لم یکن شاکاً فی الموت و اللحوق بهم" رسول اللہ در گورستان گذشت و این سخن گفت انشاء اللہ بکم عن قریب لاحقون بتحقیق ما بہ نزدیکی انشاء اللہ بشما خواہم پیوست در رسول اللہ در مرگ و پیوستن بمردگان شکے ندانست و با این ہمہ گفت انشاء اللہ پس انشاء اللہ برائے تاکید راست۔ اینجا دو سخن است یکے در موت لحوق شک نکردہ است عنقریب شک کردہ است و دوم موت امر طبیعی نیست امر ارادی و قصدی است بیتواند بود از قدرت او ہیچ بعید نیست کہ یکے را آفریند و او را عمرے ابدی دہد چون موت متعلق بہ مشیت و ارادت او باشد پس انشاء اللہ درست آید۔

فصل ۹

قولہ "و اجمعوا علی اباحت الکسب و التجارت و الصناعات" صوفیان اجماع کردہ اند کہ سالک را مباح باشد کہ کسبے کند چنانچہ نساجی و خیاطی و غیر آن و تجارت کالا از جائے بجائے بردیا ہم در شہر بستاند و آنرا ہم در شہر بہ بجے بفروشد بسیار مشایخ این ہر دو کار کردہ اند۔

قولہ "علی سبیل التعاون علی البر و التقوی من غیر ان یری ذلک سبباً لانجلاب الرزق" کسب برای آن میکنند کہ بر نیکو کاری و پارسای یاری دہد و این نباشد کہ این سبب برائے رزق است اگر این نکنم بگرسنگی میرم۔

قولہ "و ان السوال آخر کسب المرء و لا تحل المسالة

لغنی ولا لذی مرأۃ سوی" وبہ تحقیق سوال آخر کسب مرد است وروا نباشد مر غنی را کہ سوال کند وغنی کسے باشد کہ قوت آن وقتے کہ اوست بروباشد نہ آنچنیں کسے را سوال روا باشد ونہ کسے را کہ با قوت است۔ حاصل این سخن اینست اگر کار بریں گشت کہ اگر سوال نہ کنم بخورم بعض فرایض از من فوت شود لابدی باشد کہ سوال آن بکند بخورد۔ خواجہ من میفرمود پس آنکہ کار بدین گشت اقامت فرایض نتواند کرد شب را رو بہ بیچہ دروے چندے شیئاً للّٰہ گویان بگذرد آنقدر کہ گدا اے افتد کہ سد جوع او شود باز ماند شیخ کہ فرمود او را بہ بیچہ برائے آنرا کہ آبرو نرود و مروت خسیس نگردد گدائی را پیشہ نسازد۔ لقمہ گدائی شیریں ہمتی است بایزید گدائی میکرد و کاسہ بروست داشت شہبازے دگر گفت طیفور گدائی از من آموز بر دروے ایستادہ خواستے کرد پرکالہ کہ یافت ہمانجا ایستادہ خورد ہم آنچنیں دو سہ درگشت خورد آبے طلبیدہ آشامید گفت بایزید گدائی ہمچنیں کن این کہ در کاسہ جمع کنی بخوری این گدائی نباشد ذخیرہ باشد یک پرکالہ در کاسۂ تو دوم چہ می خواہی این تمام کن بعد آن دگر طلب۔ وآنکہ بالا گفتم آخر کسب المرء اگر بکسر خا باشد یعنی این باشد آخرین کسبہا گدائی است یعنی اگر ہیچ کسبے نہ ماندہ باشد آخرین کسب گدائی است وور کتب [illegible] ہذا ام السوال احد اکساب المرء او من احد اکساب المرء

فصل ۱۰

قولہ "واجمعوا علی ان الفقر افضل من الغنا اذا کان مقرونا بالرضا" اجماع صوفیان است کہ فقر از غنا فضل دارد کہ بہ بندہ راضی باشد درویشی او بر تونگری دیگران فاضل است۔

قولہ "ولذلك اختاره رسول الله صلى الله عليه وسلم اشار اليه بذلك جبرئيل عليه السلام حين عرضت عليه مفاتيح خزاين الارض على انه لاينقص له مما عند الله جناح بعوضة فاشار اليه جبرئيل ان تواضع فقال اريد ان اجوع يوما واشبع يوما فاذا جعت تضرعت اليك واذا شبعت حمدتك وذكرتك وشكرتك" قصہ اینست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بر فاطمہ رضی اللہ عنہا آمدہ و فاطمہ در از درون بستہ بود رسول اللہ فرمود در بکشا گفت کہ برہنہ ام گفت چیزے در برداری ہمان بہ پیچ بیار در بکشا گفت آن قدر گلیم نیست کہ تمام اندام پوشیدہ شود در دار از برون انداخت گفت گلیم فرو پیچ در دار ا بالا کن در بکشا فاطمہؓ ہمچنان کرد رسول اللہ سخنے حکایتے کہ می گفت فاطمہ خاموش بود رسول اللہ گفت چرا با من سخن نمی کنی فاطمہؓ گفت یا رسول اللہ حمل بے ادبی نشود گرسنگی مرا چنان ضعیف کردہ است کہ قوت سخن نماندہ است جامہ کہ پیش شکم رسول اللہ بود دور کرد سنگے بر شکم بستہ نمود گفت اگر این سنگ بر شکم بستہ نباشد من ہم سخن گفتن نتوانم ہمدریں حکایت بودہ اند جبرئیل علیہ السلام کلیدہائے گنجہائے روے زمین بر دست کردہ گفت یا رسول اللہ خدا ترا سلام میرساند و می گوید اہل بیت تو مشقت بسیار می بینند این کلید ہا بستان نبی بادشاہ باش گفت مرا این خوش نمی آید کہ امروز در دنیا اہل بیت من تمتع کنند فردا بحساب گرفتار شوند جبرئیلؑ در ساعت رفت باز آمد گفت خدا اسلام میرساند و میگوید بستان بشرط این کہ بر اہل بیت تو حساب نباشد رسول اللہ با ابوبکرؓ بمشورت پیوست ابوبکرؓ گفت اہل بیت تو مشقت بسیار می بینند چو بے حساب است بستان رسول اللہ روطرف جبرئیل کرد جبرئیل سر انخنی کرد رسول اللہ دانست کہ او را

میگوید تواضع کن و تواضع در فقر است با ابوبکرؓ گفت مَہ یا ابن ابی قحافہ من فقر اختیار کردم یک روز گرسنہ باشم و یک روز سیر روزے کہ گرسنہ باشم تضرع کنم زاری کنم وقتے کہ سیر باشم شکر گویم۔ اینجا سخن بسیار است شیخ برائے این را آوردہ کسے کہ فتوح رد میکند بدین حجت کہ رسولؐ اللہ رد کردہ است و دیگرے تمسک میکند کہ رسولؐ اللہ برائے خود را این خواست۔ از اسرار و روشنی من اینجا نمی نویسم ترجمہ دراز خواہد شد۔

قولہ "و بھذا یحتج من یرد ما یعرض علیہ من الدنیا" کسیکہ میان صوفیان فتوح را رد کردہ است ہم بدین رد میکند ما یعرض علیہ من الدنیا و احتمال دارد یکے کہ گفتیم دیگر کسے باشد میان این قوم کہ اللہ تعالیٰ دنیا را بر و عرضہ کند و او قبول نکند۔

قولہ "و قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اللھم احینی مسکینا و امتنی مسکینا واحشرنی یوم القیمۃ فی زمرۃ المساکین" اے بار خدا مرا مسکین بزیان و مرا مسکین بمیران و فردائے قیامت مرا در گروہ مسکینان برانگیز۔

قولہ "و لو سال اللہ ان یحشر المساکین فی زمرتہ لکان لھم الفخر العمیم والفضل العظیم فکیف وقد سالہ ان یحشرہ فی زمرتھم" شیخ میفرماید اگر رسولؐ اللہ از خدا این خواست کردے کہ مسکینان را در گروہ من برانگیز این مسکینان را شرفے عظیم و فضلے عمیم بودے بزرگی ایشان کسے کم رسیدے پس چگونہ باشد و چہ بزرگی باشد کہ گفت مرا در گروہ ایشان برانگیز۔ ازین جملہ معلوم شد کہ فقر و مسکنت بہتر از قبول دنیا است۔ قصہ این ست کہ رسولؐ اللہ میان اصحاب صفہ آمد فقر ایشان

مسکنت ایشان ومشقت ایشان دید وبہ دلے خوشے باخدا وبفراغت شستہ اند رسول اللہ را این حالت خوش آمد این دعا کردنیکو سخنے است کہ شیخ فرمود کہ غایت شرف است کہ گفت مرا در گروہ ایشان برانگیز قضیہ در معنی عکس مطلوب می نماید گوئی اینچنین میگوید کہ مرا بایشان وایشان را بامن متحد کن من با ایشانم وایشان با من اند مرا بایشان کن سخن باریک است نیکو فہم کن۔

قولہ "وامر اللہ تعالی بالصبر معہم فقال سبحانہ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ الایۃ" معنی این ایت اینست اے محمد حبس کن نفس خود را با کسانیکہ میخواہند پروردگار خود را شب وروز ایشان درین دعا دیدار خدا را می خواہند ومراد ایشان رضاء او وایشان فقرا بودہ اند ورسول اللہ را فرمان میشود خود را در صحبت ایشان بدار پس معلوم شد فقر از غنا بہتر اینجا اینقدر باید دانست رسول اللہ را فرمان میشود کہ در صحبت ایشان باشد نہ برائے آنرا کہ رسول اللہ در صحبت ایشان اکتساب کمالے کند بلکہ فرمان میشود در صحبت ایشان باش تا ایشان را تکمیلے شود چنانچہ داؤد علیہ السلام را فرمان شد یا داود اذا رایت لی طالبا فکن لہ خادما ودیگر با ایشان صحبت کن وایشان را در صحبت خود بدار تا امت دیگر را تشریفے وترغیبے شود واین مردمان اینچنین مردمان اند واین کار چنین کار است کہ رسول اللہ در صحبت ایشان میباشد ودیگر ولایت با نبوت اتحاد دارد ومعجزہ وکرامت ہر دو یکے اند آنچہ از نبی آید معجزہ گویند وآنچہ از ولی آید آنرا کرامت گویند وآنکہ گفتیم برائے تکمیل ایشان در صحبت ایشان باش بدانکہ تکمیل لفظے است شامل ہر جمیع کمالات را ضرورت است طالب را کہ ملازمت صحبت مرشد کند زیرا چہ طالب در اثنائے سلوک ہر چیز مشاہدہ میشود او

نمیداند کہ چہ چیز است لابدی باشد کہ پیش مرشد گوید مثلاً در واقعہ خویش نورے دید سپیدے یا سرخے یا کبودے یا دسنجانے وکذالک الوان دیگر چنانچہ لون سیہ کہ اخرین الوان است این را آخرین الوان گویند وبعد ازین انوار بے لون بیند این ہمہ ونداند کہ چہ دیدم وچہ می بینم او را پیش مرشد باید گفت مرشد آنرا بیانے فرماید از چیزے باز دارد وچیزے را فرماید ملازم شود انواع بسیار است آوازے بشنود و نداند آن آواز از حضرت یا از مرد غیب دیگر است یا از ارواح خلاصہ است یا از غیب در غیب آمدہ است احتیاج بہ پیر لابدی است اگر پیر نباشد حل این مشکل کہ کند پس ضرورت فرمان آمد رسول اللہ را وَاصْبِرْ الایۃ تا تکمیل ایشان شود اینجا ہا بسیار سخن است اما نمونہ مینمایم۔ ودیگر فرمان شد وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ الایۃ تا ایشان را تقویت باشد مجاہدہ وریاضتے کہ ایشان میکنند بر ایشان آسان تر بود وموارد ومواہبے کہ بر ایشان از خدا آید آن ہمہ بحضرت مصطفیٰ گذرانند وتاویل وتعبیر آن رسول اللہ فرماید ودیگر ساعتہً فساعتہً ایشان روے مبارک او بینند ربط قلب ایشان بظاہر ضرورت او درست تر وسالم تر بود دیگر آنکہ از خدا بر مصطفیٰ آید واو میان ایشان باشد البتہ پرتوے نصیب ایشان گردد وجود او میان ایشان باشد ایشانرا بادے شمرند ودیگر چو او میان ایشان اخلاقے وافعالے واعمالے کہ از وصادر شود ایشان ہم بدان متفیض ومستفید گردند وایشاں ہم ہمان کنند۔ مریدرا با پیر بودن اینقدر منافع ومواہب است کہ از حد عدد وحصر بیرون است۔ چون نباشد رضیع بامرضعہ وولید بادالدہ مُرَبٍّ یا مُرَبِّی ہمانرا بقیاس آر خواہد از حد وعد متجاوز است آن قدر کہ بوقت آمد نوشتم۔

قولہ "فان احتج محتج لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم

الید العلیا خیر من الید السفلی و قال الید العلیا تنال الفضیلة باخراج ما فیها والید السفلی تنال المنقصة بحصول الشئی فیها"
سخن طریقہ جواب سوال است کہ شما فقر را بر غنی فضل دارید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میفرماید دست دہندہ بہتر از دست خواہندہ و استاننده است از حدیث رسول اللہ این تقاضا کرد کہ غنی فاضل بر فقیر باشد زیرا چہ دہندہ است و فقیر ستاننده این سخن را شیخ جواب میفرماید کہ دست دہندہ فضیلت یافت بسبب آنکہ آنچہ در دست داشت آنرا برون کرد و دست استاننده کہ ذلیل و ناقص گشت بسبب آنکہ مردار را او بدست گرفت ہمیں لفظ رسول اللہ دلیل برین کرد کہ فقیر بر غنی فاضل است باز اینجا سوال کنند کہ اگر بر دست غنی چیزے نبودے اخراج آن نکردے فضیلت نیافتے باز برین آمد کہ غنی راجح است شیخ این سخن را جوابے فرد و خواہد فرمودن۔

قولہ "ففی تفضیل السخاء والعطاء دلیل علی فضل الفقر لانه لو کان ملك الشئی محمودا لکان بذله بالعطاء مذموما فمن فضل الغنی للانفاق والعطاء علی الفقر فهو کمن فضل المعصیت علی الطاعت لفضل التوبة وانما فضل التوبة لترك المعاصی المذمومة وکذلك فضل الانفاق وانما هو اخراج المال الملهی عن الله عزوجل" پس در سخا و عطا دلیل بر فضل فقر است نہ بر غنا زیرا چہ سخا و عطا بحصہ و قسمہ غنی را فقیر میکند پس فضل فقر بر غنا آمد زیرا چہ اگر غنا با صلہ محمود بودے سخا و عطا ضرورت مذموم گشتے و ہمچنیں نیست کسے کہ غنا را تفضیل دہد بر فقر سبب فضل سخا و عطا او کسے ماند کہ گنہ را فضل دہد بر طاعت بسبب فضل توبہ و این غلطی فاحش است فضل توبہ نیست مگر بنا برین کہ معاصی با صلہ مذموم است آنرا ترک آرد و روے بطاعت کند این توبہ

فضیلت دارد بنابرین کہ شئے مذمومے را ترک آورد و بشئے محمودے مشغول شد پس معصیت را بر طاعت فضل نتوان داد بنا بر فضل توبہ ہم ہمچنیں غنا را بر فقر نتوان فضل داد بنا بر سخا و عطا۔ سخا نیست مگر عبارت از برون کردن مالے کہ از خدا و از طاعت خدا باز دارد و فعلی ہذا باز فقر فاضل بر غنیٰ باشد زیرا چہ او اخراج باز دارندہ میکند از چہ مانع راہ خدا است آنرا از خود بدر میکند۔ ۴ منہ

فصل ۱۱

قولہ "الفقر غیر التصوف بل نہایت بدایتہ وکذلک الزہد غیر الفقر ولیس الفقر عندہم الفاقۃ والعدم فحسب بل الفقر المحمود الثقۃ باللہ تعالیٰ والرضا بما قسم اللہ" و فقر دگر است و تصوف دیگر بر ہیچ معنی کہ فقر جزوے از تصوف باشد کہ بدایت تصوف نہایت فقر است پس آنکہ فقر بکمال رسد آغاز تصوف شود ہمچنین زہد ہم غیر فقر است زیرا چہ فقر عبارت از خلو دست است از املاک و زہد ترک الملاک بعد تملک املاک و شیخ میگوید فقر عبارت ازین نیست کہ ہمیں مجرد نیستی باشد بلکہ فقر محمود اینست کہ ثقت بخدا باشد یعنی او فقیر میدارد این ہم بدان استوار است و خوش بدین است کہ برائے مرا از خدائے قسمت فقر آمدہ است و اگر فقیرے است از سبب فقر دلے شکستہ دارد و بدان فقر راضی نباشد این فقر محمود نیست بلکہ مذموم است این فقرے است کہ غنا بر ین راجح است۔

قولہ "الصوفیۃ غیر الملامتیۃ فان الملامتی ہو الذی لا یضمر خیرا ولا یضمر شرا والصوفی ہو الذی لا یشغل

بالخلق ولا یلتفت الی قبولهم ولا الی ردهم" صوفی دگر است وملامتی دگر زیرا چه ملامتی کسے است که البتہ قصد او در آن است که هیچ خیرے را با مردم پیدا نکنند و هیچ شرے را از مردم پنهان نکنند ازین شر این مراد نیست که گنهے ومعصیتے میکند و آنرا از خلق پنهاں نمیدارد آشکارا میکند بلکه مراد این است که ذنب حال وزلت وقت او مثلا ملامتی صوم نفل را نمیخواهد که کسے بر و مطلع شود واگر بجائے می افتد که آنجا مردم بر صوم او اطلاع یابند از ان جایگاه بجد رمیباشد یا افطار میکند وهم چنین نمازے نفلے میگذارد وجاے دید که مزدحم خلق است نمیخواهد که آنجا نفل بگذارد که خلقے معتقد او شوند وصوفی وضع الشئی موضعه میکند نظر او از خلق خاسته است رد وقبول خلق نزدیک او پشک گوسفندے نمی آرزد او بدینها التفاتے ندارد همارہ وقت خویش را بحد امور ومشغول میدارد اما ملامتی مسکین از خلق واز رد خلق وقبول ایشان خلاصی نمی یابد۔

فصل ۱۲

قوله "واجمعوا علی ان ترک الاشغال بالمکاسب والصناعات والتفرغ للطاعات اجل وافضل لمن ترک الاهتمام بطلب الرزق" واجماع کرده اند صوفیان که این مردم بکسبے مشغول شود وصنعتے وحرفتے کند وبازرگانی کند این همه را ترک آرند که مشغول بحد اشوند آنچنان که فرصت این چیزها ندارند این بهتر وبالاتر باشد وهم چنین باید که اجماع مردم است تعلیم وتعلم علم بر تر همه چیزها است باین همه این را گذاشته اند بتوجه تمام وبه تزکیهٔ کمال مشغول شده اند واین بر همه شرفے وفضلے دارد آن شرف فضل دارد که در گفتار

واحصار نیاید من ذاق عرف وآنکہ صوفیان ومشایخ کہ مردم را برخود رہ دادہ اند وایشانرا ارشادے وتعلیمے برہ کردہ جز برائے رضائے پیر اطاعت امر بامرے نیست۔

قولہ "واتکل علی مضمون اللہ الا ان یستوی عندہ الخلوت والجلوت والمخالطت والعزلۃ ویصیر مشاھد القدرت فی کل حالۃ وتلیہ" وتوکل کردہ اند بدانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ ضامن رزق ہر جنبندہ شدہ است وہمچنین فرمودہ است وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا معنی اینست کہ ہیچ جنبندہ نیست مگر آنکہ رزق او در ذمہ کرم باری واجب است این شخص ہمہ اسباب واکتساب ترک آوردہ برین مضمون بر رزق او تکیہ کردہ ماندہ وبخدا چنان مشغول گشتہ کہ پروائے ہیچ چیزش نماندہ اینجا این سخن آید کہ مشایخ صفویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین بعضے از آنہا بودہ اند کہ باکتساب واسباب متعلق شدہ اند وخلق را برائے نصح وارشاد بخود راہ دادہ شیخ آنرا میفرماید مگر کسے چنین باشد کہ خلوت وجلوت نزدیک او برابر باشد واین کہ باخلق نشیند واز خلق عزلت گیرد در وقت او زیادتی ونقصانے نباشد وہمچنین شود کہ در ہمہ حال قدرت قادر را مشاہد باشد واین تجلیات ملازم حال او گردد چنانکہ بہر کارے کہ ا[illegible] شد وبہر حالے کہ او باشد کشف قدرت قادر کہ او مشاہد آنست از وی مستتر نگردد۔

قولہ "وقال بعضھم لایکونوا بالرزق مھمین فتکونوا اللہ رزاق مھتمین وبضمانہ غیر واثقین" یکے از صوفیان گفتہ است میباشید بر رزق او باہتمام تمام وآنکہ در طلب رزق غمگین نباشید کہ باہتمام واغتمام پس در رازق متہم باشید وبہ ضمانیت او استوار واثق نباشید۔

قولہ "وقیل لبعضہم من این تاکل فقال لوکان من این لفنی وقیل لاخر من این تاکل فقال سل من یطعمنی من این یطعمنی" یکے را پرسیدند کہ از کجا میخوری گفت از جائیکہ معین بودے فنا پذیرفتے یعنی از خزانہ غیب میخورم وخزانہ غیب را نہایتے نیست ودیگر را پرسیدند کہ از کجا میخوری گفت از وپرس کہ مرا میخوراند از کجا میخوراند۔

فصل ۱۳

قولہ "واجمعوا علی ان افعال العباد لیست سببا للسعادت ولا للشقاوت لقولہ علیہ السلام السعید من سعد فی بطن امہ والشقی من شقی فی بطن اُمہ" واجماع صوفیہ است کہ کردبندگان موجب سعادت وشقاق نیست زیراچہ رسول اللہ علیہ السلام فرمودہ است کہ نیکبخت کسے است کہ از شکم مادر نیکبخت است وبدبخت کسے است کہ از شکم مادر بدبخت است یعنی ہنوز اورا وجود نیامدہ وفعلے از وزادہ اورا سعید وشقی کردہ اند فی بطن امہ دو معنی دارد یکے اینکہ فرشتہ در شکم مادر یکے می آید رزق اورا واجل اورا مینویسد وسعادت وشقاوت اورا مینویسد دیگر بطن ام عبارت از تقدیر ازلی باشد ام اصل راگویند وبطن سر راگویند معنی این باشد نیکبخت اوست کہ در علم ازل او نیکبخت است وبدبخت کذلک۔

قولہ "وان الثواب فضلہ والعقاب عدلہ والرضا والسخط نعتان قدیمان لا یتغیران بافعال العباد" وبہ تحقیق ثواب یعنی این کہ یکے را در بہشت در آرد این فضل اوست نہ بموجب عمل وآنکہ اورا

در دوزخ انداز د آن عدل اوست نہ آن در دوزخ آوردن نسبت بظلم باشد واین کہ خداوند سبحانہ وتعالیٰ را صفت برضا کنند وآنکہ صفت بغضب کنند این ہر دو صفت اوست ہر دو صفات قدیم اند ازلی اند نہ آنچنان است کہ رضا بگردد سخط شود وسخط بگردد رضا شود بر ہر کہ رضا دارد ازلی است وبر ہر کہ سخط دارد ازلی است یعنی یکے را اگر کارے نیک بود رضا دارد تو بگوئی کہ از و راضی است واز انکہ کارے غیر مرضی کند تو گوئی کہ از ان رضا گشت و غضب شد۔

قولہ "فمن رضی اللہ عنہ استعملہ بعمل اھل الجنۃ ومن سخط علیہ استعملہ بعمل اھل النار" از ہر کہ خدا خشنود است اورا توفیق بعمل نیک میدہد واز ہر کہ خدا بر و در غضب است اورا مبتلا بعمل بد میکند حاصل سخن اینست بندہ مظہر افعال باری است ہر کرا برائے بہشت آفریدہ است برائے اورا عمل بہشتیان می آفریند وہر کرا برائے دوزخ آفریدہ است در مظہر او افعال واعمال دوزخیاں می آفریند۔

قولہ "ویرون الرضا بالقضا والصبر علی البلاء والشکر علی النعماء واجباً علی کل حال" وصوفیان اعتقاد دارند کہ رضا بقضائے او یعنی اعتراضے واضطرابے در قضائے او نکند کہ در باب من چرا اینچنیں شد اگر بلائے بر کسے افتد آنجا صبر کند وشکایتے نکند وشکے نیارند واگر نعمتے کہ بدیشان برسد یعنی نعمت صحت ونعمت ایمان ونعمت معرفت ووحدانیت ودیگر نعمتہا بسیار است بران شکر گویند واجباً یعنی اعتقاد دارند کہ این کہ گفتیم بر ہر یکے بہمہ حال واجب است ودر نسخہ "علی کل احد" است واین مناسب تر است

قولہ "وان الخوف والرجاء مامان للعبد یمنعانہ من سوء الادب فکل قلب خلا منھما فھو خراب" واعتقاد

دارند برین کہ بندہ کہ از عذاب خدا میترسد امیدار رحمت او میدار و ہر دو ہمچو مہارند مر بندہ را یعنی چنانچہ دابہ را مہار می باشد و در رود و در یسمان است این خوف و رجا بندہ را آنچنان است کہ او را از راست براستا و چپا شدن نمیدہند کشیدہ بمنزل ما من میرسانند ہر دلے کہ از خوف و رجا خالی باشد آن دلے خراب است یعنی دویلہ است۔

قولہ "وان الامر والنہی واحکام العبودیۃ لازم للعبد مادام عاقلا غیر انہ اذا اصفا قلبہ مع اللہ تسقط عنہ کلفت التکالیف لا نفس وجوبہا" و اعتقاد دارند کہ بتحقیق امرے از خدا آمدہ است و انچہ خدا از آن باز داشتہ است لازم حال بندہ بہیچ وجہے ساقط نشود مادام کہ عقل باو ے باقی است لکن اینقدر ہست اگر بندہ را صفاے دل باخدا باشد یعنی ہمارہ در حضور و تجلی او شد کلفت التکالیف از و ساقط شود یعنی کلفت و شواری است و تکلیف تفصیل است مشتق از کلفہ یعنی بندہ خدا بذوق و خوشی و خورمی پرستد و درین پرستیدن او را مشقتے نباشد بلکہ لذت و راحت بود اگر مانعے ازین تعبد منع کند بلاے بزرگ و مشقتے عظیم بدو باشد کہ او بے این نتواند ماندن از جملہ تلذذات و حیات این عبادت او را التذ و اشہی باشد۔ اینجا معنی دگر گفتہ اند اگر آن معنی گویم و در جواب آن شروع کنم ترجمہ دراز شود و آنکہ گفتیم کلفت تکالیف بخیزد اما نفس وجوب باقی است۔

قولہ "وان البشریۃ لا تزول عن احد ولو تربع فی الہوا غیر انہا تضعف تارۃ وتقوی اخری" و صوفیان اعتقاد دارند برین کہ از ہیچ یکے اندیشۂ بشریت زایل شدنی نیست و اگر چہ یکے آنچنان باشد کہ در ہوا مربع شود بنشیند نہ آنچنین است کہ از و بشریت رفت و لیکن صفت ملکی

برو غالب شد چنانچہ ابدال و امثال آن لکن اینچنین است و رحق بعضے ضعیف شود وصفت ملکی غالب و در حق بعضے بشریت او قوی تر باشد۔

قولہ "والحریۃ من رق العبودیۃ باطلۃ ومن رق النفوس جایزۃ فی حق الصدیقین" و آزادی از بندبندگی باطل است یعنی ہر کہ ہست از نبی و ولی از بندگی خدا آزاد نشود اما شاید کسے از بند نفس خویش آزاد شود یعنی آنچہ نفس فرماید او بران نرود اما مالک نفس گردد نفس مطیع و منقاد او شود این را نفس مطمئنہ نامند و این در حق صدیقان است صدیق آنرا گویند کہ در احوال و اعمال با خدائے خویش صدقے دارد۔

قولہ "والصفات المذمومۃ تفنی من العارفین وتفقد فی حق المریدین" وصفاتے کہ آن مذموم است غضب مفرط بہوائے نفس وشہوت مفرط محل و غیر محل وقت و غیر وقت کذلک اوصاف دیگر در حق شناسندگان خدا فانی گردد اما در حق مریدان چنانچہ آتش افروزد و فروشود و انگشت باقی باشد این نوع صفات ضمیمہ در حق مریدان باشد۔ و آنکہ گفتیم کہ عارفان را فانی شود مراد ازین اینست کہ صرف او بمحل باشد و آن صفات بصفت اعتدال شود عارف غالب باشد و صفات مغلوب۔

قولہ "وان العبد ینتقل فی الاحوال حتی یصیر الی نعت الروحانیین" و بندہ از حالے بحالے بر میرود تا آنکہ روحانی گردد وصفت روحانیان این است اکلے و شربے و جماعے بے افراط گذاشت بحصہ نفس چیزے باقی ماند کہ بدان قیام نفس است و دیگر صفت روحانیان طیر سیر است در ہوا پر دو ہوا پریدن را چند ہیئت است یکے این است چنانچہ شستہ است و ایستادہ است ہمچنان در ہوا رود و دیگر چنانچہ کبوترے و پرندہ دیگر می پرد و دیگر بہوا رود چنانچہ باز نماید کہ

طرف علو میرود و دیگر صفت روحانیان کہ ظاہر شود باز غایب شود چنانچہ صفت ملک وجن شنیدہ۔

قولہ "فتطوي له ارض" یعنی زمین را برو بہ پیچند و این را دو صفت است یکے آنکہ تمام زمین را بہ پیچد مثال صفحہ خوردے زیر پائے او باشد و دیگر آنجا کہ اوست مغرب و مشرق و جنوب و شمال پیش نظر او باشد و دیگر زمین پیچیدن اینست کہ مقامیکہ بیک ماہ یا بہ شش ماہ تواند رسید یا کم و بیش او بیک ساعت برود

قولہ "ویمشی علی الماء ویغیب عن الابصار" و بروے آب برود چنانچہ کسے بر سنگے یا بر زمینے می رود و شاید آنچنان کہ کف پائے او بہ آب تر نہ گردد و یغیب عن الابصار گفتہ ام۔

قولہ "وان الحب فی اللہ والبغض فی اللہ من اوثق عری الایمان" و دیگر اعتقاد دارند صوفیان یکے را دوست میدارند برائے خدا را و دشمن میدارند برائے خدا را کہ این استوارترین تنۂ ایمان است۔ شخصے را بینند کہ او خدائے را دوست میدارد و خدائے را بواجبی می پرستد او را دوست دارند دوستی برائے خدائے را باشد و دیگر یرا می بینند کہ در گناہان مفرط و مصر است او را دشمن دارند آن دشمنی برائے خدائے را باشد و چنین ہم باشد یکے را دوست برائے خدا یرا دارند و ثانی حال ہمو را دشمن برائے خدائے را دارند علی عکس حالہ وکذالک العکس

قولہ "وان الامر بالمعروف والنہی عن المنکر علی من امکنہ بما امکن" آنچہ در دین فریضہ و واجب است دیگر یرا آن فرمودن و گفتن بر مردم واجب باشد فریضہ باشد و آنچہ در دین منع است آن نکنند اگر کسے را بینند کہ بدان مباشر است بد آنچہ ممکن باشد منع کنند یعنی اگر ممکن است بدست منع کنند و ہر کہ از جہت امر باشد بہ ضربے و یا بہ سختی باز دارند و با بزبان بہ نصیحت آنجا

نیز بہ نصیحتے نرمے و یا بسختی درشتی و اگر ہر دو ممکن نباشد بدل انکار کند دل او ازین منکر و این بدل انکار کردن بہ دو نوع است یکے آنکہ عقیدہ کند کارے کہ آن شخص میکند نیکو نمیکند دوم بدل از خدا خواہد کہ خدا او را ازین کار باز دارد ہم ازینجا گفتہ اند اول مرتبہ امرا است دوم مرتبہ علما است سیوم مرتبہ فقرا است۔

فصل ۱۴

قولہ "و اجمعوا علی اثبات الکرامات للاولیاء وجوازھا فی عصر النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فی غیر عصرہ"

وصوفیان اجماع کردہ اند صوفیان برین روا داشتہ کہ اولیاے خدا را یعنی مقربان خدا را کرامت باشد روا داشتہ اند کہ کرامت باشد نہ آنکہ شرط داشتہ اند کہ ولی نباشد مگر آنکہ او را کرامت نباشد و کرامت عبارت از خارق عادت است چنانکہ خبر از چیزے آیندہ و گذشتہ گویند یا آنکہ فعلے از ایشان در وجود آید کہ از طاقت بشر بیرون است و روا باشد کہ این کرامت در زمان نبی ہم باشد و در انصرام عہد او ہم باشد چنانچہ ابوبکر و عمر و علی رضوان اللہ علیہم۔

قولہ "و نبوت الانبیاء لم یثبت بالمعجزۃ ولکن بارسال اللہ تعالیٰ ایاھم و انما یظھر للحق ما کان عند اللہ ثابتا" این نیست نبی بہ اظہار معجزہ نبی شود بلکہ خداوند سبحانہ و تعالیٰ او را بہ پیغامبری فرستادہ است او بدان پیغامبر است و آنچہ از دست نبی خارق ظاہر میشود نہ اینچنین است کہ بدان معجزہ او نبی شد بلکہ آنچہ شدنی نزدیک خداے تعالیٰ است در مظہر او ظاہر میشود۔

قولہ "والفرق بین المعجزۃ والکرامات ان النبی یجب علیہ اظہار المعجزۃ والتحدی بہا" وفرق میان معجزہ نبی وکرامات ولی اینست کہ نبی اگر مردم برائے اثبات نبوت اورا معجزہ طلبند واجب باشد برنبی کہ اظہار معجزہ کند یعنی آن بیارد وآن نماید کہ کسے مثل آن نتواند آورد ونتواند نمود۔ برنبی این واجب نیست معجزہ کہ ایشان طلبند معین آن بیارد اما البتہ چیز بیارد کہ ایشان بدان عاجز گردند چنانکہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معجزہ طلبیدہ اند او قرآن را آورد وگفت فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ کسے نتوانست آورد تا آنکہ فصحا بودند وبلغا بودند ودرین کار مہارت داشتند وعالی تر بودند اثبات معجزہ شد معجزات بسیار اما معجزہ کلام اللہ عند تحدی بود۔

قولہ "والولی یجب علیہ ان یکتم الکرامت ان یظہرہا اللہ تعالیٰ علیہ" ولی را واجب است کہ کرامت را بپوشد مگر آنکہ بغیر اختیار او خدا بروے ظاہر کند یعنی او بغلبۂ وقت باشد بغیر اختیار او از وکرامت ظاہر شود یا آنکہ از خدا اذن یابد تا خدا فرماید کہ چنین کرامتہا اظہار کن یا آنکہ اختیار بدست او دادہ اند گفتہ اند افعل ما شئت ازین بیانے کہ شیخ فرمود واز آنچہ ما گفتیم فرقے در ذوات ایشان نشد بلکہ فرق بصفت شد اما ما میگوئیم میان معجزہ وکرامت ہیچ تفرقہ وتفاوتے نیست زیرا چہ ہر دو فعل اللہ ہست اگر مظہر متبوع ظاہر شود معجزہ نامند واگر مظہر تابع ظاہر شود کرامت گویند۔

قولہ "وانکروا المراء فی الدین وندبوا الی الاشتغال بما ہو لہم وعلیہم" وصوفیان انکار دارند کہ ستاہش کنند چنانچہ متعلمان در بحث ہائے یکدیگر ستاہش میکنند و دوست میدارند کہ مشغول باشند بچیزے کہ در حال مآل ایشان نفع باشد ودر حال مآل زیان نباشد

فصل ۱۵

قولہ "واجمعوا علی اباحۃ لبس سایر الانواع من الثیاب الا ما حرمت الشریعۃ علی الرجال لبسہ وھو ما کان اکثرہ ابریشما" و اجماع کردہ اند ہر جامہ کہ صوفیان پوشند مباح است شاید مگر چیزے کہ شریعت بر مردان حرام کردہ است چنانچہ ابریشم و آن جامہ کہ نامشروع است آنست کہ در و بیشتر بافتہ ابریشم باشد۔

قولہ "ویرون الاقتصار علی الادون من الثیاب والخلقان والمرقعان افضل بقولہ علیہ السلام ما قل وکفی خیر مما کثر وألھی" و آنچہ اندک باشد و بدان کفایت روزگار شود یعنی بنیہ بداں باقی ماند چنانچہ قوتے در شہر ما جو ریست و چادر کمینہ آنکہ پرکالہاے جامہ از گذرہا برگیرند آنرا برہم نہند بدوزند مرقعہ قوم اینست و خلقان جامہ پارہ۔ و ترجمہ حدیث آنچہ اندک باشد از قوت و لباس آنکہ بوقت نوئیندہ باشد یعنی بگرسنگی نمیری و ببرہنگی نمیری این بہتر است از آنچہ بسیار باشد از خدا و از عبادت خدا باز دارد۔

قولہ "ولانہا من الدنیا التی حلالہا حساب وحرامہا عذاب" زیراچہ آنچہ بسیار باشد از خدا باز دارد از دنیا است کہ در حلال او حساب و در حرام او عذاب۔

قولہ "ولقولہ علیہ السلام من ترک ثوب جمال وھو قادر علی لبسہ کساہ اللہ من حلل الکرامت یوم القیمۃ" زیراچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ ہر کہ جامہ کہ در پوشیدن آں در دنیا او را زیبائی و بزرگی ہست و او را دست پوشیدن آن باشد برائے خدائے

ترک آرزو برائے اتباع سنت مصطفی را ترک آرزو سیرت سلف صالح را برائے آنکہ این حفظ نفس است حظ نفس بہ نفس ندہم خداوند سبحانہ تعالے این ترک اورا حلۂ از حلہائے بہشت پوشاند۔

قولہ "واختاروا لبس المرقعات لمعانٍ منہا انہا اقل مؤنۃ واقل تخرقا وابقی علی صاحبہا واقرب الی التواضع" واین اختیار لبس مرقع کردند برائے چند سبب را یکے ازان اسباب اینست کہ بہ اندک مؤنث حاصل میشود ہمان کہ بگفتیم پرکالہا افتادہ از رہگذرہا برکردہ اند بہم نہادہ اند دوختہ اند و دیر ماند زیرا چہ ریسمان بریسمان نہادہ دوختہ اند دیر صاحب خود بسیار ماند و نزدیکتر بتواضع زیرا چہ دران ظہور مسکنت است۔

قولہ "والصبر علی الکدّ وتدفع الحرّ والقر ولا مطمع لاہل الشر فیہا" ہر کہ مرقع پوشد بر دیدن مشقت صابرتر باشد زیرا چہ او گرانی دارد و برداشتن آن بر نفس دشوار است و دیگر مرقع جامہ است خالی از بوے ہم نیست و دیگر پس و برغوث و کبک و کنہ در مرقعہ مقر و مقام سازند و شاید موذیئ دیگر ہم تا آنکہ من دیدہ ام مرقع فقرا درین ہوا ہا گرم در آفتاب می اندازند برائے دفع این موذیات را و مرقعہ دافع گرما و دافع سرما ہم ہست دافع گرما چونہ ہست یعنی از سموم باز میدارد و دیگر بہ سبب برداشتن بار گران مردم خوے میکند بسبب خوے تمام اندام سرد میشود بعدہ ازان کہ باد میرسد راحتے میشود در تن بواسطہ خوے بلغمے کہ خوے غلیظ منجمد است تحلیل می یابد تا آنکہ محموم را طبیب دوسہ جامہ بر تنش اندازد تا خوے کند و سام موے کشادہ گردد و ہم بدین تدبیر شپش بشکند و دفع سرما ظاہر است و اہل شرکت وزدی می کنند جامہ کہ زیبا و بیش بہا می باشد از مردم می ربایند درین ایشان را طمع نیست۔

قولہ "تمنع من الکبر والفساد" واز کبر و فساد مانع است زیرا چہ صورت مسکنت و بیچارگی است مگر بدعوی پوشد و آنرا سبب رزق و بزرگی خویش ساختہ است زہے مردکہ اوست اینچنین سختی برخود اختیار کردہ است و تفضیل بر اخوان و اقران یعنی من چنیں کسے ام کہ اینچنین مشقت برخود اختیار کردہ ام کہ ہر کسے نمی تواند ہم ازین چہ کہ گفتم کہ مشایخ ما لباس علیہ اختیار کردند۔

قولہ "روی عن عایشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت امرنی حبیبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا اطرح درعا حتی یرقعہ" و عایشہ رضی اللہ عنہا روایت میکند کہ دوست من رسول اللہ فرمودہ است کہ جامہ را از تن خویش دور نکنم تا پیوند نکنم گفتہ است دوست من این سخن از سر دوستی فرمودہ است یہ رعًا گفتہ است مقصود اینست ہیچ جامہ از تن دور نکنم تا پیوند نکنم اما این در باب کسے است کہ او جامہ بر تن میدارد تا آنکہ کہنہ شود برائے آنکہ تا بہ پوشم اما گر نو پوشد و ہم ہمچنان میدہد بعد ازان نو دگر پوشید تا کہنہ پوشد این فضیلت بہتر از ان فضیلت است۔

قولہ "وعن ابن عمر رضی اللہ عنہ انہ قال فی حدیث ذکرہ رایت النبی یرقع ثوبہ" یا آنکہ دید کہ رسول اللہ بدست خویش پیوند میکرد یا آنکہ جامہ رسول اللہ را پیوند دیدہ بود برحسب آن گفت رسول اللہ پیوند کردے۔

قولہ "ورایت ابا بکر رضی اللہ عنہ یتجلل بالعباء" و دیدم ابوبکرؓ را کہ او بزرگی کردے بپوشش گلیم و دیگر او بحالت خویش برون آمدے درین حال کہ لباس او گلیم بودے۔

قولہ "ورایت عمر رضی اللہ عنہ یرقع جبتہ برقاع"

و دیدم عمر رضی اللہ عنہ کہ جبۂ خود را با نواع پرکالہائے جامہ پیوند کردے سپیدے کبودے سبزے وغیر آن و ہمچنین گویند کہ ہفت نوع بودہ یکے از آن پلاس بود۔

قولہ "وعن انس بن مالك رضی اللہ عنہ انہ قال کان احب الالوان الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخضر و ثیاب اھل الجنت خضر" و دوست ترین جامہا نزدیک پیغامبر سبز بود و حال اینست کہ جامہائے اہل بہشت سبز است زیرا چہ سبز چیزے تازے روشنی خوش آیندہ است نظر بر و کردن موجب ازدیاد بصر است و آنکہ اہل بہشت را بیشترے جامہائے سبز است زیرا چہ ایشان را خلود است و رنگ سبز رنگ تازے ترے خوش آیندہ این نسبت بحیوان دارد۔

قولہ "وما روی عنہ علیہ السلام انہ قال خیر ثیابکم البیض فمعناہ اجمل ثیابکم البیض و الیقھا لسایر الناس اذا تجملوا بھا البیض" طریق جواب سوال می آرد یعنی تو گفتی دوست ترین جامہا نزدیک رسول اللہ جامۂ سبز بود و حدیث می آرد خیر ثیابکم البیض پس توفیق میان این دو روایت چونہ می آید شیخ جواب فرمود معنی اینست بہترین جامہا کہ مردمان با جمال باشند و چون خواہند برائے مردمان را بجمال نمایند آن جامہ سپید است آن جامہ سبز لایق فقر است زیرا چہ مؤنت اندک دارد و صابون نمی طلبد و ہر بار شستن حاجت نیست و جامہ سپید زود رنگین میشود و ہر بار شستن و صابون زدن جامہ میشود۔

فصل ۱۶

قولہ "واجمعوا علی الاستحباب فی تحسین الصوت

بالقران" واجماع صوفیان است کہ قرآن را بآواز خوب خوانند یعنی آہنگے گیرند کہ نرم حرف کہ در ادائے حروف باقصی الغایت تقصیرے نرود حرف بشرط ادا شود و اما لتے و مدے کہ آمدہ است بحکم خود ادائے لطیفے شود چنین گویند رسول اللہ قرآن را در پردہ باخرز و حجاز خواندے پردہ باخرزہ و حجاز قرین اند۔

قولہ "مالم یُخِلّ بالمعانی" شیخ رعایت در اخلاق معانی کرد و ما رعایت در لفظ کردیم و در ہر دو رعایت یک معنی است۔

قولہ "لقولہ علیہ السلام زینوا القران باصواتکم" زیرا چہ رسول اللہ فرمود قرآن را بہ آوازہائے خویش بیارائید و این معنی مشاہدہ شدہ است شخصے قرآن میخواند درست مرتب و دیگرے می خواند بآہنگے خوشے در دلہا اثر کرد و چشمہا روان شد خرقہا پارہ گشت گنہگار از گنہ توبہ کرد و غنی بذل مال کرد چہ گوئی تزئین قرآن بصوت حسن شد یا نہ بعضے گویند از قبیل قلب است اے زینوا اصواتکم بالقران گوئیم فلکن معنی ہم بدان معنی باز گردد کہ ما گفتیم۔

قولہ "وقولہ علیہ السلام لکل شئ حلیۃ وحلیۃ القران الصوت الحسن" و شیخ تمسک بحدیثے دیگر میکند کہ رسول اللہ فرمود ہر چیزے را بصفتے [illegible] آراستن او بآواز خوب است۔

قولہ "ویکرھون القرآن بالالحان مقطعۃ" و رواند اشتند کہ قرآن را بہ آوازے خوانند کہ الفاظ و حروف را ببرد یعنی درست نیاید۔

[illegible] در نسخہ منقول عنہ بظاہر اینجا چند الفاظ در کتابت نیامدہ اند۔ ع ح

قولہ "واما القصاید والاشعار فقد سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الشعر فقال ھو کلام حسنہ حسن و قبیحہ قبیح" اما شیخ میفرماید شنیدن از ان اشعار وغزلیات ومدایح۔ حکم او ہمانست کہ رسول اللہ فرمود ھو کلام یعنی شعر سخن است اگر سخن قبیح باشد یعنی شعر سخن بقباحت باشد یعنی شنیدن او ممنوع و دانستن او مکروہ و اگر نیک است یعنی وعظ است و پند است و نعت رسول اللہ ہست و توحید خدا است شنیدن و گفتن سخن مستحب و دانستن او مباح مقبول۔ حاصل ہمین بود کہ نوشتیم اما ترجمہ این بالقصاید والاشعار محکمہ این است کہ رسول اللہ فرمود کلام شعر سخن است سخن شنیدن گر نیک است نیک و اگر بد است بد۔

قولہ "فالحسن منہ ما کان من المواعظ والحکم وذکر آلاء اللہ ونعمائہ ونعت الصالحین وصفت المتقین فسماعہ حلال وما کان من ذکر الاطلال والمنازل والازمان والاسم فسماعہ مباح وما کان من ھجو وشجو فسماعہ حرام" اینچہ در شعر از جنس پندہا باشد وبیان حکمت باشد چنانچہ کو گفتہ است۔

بیت دی رفت وگذشت باز ناید فردا — فردا آید واگر نیاید شاید
امروز بنقد وقت خود خوش باش — رفتہ رفتہ است ہر آنچہ آید آید

وذکر خدا و ذکر نعمتہاے خدا و آنکہ متقیان را صفت کنند و آنکہ صفت سلف صالح کنند پس سماع او حلال است و آن کہ ذکر ازان کوہا کند بلندیہا و ذکر زمانہ یعنی گذشتہ چنین بود آنچنان کہ بود و زمانہ نقد اینچنیں و امتہا گذشتہ را سماع این مباح است و اگر ذکر منازل و ازمان و ایمہ برائے پند دادن و برائے تجربہ کردن و دانستن آنکہ ہر کہ نیک کرد باو چنین شد و ہر کہ بد کرد باو چنان شد پس علی ہذا سماع این حلال باشد و آنکہ از جنس ہجو باشد شجو مراد

۴۳ شعر ہجو است شنیدن آن حرام است۔ و اگر کسے برائے فہم رعایت حسن شاعر نظر کند یحتمل کہ مباح باشد چنانچہ کسے گفتہ است محتسب را ندزدن فاوادہ کاکسیرا شادباش محتسب فاوادہ کاکسیرزن۔

قولہ "و ما کان من وصف الخدود و القدود والشعور ومالیوافق طباع النفس فمکروہ الا لعالم ربانی یمیز بین الطبع والشہوت والالہام والوسوسۃ قد امات نفسہ بالریاضات والمجاہدات وخمدت بشریتہ و فنیت حظوظہ وبقیت حقوقہ" وانچہ از جنس خالے ورخسارے وموے وزلفے وخندۂ ورفتارے وانچہ موافق طبع نفس بشری است اہل دیانت ومروت راشنیدن آن مکروہ باشد۔ ۴۴ شیخ میفرماید مکروہ است مگر عالم ربانی را۔ عالم ربانی اورا گویند کہ عالم از رب گرفتہ باشد بغیر واسطۂ کسے عالم ربانی اورا گویند کہ مطلع بر صفات واسرار ذات او بود و عارف بتمثلات وتشکلات صفات او باشد مثل صفت رحمت متصل بصورتے حسنے ملیحے شود انچہ از حسان وملاح آید اورا در نظارہ باشد چون حکایت خد و قد وغیر آن بشنود آن تشکل بر نقد وقت حاضر شود یا بروے تجلی شدہ باشد از گویندہ بیتے بشنود واین یاد دہاند شنوندہ را اگر یہ و آہے و کشادگی وخوشی پیش آید چنانچہ رسول اللہ فرمود رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورت صفت رحمت متمثل متشکل بہ احسن صورت شد رسول اللہ در آیینۂ تشکل صفت او جمال رب العالمین دید گفت رایت ربی فی لیلۃ المعراج فی احسن صورت فوضع یدہ علی کتفی فوجدت بردھا

عہ این عبارت در نسخہ منقول عنہ ہمچنیں است ومفہومش ظاہر نیست۔

فی قلبی ..... کرد پس خنکی آن کف را در خویش یافتم از بیان این صورت ظاہر مقصود ایثار رحمت است پیش از شیخ ما شیخ نظام الدین قدس سرہ العزیز صوفیان در سماع ابیات کشادہ می شنیدند چنانکہ ذکر مقامات احوال چنانچہ تسلیم و رضا۔ شیخ قطب الدین قدس اللہ سرہٗ العزیز کشادہ شنید۔ بیت

کشتگان خنجر تسلیم را ہر زمان از غیب جانے دیگر است

اما شیخ نظام الدین در پردۂ خال و زلف خد و قد شنیدہ۔ خوش لباسے است کہ اجنبی مطلع نیست اکنون اینچنین عالم کہ گفتیم شاید زلف خال قد خد بشنود بلکہ او را مستحب باشد بلکہ لایق او ہمچنیں بود شیخ میگوید کہ ربانی اوست کہ میان طبع و شہوت و میان الہام و وسوسہ تفرقہ تواند کرد این شخص ہمان کشتگان غمزہ معشوق را ہر زمان از لطف جانے دیگر است کہ ذکر او کردیم زیرا چہ نفس او بسبب ریاضت و مجاہدہ مردہ است و ریاضت و مجاہدہ ہمانست کہ او را بر خلاف دارند زیرا چہ آتش بشریت او کشتہ شدہ است حظہاے نفسانی او فانی شدہ است حقوق اللہ و یا حقوق نفس او باقی ماندہ است۔

قولہ "کما قال اللہ تعالیٰ فَبَشِّرْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَہٗ" اے محمد بشارت کن آنانرا کہ سخن می شنوند آنچہ نیکوتر آن سخن پیروی آن میکنند۔ مقصود شیخ اینست یعنی علماے ربانی ذکر خد و قد و بشنوند آنچہ خلاصہ تحفہ است آنرا اتباع کنند۔

قولہ "و علامتٌ من ہذہ صفتہ ان یستوی عندہ المدح و القدح و العطاء و المنع و الجفاء و الوفاء"

ع۔ در نسخہ منقول عنہ اینجا چند الفاظ از سہو کاتب در کتابت نیامدہ اند۔ ع ح

اینچنین کسے کہ او را عالم ربانی گفتیم نشان او اینست کہ مدح و قدح و منع و عطا و وفا و جفا نزدیک او یکسان باشد ازین یکسان شدن مراد اینست آنکہ او را مدح کند سبب مدح او را دوست نگیرد و سبب مدح او بر وے خوش نشود بلکہ بحالات خویش باز گردد مدحے کہ او کرد اگر این ممدوح آن چنان ست خود خوش چہ میشود زیرا چہ کاینے موجودے ذکر میکند پس خوشی چہ معنی دارد و آنکہ قدح کرد این شخص در نفس خویش باز میگردد آنچہ قادح قدح این شخص گفتہ است ہمچنان است یا نہ اگر ہست از وچہ ناخوش میشود از خود ناخوش شود اگر خود آنچنان نیست ہزیانے میگوید گو بگو ناخوشی چہ معنی دارد این تردید و تعقل علمائے ربانی را است خود پرستان و ظاہر بینان را نباشد و دیگر ہر چہ علمائے ربانی را رسد ایشان در آن شاہد فعل خدا باشد پس از مادح چہ خوش شوند کہ خالق آن سخن او خدا است و از قادح چہ ناخوش شوند کہ خالق گفتار او خدا است منع و عطا و جفا و وفا مرتب ہمبرین سخن است مذہب صوفیان است۔

قولہ "ہو تعالی خالق لافعال العباد کما ہو خالق لاعیانہم" این سخن بالا گذشتہ است۔ و دیگر استوائے مدح و ذم در نظر اہل تحقیق بینہا اتحاد است مدح قدح است قدح مدح است چنانکہ یکے گوید بیت

آنجا کہ منم خصومتم با کس نیست زیرا چہ ہمہ یکے است کس با کس نیست

قولہ "وسئل بعض المشایخ من السماع فقال مستحب لاہل الحقایق مباح لاہل النسك والورع مکروہ لاصحاب النفوس والحظوظ" یکے را از مشایخ محقق پرسیدند کہ حکم سماع و سرود

ع در نسخہ شیخ احمد السہروردی این عبارت از "ہو تعالی" تا "لاعیانہم" منقول نیست۔ ع ح

چیست آن محقق جواب فرمود کہ سماع شنیدن اصحاب تحقیق را مستحب است زیرا چہ ایشان از حق بحق برائے حق میشنوند و دیگر بطیب القلب مع اللہ میشنوند چونہ باشد درصورت مجاز یکے با معشوق خویش رقص کند و سرود گوید و از وے شنود سماع اہل تحقیق را برین قیاس کن و اہل عبادت و اہل تورع سماع ایشان را مباح است زیرا چہ سماع ایشان را بزیادت تورع و تزہدی برد و طلب شوق را زیادت میکند بایستے کہ مستحب باشد و مستحسن باشد اما آن بزرگ اقل گرفتہ و آنکہ اہل نفوس و اہل حظوظ سماع بشنوند حمل بر حلیلۂ خویش یا بر جاریۂ خویش کند یا حمل بر فراق پسر یا پدر یا دوست کردہ باشد زیرا چہ نسبت بہ الٰہی ندارد حاصل این آمد کہ منتہیان قوم را مستحب و متوسطان و مبتدیان را مباح و عوام خلق را مکروہ۔

قولہ "وسئل الجنید عنہ فقال کل ما یجمع العبد بین یدی اللہ فہو مباح" جنیدؒ را از سماع پرسیدند مباح است یا نہ جنیدؒ جواب داد ہر چیز یرا کہ بندہ بحضرت باری برد آن مباح باشد این تقریر بر تقدیر 'کل' است و اگر 'کلما' گوئی این 'کلما' بدو معنی است یکے 'کلما' و دیگر 'کل ما' چنانچہ گفتیم معنی این باشد ہر گاہ کہ بندہ جمع بحضرت خدا کند مباح باشد۔ سائل از اباحت و کراہیت سماع پرسید جنیدؒ حکمے عامے فرمود و سماع ہر چہ باشد رہ بخدا برند مباح باشد۔

قولہ "اما سماع الصوت الحسن والنغمۃ الطیبۃ فہو حظ الروح وھو مباح" آواز خوب و نغمۂ لطیف انچہ موافق موسیقار است باجماع عقول و نفوس مباح بلکہ الذ الاشیاء و الطف اللطایف۔ صوت الحسن بارعایت اوزان معجزۂ داود پیغامبر است چہ گوئی معجزہ شئے مکروہ است

قولہ "لان الصوت الطیب فی ذاتہ محمود" یعنی

یرغب بہ کل ذی لُبٍّ یلتذُّ بہ کل ذی فہم وعاشق برب۔

قولہ "وقیل فی قولہ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ قیل ھو الصوت الطیب" خدائے تعالیٰ بہ آفریند آنچہ خواہد بر آفرینش زیادت کند آنچہ خواہد یعنی بر لابدی خلق چیزے خواہد زیادت کند و آنرا گفتہ اند کہ آن آواز خوب است بعضے گفتہ اند الملاحت فی العینین و بعضے گفتہ اند الفصاحت فی المنطق اقوال بسیار است اما ثبتہ الاقوال صوت حسن است زیرا چہ یکے از قراء سبعہ یَزِیْدُ فِی الْخَلْقِ مَا یَشَاءُ میخواند چون قرآن این بودہ باشد صوت حسن مراد دارند بہتر۔

قولہ "وقال بعظھم ان الصوت الطیب لا یدخل فی القلب شیئًا ولکن یحرک ما فی القلب" کسے از صوفیان این سخن گفتہ است کہ آواز خوب چیزے خارجی را برون را در دل نمی آرد ولیکن آنچہ در دل است ہمانرا می جنباند نیکو سخنے است اما این چنین ہم باشد کہ یکے خالی ذہنے صوت حسن بشنود ذہولے و غشی و خنکی در دلش افتاد کہ از ابیان نتوان کرد شاید از ہمہ ہوا ہا باز آید و ترک کند و طالب خدا گردد من این نوع دیدہ ام بتجربہ می گویم۔

قولہ "ثم ان اھل السماع فی سماعھم متفاوتون فمنھم من یغلب علیہ فی حال سماعہ الخوف والحزن والشوق فیودیہ الی البکاء والانین والشھقہ وتخریق الثیاب والغیبت والاضطراب" شیخ مصنف احوال سماع را بیان میکند میگوید بتحقیق بعضے شنوندگان سماع را خوف فراق در دل ایشان غالب آید خوف فراق از وصال میکند یا امید وصال وارد ترس آن آمد نباید کہ بمراد نرسم اگر کسے آنجا خوف دوزخ گوید تواں و گوش منہی باخوف حرمان باشد نباید کہ ہم چنیں محروم

مانم واگر کسے از طائفہ صوفیان از دوزخ ترسد مدانی کہ از دوزخ و سوختن آتش میترسد ازین میترسد کہ دوزخ سرائے حجاب است و خانۂ حرمان است و آنجا تجلی جمال نخواہد بود و حزن ہم پہلوے خوف است اما شوق شنوندہ مطلوبے دارد بیتے بشنود طلب وصال بروے غالب زیادہ شود و شوق قوت گیرد این حالتیکہ در شوق ذوق گفتیم شنوندہ را در گریہ و نالہ آرد و فریاد کند و جامہ را پارہ کند و بیہوش ہم شود و اضطراب کند۔

قولہ "ومنہم من یغلب علیہ الرجاء والفرح والاستبشار فیودیہ الی الطرب والرقص والتصفیق" و بعضے شوندگان سماع را امید حصول مقصود در دل ایشان آید و بسبب این رجا او را خوشی آید و باشارت شود و باطرب باشد۔ امید وصول بسیار نوع باشد پیغام عاشق بمعشوق رسد بہر تدبیرے کہ رسد او این را از قبیل وصول شمرد و اگر پیغام را قبول کند این وصولے دگر است و اگر از دور جمال خود نماید یا در ورائے پردۂ تنکے این نیز قسمے از مقام وصول است برین قیاس اگر بادے مکالمتے میسر شدہ و اگر نشستے ممکن آمد و اگر طلبے دست داد و اگر قرب بدو شد و اگر وصولے و اتصالے و اتحادے و بعد اتحادے نیستی و نابودے و ہمچنیں کہ مراتب وصول گفتیم تا شنوندہ را در کدام ورطہ داشتند و او از کدام قبیل است برحسب آن او را بشارتے و فرحے ہست پس این رجا بخوشی کشد و شنوندہ بخوشی و شنگ زند اکنون برائے خوف احالاتے شنیع گفت شہقہ و انینے و بکائے و جامہ پارہ کردن و برائے این را طرب و استبشارے و رقصے گویم لازمہ نیست بسا خایف اند و بگین رقصے کنند و شنگ زنند این تجربہ است و بسا امیدوارے گریہ کند و از بس لذت نعرہ زند و فریاد آرد این نیز تجربہ است۔

قولہ "کما روی عن داود علیہ السلام انہ استقبل

السکینۃ بالرقص" وآنکہ شیخ اثبات این سخن راقصۂ داؤد پیغامبر آورد وصلوات اللہ علیہ جنگ باجالوت بود وعدد ایشان اندازہ نبود وبا داؤد جز سی صد وشصت ۳۶۰ نفر نبودند سکینہ آمد داؤد در حیرت بود کہ مرا بادے چونہ مفارقت میسر خواہد شد ہمدرین بود کہ سکینہ از آسمان فرود آمد وسکینہ صندوقے بود دران صندوق پیراہن یوسف بود وعصائے موسیٰ بود علیہما السلام وفرشتگان گرد برگرد او بودہ اند وگویند صورت گربہ درمیان آن بودہ است آواز تسبیح میکرد چون داؤد علیہ السلام این سکینہ را دید بخوشی رقص کنان استقبال سکینہ کرد آرے از خوشی رقص آید اما از غیر آں ہم گفتیم کہ از بس غم بر قصد وبجہد۔

قولہ "روی عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ قال اتینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا وجعفر وزید فقال لجعفر اشبہت خلقی وخُلقی فجعل فرحاً لقولہ فقال لزید انت اخونا ومولانا فجعل فقال لی انت منی وانا منک فجعلت" شیخ مصنف رحمۃ اللہ علیہ برائے اثبات این سخن راکہ رقص از خوشی باشد این قصہ می آرد قصہ اینست جعفرؓ طیار وزیدؓ وعلیؓ برائے دختر حمزہؓ را اختصاص میکردند علی رضی اللہ عنہ میگوید اتینا النبی آمدیم ما بر پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم جعفرؓ را گفت اشبہت خلقی وخُلقی تو مانند آفرینش منی ومانند خوے منی پس جعفرؓ جعل کرد وجعل چیست۔

قولہ "قال ابو عبیدہ الجَعَل ان یرفع رجلہ ویقفّ علی الاخری ویکون بالرجلین جمیعا الا انہ وقفٌ ولیس یمشی" ابو عبید گفتہ است جعل آنست کہ یکے پائے بر آرند بلند کنند ودوم بر زمین باشد وآنکہ بر زمین باشد آزا بردارند وآنکہ برآوردہ باشد بر زمین نہند

یقفّ
وقفٌ

این رقص عرب است و این صورت فرح است و گفت زید را که تو برادر مائی و دوست نزدیک مائی فجمل پس او هم جمل کرد و علی را گفت انت منی و انا منک تو از منی و من از تو فجمل علی هم جمل کرد و جمل بعمل هر دو پاهم باشد صورت ... کار آن چنانچه گفتیم و اینک اینقدر هست رفتن نیست یعنی یک ایستاده این عمل کند رفتن و آمدن نیست۔

قوله "وقد یحدث للمستمع فی خلال سماعه شوق الی ما یذکر فینبعث من مکانه مثل فعل من یرید الذهاب الی محبوبه" و یا باشد مر شنونده سماع را در میان سماع شوق غلبه کند و از غلبه شوق بجهد از آن موضعی که ایستاده است بجهد این چنین بدین صفت بجهد که گوئی میخواهد بمحبوب خویش برسد۔

قوله "فاذا علم ان لا سبیل الیه کرد الوثوب مرارا الی ان یسکن ذلک منه او یرد ورد ورانا متتابعاً" بعد از آن که دانست که ره بدو میسر نیست جستن مکرر میکند یک جستن دو جستن میکند اضطرابی که او را پیش می آید تا آنکه آن شوق از و ساکن شود بعد از آن از گشتن ماند جستن بدین مناسب آن بود و قوت آن بران ره بود گشتن و میگردد بدین صفت معنی که هر طرفی میجوید محبوب بر سمت علم نه بهیچ جهتی نه اما طالب دیوانه است بر حسب دیوانگی خویش اضطراب میکند۔

قوله "وقد یکون ذلک عن تردد یظهر فی حال السماع بین الروح والجسد و ذلک لان الروح روحانیة علویة خلق من الفرح والجسد سفلانی خلق من التراب فالروح یعلو الی

عه۔ در نسخهٔ منقول عنه اینجا چند حروف را کرم خورده است۔

فوق والجسد ینزل الی محلہ الی ان یقع السکون" وہمچنین باشد
این تردد کہ او میکند وجستے وگشتے کہ او میکند گوئی میان روح ومیان جسد
تردد میشود اختلافے میشود روح میخواہد برعلو رود زیراچہ آن مقر اوست واین
جسد پاے بند اوست میخواہد برود واین بند رفتن نمیدہد زیراچہ روح روحانی است
علوی است مخلوق ازان عالم است کہ دران عالم غمے وردے نہ وتن سفلی است
آفرینش او از گل است روح میخواہد کہ درعلو میل کند واین بند اوست در سفل
بیدارد این اضطراب میشود او طرف علو میرود واین سوے سفل میکشد تا آنکہ
غلبہ شوق ساکن میشود۔ بحضرت خواجہ نشستہ بودم مردے از خواجہ پرسید چہ سر است
این کہ مردم آہنگے خوبے بشنود بے آنکہ بیتے باشد او را محلے شود شوقے واضطرابے
او را حاصل آید خواجہ فرمود روح از عالم علوی است وجملہ محاسن دران عالم است
وچون آوازے خوبے میشنود عالم خود را یاد میکند چنانچہ از دوستے بدوستے مکتوبے
وسلامے برسد او چونہ خوش میشود واورا اشتیاق غالب آید این ذوق ازان
قبیل است۔

قولہ" وقد یکون ذلک منہم علی سبیل التفرج
والتفسح والتطایب فی حال السماع ولیس بمحظور الا انہ لیس
من صفات المحققین" وچنیں ہم باشد میان صوفیان بے آنکہ او را
ذوقے وشوقے در وحادث شود برائے موافقت یاران وبرائے کشادگی وقت
خویش را در سماع بایشان موافقتے کند تواجدے ورقصے کند واین صفت کہ بطریقہ
تطایب وتفسح باشد درمیان صوفیان منع نیست لیکن اینقدر ہست کہ بہ تطایب وتفسح
بروند این طریقہ صوفیان محقق نیست تحفۂ دگر کہ در خاطر محمد حسینی است کہ این نوع
از محققان را نباشد زیراچہ او بطیب القلب مع اللہ میشنود۔

قولہ "حکی عن ابی عبد اللہ احمد بن عطاء الرودباری
ہ قال شرط الصادقین فی السماع ثلثۃ العلم باللہ والوفاء
ما ھو علیہ وجمع الھمۃ" برائے آنرا کہ این صفت تفحص وتطیب صفت
تحقان نیست شیخ این حکایت رودباریؒ می آرد او گفتہ است شرط صادق شنوندۂ
ماع سہ چیز است باید کہ او از علماء باللہ بودہ باشد یعنی صفات وذات او را نیکو دانستہ
دو تمثل وتشکل را نیکو شناختہ وبداند آنچہ او ہست وران وفائے تمامے باشد وہمت
م متفرق نباشد ہر آنچہ میشنود ہم بر آن جمع باشد اینقدر بدانی کہ این ہر سہ صفت در
شخص موجود نمی باشد واگر باشد زہے دولت زہے کار واگر نہ ازین یکے بباید
یبتدی است جمع ہمت اگر متوسط است الوفا بما ھو علیہ اگر محقق است
عالم باللہ۔

قولہ "والمکان الذی یسمع فیہ یحتاج الی طیب
ـ رایح وحضور الوقار وعدم الاضداد وورویت من یتتلیٰ
من یتبسّمَ" دران مقامے کہ سماعے بشنوند دران مقام طیب روایح
یدعودے بسوزند عنبرے بسوزند گلے درمیانہ بدارند زیرا چہ این بوے
ن غذائے روح است چون غذائے خود یابد قوت گیرد در سماع ذوق بیشتر
وحضور الوقار باید مستمع باعزت ووقار شیند چنانچہ بعضے مردمان نشستہ دیا
ستادہ ہر طرف بطریقہ بدلے دہدوے می ایستد وسماع وستہا ارسال کردہ ایستادہ
نین کسے را در سماع نمی باید وآنکہ سماع را مخالف باشد چنانچہ متعلمے جاہل الطبع
دنمائے سگدلے کہ سماع را لہو وطرب داند ورویت من یتہلی ومن
تبسم وبیدار کسے کہ او تبسم کند وہبازی باشد۔

قولہ "ویسمع علی ثلثۃ معان المحبت والخوف

والرجا" وشنوندہ سماع را بسہ معنی شنود یکے از محبت باشد دیدار او را کہ عاشق دیدار اوست نقداً یا وعداً چون محبت استحکام یابد خوف و رجا لازمۂ حال او باشد ترسد کہ نباید کہ بمقصود نرسد کہ نیابد از رسید باز ماند نیز ترسد کہ بکمال وصول نیابد از رسیدہ دست ندہد و علی ہذا القیاس امید دارد کہ بفضل و بکرم نصیبۂ از دیدار او شود نقداً یا وعداً و امید دارد کہ روزگارے پیش آمدہ است مگر امید روے خود نماید و امید میدارد کہ بہ انتہاے کارش رسد بہ انتہا رسد و علی ہذا القیاس و غلط کند کسے کہ گوید کہ ازین خوف خوف دوزخ و ازین رجا رجاے بہشت مراد است این خایف و راجی را باتلاوت و نماز کار باشد او را ہمان بہتر۔

قولہ "والحرکت فی السماع علی ثلثۃ انواع الطرب والوجد والخوف" موجب حرکت سماع مبنی بر سہ چیز است یکے خوشی ہمان کہ گفتیم رجا آمدہ و الوجد دو معنی دارد یکے اندوہ دوم یافتن اگر اندوہ مراد دارند مترادف حزن و خوف باشد فعلی ہذا مراد اینجا وجدان است زیرا چہ فرود خواہد گفتن و خوف را بیان کردم

قولہ "فالطرب لہ ثلثۃ علامات الرقص والتصفیق والفرح" شیخ میگوید طرب را سہ نشانہ است رقص و تصفیق و فرح تازگی روح و کشادن سینہ و دستہا فراز کردن بطریقہ تبختر اما گفتم لازم نیست شاید دستک بزند از بس اندوہ و درد و از نایافت مراد و گم شدن نقد اگر مصیبت زدگان را دیدہ باشی این سخن من ترا مشکل نشود۔

قولہ "والوجد لہ ثلثۃ علامات الغیب والاضطراب والصراخات" غیبت چیزے نقدے پیش او آید و آن دیدار و تجلی او نہ قضی معنی غلبہ شدید یا خود چنان اندوہ و درد غلبہ کرد کہ از خود غائب شد اضطراب یا از پس نایافت چیزے یافتہ است کہ قرار را از و بردہ است یا آنقدر اندوہ و غم غلبہ کردہ است

که مرد را اقرار نمانده است۔ وصراخ یا از بس لذت باشد دیده باشی که کسے شراب خورد مستان شود فریاد ہا کند بے موجبے و دیگر از بس سوز و درد دل تحمل نکند فریاد کند چنانچه در مصائب یا دیده باشی۔

قوله "والخوف له ثلثة علامات البكا واللطم والزفرات" و آنرا که خوف در دل آید او را نیز سه علامات است اصل خوف ذبول تقاضا کند ذبول ذہول تقاضا کند۔ و اما طپانچه زدن و زفرات نسبت بمصایب دارد اما بدین که شیخ میفرماید شاید چنین هم باشد هر چه شیخ فرموده است در جمله امور مشترک است اما بکا از بس لذت هم باشد و از بس غم هم بود۔

فصل ۱۷

قوله "واما فروع الدين واحكامه" اما این سماع در اصول دین رفته بود۔ اینجا لطیفه است شیخ سماع را از اصول دین داشت ہان و ہان اینجا بهش باش که سماع از اصول دین است اما فروع دین و احکامه آنکه میان صوفیان طریقت رسم و عادت است آنرا بیان خواهد فرمود۔

قوله "فقد اجمعوا على وجوب تعلم ما لا يسع جهله من احكام الشريعة وما يحل وما يحرم ليكون العمل موافقا للعلم" و صوفیان اجماع کرده اند آنچه در دین لابدی است آنقدر تعلیم واجب باشد صوم و صلوة و طہارات و اگر شخصے باشد که او را برین زیادت همه کارے هست بیع و شراے و نکاحے تعلم آن لابدی است زیرا چه تا عمل موافق علم باشد آنچه حلال است و آنچه حرام هر یک را بشناسد۔

قولہ "فقد قیل اذا تجردا العلم عن العمل کان عقیما واذا خلا العمل عن العلم کان سقیما" آرے علم باشد وعمل نباشد چنین باشد کہ عقیمہ است کہ از و نتیجہ نزاید وچون عمل از علم بیرون افتد عملے سقیمے وعملے باطلے باشد۔ ہر آئینہ وما گفتہ ایم العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العمل محال۔

قولہ "وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلب العلم فریضۃ علی کل مُسلم ومسلمۃ" شیخ برائے اثبات آنکہ طلب علم مالا یسع جملہ واجب است حدیث رسول اللہ آورد ورسول اللہ فرمودہ است جستن علم فریضہ است بر جملہ مسلمانان۔ صحابہ

قولہ "واختاروا من المذاھب مذھب فقہاء اصحاب الحدیث ولا ینکرون اختلاف بین العلماء فی الفروع لقولہ علیہ السلام اختلاف العلماء رحمۃ" صوفیان اختیار کردہ اند از جملہ مذاہب فقہا مذہب فقیہے کہ بر مقتضائے حدیث میرود۔ اختلاف کہ میان علما رود کہ یکے چیزے را جائز گوید ویکے لا یجوز گوید وکذلک اکثر مسایل صوفیان این را منکر نیند زیرا چہ ہر یکے متعلق بدلیلے است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است اختلاف امت رحمۃ اللہ است این دو سہ احتمال دارد یکے احتمال این رحمت یعنی وسعت الی امۃ ودیگر چو در مقالے رابطہ اختلاف کردند وہر یکے بذل مجہود کردند وہر یکے معنی دقیقے بیرون آوردہ البتہ یکے بر اصل مطلوب واقف گشتہ باشد پس بضرورت اختلاف امت رحمت اید ودیگر اگر کسے بر احوط واسلم رفتن نتوانست فقیہے بر ایسری واسہلے رفت این ضعف الحال را بر آل [illegible] اسہل رود بارے از قضاماے شرعی

بیرون نیفتادہ باشد

قولہ "وسئل بعضہم عن العلماء الذین اختلافہم رحمۃ مَنْ ہُمْ فقال ہم المعتصمون بکتاب اللہ تعالیٰ المجاہدون فی متابعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المقتدون بالصحابۃ وہم علی ثلاثۃ اصناف اصحاب الحدیث والفقہاء والعلماء والعلماء الصوفیۃ" یکے از مشایخ را پرسیدند کیانند ایشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در حق شان فرمودہ اختلاف امتی رحمۃ گفت آنانکہ اعتصام بکتاب اللہ دارند یعنی خود را بکتاب اللہ بستہ اند و بمتابعت رسول اللہ بحق متابعت بمجاہدہ بسر می برند و اقتدا بصحابہ کردہ اند اول کتاب اللہ پس اتباع سنت نبی و بعد ازین پسروی اثر صحابہ و این علما کہ صفت ایشان گفتند بر سہ قسم اند یکے اصحاب حدیث اند و فقہا و علماے صوفیہ اصحاب حدیث آنکہ بر ظاہر حدیث رفتہ اند و فقہا آنکہ در معنی کتاب رفتہ اند و علماے صوفیہ آنکہ عمل باحوط و اسلم کردہ اند۔

قولہ "فاما اصحاب الحدیث فانہم تعلقوا بظاہر حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو اساس الدین لان اللہ تعالیٰ یقول وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا فاشتغلوا بسماعہ ولفکرہ وتدبرہ وتمیز صحیحہ من سقیمہ وہم حراس الدین" این سخن گفتہ آمدہ ایم و این اصحاب حدیث بمنزلہ پناہ دین اند زیرا چہ بنیاد دین سنت رسول اللہ است کہ خداے تعالیٰ فرمودہ است آنچہ رسول بر شما بیارد و بفرماید آنرا بگیرید یعنی بدان باشید و از آنچہ باز دارد باز مانید علی ہذا اساس دین باشد پس مشغول

شدند بسماع حدیث و در تحقیق لفظ او کہ تا از حرفے و از کلمۂ احتیاط کردند تفکرے دران کردند تدبرے دران کردند در شان او در نزول او در گفتار رسول اللہ و حدیث سقیم را کہ در آن اعتماد نیست و حدیث صحیح را کہ دران اعتماد است تمیز کردند صحیح از سقیم بیرون آوردند پس ایشان بمثابہ نگہبانان دین باشند زیرا چہ خزانہ سنت رسول اللہ را ایشان پاسبانند۔

قولہ "واما الفقہاء فانہم فضلوا علی اصحاب الحدیث بعد حصول علمہم بما خصوا بہ من الفہم والاستنباط فی فقہ الحدیث والتعمیق والتدقیق النظر فی ترتیب الاحکام وحدود الدین والتمییز بین الناسخ والمنسوخ والمطلق والمقید والمجمل والمفسر والخاص والعام والمحکم والمتشابہ فہم حکام الدین واعلامہ" اما فقہا را فضل دادہ شدہ است بر اصحاب حدیث بعد از انکہ ایشان را علم حدیث شد مشغول باستنباط معانی دقیق شدند ہر چہ در حدیث باشارت نص یا بدلالت نص یا باقتضائے نص معنی دقیق معلوم می شد ایشان آنرا استخراج کردند الفاظے معنی مصطلح ایشان شد عام و خاص مشترک مجمل مفسر ناسخ و منسوخ مطلق مقید محکوم متشابہ و این در بدو اسلام بود حدیث و این در آخر اسلام بتحقیق این معانی از کلام رسول اللہ مسایلے تخریج کردند پس بریں جملہ این آمد کہ ایشاں حکام دین باشند و ایشان اعلام دین باشند زیرا چہ شعار بدیشان مستقیم است پس ہر آئینہ شعار دین ایشان باشند۔

قولہ "واما علماء الصوفیۃ فاتفقوا مع الطایفتین فی معانیہم ورسومہم اذا کان ذلک مجانبا لاتباع

الهوی و منوطاً بالاقتداء فمن لم یحط من الصوفیة علما بما احوط به یرجعون فیه الیهم فی احکام الشرع وحدود الدین فاذا اجتمعوا فهم علی اجماعهم واذا اختلفوا اخذ الصوفیة بالاحسن والاولی" اما صوفیان با اہل حدیث و با اہل فقہ ہم متفق اند در معانی ایشان ورسوم ایشان وقتیکہ بینند میان دو طائفہ از اہل حدیث وفقہا کہ از ہوائے نفس و اثبات دعوی خویش مجتنب اند بلکہ دنبال حق اند واین فقیہ واین محدث بربستہ اقتدائے رسول اللہ اند واگر صوفی را چیزے مسئلہ پیش آید ہم باصحاب حدیث و باصحاب فقہ رجوع کنند واگر بر کارے کہ محدثان وفقہا اجماع کردہ اند صوفیان ہم برآن اجماع روند ودران حکمے کہ محدثان وفقہا اختلاف دارند آنچہ احوط واسلم باشد صوفیان آنرا اختیار کنند چنانچہ ما مستعمل امام نجس گوید ابو یوسفؒ مخففہ گوید محمدؒ طاہر گوید شافعیؒ طاہر و مطہر گوید صوفیان عمل بقول امام کنند زیرا چہ عمل بدان احوط و اسلم است۔

قولہ "ولیس من مذهبهم طلب التاویلات ورکوب الشهوات فانهم خصوا بعد ذلك بعلوم غامضة واحوال شریفة" "مذہب صوفیان نیست کہ بتاویل مشغول شوند چنانچہ فقیہے در زکوۃ حیلہ کند وکذلک استبراو کذلک استرقاق وعلی ہذا القیاس صوفیان را ازین انکار باشد ولے اشد الانکار تاویلات برائے رکوب شہوات ہست چو تاویلات نباشد رکوب الشہوات ہم نباشد واین صوفیان بعد انکہ با محدثان وفقیہان برابر اند ودر عمل باحوط واسلم بر ایشان مزید دارند باین ہمہ علوم دگر است کہ آن علم مخصوص بایشان است۔

قولہ "فتکلموا فی علوم المعاملات وعیوب الحرکات

والسکنات والشریف المقامات وذلک مثل التوبۃ والزھد
والورع والصبر والرضا والتوکل والمحبت والخوف والرجاء
والمشاھدت والطمانینۃ والیقین والقناعت والصدق
والاخلاص والشکر والذکر والفکر والمراقبۃ والاعتبار
والوجد والتعظیم والاجلال والندم والحیاء والجمع
والتفرقۃ والفناء والبقاء ومعرفت النفس ومجاھداتھا
ورياضاتھا ودقایق الریاء والشھوت الخفیفۃ والشرک الخفی
وکیفیت الخلاص منھا ولھم ایضا مستنبطات من علوم
مشکلۃ علی الفقھاء وذلک مثل العوارض والعوایق
وحقایق الاذکار وتجرید التوحید ومنازل التفرید
وخفایات السر وتلاشی المحدث اذا قوبل بالقدیم
وغیوب الاحوال وجمع المتفرقات والاعواض عن الاغراض
بترک الاعتراض فھم مخصوصون بالوقوف علی المشکل
من ذلک بالمنازلۃ والمباشرت والھجوم علیھا ببذل المھیج
حتی طالبوا من ادعی حالا منھا بدلایلھا وتکلموا فی
صحیحھا وسقیمھا فھم حماۃ الدین واعیانہ واعوانہ"

وایں ہمہ علومے مشکلے است کہ ایشان از فہم حقیقت واز اطلاع اسرار استخراج
کردہ اند کہ ذہن ہر ذہنی وفہم ہر فہمی انشاء اللہ برسد ہمین باشد کہ آئی دانی و
ہر چند ہر مقامے وحالات را می نبشتم اما شیخ فی محلہ بیان خواہد کردن من ترجمہ را
دراز چہ کنم صوفیان را ایں احوال ومقامات بدین حد اطلاع است اگر مدعی
خود را بدین بر بندد وایشان علاماتے دارند مطالباتے دارند معلوم کنند این

مدعی محقق نیست۔ محدثان را گفت اساس الدین فقہا را گفت اعلام الدین صوفیان را حماۃ الدین گفت و اعیان دین و اعوان دین ہم ایشانند کہ دین ظاہراً و باطناً بدیشان مستقیم است۔

قولہ "ثم ان لکل من اشکل علیہ علما من العلوم الثلثہ فعلیہ ان یرجع فیہ الی ائمتہا فمن اشکل علیہ شئ من علوم الحدیث و معرفت الرجال یرجع فیہ الی ائمۃ الحدیث لا الی الفقہاء و من اشکل علیہ شئ من دقایق الفقہ یرجع فیہ الی ائمۃ الفقہ و من اشکل علیہ شئ من علوم الاحوال و الریاضات و دقایق الورع و مقامات المتوکلین یرجع الی ائمۃ الصوفیۃ لا الی غیرہم و من فعل ذلک فقد اخطاء" اگر کسے را در علم حدیث سخنے مشکل شود در صحت او و سقم و ضعیف یا غریب یا مرسل است یا غیر مرسل از محدثان پرسند و اگر در فقہ مشکل شود از فقہا پرسند و اگر از احوال و معاملات مشکل شود از صوفیان پرسند و ہر کہ جز این کند کہ از قسم ہر یکے نپرسد خطا کردہ باشد۔

فصل ۱۸

قولہ "فصل فی ذکر اقاویلہم فی التصوف

ہر یکے از صوفیان در تصوف سخنے گفتہ اند بعضے آنچنان گفتہ اند کہ میان صوفی و متصوف فرقے نہ و بعضے ایشان فرقے است بتندی و متوسط تصوف و صوفی منتہی

قولہ "اختلف اجوبۃ المشایخ فی التصوف لاختلاف

الاحوال وکلٌ منهم اجاب علی حسب حاله او علی قدر ما یحتمل مقام السائل" جوابیکہ صوفیہ در تصوف گفتہ اند و دران جواب ایشان اختلاف مقالے ہست و آن اختلاف بحسب قابلیت یا آنکہ امروز حالتے داشت یا این ساعت حالتے دارد ساعتے دیگر روزے دیگر بحسب اختلاف حال اختلاف مقال میشود یا آنکہ بحسب حال سایل است اگر سایل مبتدی بحسب حال او و اگر سایل متوسط بحسب حال او و اگر منتہی بحسب حال او۔ دیگر چنیں ہم باشد کہ مردم در مقال خود آنچہ روے علم آید سخنے گوید کہ بہیچ حال او بحال سامع نسبتے ندارد اما از تقاضائے علم این سخن آید۔

قوله "فان کان مریدا اجیب علی ظاهر المذاهب من حیث المعاملات وان کان متوسطاً اجیب علی حیث الاحوال وان کان عارفاً اجیب من حیث الحقیقت" واگر سایل مرید باشد مبتدی باوے جواب از معاملہ و از مقام ابتدا است و اگر سایل متوسط است از احوال باوے سخن است و اگر سایل عارف است یعنی منتہی باوے سخن از حقیقت گویند و شاید متوسط را نیز از حقیقت سخن گوید تا او را اشتیاق و طلب آن سوافتد و مبتدی را سخن از حوال و حقیقت گوید تا او را طلب و اشتیاق آن سوافتد بل العوام ایضاً۔

قوله واظهره ما قال بعضهم اول التصوف علم واوسطه عمل وآخره موهبة فالعلم یکشف عن المراد والعمل یعین الطالب علی الطلب والموهبة تبلیغ الامل" وظاہر تر ازان جوابہاے کہ ایشان گفتہ اند این کلام است او له علم اول تصوف علم است یعنی علم بمقصود شود و علم بامکان مقصود شود و علم بدان شود کہ چہ دست دہد چون بدین رسد این علم را در عمل داشت و چون آن علم با این عمل جمع شد بحقہ

وصدقہ موہبۃ من اللہ باشد برائے اورا از خدا ہبہ شود کہ مقصود وے بدا من وے دہند علم آنچہ مقصود مردم است کہ مخلوق برائے چرا است و اصل کار چیست بدان معلوم شود و عملے معین میشود برائے رسیدن بمطلوب چنانچہ یکے روادہ کرد مرکبے کرد کہ بدان بمنزل برسد و موہبت اینست کہ در غایت و مراد مردم برساند۔

قولہ واھلہ علی ثلثۃ طبقات مرید طالب ومتوسط سایر ومنتہی واصل فالمرید صاحب وقت والمتوسط صاحب حال والمنتہی صاحب نفس" واہل تصوف بر سہ طبقہ اند مبتدی طالب متوسط رونده در رہ منتہی رسیدہ در مقام شیخ ہمان شخص مکرر می کند اے فہم عامہ را پس مرید صاحب وقت است یعنی وقتے باشد کہ وقت بسط اوست و وقتے است کہ وقت ماندگی اوست یعنی قرارے ندارد گفتہ اند الوقت سیف قاطع اے ماضی گذرندہ است پایندہ نیست و متوسط چو متوسط است چیزے راہ قطع کردہ است و باقی میباید کرد ہر آئینہ سایر باشد و منتہی صاحب نفس گفت اند النفس تروح القلوب بمشاہدۃ الغیوب مقترنا بالنفس یعنی ہر نفسے کہ از ان مردم برآید بمشاہدہ شود و غیب بر آید یک نفسے از و محجوب نباشد گوئی شیخ بدین عبارت برین معنی گفت کہ واصل اینچنین کسے را گویند۔

قولہ "وافضل الاشیاء عندھم عد الانفاس" آرے او کسے است کہ ہیچ چیزے از و نزدیکتر از عد انفاس نیست حاصل چہ آمد کہ این شخص کسے است کہ وقتے محتجب نیست مقصود باو ے است۔

قولہ "فالمرید منعوب فی طلب المراد والمتوسط مطالب بآداب المنازل ھو صاحب تلوین لانہ ارتقی من حال الی حال وھو فی الزیادت والمنتہی واصل محمول قد جاوز

المقامات وھو فی محل المتمکنین لا یغیرہ الاحوال ولا یؤثر فیہ الاھوال" بندی در رنج است و طلب مراد خویش بے قرار است و متوسط مطالب برین کہ در ہر قدمے کہ برسد و بہر منزلے کہ برسد واد آن بدہد و محیط بدان گردد و او صاحب تلوین است یعنی او در رنگ آمیزی است او را از جائے بجائے گذشتے است قرار ندارد او در زیادتست و منتہی و اصل محمول او را بر گرفتہ انداو مقام تمکن دارد او مقید بحالے نیست و ہیچ ہولے او را میسر نیفتد ہر تجلی کہ باشد جلالی جمالی قہری لطفی او را متغیر نیفتد۔

قولہ "کما قیل ان زلیخا لما کانت صاحبۃ التمکین فی شان یوسف لم یوثر فیہا رویت یوسف کما اثرت فی اللواتی قطعن ایدیھن وان کانت اتم فی محبتہ منھن" حکایت می آرد برائے اثبات آنرا کہ کامل متمکن باشد و طالب ناقص متلون زلیخا در عشق کمالے داشت رویت یوسف او را متغیر نیفتاد عورتان دیگر در عشق ناقص بودہ اند ضرورت تغیر کردند اگرچہ زلیخا از ایشان عاشق تر بود فاما چون در مقام تمکین بود در تغیر نیفتاد۔

قولہ "فمقام المرید المجاھدات والمکابدات وبتجرع المرارات وسجانبت الحظوظ وما للنفس فیہ منفعۃ ومقام المتوسط رکوب الاھوال فی طلب المراد ومراعات الصدق فی الاحوال واستعمال الاداب فی المقامات ومقام المنتہی الصحو والتمکین واجابت الحق من حیث دعاہ" پس مقام مرید مجاہدہا و مشقتہا و آشامیدن تلخہا و ہر جا کہ حظے است از ان بدور باشد و آنچہ نفس را در ان لذتے باشد او را مشقتے می باید دید

تا بانتہا برسد۔ اکنون بیان مشقت اینست در کل احوال مراعات صدق کند آنچنان کہ راست و درست شود آنکہ بگذرد ہر مقامے و ہر حالے کہ باشد ادب آن مقام نگاہدارد۔ و مقام منتہی ہوشیاری و برقرار خویش بودن و از ہر طرفے کہ حق او را دعوت کند او اجابت کند۔ این سخن نیک مشکل است دعوت بمکروہ باشد و دعوت بمحبوب باشد شئے کہ عند المحبوب مکروہ است او بدان دعوت کند اجابت آن مشکل اینجا مدعو این جواب گوید کہ من این دعوت اجابت کردن نہ ام زیرا چہ تو مرا گفتہ افعل ما شئت فانك معفو و مرا خوش آید این کنم و نزدیک تو مرا عفو است۔ کجائید اے عارفان روزگار چہ دانم کہ این سخن در فہم شما آید یا نہ۔

قولہ "قد استوی فی حالت الشدت والرفاء والمنع والعطاء والجفاء والوفاء اکلہ کجوعہ و نومہ کسہرہ" این سخن بالا گفتہ ام عطا و منع ہر دو او را مساوی باشد یعنی اگر از خدا چیزے بخواہد بیابد و یا از و منع شود مغیر حال او نیفتد و اگر بر و سختی برسد در تن او یا در مصائب دنیاوی و یا تجلی قہر و جلال شود در خاطر او علی عکسہ کذلک۔

قولہ "وقد فنیت حظوظہ وبقیت حقوقہ ظاہرہ مع الخلق وباطنہ مع الحق وکل ذلك منقول من احوال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ ہ اولہ کان متجلیا فی غار حرا ثم صار مع الخلق ولا فرق عندہ بین الخلوت والجلوت وکذلك اہل الصفۃ صاروا فی حالت التمکین امراء ووزراء فان المخالطت لا یوثر فیہم" زیرا چہ ہر حظے کہ از ان او بود از و فانی شدہ است پس طاریات مغیر حال او نباشد۔ ازین معلوم شد کہ او نمانده است صار و او جود آخر ظاہر او با خلق است و باطن او با حق زیرا چہ ظاہر او باطن شدہ است و باطن او ظاہر و چنین ہم

گویند در افعال و اعمال ظاہر با خلق ہمچو خلق باشد و در باطن بحضور حق و در تجلی و کشف و دیگر ہر چہ او کند او را ظاہر و از باطن او نپرسند ہمہ او یک فعل بودہ باشد و این ہمہ کہ گفتیم از حال نبی علیہ السلام منقول است زیرا چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در اول حال در غار حرا از ہمہ منقطع ہمہ ان مشغول بودے و چند گان روز و چند گان شب ہمانجا بودے و بعد چند روزے چیزے خوردے و چیزے خوردہ ہمانجا باخود بردے و سپس آن مبعوث بدعوت خلق شد بتبلیغ احکام و اوضاع شرایع و قتال و جہاد معلوم شد کہ آخر حال خلوت و جلوت او یکسان شد و این نتوان گفت کہ او در آخر از موارد ابتدا محروم گشت اصحاب صفہ ہم منقطع و منزوی بودہ اند در ایام حیات رسول اللہ و ہر یکے در آخر امر او وزر ابودہ اند زیرا چہ باخلق بودن ایشان را مغیر حال ایشان نبود۔ اما محمد حسینی میگوید چہ دانم اگر در ایام رسول اللہ ایشان انزوا و انقطاع کہ داشتندے وزر اشدندے رسول اللہ بران راضی بودے یا

فصل ۱۹

قولہ فصل فی ذکر بیان احکام المذہب۔ ششم ان للمذہب ظاہرا و باطنا و ظاہرہ استعمال الادب مع الخلق و باطنہ منازلۃ الاحوال والمقامات مع الحق" این ہمہ کہ گفتیم پس ازین بگویم کہ مذہب صوفیہ را ظاہرے و باطنے ہست ظاہر او آن است کہ باخلق خدا ادب شرایع و اہل تصوف آمدہ است آنرا نگاہدارد و باطن از ان مذہب صوفیہ اینست کہ احوال از حق فرود آید و تحقیق مقامات از حق باشد چنانچہ ظاہر موافق باطن باشد حال رضا منازلہ حال رضا شود باید کہ اثر او بر ظاہر او پیدا شود کہ در ہے

رسد مضرتے باشد او با آن بہم خوش ماند۔

قولہ "الاترى ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما نظر الی المصلی وھو یلعب فی صلوتہ فقال لو خشع قلبہ لخشعت جوارحہ" نہ بینی کہ رسول اللہ فرمود مردے را دید در نماز کہ با جامۂ خویش بازی میکند رسول اللہ فرمود لو خشع قلبہ لخشعت جوارحہ اگر دل او خاشع بودے در نماز اعضائے او ہم خاشع بودے در نماز پس در ظاہر استعمال ادب باید و در باطن با خدا باشد۔

قولہ "و لما قال الجنید لابی حفص الحداد رحمۃ اللہ علیہما ادبت اصحابک ادب السلاطین قال لا یا ابا القاسم ولیکن حسن الادب فی الظاہر عنوان حسن الادب فی الباطن" جوانے بخدمت ابو حفصؒ بودے جنیدؒ او را دید بصد ادب پیش جنیدؒ ایستادہ جنیدؒ با ابو حفصؒ گفت تو اصحاب خود را آداب السلاطین آموختی ابو حفصؒ گفت نہ ادب السلاطین نیاموختہ ام ولیکن رعایت حسن ادب ظاہر دلیل بر رعایت حسن ادب باطن کند بعد ازاں حکایت آں جوان ابو حفصؒ با جنیدؒ گفت کہ این جوان بما پیوست دوازدہ ہزار درم ملک داشت آں در رہ ما در باخت دوازدہ ہزار دیگر قرض کرد و در باخت و دوازدہ سال باشد کہ بخدمت ما می باشد ہنوز مجال آں نشدہ است کہ از ما سخنے پرسد و با ما سخنے گوید۔

قولہ "وقال السری رحمۃ اللہ علیہ حسن الادب ترجمان العقل ومراعات الادب فیما بینہم مقدم علی غیرہ الاترى کیف مدح اللہ تعالیٰ اھلہ وشرف محلھم قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ

الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ط لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ وسریؒ میگوید کہ حسن ادب بیان وجود عقل میکند یعنی حسن ادب نشان عقل است و مراعات ادب در میان صوفیان بر ہمہ کارہا مقدم است اصلے است و بنیاد کار راست این نہ بینی کہ خدائے تعالیٰ اہل ادب را چہ نوع مدح کردہ است و چگونہ ایشان را فضلے و شرفے دادہ است بتحقیق آنانکہ بحضرت مصطفی سخن بلند نمیگویند و آہستہ سخن نمیگویند کہ سخن ایشان بر سخن رسولؐ اللہ بہ تر آید ایشان آنانند و ایشان آنکسانند کہ خدائے تعالیٰ دلہائے ایشانرا آزمودہ است و خالص و صاف کردہ است چنانکہ زر را بیازمایند و گداز دہند تا کدورت او برود صاف بماند خداوند دلہائے ایشان را ہمچنین کردہ است خاص است برائے ایشانرا مغفرتے عظیمے و اجرے کبیرے بدانچہ ایشان راضی باشند۔

قولہ "وقال ابو عبد اللہ الخفیف قال لی رویم یا بنی اجعل عملک ملحا و ادبک دقیقا" عبد اللہ خفیف میگوید گفت مرا رویم این نصیحت کرد کہ اے پسرک من عمل خویش را نمک ساز و ادب را آرد و اگر این کلام بودے کہ ادب را نمک ساز و عمل را آرد ہم مستقیم بر اصل بودے اما مقصود رویم اینست کہ ادب باید کہ از عمل بیشتر باشد ولیکن از رعایت تمثل دور است آرد را نمک آراید کذلک عمل را ادب آراید۔

قولہ "وقیل التصوف کلہ ادب لکل حال ادب ولکل مقام ادب فمن لزم الادب بلغ مبلغ الرجال ومن حرم الادب فھو بعید من حیث یظن القربۃ ومردود من حیث یرجوا القبول" وگفتہ اند ہمہ تصوف ادب است در ہر حالے ادبے است و در ہر مقامے ادبے پس ہر کہ ادب را نگہ داشت و لازم کرد بجائے رسید

کہ آنجا مردان رسیدہ اند و ہر کہ از ادب محروم شد او از مقصود دور است اگرچہ باخویش او گمان قرب دارد او مردود است اگرچہ باخویش گمان قبول دارد یعنی ہم ازین جہت ہم ازین او کہ او گمان قرب و گمان قبول دارد مردود است و بعید است۔

قولہ "وقیل من حُرم الادب فقد حُرم جوامع الخیرات" وگفتہ اند ہر کہ از ادب محروم شد او از ہمہ خیرات محروم ماند۔

قولہ "وقیل من لم یتادب للوقت فوقتہ مقت" وہمچنین گفتہ اند ہر کہ بوقت خویش باادب نشد وقت او مقت است یعنی او ممقوت است

قولہ "وقیل ادب النفس ان تعرفہا الخیر وتحثہا علیہ وتعرفہا الشر وتزجرہا عنہ" وگفتہ اند ادب نفس اینست کہ نفس را شناسی خیر کنی و او را بدان بداری و او را شر کنی و ازان باز داری۔

قولہ "وقیل الادب مسند الفقراء وزین الاغنیاء" وگفتہ اند ادب مسند فقرا است و تکیہ ایشان ہمانست و آرایش تونگرانست۔

قولہ "وقیل الناس فی الادب علی ثلاثۃ طبقات اہل الدنیا واہل الدین واہل الخصوصیت من اہل الدین" وگفتہ اند کہ ارباب ادب سہ طایفہ اند بر سہ قسم اند یکے اہل دنیا اند و دیگر اہل دین اند و دیگر خواص اہل دین اند۔

قولہ "فاما اہل الدنیا اکثر ادابہم فیہا الفصاحت والبلاغت وحفظ العلوم واخبار الملوک واشعار العرب" اما اداب اہل دنیا بیشتر و بر ترمیان ایشان فصاحت در سخن است و بلاغت در رعایت قوانین سخن چنانچہ شاعران و منشیان را دیدہ باشی و شنیدہ باشی علمہا را یاد گیرند نحوے و صرفے منطقے معانی بیان و تاریخ دانستن بہش باش کہ این ہمہ علم

دنیا است تا ندانی کہ بدین دانشمندم۔

قولہ "واما اهل الدين فاكثر اداابهم جمع العلوم ورياضات النفوس وتاديب الجوارح وتهذيب الطبايع وحفظ الحدود وترك الشهوات واجتناب الشبهات والمسارعت الى الخيرات" واکثر آداب اہل دین باوجود این علوم کہ گفتیم ریاضات نفوس وتادیب جوارح است زیرا چہ ہر جارحے ہم درمحل او استعمال چنانچہ بالاگفتہ آمدہ است وتہذیب طبیعت یعنی طبیعت را بحکم آن نگذارند و ہرچہ ورایاے این طبیعت وہرچہ فرمان این ہر چیزے یعنی اندازۂ ہر چیزے رانگاہدارد وہرچہ نفس بدان لذت گیرد آنرا ترک آرد وانچہ مشتبہ ازان مجتنب باشد وبخیرات چنانچہ کسے بہ چیزے بد ودبسوے خیرات بشتابد۔

قولہ "واما اهل الخصوصيت من اهل الدين فادابهم حفظ القلوب ومراعات الاسرار واستواء السر والعلانية" این سخن بالاگفتہ آمدہ ام دلرا از محبت غیر خدا نگاہدارد وازخطرۂ ردیہ بازدارد وازگشتہاے پریشان بجمع آرد ومراعات سر باید کہ وہم وجود غیرے درسر او نباشد واستواے سر وعلانیہ اگر درخلوت است مطلوب او باادست وکذلک درجلوت۔

قولہ "والمريدون يتفاضلون بالعمل والمتوسطون بالاداب والعارفون بالهمت" وتفاضل مریدان کہ ہر مریدے را کہ بردیگرے فضل باشد بحسب عمل او باشد یعنی یکے درشبہا بیشتر بیدار و اکثر ایام او درصیام وکذلک اشراق وچاشت وفی زوال وتہجد واکثر تلاوت ودیگرے برین اندازہ تہ میان مریدان این کہ اکثر عمل دارد او فاضل باشد

و دیگر گویم یکے مشغول بذکر و مراقبہ و تصفیہ باطن است و دیگرے چنانچہ گفتہ ایم بعمل ظاہر این ذاکر و مراقب فضل دارد بران مصلی صایم و تالی زیرا چہ مراقبہ و ذکر آن ہمہ اکثر عمل اوست زیرا چہ ذکر و مراقبہ از ینہا نیست کہ یک ساعت از مرد منفک شود و در عمل ظاہر البتہ زمانے مختلف شود و آن یکے بہ اعمال ابرار مشغول است و آن باعمال اخیار و احرار فشتان بینہما۔

قولہ "المتوسطون بالاداب والعارفون بالہمت" و آنکہ متوسط است باین ہمہ کہ گفتیم ادب بہ آن ضم باشد مرد متأدب قدر شناس است و بے ادب یاوہ است و العارفون بالہمت آرے من کان منہم اعلی ہمۃ فاعلی مرتبۃ و الرجال العالی الہمت ہو الذی فی الوجع والالم ابد الاباد فان ہمۃ تقصد ارتفاع الانیت من البین و ارتحال العین بالعین ولیس کما ہو ولیس یمکن البتۃ البتۃ فالانین من ہذا الالم والبکاء من ہذا الغم و نفس الصعداء من الصدر المہتم ملازم حالہ و مقارن وقتہ انچہ من گفتم اعلیٰ مراتب عرفا گفتہ ام ازین بالاتر کارے نیست این نیز از علو ہمت است کہ متجلی شود کہ او طرف خود کشد و مباشرت خود فرماید و بران سنت نبی و رضاے مشایخ نہ این مرد انقیا و آن متجلی نکند انچنین کسے را گویند کہ او مرد مرد است و چنین کسے را ہم گویند عالی ہمت کہ ہر چہ بدو دہند او بدان سرفرود نیارد۔

قولہ "و قیل الہمت ما یبعثک علی طلب المعالی و قیمت کل امرء ہمتہ" شیخ بیان ہمت میکند معنی ہمت میگوید کہ ہمت چیست کہ درونہ تو طلب معالی کند و قیمت ہر مردے بر اندازۂ ہمت

اوست یعنی بر آن اندازہ ہمت اوست قیمت او ہم بر آن اندازہ است گوئی دو پلہ است در پلۂ مرد را اندازند و در پلۂ ہمت را نہند اگر پلۂ ہمت گران آید و پلۂ مرد سبک پس این مرد بہیچ نمی ارزد و اگر پلۂ ہمت برد و دو پلۂ مرد گران آید گویند این مرد بجائے رسید و اگر ہر دو پلہ برابر آید قیمت آن مرد ہمان است۔

قولہ "وسئل ابو بکر الوسطی عن مالک بن دینار وداؤد الطائی ومحمد بن واسع رحمہم اللہ وامثالہم من العباد فقال القوم ماخرجوا من نفوسہم الا الی نفوسہم ترکوا النعیم الفانی للنعیم الباقی فاین حال البقاء والفناء" واسطی را از مالک دینار و داؤد طائی و محمد واسع و امثال ایشان پرسیدند کہ ایشان چگونہ کسانند و چہ مرتبہ دارند ابو بکر واسطی جواب فرمود قوم عباد از نفوس خویش باز آمدند و بہ نفس خویش باز گشتند بیان آن چیست یعنی این فانی را گذاشتند برائے نعیم باقی را نقصان ہمت ایشان بود کہ ہم کونین را برائے خدا نہ باختند غرض وارد در بیان ہمہ یعنی عارف عالی ہمت باشد و مقصود این داشت تا کہ تفاضل میان عارفان بعالی ہمت باشد۔ فان البقا فی اللہ واسطی میگوید این کجا و کرا است کہ از خود و ازین جہان و از آنجہان فانی گردند و بخدا باقی گردند۔ این حکایت اینجا با ابو بکر واسطی نسبت کردہ است در کتب دیگر بجنید نسبت کردہ است و اینجا بدین عبارت است ماترک اخواننا الذین سبقون من النعیم الفانی الی النعیم الباقی۔

قولہ "سئل الجنید عن قولہ تعالی لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا فقال یمنعہم علو ہمتہم عن رفع حوائجہم الا الی مولیہم" جنید را پرسیدہ شد از معنی این آیت گفت این است

در صفت اصحاب صفہ میگوید۔ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا چیزے از مردمان بالحاح نمیخواہند این سخن دو احتمال دارد یکے آنکہ میخواہند سوال میکنند ولے بالحاح نہ دوم نہ سوال میکنند و نہ الحاح میکنند جنیدؒ برین معنی بر حکم این معنی میگوید منع میکند بلندی ہمت ایشان را کہ رفع حوائج خویش جز بخود نکار خویش کنند و این کہ رفع مجموع شود در عربیت بسیار است در اثبات آنچہ گوشیم ترجمہ دراز شود۔

قولہ "وقال الحضری رحمت اللہ علیہ فی حکایت اذا زفرت جہنم زفرۃً کُلُّ یقول نفسی نفسی لا اجلّ ولا ادنی الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم فانہ یرجع الی حد الشفاعۃ فیقول امتی امتی فلا یبقی لاحد نفس بلا علۃ فیقول ربی ربی لیعلم ان محل الحوادث لا یخلوا عن العلل" حضری گفت کہ دوزخ یکبارے بغرد یکے غریدنی خورد و بزرگ انبیاء و اولیا ہمہ نفسی نفسی گویند مگر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ امتی امتی گوید پس ہیچ نفسے بے علتے نماند کہ ربی ربی گوید تا بشناسد ہر نفسے محمدؐ است کہ ربی ربی گوید زیرا چہ محل حوادث از علتہا خالی نباشد۔ احمد با احد دم احدیت زدہ است میم کہ علتے درمیان بود بدست معرفت خویش آنرا حذف کردہ است ہر آئینہ از جملہ علتہا فارغ گشت۔

فصل ۲۰

قولہ "واجل خصالہم اخلاقہم" عجب عبارتے کہ شیخ کرد خصال ہمین اخلاق است و اخلاق ہمین خصال است اجل خصالہم

اخلاقہم چہ معنی دارد مگر آنکہ خصال را اعم گوئی حمیدہ و ذمیمہ اخلاق را حمیدہ بس۔

قولہ "سئلت عایشۃ رضی اللہ عنہا عن خلق رسول اللہ فقالت کان خلقہ القران قال اللہ تعالیٰ خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ" عایشہ رضی اللہ عنہا از خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پرسیدند گفت خلق او قرآن است خدائے تعالےٰ گفتہ است خُذِ الْعَفْوَ الایۃ یا این گفتار عائشہؓ است یا بیان شیخ است خُذِ الْعَفْوَ عفو را بگیر یعنی باید در عفو اہتمامے باشد و در عفو تراکلفتے نباشد مالک عفو باشی وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ و ہر کرا فرمائی چیزے نیکے فرما کہ در ان فرمایش حسن اجماع باشد وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ آنکہ ترا نشناسد و یا آنکہ او جہلے مرکبے دارد و او در امور جاہلیت استحکام دارد از و اعراض کن اورا پشت دہ و اعراض بطریقے بہتر ے چنانچہ گفت اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ یعنی برایشان مدہ و ظاہر معاملتے بکن وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ یعنی لا بصحبتہم در صحبت ایشان مباش عایشہؓ گفت خلقہ القران در قرآن امر است و نہی است و تشدید و تہدید است و توفیق است و اخبار است و معاملات است و شرایع است و این تمام در رسول اللہؐ بود محلے لطفے و نرمی کہ باید کردن انجا لطف و نرمی کردے و آنجا کہ شدت و سختی باید کردن آنجا شدت و سختی کردے تا آنکہ گفتند و اغلظ علیہم رسول اللہؐ قصاص میفرمود اقامت حدود میکرد قطع ید و رجم و شفقت بر عامۂ خلق۔ خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم این بود پس او وضع الشئی مواضعہا کردے عایشہ رضی اللہ عنہا ازین گفت خلقہ القران۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم

باحبکم الی واقربکم منی مجلسا یوم القیمۃ قالوا بلی قال احسنکم اخلاقا الموطون اکنافا الذین یالفون ویولفون" فرمود باصحاب شمارا خبر دہم از کسے کہ میان شما بمن محب تراست و فردائے قیامت بمن نزدیک تر باشد ایشان گفتند آرے یارسولؐ اللہ از و خبر دہ گفت میان شما در خلق نیکو تراست و آنانکہ کنف ایشان پے سپر آدمیان است یعنی اخلاقے نیکے و مزاجے نرمے و آنانکہ با مردمان الفت گیرند و مردمان با ایشان الفت گیرند این ہر دو جملہ بیان احسنہم اخلاقا ہست این نمیگویم کہ رزیل و ذلیل باشند خیر باہمہ عزت و وقار آلِف باشند و مالوف باشند۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سُوٓء الخلق شوم و شرارکم اسوءکم اخلاقا" رسولؐ اللہ فرمود سوء خلق شوم است یعنی صاحب خلق بد ہیچ وقتے نیاساید و دیگراورا کسے دوست ندارد مادر و پدر او از و متنفر باشند خاصہ دیگرے۔ و شرارکم اسوءکم اخلاقا و بدترین شما کسے است کہ او خلق بد دارد۔

قولہ "وقال ابوبکر الکنانی رحمۃ اللہ علیہ التصوف کلہ خلق فمن زاد علیکم فی الخلق زاد علیکم فی التصوف" کتانی گوید کہ تصوف ہمین خلق است کہ ہر کہ خلق بیشتر و خوبتر کند و او تصوف او دادہ باشد یعنی تصوف را بکمال او رسانیدہ بود۔

قولہ "ومن اخلاقہم الحلم والتواضع والنصیحت والشفقت والاحتمال والموافقت والاحسان والمدارات والایثار والخدمت والالفت والبشاشت والفتوت والکرم وبذل الجاہ والمروت والجود والتودد والعفو والصفح

والسخا والحیا والوفا والتلطف والبشر والطلاقت والسکینت والوقار والدعاء والثناء وحسن الظن وتصغیر النفس و توقیر الاخوان وتبجیل المشایخ والترحم علی الصغیر والکبیر واستقفار ما منه و استعظام ما الیه" این ہمہ متفرق بالا گفتہ شدہ است اما من نیز جا بجا بعض الفاظ را شرح کنم۔ الحلم انحصار نفس است در امرے کہ موجب غضب باشد باوجود قدرت صرف غضب۔ والتواضع فرونہادن مرتبہ نفس است باہیچ خودے یا از خود کمترے باوجود شرف وفضل۔ والنصیحت بالا گفتہ ام۔ والشفقت داخل نصیحت است اما نصیحت عام است وشفقت خاص مرد مذکر بر چوبی[1] شود سخنے بر مردم بگوید کہ آن نصیحت است واین کہ بر یار خود ویا برادر خود ویا بر پسر خود نصیحتے کنی این شفقت است۔ والاحتمال اے تحمل جفاے کسے را تحمل کنی باوجود آنکہ قوت مکافات باشد والموافقت وموافقت در کارے کہ مزید ہر یکے باشد و دیگر اقل بارے امرے مباحے باید اما جوہر مرد در موافقت آنجا پیدا شود کہ در نفس موافقت ضررے ومشقتے شود۔ والاحسان احسان نیکی کردن بشرط آنکہ محسن را این نظر نیست احسان طبیعت اوست این احسان در غایت مدح وثنا است۔ والمدارات مدارات نرمی کردن در کارے کہ از روے شرع وروش صوفیہ ومعاملات این قوم مباین نباشد۔ والایثار اختیار کردن دیگرے برائے چیزیرا کہ ترا در آن شرفے وفضلے واحتیاجے باشد باین ہمہ برادر دینی را مقدم داری در آن شئے را او را اختیار کنی حکایت ابوالحسن نوری وآن ایثارے کہ او داشت در کتب سلوک مسطور است اگر اینجا بنویسیم ترجمہ دراز شود۔ والخدمت خدمت کند

---

[1] غالباً مراد از منبر چوبی است۔

مر کسے راکہ او قرین اوست یا کسے راکہ از و برتر است و اگر دونے را خدمت کنی این خدمت نیست این رحمت و شفقت است۔ والالفت الفت یعنی معیشت او بر صفتے نباشد کہ مردمان با و الفت نگیرند و با ایشان الفت نگیرد و انچنین کہ کسے با او الفت نگیرد و با کسے الفت نگیرد یا دیوانہ باشد یا مردودے۔ البشاشت بشاشت با وجود ہمہ کراہیت کہ در دل باشد یا پشینہ آنچنان ظاہر شود کہ او بداند کہ من مراد ایم و مقصود ایم۔ والفتوت کہ فتوت جوانمردی را گویند و صوفیان ہمچنین گویند فتوت اینست کے انصاف دہی و انصاف نہ طلبی۔ محمد حسینی چنین گوید انصاف دہی و انصاف نہ طلبی و از طلب انصاف محو و فانی باشی۔ والکرم کرم نیکی کردن با کسے کہ از و وقتے ترا امید نیکی نباشد۔ وبذل الجاہ بذل جاہ چنانکہ دو یار مرد معظم این ہم سر خود را با فرود تر خود را در مجمع مردم بیگانہ ریاست و وجاہت او را دہد و خود را فرو تر او کند این بذل جاہ است۔ والمروت مروت اینست کے در باب تو احسان کردہ باشد و تو ہم بر و بہ احسان پیش آئی۔ والجود جود جوانمردی کردن بے آنکہ از کسے ترا نیکی رسیدہ باشد و تو بر و بخششے کنی و از و توقع مدح و ثنا نہ کنی۔ والتودد تو دو بستم دوست داشتن است دل صوفی جز خدا کسے را دوست ندارد اما با مردم معاملے بظاہر کند کہ ایشان بدانند کہ میخواہد دوست ایشان گردد۔ والعفو والصفح عفو و صفح ہر دو قریب است اما عفو عام است و صفح خاص۔ والسخا سخا قرین جود است اما فرق است سخا جائے باشد کہ اقتضائے طبعی باشد و جود عامتر با آنکہ خدایرا جواد گویند سخی نہ گویند۔ والحیا حیا انحصار باز داشتن نفس است از چیزے کہ شریعۃً و طریقۃً و عادۃً و مروۃً مذموم است والوفاء وفا از مروت اخص است والتلطف تلطف ہم از قبیل جود و سخا است و تلطف بزبان باشد و با قدام بخیرے باشد

والبشر بشر قرین بشاشت است۔ والطلاقت بطلاقت کشادگی روا ست۔
والسکینۃ قرین وقار است سر حادثہ و ہر جاہلے و ہر مرغے کہ طبع انسان بدان از دست
میرود مضطرب می گردد و صاحب سکینہ او ست کہ در اینچنین حالات از دست نرود۔
والوقار گفتیم سکینہ نزدیک وقار است۔ والدعاء للمسلمین ومن
جفا علیک وانت تدعوا له۔ والثناء علی الاحوال مع انهم یجفوا
علیه وکل بالشبه منهم یظن فی نفسه انه احق به وانهم فی جفائهم
علی الحق۔ وحسن ظن وحسن ظن مرد اگر از یکے ناشائستہ منکرے
بیند ہفتاد محمل خیر انگیزد و اگر با این ہم محمل خیر نیابد ملامت بر خویش کند کہ تو حسن ظن
نداری ہر برادر مومن بدگمانی۔ وتصغیر النفس وتوقیر الاحوال
نفس خود را ہمہ وقت خوار دارد و نفوس برادران دین را تعظیم و توقیر کند۔
وتبجیل المشایخ یعنی آنانکہ بر تکرمہ شیخوخت مجلس ایشانست یا خود پیران را
ہر کہ در عمر او بزرگ است او را حرمت دارد۔ والترحم علی الصغیر
والکبیر این سخن بالا گذشت مطلوب این دارد کہ لطف و رحمت او بر ہمہ باشد۔
واستصغار ما منه ہر چہ از تو بکسے رسد اگرچہ ان شئے عظیمے بودہ باشد تو
آن را حقیر دانی۔ واستعظام ما الیه و آنکہ از کسے حقیرے بتو رسد تو آن را
عظیم دانی۔

قوله "وسئل سهیل بن عبد الله عن حسن الخلق
فقال ادناه الاحتمال وترک المکافات والرحمت للظالم
والدعاء له هذه اخلاق المتصوفین" سہیل بن عبداللہ را از
حسن خلق پرسیدند کہ شما حسن خلق کرامی گویند گفت کمترین حسن خلق این است یا
نزدیک تر بطبع ایشان خلق است کہ جفاے از کسے بر تو رسد و تو آنرا تحمل کنی

ن الصوفیہ

ومکافات نکنی وکسے کہ بر تو تعدی کند تو بر و رحمت کنی با آنکہ شخصے است کہ وصف او ظلم است اگر بر تو کرد ے تو بہ بخشی و بر و ہبہ کنی و اگر بر دیگر کرد تو از خدا بخواہی کہ او را توبہ دہد و براے او را از خدا خیر خواہی و از خدا او را این خواہی کہ خدا او را از ظلم باز دارد و دیگر آنکہ خدا او را باز آرد و بیامرزد این کہ گفتیم اخلاق متصوفہ است

قولہ "لا ما قالہ وارتکبہ المتشبہون فانہم سمّوا الطمع ارادۃً وسوء الادب اخلاصاً والخروج عن الحق شطحاً والتلذذ بالمذموم طیبۃ واتباع الہوا ابتلاءً والرجوع الی الدنیا وصولاً وسوء الخلق صولۃ والبخل شکادۃً و بزّادۃ اللسان ملامۃ وما ہذا طریق القوم" نہ اینچنین است کہ آن قوم کہ متشبہ بصوفیان اند زیرا چہ این متشبہان صوفیہ کارے بطمع کنند و آنرا ارادت نام نہند و بد خلقی را اخلاص نامند گویند ما نفاق نگویم و از حق برون آیند و سخنے بلند گویند چنانچہ بایزید و جنید گفتند و آنرا شطحیات نام کنند و لذت بمذموم گیرند و آنرا طیبت نام کنند و ہوا گرفتار باشند و آنرا ابتلا من اللہ نامند و میل بدنیا کنند و در دنیا فرود آیند و این را وصول باللہ نام کنند و گویند ما آنیم کہ اسباب دنیا و فرود آمدن در دنیا ما را مانع نیست زیرا چہ ما از اہل صالیم و بد خلقی را صولت نام نہادہ اند جملہ چنانچہ یکے بحقیقت کند این ہمہ از قبیل است کہ سوء الخلق اخلاصاً و بخل را شکادۃ نام کنند سخنے و حفظ و از غیر محل نگہ داشتن و بیاد گوئی را ملامت نام نہادہ اند یکے زبان کشادہ ہذلے و ہذیانے بیگوید و او را می نکوہد و این را ملامت دینی نام می نہند و این رہ صوفیان نیست۔

قولہ حکی ان ابا یزید البسطامیؒ قال لبعض اصحابہ قم بنا الی ہذا الذی شہر نفسہ بالزہد فقصدہ

فوجد اٰہ خارجاً من دارہ الی المسجد فنظر ابو یزید الیہ وقد رمی بنخامۃ الی جانب القبلۃ فقال لصاحبہ ھذا لیس بمامون علی ادب من اٰداب الشریعت فکیف مامون علے مایدّعیہ من مقامات الاولیاء فرجع ولم یسلم علیہ"

حکایت می آرند کہ شخصے در ایام ابو یزید رضی اللہ عنہ شہرہ بزہد و ولایت شد ابو یزید بایارے گفت بخیز با ما کہ بہ بینیم آن شخص را کہ نفس خود را بزہد و ولایت شہرت کردہ است آمدند بر وے اتفاقا آن شخص بقصد مسجد برون آمد و آب بینی خود را بہ سمت قبلہ انداخت ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ بایار خود گفت کہ این مرد بادبے از آداب ظاہر مامون و مصوّن نیست پس چونہ تصدیق داشتہ شود بچیزے کہ او آن را دعویٰ می کند از قسمت زہد و ولایت بایزید باز گشت و بر و سلام نکرد بباید دانست

مصرع

چو معاملہ ندارد سخن آشنا ندارد

آرے بر باطن جز خدا مطلع نہ اما ظاہر حکایت از باطن میکند۔

فصل ۲۱

قولہ "واما المقامات فانما مقام العبد بین یدی اللہ تعالیٰ فی العبادات قال اللہ تعالیٰ "وَمَا مِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ" اما آمدیم معاملتے کہ بندہ با خدائے خویش بسر می برد آنرا مقام نامند اکنون مقام بضم میم ہم باشد و بفتح ہم ہر دو از روئے عربیت صحیح است ہر یکے را مقامے معلوم یعنی ہر چہ او را مستقیم دست دادہ است آنرا بسر بردہ است

آنرا معلومے نامند ہیچ یکے نیست از ما کہ او مقامے معلومے ندارد۔

قولہ "واولہا الانتباہ وھو خروج العبد من حد الغفلت" واول چیزے کہ از مقامات است بندہ را ابتداءً روئے می نماید آن بیدار شدن بندہ است از حد غفلت ہر چہ خوش می آمد میکرد از ان غفلت بیدار شد کہ این کار کہ میکنم خوب نیست۔

قولہ "ثم التوبۃ وھو الرجوع الی اللہ تعالی من بعد الذھاب مع دوام الندامت وکثرت الاستغفار" اول انتباہ گفت بعد از انتباہ توبہ یعنی او از خواب غفلت بیدار شد و آن بیداری او را بدین آورد کہ از موجب غفلت بدر شود درین قضیہ در آید کہ از گنہہ توبہ کند و روے بطاعت آرد توبہ چیست الرجعت من الذنب الی الطاعت از گنہہ باز گشتہ است و بطاعت روئے آوردہ این توبہ است یعنی بعد از انتباہ توبہ و توبہ چیست کہ باز گشت بسوے خدا کند و از ان گنہہ کہ باز گشتہ بود باید کہ ہمہ وقت از ان پشیمان باشد و باید کہ خواہش آمرزش از خدا بسیار باشد یکو سخنے است کہ شیخ می فرماید اما ما اینچنیں میگوئیم کہ از گنہہ باز گردد و بطاعت چنان مشغول شود کہ از گنہش یاد نیاید چنانکہ جنید رحمۃ اللہ علیہ میگوید التوبہ ان تنسی ذنبک۔

قولہ "ثم الانابت وھی الرجوع من الغفلت الی الذکر" و بعد از توبہ انابت است یعنی از گنہہ باز آید و بذکر خدا مشغول شود۔

قولہ "وقیل التوبۃ والانابت الرغبۃ" گفتہ اند توبہ از رہبت ترس است یعنی خوف حق موجب شود برائے توبہ را و موجب انابت رغبت است رحمت خدا و بدیدار حق۔

قولہ "وقیل التوبۃ فی الظاھر والانابت فی الباطن"
بعضے گفتہ اند توبہ در ظاہر باشد و انابت در باطن یعنی موجب توبہ ظاہر است
و موجب انابت باطن۔

قولہ "ثم الورع وھو ترک ما اشتبہ علیہ" چون
انابت قوت گیرد ورع رو نماید ورع شود ورع چیست ہر چہ نسبتے بحلال می برد
و نسبتے بحرام می برد و نسبتے بمکروہ می برد این را صوفیان ترک آرد صوفیان این را
ورع گویند۔

قولہ "ثم محاسبۃ النفس ھی تفقد زیاداتھا
من نقصانھا وما لھا وما علیھا" پس ورع محاسبہ نفس است یعنی
با نفس حساب کند و اعمال و افعال او با وے شمرد کہ در گذشتہ چہ کردہ است
و در نقد وقت چہ میکند و اگر از انہا است کہ از ان کارہا کہ خدائے تعالیٰ بر آن راضی
نباشد از ان توبہ و استغفار کند و بر نفس چیزے سختے نہد تا بار دگر بر آن سو نرود و اگر
از انہا است کہ خدائے تعالیٰ و مصطفےٰ بر ان راضی باشند ہمواره زیادت کند
و شکر خدا بجا آرد و خواہد کہ قدمے از ان پیشتر رود شیخ می فرماید کہ بجوید کہ زیادت دین
او در چیست و نقصان دین او در چہ و اگر زیادت دین است و نقصان دین است
ہر دو گفتہ آمدہ ام۔

قولہ "ثم الارادت وھو استدامت الکد وترک
الراحت" سپس این ارادت است شیخ ارادت را تفسیر کرد کہ ارادت آنست
کہ ہمارہ در رنج باشد و ترک راحت کند اما تو بدان کہ این ارادت نیست اما از
ارادت این آید ہر کہ را ارادت شد او را دوام کد و ترک راحت لابد است اما ارادت
اینست طلب حق در سر افتد و شش جز خدا را نخواہد این را ارادت نامند و لابد ہر کرا

این صفت شد دوام کد و ترک راحت ملازم حال اوست۔

قولہ "ثم الزھد و ترک الحلال من الدنیا والغروف عنھا وعن شھواتھا" چون آن ارادت استقامت یابد زہد رو بنماید شیخ تعریف زہد کرد کہ زہد اینست کہ ترک حلال کند مالے کہ حلال است و شہوتے کہ حلال است ولذتے کہ حلال است آنرا ترک آرد و این زہد است یعنی نفس را از حظوظ او باز دارد چون ہمہ را ترک آرد پس این چہ آید فقر آید۔

قولہ "ثم الفقر وھو عدم الاملاک وتخلیۃ القلب مما خلت عنہ الید" شیخ تعریف فقر کرد کہ ملکے برو نماند و از آنچہ دست خالی است دل در طلب آن نباشد حاصل اینست کہ فقر عبارت از نیستی است و این نیستی تا بکجا کشد۔

قولہ "ثم الصدق وھو استواء السر والاعلان" ازین ثم و ثم از شیخ این معلوم شد کہ شیخ را در گر تراخی مطلوب نیست اگرچہ از بالا دو سہ جا معلوم شدہ بود اما چون ثم الصدق گفتہ معلوم شد کہ صدق تراخی مرتبہ ندارد۔

قولہ "ثم التصبر وھو حبس النفس علی المکارہ وتجرع المرارات وھو آخر مقامات المریدین" بعد ازین تصبر باشد۔ تصبر تکلف در صبر است یعنی مرد مالک صبر نیست خود را بستم در صبر می آرد و شیخ میگوید تصبر چیست کہ نفس او حامل دشواریہا شود چنانچہ گاوے بارے گران را برگیرد و ہر جا کہ تلخے است نفس آنرا بیاشامد این تصبر کہ شیخ میفرماید آخر مقامات مریدان است اگرچہ ہمہ مقامات صفت مریدان است اما از مریدے بمریدے تفاوتے ہست ازین مرید مبتدی مراد است۔

قولہ "ثم الصبر وھو ترک الشکوی" بعد ازین صبر است

صبر اینست کہ آنجا یعنی در تصبر تکلف بود اینجا مالک این کار شد شیخ می فرماید کہ صبر چیست کہ شکایت از خدا نکند و یا شکایت از رنج نکند۔ محمد حسینی میگوید اگر شکایت برین صورت است بیان لطف معشوق و اظہار قوت و قدرت او بر نفس و این شخص را مخصوص کردن بدین دولت اینچنیں شکایت این صورت شکایت است در معنی شکر باشد۔ دیدہ ام معشوقے عاشق را سنگسار کردہ و عاشق آن سنگہا را در آستین انداختہ بدان افتخار میکند کہ امروز دوست من مرا بدین دولت مخصوص کردہ و دیگر چنین ہم باشد کہ محبوب حاضر باشد و محب باو ے گوید کہ تو با من چنین کردی و چنین کردی تو چہ می گوئی کہ این شکایت درد است یا حکایت لذت ضربت معشوق و استجلاب شفقت معشوق۔

قولہ "ثم الرضا وھو التلذذ بالبلوی" گفتم کجا صبر و کجا رضا و میان صبر و رضا بوادی و جبال است و خنادق و اعماق نہ اینچنیں است کہ چون این را گذاشتی بعد ازان آید این نیست۔ گفتہ ام صبر یحاظ ھذا علی الملاء و فی مجمع من الناس کہ مرا مقام رضا فہم نشد و آنچہ رضا است ذایق آن نشدم۔ اگر برائے بلیات را بر نفس من گیرند من گویم من ذایق آن رضا ام چنانچہ من در عدم شکوی گفتم اما فوت محبوبے و فقدان مطلوبے و استتار تجلی و مبتلا شدن بتجلیات قہری و باز ماندن از مقصود و محبوب کہ با من ہمہ وقت بخلوت نشستہ باشد محمد حسینی بدین ملحوظ نیست۔

قولہ "ثم الاخلاص وھو اخراج الخلق عن معاملۃ الحق" اخلاص ویژہ شدن است از جملہ مقاصد و مطالب از ہمہ چیز برہنہ شدہ بدوستی او پایندگی استقامت گرفتہ۔ آنکہ از دوزخ خوفے دارد این قوم او را مخلص نگویند و آنکہ امید بہشتے دارد این طایفہ او را مخلص ننامند سخن

بیشتر و پیشتر است اما نمی گویم گوشہا تحمل استماع آن ندارد و دلہا را بصیرت فہم آن نہ

قولہ "ثم التوکل علی اللہ تعالیٰ وھو اعتماد علیہ بازالت الطمع عمن سواہ" شیخ میفرماید توکل چیست کہ اعتماد بر خدا کند در صحت و مرض و در فقر و غنا و کذلک فی جمیع الامور باید درین اعتماد و طمع بغیر خدا نباشد و آنکہ اصل ایمان است کہ اگر خیرے و شرے فاقہ و فقرے و صحتے و مرضے برسد جز از خدا نباشد اینقدر ہمان مومنان را است اما ازالہ طمع عمن سواہ این را توکل نامند۔

فصل ۲۲

قولہ "واما الاحوال فانہا من معاملات القلوب وھو ما یحل بہا من صفاء الاذکار" احوال از نعوت و صفات دل است این را تعلق جز بدل نیست و آن حال چیست آنچہ از صفاے اذکار در دل فرود می آید آنرا حال می نامند چنانچہ خوف و رجا و شوق و غیر این این را حال گویند حال بتشدید لام مشتق از حلول حال فرود آینده مشد دلبود بکثرت استعمال مخفف شد و دیگر گویند حال مشتق از تحول است چنانچہ وجد از توجہ حال را دوام نیست تحول دارد ضرورت گفتند مشتق از تحول است۔

قولہ "قال الجنید الحال نازلۃ بتنزل بالقلب ولا تدوم" جنید گفت حال فرود آینده ایست از غیب بدل فرود می آید و دوام بدو بقا ندارد۔

قولہ "فمن ذلک المراقبۃ وھو النظر لصفاء الیقین

الی المغیبات" ازان موجبے کہ احوال پیش می آید یکے ازان مراقبہ است وآن مراقبہ عبارت ازچیست وآن نظر یقینے درستے صافے ہست بر چیز محققے کہ پیش آن چیز ہست واز تو غایب تو دل را در طرف آن شے میداری کہ آن حاضر وقت تست مثلاً یقین است کہ باری تعالیٰ موجود است وبصفات کمال حاضر وشاہد است تو نظر بدین میداری کہ او حاضر وقت من است وشاہد وقت من است ومرا می بیند وہم ہمچنین مغیبات دیگر چنانچہ جنت ونار ووجود شیخ یا وجود پیغامبر۔

قولہ "ثم القرب وھو جمع الھم بین یدی اللہ تعالیٰ با لغیبت عما سواہ" قرب نزدیک ما اینست کان تلازم قلبك بانه مع کل شئی لا بمقارنة وغیر کل شئی لا بمزایلة اما شیخ مصنف میفرماید کہ قرب عبارت ازین است کہ دل را با خدا حاضر کنی اینچنین کہ از دیگرے غایب باشی۔ این عین مراقبہ است اما شیخ اینچنین میفرماید جمع آوردن برائے این مقصود را این مراقبہ است بعد ازان کہ جمع شود این قرب است۔

قولہ "ثم المحبت وھی موافقت المحبوب فی محبوبه ومکروھه" محبت چیست ما میگوئیم المحبت ارادت القلب لرویت جمال المحبوب بشدة الاشتیاق ورعایت اسباب الحصول اما شیخ میفرماید کہ موافقت محبوب میکند در محبوب او ودر مکروہ او این سبب میگوید سبب مراد میدارد زیرا چہ ہر کہ کسے را دوست میدارد در محبوب او ودر مکروہ او موافق باشد۔

قولہ "ثم الرجا وھو تصدیق الحق فیما وعد" خوف ورجا را بالاگفتہ ام واین از احوال مراقبہ است مرد مراقب خدایرا حاضر وناظر میداند وامیدے می بردو بیمے ہم میکند۔

قولہ "ثم الخوف وھو مطالعۃ القلب لسطوت اللہ تعالی و نقماتہ" وخوف اینست اورا قریب دانستی واز سطوات قہر او ترسان باشی۔

قولہ "ثم الحیاء وھو حصر القلب عن الانبساط" حیا ہم از لزوم حضور اوست حیا غالب شود بموجب حضور محبوب ہر آئینہ از جملہ ناشائستہ باز ماند و دیگر عجب نباشد کہ در گداز آید کہ من کیم و کیستم و چیستم کہ در محضر او باشم۔

قولہ "وذلک لان القرب یقتضی ھذہ الاحوال فمنھم من ینظر فی حال قربہ الی عظمت اللہ تعالی وھیبتہ فیغلب علیہ الخوف والحیا ومنھم من ینظر الی الطاف اللہ تعالی وقدیم احسانہ فیغلب علی قلبہ المحبت والرجاء" شیخ حصر قلب گفتہ است اما انحصار باید گفت زیرا چہ حیا انفعالی است نہ فاعلی حصر القلب عن الانبساط این تقاضا کرد کہ ہر چہ خوش آید بگوید و ہر چہ خوش آید بکند و چنانچہ خوش آید بنشیند چون حیا غالب آید از ینہا ممتنع گردد خواجہ من ہیگفت اول کہ شیخ من یعنی شیخ نظام الدین مرا مراقبہ فرمود ممکن نبود کہ زانو بالا کنم بنشینم کہ او تعالی حاضر و ناظر من چونہ بے ادبی کنم زانو بالا کردہ بنشینم و ہمبرین بنا چندگان روزے طعام و آب ماندے تا بعضے امور بشری مزاحم حال من نشود۔

قولہ "ثم الشوق وھو ھیجان القلب عند ذکر المحبوب" والشیخ فقال ھیجان القلب عند ذکر المحبوب لفظۃ الذکر زاید ھیجان قلب المحب لیس مما یسکن ساعۃ فاما عند ذکر المحبوب اکثر یکے فارسی گفتہ است بیت

چہ پنداری کہ مہرت از دل عاشق رود دیرون چو مہر و مبتلا میرد چو خیزد و مبتلا خیزد

قولہ "ثم الانس وھو السکون الی اللہ تعالیٰ والاستعانۃ فی جمیع الامور" والانس ملازمۃ المحب فی شھود المحبوب وقد جری علیہ الازمان والآنات فیکن قلب المحب بوجود المحبوب حتی یذھب منہ الورع والحشمۃ فیجری علیہ بما لا یلیق بحال المحبوب اتاہ وستے باشد آنچنین کہ دل محب سنگین گردد تا آنکہ خوف محبوب و حشمت محبوب از دل برود و شاید برو گستاخی کند و دلیری کند بحالتے کہ لایق حال او نیست۔ قصہ بر رُخ و موسیٰ شنیدہ باشی السکون الی اللہ جید فان السکون الی المحبوب و انچہ ما گفتیم کلام شیخ متضمن آن است فا سکن والاستعانۃ خارج است۔

السکون الی اللہ تعالیٰ و السکون الی المحبوب

قولہ "ثم الطمانینۃ وھی السکون تحت مجاری الاقدار" الطمانینۃ وھی السکون تحت موارد المحبت کان ما کان رضاً ام کرھا لطفاً ام قھراً قرباً ام بعداً ای الامر منفوض الی المحبوب فلیفعل ما شاء و ہر چہ باشد باشد اگر مفعول رضا بوصال دہد و اگر بقہر و از غضب از خود دور دارد عطا کند چیزے بہ بخشد و یا منع کند محب را بدان آرام قرار باشد از محبت ہیچ فتورے و نقصانے پیدا نیاید۔

قولہ "ثم الیقین وھو التصدیق مع ارتفاع الشک" ما گفتہ ایم الیقین ماخوذ من یقن الماء اذا استقر یقین آنست استقرار آنکہ ہست کہ تحت محب بمحبوب رسیدہ باشد و از جمال و از جلال و از عزہ کمال مشاہدہ کردہ بچشم خود پس آن او را علمے باقی ماند این علم را علم یقین گویند و جزاین ہر کہ چیزے را یقین

نام نہند تو بدان آن یقین نیست شک و گمان البتہ آن یقین بظن باز آید و شیخ میفرماید یقین چیست تصدیق شود آنچہ کتاب اللہ و کتاب رسول اللہ گفتہ است آنرا تصدیقے شود کہ شک درمیان نباشد و آنچہ ما گفتیم سخن شیخ محیط آنست اگر محب صفت محبوب کند پس آنکہ بدو رسیدہ باشد و بر ہمہ او اطلاع یافتہ اگر کسے باوے حکایت محبوب او کند و باوے حدیث جمال و کمال او کند محب آنرا تصدیق دارد این قصد یقے باشد کہ دران تصدیق ہیچ شکے نیست۔

قولہ "ثم المشاهدة وهي فصل ما بين رويت اليقين ورويت العين لقوله عليه السلام اعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك وهو آخر الاحوال ثم يكون فواتح ولوايح ومنايح تحفوا العبارت عنها وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا"

سپس این مشاہدہ است مشاہدہ حالتے را گویند کہ آن حالت کہ درمیان این دو حالت است دل چیزے را چہ شناختہ بہر چہ شناختہ و دیدن بعیان بچشم سر یا بہ چشم دل این حالتے کہ میان این دو حالت است این را شیخ مشاہدہ نام نہادہ اما مفہوم ما اینست انوارے از غیب ساطع شود کہ بدان انوار ظہور ذات محبوب گردد این را مشاہدہ نامند۔ شیخ این فصلے کہ میان رویت یقین و رویت عیان برائے آنرا قول رسول اللہ را حجت آورد و رسول اللہ فرمودہ است۔ اعبد اللہ کانك تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراك معنی اینست کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میفرماید کہ خدائے را پرست اینچنین پرست گوئی تو می بینی او را زیرا چہ اگر چہ تو او را نہ بینی ولے او شاہد و حاضر است ہمچنان باش کہ می بینی۔ شیخ این را مشاہدہ نامدا ما میگوئیم اگر بریں وصف ملازمت کند بحتمل دولت مشاہدہ روے نماید و آن مشاہدہ آخر احوال است پس آن فواتح باشد فواتح جمع فاتحہ است یعنی

کشادہا باشد و نمودارہا باشد و لوائح جمع لائح است چیزے روشن شود بر رود بعد ازان این پیدا شود و منائح جمع منحہ است منحہ عطیہ را گویند یعنی دریافت عطاہا باشد بخششہا باشد کہ ازان حکایت نتوان کردن۔ این منائح و این لوائح و این فواتح از آنہا است کہ در عبارت در نیاید عبارت اینجا جفا میکند چہ کند بیچارہ کہ اینجا تقریر وفا نمیکند وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ لَا تُحْصُوْھَا واگر بشمرند نعمتہاے خدایرا شما در حساب نتواند آورد۔

فصل ۲۳

قولہ "فی ذکر اختلاف المسالک" اختلاف مسالک است ہریکے بر ہے میرود اما مقصود یکے است تعالیٰ ولیکن رہے است کہ آن طرف ابرار است و رہے است کہ آن رہ بتجلی و کشف و ظہور اسرار است گزاردن و خواندن و گرسنہ و تشنہ را طعام و آب دادن و برہنہ را جامہ نو پوشانیدن و دیگر ابواب بر این ہمہ حسنات است کہ بہ استعمال این اعمال امید آن باشد چون خداوند قبول فرماید و صاحب فاعل را نیت تجلی جمال و کشف جلال بودہ باشد خداوند سبحانہ و تعالیٰ کسے را بر دگمارد کہ او را در آن رہ برد کہ روے مقصود نماید اما اذکار و مراقبات و تجلی و تخلی و ربط قلب بشیخ این طرف اخیار و احرار است ہر کہ درین رہ رود بہ ارشاد پیر باشد البتہ مراد او بدامن مقصود افتد اکنون بدانکہ راہ ہا مختلف آمد و مقصود واحد ابواب بر وحسنات مقصود نیند اما گفتیم چون این قبول افتد و مراد نیت حصول و وصول بودہ بود خدا بروے کسے را گمارد تا آن رہ نماید۔

قولہ "والمقصود واحد والمقاصد مختلفۃ لاختلاف

احوال القاصدین ومقامات السالکین" راہ ہا رفتن بسیار و مقصود ہمان یک چنانچہ کعبہ از اطراف و آفاق عالم خلقے سیر سلوک میکنند برائے زیارت کعبہ را و مقصود ہمان کعبہ است امامردمے باشند کہ بہ عنقریب میرسند و مردمے بہ بعید۔

قولہ "فمنہم من سلک طریق العبادت ولازم الماء والمحراب واشتغل بکثرت الذکر والنوافل وواظب علی الاوراد" چنانچہ گفتیم مردمے باشند کہ بہ بندگی خدا مشغول باشند و کار ایشان ہمان باشد کہ با وضو متوجہ کعبہ باشند۔

قولہ "ومنہم من سلک طریق الریاضات والمکابدات وقہر نفس وا لمخالفات" و مردمے باشند کہ مشقتے بینند مجاہدہ کنند ان عن آب کم کنند و طعام کم کنند و تنہا باشند۔

قولہ "ومنہم من سلک طریق الخلوت والعزلت طلبًا للسلامت من المخالطة" ہمانکہ گفتیم شیخ نوعے دیگر بیان میکند خلوتے گیرد و عزلتے گزیند سلامتی ورزد نا خلق در گفت و گوے نیفتد۔

قولہ "ومنہم من سلک طریق السیاحت والاسفار والاغتراب عن البلدان وخمول الذکر" و بعضے این اختیار کردند کہ سیاحت و سفر روندہ و از جائے بجائے روند و ذکر ایشان در میان مردم نباشد۔

قولہ "ومنہم من سلک طریق الخدمت وبذل الجاہ للاخوان وادخال السرور علیہم" و بعضے این کردہ اند خدمت اخوان کردن و بذل جاہ خویش کردن این نیز رہے است از برائے وصول را و ازین بالا گفتہ آمدہ ام۔

قولہ "ومنہم من سلک طریق المجاہدات

و رکوب الاهوال و مباشرت الاحوال" این نیز همان است که بالا گفتیم۔

قوله "و منهم من سلك طريق اسقاط الجاه عند الخلق و قلت الالتفات اليهم و قلّت الاشتغال بخيرهم و شرهم"

ن تزدد

گفتیم این راهم هر که در خلوت شست و روئے از مردم گردانید او از خیر و شر خلق ایمن باشد۔

قوله "و منهم من سلك طريق العجز و الانكسار كما قال الله سبحانه و تعالىٰ وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِهِمْ خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَيِّئًا ط عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ"۔ این سخنے که شیخ گفت و این جزوے که شیخ باز فراط فرمود با آن جمله کلیاتے که شیخ گفته است باید که این با آن همه باشد و اگر نه بے این جزوے آن همه کلی بهیچ کار نیاید وَاٰخَرَ سَيِّئًا ط عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّتُوْبَ عَلَيْهِمْ و طایفه دیگر اند که عمل صالح را با عمل سیه خلط کرده اند بدین گناهان خویش اعتراف دارند هر آئینه چو اینچنین باشد عجز و انکسار ملازم حال ایشان باشد۔

قوله "و منهم من سلك طريق التعليم و المسايلة و مجالسة العلماء و سماع الاخبار و حفظ العلوم" این که با علما

ن موصل

شنیند و از اخبار و آثار مطلع شوند و بدان غبطتے گیرند این نیز موصّل است اگر نیتے باشد اینجا بشنود که جنید چه کرد که بواسطه آن بمقصود رسیده کذلک شبلی و بایزید و نساج و مشایخ دیگر این نیز همان کند امید باشد که روے مقصود بیند۔

قوله "و كل طريق محتاج الى موافق و دليل ياخذ به فيه ليسلم من الحيرت و الفتنة" هر رهے که محتاج بدین

ن یحتاج ن موافق

شود کہ دلیلے می باید دانستن و توان گفتگو کنند آن دلیلے در حیرت و فتنہ نیندازد۔

قولہ "قیل لبعض المشایخ ان فلانا رجع فقال ما اراہ رجع الا لوحشۃ الطریق منّی قلت سالکیہا" صوفی را گفتند کہ فلان در رہ تصوف آمدہ بود و باز بعادت خویش باز گشت او گفت من این نمیدانم سبب باز گشت او مگر آنکہ او رہ درست نیافت از رہ او را موحش شد ضرورت باز گشت

فصل ۲۴

قولہ "فی ذکر قولہم فی فضل العالم قال اللہ تعالی شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ بدأ بنفسہ و ثنی بالملیکۃ وثلث باھل العلم" یعنی فضل دارد کہ حق تعالیٰ گفت شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ معنی آیت خدائے تعالیٰ گواہی داد بر نفس خود بنفس خود کہ او تعالیٰ نیست خدا مگر او و ہمبرین فرشتگان و خداوندان علم گواہی دادند و این گواہی است ثابت و مستقیم باعدل شیخ این سخن برائے این آورد کہ باری تعالیٰ نخست شہادت خود بعد ازان شہادت فرشتگان خود بعد ازان خداوندان علم۔ خداوندان علم را سیوم جا ذکر کرد از و پس این مرتبۂ بلندے و شرفے عظیمے باشد۔ ازین اولو العلم مراد انبیاء و تابعان ایشان کہ علما باللہ اند۔

قولہ "و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلماء ورثۃ الانبیاء" و رسول اللہ گفتہ است علما وارثان انبیا اند۔

میراث برشے باشد کہ آن خاصہ مملوک و موروث منہ باشد و آن جز علم باللہ نیست اینجا این آید کہ وارثان انبیا جز علما باللہ نباشند و وارث را نسبتے باید با موروث منہ نسبتے خاصے باید و اگرنہ میراث نبرد مال او در بیت المال گرد آید۔

قولہ "وقال علیہ السلام فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم" رسول اللہ فرمودہ است کہ فضل عالم عامل بر عابد جاہل برین مثل است چنانکہ فضل من بر کمترین شما۔

قولہ "وقال علیہ السلام الناس رجلان عالم و متعلم و سایرھم ھمج" و رسول اللہ گفتہ است یعنی مردمے کہ در حساب آیند دو یرا توان گفتن کہ آدمی است دو نوع اند یکے آنکہ علم دارد و دوم آنکہ می آموزد و جز این دیگر مردم لا یُعَبَّرُ بہ یعنی لا یعتد بہ چیزگمسے کہ بر دہن خرے نشستہ باشد۔

قولہ "وقیل العلم روح والعمل جسد" ہمچنین گویند کہ تن زندہ و متحرک ماشی و قائل و باصر و ناطق بواسطہ روح است چون روح نباشد مردارے افتادہ است جمادے افتادہ است عمل برین ماند گوئی روح علم است و ما گفتہ ایم العلم بدون العمل وبال والعمل بدون العلم محال۔

قولہ "وقیل العلم اصل والعمل فرع" گفتہ اند کہ علم بیخ درختے ماند و عمل بشاخ آن درخت بیخ بے شاخ باشد اما شاخ بے بیخ نہ باشد اما اگر بیخ باشد و شاخ نہ باشد و مقصود از بیخ ہمان شد۔

قولہ "وقد فضل الجھور من مشایخنا العلم علی المعرفۃ والعقل لان اللہ تعالی یوصف بالعلم ولا یوصف بالمعرفۃ والعقل" شیخ میفرماید جمعے از پیران ما علم را فضل دادہ اند بر عقل زیرا چہ

ن وعلی العقل

خدائے تعالیٰ را عالم گویند عاقل نگویند از سبب آنکہ اطلاق علم بر وکنند و عقل نہ زیرا چہ عقل نسبتے بہ طبیعی غریزی دارد و ھو تعالیٰ عن ذلک و عقل گفتہ اند جوھر لطیف مرکب فی بنیۃ الانسان و این با خداوند تعالیٰ چہ نسبت دارد۔

قولہ "ولان العلم حاکم علی العقل والحکم للعقل علی العلم" زیرا چہ علم حاکم بر عقل است بسیار چیز باشد کہ عقل ادراک حقیقت آن نکند علم حاکم آن شود چنانچہ مثلاً نکاح و طلاق عقل گوید بہ لفظے تحریم و بہ لفظے تحلیل و او فہم نکند بخواہد تسویہ کند علم حکم کند بروے کہ یکے حلال و دیگرے حرام فعلی ہذا حاکم علم آمد نہ عقل۔

ن فکذلک العقل لا ینفع الا بالعلم

قولہ "وقیل لا ینفع العلم الا بالعقل بل لا یحصل العلم الا بالعقل" و گفتہ اند اگر با عقل علم نباشد عقل نفع نکند بلکہ زیانکار آید۔

قولہ "قیل لبعض الحکماء متی یکون الادب یضر قال اذا کان العقل ناقص" حکیمے را پرسیدند کہ ادب کے زیانکار آید گفت آنجا کہ عقل ناقص باشد۔

ن انقص

قولہ "وقیل الادب صورۃ عقلک فحسن عقلک کیف شئت" و گفتہ اند ادب صحیح کہ بحل خود باشد صورت عقل تست۔

قولہ "ومن فضل العلم ان الھدھد مع قلت عقل وفطرت اجاب سلیمان علیہ السلام مع علو مرتبۃ بصولت العلم وقوتہ احطت بما لم تحط بہ مع قلت الاکراث بتھدیدہ و وعیدہ" ہم ہمین فضل علم را کہ ہدہد با چندان ضعفے و صغرے کہ او دارد پرندہ از بسیار پرندگان خورد تر بکدام برآمدگی

وخود نمائی گفت کہ اَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ یعنی بقوتِ علم گفت باوجود آنکہ چندان شرف وفضل سلیمان علیہ السلام دارد تا آنکہ سلیمانؑ با او در غضب بود و میگفت بگویم تا پر ہائے او برکنند وجفت ویرا از وے جدا دارند قصد اینست مہتر سلیمان علیہ السلام ہدہد را بر محل او حاضر ندید در غضب شد کہ اورا بگویم ذبح کنند یا عذابے سختے کنم کہ عذاب سخت را گفتہ اند یگان یگان پر او برکنند و یا اورا از جفت دور دارند و یا از قرب دور کنند عقاب را در طلب او فرستاد و ہدہد بر سلیمان می آمد کہ عقاب ملاقات شد عقاب خواست بگیرد گفت مرا مگیر من ہم بر سلیمانؑ میروم بر سلیمانؑ آمد سلیمانؑ استکشاف حال او کرد کہ کجا بودی او گفت اَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ ہر چند سلیمانؑ در غضب بود و او در محل گنہ گاران بود بقوت علم سخنے گفت وجوابے داد کہ جز بقوت علم نباشد یعنی من چیزے دانستم کہ تو نمی دانی۔ باقی قصہ مشہور است۔

فصل ۲۵

قولہ "فی ذکر اداب ہم فی محاورا تہم وہو ان یقصد بکلامہ النصح والارشاد وطلب النجات وما یعود نفعہ علی الکل ولا یکلم الناس الا علی قدر عقولہم" اینکہ صوفیان یکدیگر محاورہ کنند وسخنے گویند با کبیرے ویا با نظیرے ویا با صغیرے وباید کہ نیت محاورہ این باشد کہ در کلام خویش مقصود اینک خواہی پیشینہ باشد ونیت نمودن راہ حق باشد وطلب نجات باشد یعنی از طرفین نصح یا نظیرے است ارشاد با صغیرے است طلب نجات با کبیرے است و الیتہ سخنے گویند کہ

نفع او بر ہمہ باز گردد و اگر چہ کبیر است و اگر چہ نظیر است و اگر چہ صغیر است و سخن بامردمان نگویند مگر بر قدر فہم ایشان اگر چہ تو گوئی و آن در فہم پیشہ آن سخن بلند و بیشتر است باید کہ آنچنان گوئی کہ او را استنکارے و استبعادے و استجارے از تو نشود و ترا در گفتار رجز ترغیب و ترقی پیشہ نباشد۔ شخصے است کہ از صحبت متعلمان جامل طبع واز محضر مذکران خود رائے ہمتش کند گشتہ و بیشتر مطلوبے نمانده تو خواہی کہ او را ازاین مزبلہ وازین خاک صلصال بیرون آری باید کہ بصفتے نصح کنی بیرون آری نہ آنکہ چنان گوئی سخن او در آنجا چفیدہ تر شود و گرفتار ماند اگر تو با من باشی بدانی کہ من بکدام طریق و بکدام تدبیر این گرفتاران وا ماندہ و در رائے چفیدہ را چہ گونہ برون می آرم۔

قولہ "قال علیہ السلام نحن معاشر الانبیاء امرنا ان نکلم الناس علی قدر عقولھم" شیخ برائے اثبات مدعائے خویش راین حدیث می آرد کہ اُمرنا ماکہ ما موریم و ماکہ گروہ پیغامبرانیم سخن بامردمان براندازۂ عقل و فہم ایشان گوئیم۔

قولہ "ولا یتکلم فی مسئلۃ الا ان یسئل عنھا واذا سئل اجاب علی قدر السایل" و مسئلہ کہ نہ پرسند در مسئلہ سخن آنرا چیزے نگویند۔ حاصل این باشد کہ سکوت باید کہ از نطق بیشتر باشد ما زایرے کہ می آید اگر چہ او چیزے نپرسد با وے چیزے می باید گفت زیرا چہ آمدن او ہمین دلیل برسوال اوست و اگر کسے پرسد بر قدر پرسندہ سخن گوید۔

قولہ فقد حکی عن الجنیدؒ انہ قیل لہ یسأ لک السایل عن مسئلۃ فتجیبہ بجواب ثم یسئلک آخر عن تلک المسئلۃ فتجیبہ بجواب آخر فقال علی قدر السایل یکون الجواب" و حکایت آرند کہ کسے از جنیدؒ مسئلہ پرسید او آنرا

جوابے فرمودے دیگرے ہم ازان مسئلہ پرسیدے اورا جوابے گوئی دیگر گفت جواب براندازۂ سائل است اگر مبتدی است جواب او از ابتدا گویند و اگر منتہی است از انتہا گویند و اگر عامی است میرسد باوئے سخن مذکران و متعلمان گویند

قولہ "واذا سئل لا یسئل الا عن مقامہ فلا یتکلف مالم یبلغہ ولا یتکلم فیما لم یبغلہ استعمالہ" ادب سایل اینست کہ ہرچہ پرسد از اندازۂ مقام خود پرسد و در سخن تکلف نکند و دران چیز کہ خود نمی پرسد سخن دران نگوید کہ در استعمال او نیست۔

قولہ "وقد قیل یجوز ذلک فقد قال رسول اللہ ربّ حامل فقیہ الی من ھو افقہ منہ ولا یبدل العلم الا لاھلہ" و بعضے گفتہ اند شاید سخن گویند کہ از فہم پیشینہ بالاتر باشد زیرا چہ رسول اللہ گفتہ است بسا باشد کہ حامل فقیہے باشد کہ آن فقیہ محمول را بکسے رساند کہ او از و فقیہ تر باشد۔ اینجا دو سخن است یکے این کہ او بکسے رساند کہ از و فقیہ تر است اگر این حامل حظے نگرفت فا ما محمول الیہ حظ خواہد گرفت و دیگر این حامل فقہ سخن فہم نکرد و بکسے رسانیدہ کہ او فہم کرد او بیان کرد این بدان مستفید گشت و دیگر چو سخن بر معانی است کسے کہ عارف این معانی است باد سخن را بصحرا نہند جہانے ازان سخن نفع گیرند و بذل علم۔ یک دو بیتے ازان او حدّ کرمانی است اینجا مناسب می آید

مثنوی

کناسان را مبخش مشک و عنبر — بر خوک مبند زر و زیور
گاو و سگ و خر سخن چہ داند — گو سالہ زکن مکن چہ داند
یک محرم راز را بچنگ آر — پس جملہ جہان بزیر سنگ آر
بر اہل ہنر چو میغ می بار — واز خلق سخن دریغ می دار

قولہ "و قیل ابذل العلم لاھلہ و بغیر اھلہ" و این ہم گفتہ اند بر اہل و بر غیر اہل علم بذل کن شاید کہ میان این نا اہل آن یکے اہل علم شود۔

قولہ "فالعلم امنع جانبا من ان یصل الی غیر اھلہ ولا یتکلم بین یدی من ھو اعلم منہ" علم خود چیزے است کہ او را ہمہ چیز ہا مانع تر است کہ بر نا اہل رسد و کسے کہ دانا تر باشد پیش او سخن گفتن ادب نباشد"

قولہ "سئل ابن المبارک مسئلۃ" بحضرت سفیان و قال انا لا نتکلم عند الاستاذین" عبداللہ مبارک را سخنے پرسیدند سفیان حاضر بود عبداللہ گفت کہ من پیش استادان سخن نگویم۔

قولہ "و قال بعضھم لا یحسن ھذا العلم الا لمن یعبر عن وجدہ و ینطق عن فعلہ" و بعضے گفتہ اند کہ نشاید کسے سخن گوید تا ذایق نباشد اگر گوید از حال خود گوید و از ذوق خود گوید۔

قولہ "و قیل من لم ینتفع بسکوتہ لم ینفع بکلامہ" او نفع نتوان گرفتن از سکوت از کلام او ہم نفع نتوان گرفت زیرا چہ سکوت مرد عارف سالک جز بحضور مقصود نیست چو او سلوک محضور دارد نفع او را اندازہ کجا است و دیگر محلے کہ سلوک باید او انجا سکوت میکند دیگرے نفع میگیرد کہ درین محل سکوت میباید کردن و دیگر سکوت اہل دل بوقار است و بواسطۂ قطر دل باسرار است ہر آئینہ سکوت اینچنین نافع تر باشد۔

قولہ "و من الاداب ان لا یتکلم فی العلم قبل اوانہ فیتولد منہ آفات تقطعہ عن الفوائد" ہمانکہ بالا گفتہ است از حال خود گوید و از افعال خود گوید و دیگر سخن دانند ما گفتن آن سخن را آوانے

باید برائے آنرا حکایت جنید و سری کہ جنید سخن نمی گفت شنیدہ باشی۔

قولہ "ویحذر کل الحذر ان یطلب الجاہ والمنزلۃ عند الناس وحطام الدنیا فیکون ممن لا ینفعہ اللہ بعلمہ" واحتراز کند چنانکہ احتراز کردن باشد کہ درین گفتار اسرار وسلوک مطلوب از جاہ ومنزلتے نباشد شیخ یحذر کل الحذر گفتہ است زیرا چہ بسیار مردمان درین بلا گرفتار اند۔

قولہ "وقد استعاذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من علم لا ینفع" ورسول اللہ از علمے کہ نفع نگیرد پناہ بخدا میکرد وگفت "اللھم انی اعوذ بک من علم لا ینفع وقال علیہ السلام من طلب العلم لیمازی بہ العلماء او یجاری بہ السفہاء او لیصرف بہ وجوہ الناس فلیتبوأ مقعدہ من النار" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است ہر کہ طلب علم کند برائے آنکہ ستیہش با علما کند ومجادلہ ومحاورہ با سفہا کند یا علم برائے آنرا طلب می کند کہ او را جاہے شود کہ مردمان میل بسوے او کنند انجنیں کسے گو جائے گیر نشست خود را در دوزخ۔

قولہ "ویجتہد فی استعمال ما یسمعہ ویعلمہ" وجہد آن کند کہ می شنود ومیداند در عمل آن باشد۔

قولہ "فقد قیل کل من سمع شیئا من علوم القوم فعمل بہ صار ذلک حکمۃ فی قلبہ وینتفع بہ السامعون وکل من سمع ولم یعمل بہ کان ذلک حکایۃ یحفظہا ایاما ثم ینساہا" وگفتہ اند ہر کہ سخنے بشنود از سخنان اہل سلوک وبر آن عمل کند آن سخن در دل او حکمت گردد وگفتہ اند حکمت چیست کہ علم با عمل

باشد و دیگر حکمت گردد یعنی بواسطۂ آن او بر بسیار چیز مطلع شود و آنکہ او را علمے شود و بر آن عمل نکند سخنے بود کہ در ین گوش آمد و در ان گوش رفت۔

قولہ "وقیل الکلام اذا خرج من القلب وقع فی القلب واذا خرج من اللسان لم یجاوز الاذنین" این سخن در گوینده است یعنی اگر گوینده از اہل دل است سخنے کہ او گوید بر دل سامع اثر کند چنانچہ گفتہ اند مصرع

سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

قولہ "حکی ان الشبلیؒ قال للجنیدؒ کم تنادی علی اللہ تعالی بین یدی العامۃ فقال اما انادی علی العامۃ بین یدی اللہ تعالیٰ فقال قوم افشوا سرارھم بالحظوظ والبصائر بالحظوظ انی لھم الی ذکر اللہ سبیل" شبلی گفت مر جنیدؒ را کہ چند ندا کنی خدائے را بر عامہ خلق جنیدؒ گفت من عامہ را بر خدائے ندا میکنم نہ خدا را علمہ حاصل کلام این است خدائے را بر عامہ نمی آرم عامہ را بر خدا می برم پس گفت قومے اسرار خویش را بحظے فاسش کردند یعنی با او خلط دادند و فکر ہائے خویش را بنظارہ دادند ایشان را بحقیقت چہ رہ باشد۔ حاصل ہر چہ بہ حظ و لحظ مختلط شد او بخدا کجا رہ برد و نہ پرسی کہ حظ این جہان و آن جہان زیرا چہ امرے معلوم است۔

قولہ "وقیل للثوری لم لا تکلم علی اخوانک فقال لانھم فی سفر الوحشۃ" از سفیان ثوری پرسیدند کہ چرا با صحاب خویش سخن نمیگوئی گفت چہ گویم کہ ایشان در سفر وحشت اند یعنی ایشان در سفر دنیا اند و بخدا با وحشت۔ حاصل سخن این آمد کہ سخن با کسے گویند کہ او طالب و راغب باشد۔

قولہ "وحکی ان الشبلیؒ قال فی مجلس الجنیدؒ للہ فقال ان کنت حاضرا فھو ترک الحرمت وان کنت غائبا

فالغیبت حرام" شبلی در مجلس جنید اللہ گفت جنید گفت اگر تو در وقت گفتن اللہ باخدا حاضری پس این گفتن تو اللہ ترک ادب باشد زیرا چہ بعادت معلوم است کہ شخصے کہ معظم باشد بادشاہے و امیرے و خانے و شیخے و امثال ایشان و تو بگوی کہ اے سلطان و اے امیر و اے خان و اے شیخ آنکہ این گفتار بے ادبی باشد و اگر تو از و غایبی یعنی با او بحضور نہ و یا او از تو غایب است از انچہ تو شاہد حضور او نہ انچنین غیبتے حرام باشد۔ اینجا گویند ہر چند کہ گوینده اللہ در حضرت است یا حضور است و او یا حاضر است اگر از نا مرادی خویش و از دوری خود کہ با حضور مراد او نیست این گفتار اللہ ترک ادب نباشد زیرا چہ این درماندہ تنگ آمدہ خرابے است کہ از خرابی خویش فریاد میکند زیرا چہ این نالہ است از دوئی کہ یگانگی ممکن نیست بہیچ وجہے شنیدہ

وبینی وبینک انی یزاحمنی فارفع بحودک انی من البین

سخنے از عاشقان برین باشد چنین ہم باشد کہ در صورت مجاز معشوق در کنار عاشق باشد و عاشق در آنحالت از دوئی جدائی نالد میدانم کہ این باریک سخنے است تو این را فہم نکنی۔

قولہ" وسائل ابوبکر الشبلی للجنید مسئلۃ فقال یا ابابکر بینک وبین اکابر الناس عشرۃ الاف مقام اولہا محو ما ابتلیت بہ" ابوبکر شبلی مسئلہ از توحید از جنید پرسید جنید گفت میان تو و میان بزرگان این کارده ہزار مقام است مسئلہ از مقامے کہ تو پرسیدی اول آن دہ ہزار محو این مقام است عبارت از دہ ہزار مقام مراد اینست ہر نفس و ہر زمان ترا محو میباید شد باز بصحو میباید آمد اگر ہزار دہ ہزار سال عمر تو باشد و این ہر بار محو میشوی و بصحو می آئی و ہنوز روے حقیقت از پردہ استتار برون نیامدہ باشد۔ سخن اینجا بسیار است سخن لطیف است اما ترجمہ دراز می شود۔

فصل ۲۶

قولہ "واما الشطحیات المحکیۃ عن ابی یزید وغیرہ فذلک عند غلبۃ الحال وقوت السکر وغلبات الوجد فلا قبول لہا ولا رد" واما شطحیات را از شطح گرفتہ اند شَطَحَ اے اِذْ تَفَجَّرَ یعنے محققان راحقیقت برایشان تجلی کرد کہ قوت ایشان از ایشان بر دسخنانے از ایشان زاد از روے محل شرع بعید مینماید واز روے حقیقت بیان کردن آن متعسر زیرا چہ سخن باریک ولطیف وہم بزندقہ والحاد میرود آنرا رد نکنند نگویند کہ ہذیان وخرافات است ونامشروع است این نگویند وہمچنین قبول نکنند ہمچنین کہ از الحاد واباحت غمے نباشد این سخنان راہم بدیشان بگذارند این کلمات راہم بدیشان تسلیم کنند ہرکہ وافق خود است خواہد دانستن وہرکہ اجنبی است از رہ گذرے اورا قدمے نباشد تا زیان او نشود تا زیانکار دین او نشود۔ وآنکہ گفتہ اند کہ این سبحانی ما اعظم شانی وانا الحق گفتن حکایت عن اللہ باشد وایم اللہ کہ این سخن زیادہ نیست سخن ایشانرا ہم بدیشان بگذارند سخن اینست کہ عبداللہ انصاری گفت بگوش دل بشنو عبداللہ بیابانی عمرے بود ورطلب آن زندگانی رفت برابوالحسن خرقانی آنجا خورد آب زندگانی چندان خورد کہ نہ او ماند نہ خرقانی چگونہ بود این آئی دانی۔

قولہ "قال سہیل بن عبداللہ العلم ثلثۃ علم من اللہ وہو علم الظاہر کالامر والنہی والاحکام والحدود وعلم مع اللہ وہو علم الخوف والرجاء والمحبت والشوق وعلم باللہ

وھو علم بصفاته و نعوته" سہیل عبد اللہ تستری گفتہ است علوم سہ
یعنی جز این را علم ننامند۔ علمے کہ از خداوند آمدہ است یعنی مصدر او حق است
تعالی و آن علم شرایع است او فرمودہ است چنین کنید و چنین نکنید علم شرایع است۔
و علم با خدا است یعنی ہر کرا از جمال او و از جلال او از لطف او و از قہر او مشاہدہ شد
و او از ان نصیبہ گرفت ہر آئینہ از لطف رجا آید و از قہر خوف آید و از جلال ہیبت
آید و از جمال محبت آید و آن ذاتے است کہ این صفات لازمہ آن ذات است۔
و علمے است کہ بخدا است و آن علمے است بصفات او و نعوت او کہ صفات او عین
ذات است یا غیر ذات او و یا صفات او اضافی است یا حقیقی۔ جز این سہ ہر علمے کہ
باشد آنرا علم ننامند۔

قولہ "و قیل علم الظاھر علم الطریق و علم الباطن
علم المنزل" و گفتہ اند یعنی علم ظاہر علم طریق است بیاموزند صوم و صلوٰۃ و خلوت
صحبت صمت ذکر و مراقبہ این علوم علوم ظاہر است و علم باطن آنکہ بذات و صفات
او تعلق دارد و چون بدان رسید آن علم منزل است۔

قولہ "و قیل علم الباطن مستنبط من علم الظاھر
و کل باطن لا یقیمہ الظاھر فھو باطل" و گفتہ اند علم باطن مستنبط
از علم ظاہر است یعنی اصل او است و این نتیجۂ خلاصۂ او ہر علم باطن کہ مستنبط از علم
ظاہر نباشد آن علم اعتبارے ندارد۔ علیکہ بباطن سالک آید و آن مخرب علم ظاہر
بودہ باشد بر مقتضاے او رفتن خرابی دین بود این بیت موافق این سخن است

بیت تا ظن نبری کہ ہست این رشتہ دو تو یک تو است ز اصل و فرع بنگر تو نکو

رشتہ طولے دارد و ہر دو را باعتبار و نسبت فرود و بالا نامند و چون ہر دو را یکجا کردند
مثال قاب قوسین او ادنی اینجا پیدا آید۔ لاحول ولا قوت الا باللہ کجا افتادم فرع

با اصل برابر است و فرع منشا راز اصل است و از اصل مقصود فرع است و اگر ہر دو جمع نشود نسبت بطلان برند۔

قولہ "وقیل من سمع باذنیہ حکی ومن سمع بقلبہ وعی ومن عمل بما سمع فقد اھتدی وھدی" وگفتہ اند ہر کہ سخنے بگوش شنید پس فہم او را بدل عزت نیاورد او از ان حکایت کند پس ندانند کہ چہ شنیدم و چہ گفتند و چنانچہ ازین مردم قصاص و مذکر شنیدہ باشی و ہر کہ بدل خویش شنید و آن یاد کرد و فہم کرد بدل داشت و ہر کہ شنید و بدل داشت و بدان عمل کرد او کسے است کہ خود رہ راست یافت و دیگر یارہ راست برد۔

قولہ "وقیل العالم یھتف بالعمل ان لم یجبہ ارتحل" وگفتہ اند علم گوئی ندا میکند بعمل و ہر کہ او را اجابت کرد ان علم گوئی ندا می کند بعمل و ہر کہ او اجابت نکرد علم باو نماند یعنی ہر کہ عمل نکرد آن علم از و رفت تا گوئی رفتہ

قولہ "وقیل العلم ادراک الشئ علی ما ھو بہ" وچنین گفتہ اند کہ علم او را نامند کہ بدانچہ اوست مدرک آن شوند۔

قولہ "والعقل بصیرۃ وقوت فی القلب ومنزلتہ فی القلب بمنزلۃ النظر من العین یفرق بھا بین الحق والباطل والحسن والقبح" وعقل بینائی است در دل و قدرتے است در و چنانچہ چشم است عبارت از چشم دیدن اوست نہ آن پیغولہ و حلقہ و حدقہ و ہمچنیں دل عبارت از ان مضغہ صنوبری اوست بینائی کہ دارد فہمے کہ دارد دل آنرا نامند بحقیقت دل آنست و ہم بدان بصیرت است کہ میان حق و باطل تفریق نمیتوان کرد

قولہ "وقیل العالم یقتدی بہ والعارف یھتدی بہ" وگفتہ اند بعالم اقتدا کنند زیرا چہ او علم حلالے و حرامے منہے و مکروہے دانستہ است

بگفت او اقتدا کنند و بعارف رہ راست یابند یعنی رہ خدا و اطلاع بر اسرار او بہدایت عارف یابند۔

قولہ "وقیل العلم ما شہدتہ خبرا و العقل ما شہدتہ حسا" وگفتہ اند آنچہ چیزے بشنوی آن علم است و آنچہ بحس دانی آن عقل است عقل حس را واسطہ می سازد و برائے فہم چیزے را پیشتر راست رود و جا بجا غلط ہم خورد۔

قولہ "وقیل المورع لا یخدع و العاقل لا یُخْدَع" وہمین گفتہ متورع متقی بر کسے خداع نکند و بر عاقل کسے خداع نتواند کرد۔

قولہ "وقیل العقل ما یباعدك عن مواقع المہلکات" وگفتہ اند فعل عقل این است کہ ترا آنچہ مہلک دین تو باشد ازان نگہہ دارد۔

قولہ "وقیل اصل العقل الصمت و باطنہ کتمان الاسرار و ظاہرہ الاقتداء بالسنۃ" وگفتہ اند کہ بنیاد عقل اینست کہ ساکت باشی تا آنکہ گفتہ اند من سکت سلم و من سلم نجا مگر آنکہ گفتن آن ترا فریضہ باشد این ظاہر عقل آمد کہ گفتیم۔ باطن او آنست کہ ہر سرے کہ باشد آنرا بپوشد و آنکہ سر را نپوشد خود را فضیحت کند و ظاہر عقل اینست کہ اقتدا بسنت کند زیرا چہ رسول اللہ اعقل الناس بود ہر رہے کہ او رفت آن سالم ترین راہ ہا است ہیچ کس در آن رہ زیان دنیا و دین ندیدہ است۔

قولہ "وقیل اذا غلب الہوی توارى العقل" گفتند چون ہوا غالب شود عقل پوشیدہ گردد عقل حال مآل بیند ہر چہ عاقبت او بخیر باشد عقل آن فرماید و آن سو برد و چون ہوا غالب آید بندے در پائے او افتد آن سو رفتن ندہد۔

قولہ "وقیل اذا اردت ان تعرف العاقل من الاحمق فحدثہ بالمحال فان قبل فاعلم انہ احمق" وگفتہ اند چو خواہی عاقل را از احمق بدانی بر و حکایتے محالے گو و اگر آن حکایت را او قبول کرد بدان کہ احمق است مثلاً یکے حکایت کند کہ دریک آوند آب و آتش میباشد و یکے قبول کند بدانکہ احمق است۔

قولہ "وقیل من احتجب الی شئ من علومہ فلا تنظر الی عیوبہ فان نظرت الی عیوبہ حرمت برکت الانتفاع بعلومہ" وگفتہ اند ہر کرا بعلم او محتاج شوی باید کہ نظر بہ عیب او نکنی۔ ترا مقصود علم است و بنال علم باش در عیب او کجا افتادہ زیرا چہ اگر تو نظر بہ عیب او کنی از نفع علم او محروم مانی۔

فصل ۲۷

قولہ "فی ذکر ادابہم فی حال البدایت" اینجا سخنے است می باید دانست۔ طالب را مہم ترین کارہائے طلب اینست کہ طالب دست در دامن ہادی مرشدے زند و باید میان مرشد و مُنذِر تفرقہ تواند کرد این نیک مشکل است زیرا چہ ہر کہ بر سجادہ شیخوخت نشستہ است کارش جز این نیست کہ مردمان را از حرمان و ہجران انذار کند و بحصول مقصود و بشارت دہد و مواجب و اسباب ہر دو را در بیان آرد و این کلام ایشان است کہ گفتیم سکین طالب مبتدی را نیک مشکل است کہ میان ایشان ہادی و مرشد کیست و مُنذِر و واعظ کہ شاید قبول خلق و اختلاف علما ہمہ بر منذر و واعظ بیشتر باشد میگویم نیک بختے باشد بے آنکہ میان اشخاص

تفرقہ تواند کرد اتفاقاً بتقدیر اللہ کہ دست او بر دست مرشدے و ہادیٔ افتد و این انقیادے و طاعتے کہ آمدہ است آنرا بسر بردکارش بجائے رسد کہ او خود حکایت خود برکس نتواند کرد از بس کہ شئے بس لطیفے است و آنچہ وصف شیخے کہ شیخ مصنف گفت بدین تبیین میان اشخاص نمی شود این وصف بدین منذر بیشتر است کہ شیخ میفرماید۔

قولہ "اول ما یلزم المرید بعد الانتباہ من غفلۃ ان یقصد الی شیخ من اہل زمانہ موتمن علی دینہ معروف بالنصح والامانت عارف بالطریق فیسلم نفسہ بخدمتہ ویعتقد ترک مخالفتہ ویکون الصدق حالتہ" اول چیزے کہ بر مرید واجب است بعد از انکہ از خواب غفلت بیدار شود قصد کند مردے را کہ شیخ زمانہ او بودہ باشد کہ او امین باشد در دین خود و معروف است کہ نیک خواہی مردمان می کند و کارے بہ امانت می کند و شناسندۂ رہ سلوک است خود را بدو سپارد و اعتقاد کند کہ آن نکند کہ در آن مخالف پیر باشد گفتم بیچارۂ مسکین طالب کہ داند کہ این عارف بطریق است کہ خود را بخدمت او تسلیم نماید و آن ہمہ کارہا کہ باشد باید کہ مرد صادق باشد الغرض این ہمہ بر منذر موجود و لیک ہادی مقصود مفقود۔

قولہ "ثم یلزم الشیخ ان یعرفہ کیفیت الرجوع الی اللہ تعالی ویدلہ علی طریقۃ ویسہل علیہ سلوکہا ویعلمہ شرایع الاسلام مالہ وعلیہ" پس واجب باشد شیخ را کہ او را شناسائی کیفیت سلوک کند نماز گذارون میفرماید و بفرماید چہ گونہ گذارند و کذلک تلاوت و کذلک نشستن در خلوت و تلقینات دیگر و رہ نماید مرید را بسوئے خدا و این مقدم است از کیفیت سلوک و چندین کسان با خود دانند کہ خدایرا یافتیم و نیافتہ

باشد بلکہ ازان رہ در مشام شان بوئے نرسیدہ است و پیر باید کہ بر مرید آسان کند نماید رہ را تا او را تَوَحُّشے و تَنَفُّرے نشود و بیاموزد او را شرایع اسلام از چیزے مراد را کہ حق است بر و طالب کسے است کہ این چیز ہا را مرتب کردہ بعد ازان قدم در رہ طلب نہادہ است زیادتی سخنے است کہ شیخ میفرماید۔

قولہ "واولی الاشیاء الیہ قبل کل تصفیۃ المطعم والمشرب والملبس لانہ بذلک یجد الزیادۃ فی حالہ" بہترین چیز ہا کہ پیر مرید را فرماید تصفیہ ماکل و مشرب و ملبس او باید کہ از حلال باشد و اگر زمانہ است کہ حصول حلال تعسرے دارند باید کہ ماکل آنمقدار باشد کہ نسبت بمخمصہ برند و ملبس بہ ستر عورت و ستر را بہ پوستے بستہ کند و اگر اینقدرش ہم میسر نیست بارے رہ را نگذارد دست و پائے بزند اگر درین حالت اجلش در یابد عجب نباشد کہ فردا آمنا و صدقنا جزائے او مقصود او باشد بدانی کہ بہوا خود را باز دادن و از رہ باز گشتن کار مسلمان نیست مثلاً دو نفرے مطلوب بے مشتہیئے را میخورند یکے میگرید و میخورد و یکے میخندد و میخورد این کہ میگرید و میخورد نباشد ہمچو اوئے کہ میخندد و میخورد و ہم ہمچنین آنکہ او لقمہ خورد بستاند و یکے لقمۂ بزرگ باید کہ مرید در تصفیہ کوشد زیرا چہ در تصفیہ مطعم و مشرب و ملبس طالب مزیدے در حال خویش می بیند۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم طلب الحلال فریضۃ علی کل مسلم بعد الفریضۃ" رسول اللہ فرمودہ است طلب حلال فریضہ است بر ہر مسلمے بعد فرائض خمسہ نشاید طالب را کہ از خاعنان نفس کند البتہ در ان کوشد کہ او حلال خورد و اگرنہ قدر ما یقیم صلبہ

قولہ "وقال بعضہم طلب الحلال فریضۃ علی الکل

وترك الحلال فريضة على هذه الطايفة الا على حد الضرورت"
بعضے صوفیان ہمچنین گفتہ اند بر ہمہ طلب حلال فریضہ و بر طایفہ صوفیان ترک حلال
فریضہ زیرا چہ ایشان گفتہ اند زہد عبارت از ترک حلال است و زہد امرے لابدی
ایشان است کہ بے زہد رہ طریقت ہیچ وجہے منتشی نشود۔ صوفی را چہار صد
دینار فتوح رسیدہ او در حرم کعبہ نشستہ بود آن تمام بقسمت داد او خود صایم
بود و نماز شام را شخصے دید کہ او در بادیہ میگردد کہ مگر چیزے را یا بد ہمانرا قوت سازد
آن شخص باو گفت اگر یک درمے نگہ می داشتی برائے قوت بکار آمدے
گفت راست می گوئی اگر می دانستم کہ من تا این زمان زندہ خواہم ماند ہمچنین
می کردم کہ تو می گوئی ہمچنین کس ترک حلال فریضہ باشد کار او نقد است
مگر آنکہ آن وقت باشد کہ اگر او این حلال را استعمال نکند و ہلاکت بینہ او باشد۔

قولہ "ثم قضاء ما ضيع من الفرائض ثم رد المظالم على اهلها لقوله عليه السلام رد دانق من الحرام يعدل عند الله سبعين حجة مبرورة" سپس آن فریضہ کہ او بجائے نیاوردہ است آنرا بگذارد و پس حق کسے برو باشد آنرا بدو باز گرداند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ است اگر کسے یک دانگے از حرام بمالک او باز دہد عند اللہ تعالیٰ این رد مقابلہ ہفتاد حج مقبول باشد۔

قولہ "وما كان عليه من ضرب وجرح وقطع فالقصاص وما كان من غيبت او نميمة او شميمة فالاستحلال والاستغفار لصاحبها" و اگر کسے را او زدہ است یا جراحتے کردہ است و کشتہ است اینجا بقصاص بایستد آنچہ بر دیگرے کردہ است بر و ہمان کنند۔ آرے شرع ہمین باشد جزا این و گر نیست اما آنکہ قتلے کردہ است و سپس آن طالب گشت

اکنون این را بقصاص باید ایستاد و طلب کند که او خود نماند و اگر غیبتے گفتہ است و اگر دشنامے داده است عذر آن بخواہد و استغفار کند و برائے او را آمرزش خواہد۔

قولہ "ثم معرفت النفس وتادیبہا بالریاضات ولہا صفتان انہماک فی الشہوات وامتناع عن الطاعات فیروضہا بالمجاہدات وہی فطم النفس علی ما اوفہا وحملہا علی خلاف اہویتہا ومنعہا من الشہوات ویاخذہا بالمکابدات وبجرع المرارات وبکثرۃ الاوراد واستدامت الصوم والنوافل من الصلوۃ مع القدم علی المخالفات وقلہا عن قبیح العادات" پس آن شناخت نفس است بدین کہ او ہرگز نخواہد کہ بر راست رود کہ بدان رہ رہ بخدا برند البتہ کثر روی و پس افتادگی و کاہلی کردن شیوۂ اوست و او را ادب کند کہ این شیوہ از و بر و در است پیشہ گیرد و ہر وقتے کہ در و کثری بہ بیند بر و سختی بنہد و مر نفس را خاصہ این دو صفت است او میل دارد در شہوات و باز آمدن دارد از طاعات او را ریاضت کند آنچنین انہماک در طاعت شود و امتناع از شہوات شود و این نوع چہ ریاضت دست ندہد و ریاضت او چیست آنچہ او خواہد خلاف آن کنند حاصل این گفتیم و شیخ رہ این می نماید کہ استدامت او را در صوم کند کہ چو نفس را کارے دایمی شود و او خو پذیر است ہمہ ان انس گیرد و گفتہ اند ھی النفس تتعود ما عولتہا۔

قولہ "ویجتہد ان یتعوض عن النوم سہرا وعن الشبع جوعا وعن الرفاہیت بؤسا فیکون حینئذ من جملۃ التائبین المختصین بمحبۃ اللہ تعالی قال اللہ تعالی اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ" و جہد کند کہ بجاے

خواب بیداری باشد و بجائے سیری گرسنگی و از خوشی دشواری و از نرمی سختی عادت گیرد و این ہمہ شداید صفت از آن طالب است کہ باختیار و حکمت درین راہ وے آمدہ است و آنکہ او مبتلا و عاشق و مشتاق است او کسے است کہ خواب بطبیعت او از و بریدہ است کو روے گرسنگی وقتے نمی بیند و رفاہیت و بوس از و بچند فرسنگ گریختہ است و بعد ازان کہ بر صفات ریاضات مذکور شود اینچنین کسے را از طالبان حق گیرند کہ خدائے تعالیٰ گفتہ است بتحقیق خدائے تعالیٰ دوست میدارد آن مردم را کہ ساعۃً فساعۃً بخدا باز میگردند و ظاہر و باطن خویش را بمبالغہ پاک میدارند۔

قولہ "و قال النبی صلی اللہ علیہ و سلم الشاب التائب حبیب اللہ و یکون من الذین یبدل اللہ سیئاتھم حسنات"

رسول اللہ علیہ السلام فرمودہ است کہ آن جوانے کہ بازگشت بخدا دارد او محب خدا است یا محبوب خدا است اکنون شیخ شاب گرفتہ است کہ رسول اللہ شاب گفت زیرا چہ جوانرا ساعۃً فساعۃً مزاحم اوست او آن مزاحمت را دفع میکند برین کہ روے بخدا می آرد و رسول اللہ شاب گفتہ است زیرا چہ طالب شہوات اند و چو او از ان طایفہ باشد کہ خدائے تعالیٰ سیئات او بحسنات بدل کردہ است و ہوا ہائے او سیئات او بود آن شاب را کہ رجوع بخدا کرد و ہوا را از خود دفع کرد پس ہمچنین شد کہ خداوند تعالیٰ سیئات او بحسنات بدل کرد۔

قولہ روی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال لیمنین اقوام انہم اکثر وا من السیئات قیل من ھم یا رسول اللہ قال الذین یبدل اللہ سیئاتھم حسنات" ابو ہریرہ رضی

روایت کردہ است از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ او گفتہ است قومے باشند کہ فردا آرزو برند کاش مارا سیئات بسیار بودے صحابہ پرسیدند یارسول اللہ کیانند ایشان کہ فردا آرزو کنند کہ اے کاش مارا سیئات بسیار بودے رسول اللہ فرمود ایشان آنانند کہ خدائے تعالیٰ سیئات ایشانرا بحسنات بدل کردہ است ہر آئینہ ہر نفسے کہ نفس کسے خطرۂ سیئہ اورا مزاحم شد او در آن رجوع خدا کرد و خدا بمقابلۂ آن او را جزا ہا داد سیئات او را بحسنات بدل گردانید ضرورت دیگران آرزو می برند کہ کاش مارا سیئات بسیار بودے۔

قولہ "و یکون من جملۃ المختصین بدعوت حملۃ العرش فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک الایۃ فلقد عظم اقدارھم اذ جعل حملہ العرش داعین لھم لمثل ھذا فلیعمل العاملون و قال اللہ تعالیٰ وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون" ہمیں دلیل برین کند کہ رسول اللہ فرمود و یکون من جملۃ المختصین کہ چون سیئہ کرد و بران توبہ کرد پس آن سیئہ بدل بحسنہ شد پس ہر کہ ہست رغبت برین کند کہ چون سیئہ شود بحسنہ بدل گردد۔

قولہ "والتوبۃ فریضۃ علی جمیع المومنین لقولہ تعالیٰ توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا" و توبہ بر جملہ مومنان بر عوام و خواص و احص خواص از قصور ہمت چنین ہم عام است خطاب مر جملہ مومنانرا باشد توبہ کنید بازگردید بسوئے خدا اینچنین بازگردید کہ خطرۂ باز نگذرد از گناہ۔

قولہ "و قولہ عزوجل" "ومن لم یتب فاولئک ھم الظلمون" و ہر کہ توبہ نکند ہم آنکس است کہ او ظالم است اگر ازین توبہ گنہ مراد است پس از ظالم مراد نفس خود است و اگر ازین گنہ کفر مراد است پس ازین

ظالم کافر مراد باشد۔

قولہ "وقال بعض المشایخ رحمھم اللہ علیھم غفلتك عن التوبة الذنب ارتکبته شر من ارتکابه ومن اختر منه المنیه قبل التوبة فامره الی اللہ وَاِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِلنَّاسِ عَلٰی ظُلْمِهِمْ الایة" بعضے از صوفیان گفتہ اند این کہ تو گنہے کنی و ازان غافل شوی این غفلت بدتر از ان گناہ است کہ تو کردی و آنرا کہ مرگ دریافت پیش از انکہ او توبہ کند کار او مفوض بخدا باشد خواہ بہ بخشد یا بقدر گناہ عذاب کند و حال اینست کہ او گنہگاران را آمرزیدہ است دلیل برین کند کہ بے آنکہ عذاب کند بہ بخشد۔

قولہ ووقتها باقٍ ما لم یبلغ الروح الحلقوم او یاتی غلق باب التوبة لقوله تعالی یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا" وقت توبہ باقیست مادام کہ روح بحلقوم نرسیدہ است زیرا چہ اکثر و غالب اینست کہ آن شخص را چو شعورے نماندہ است آن توبہ را چہ اعتبار باشد یا آنکہ آن روز باشد کہ در توبہ را ببندند آن روز آفتاب از مغرب بر آید آن روزے است کہ اگر گنہگارے توبہ کند توبۂ او قبول نباشد اگر کافرے ایمان آرد ایمان او قبول نشود۔

قولہ "ثم یلازم الورع فی جمیع احواله ویعلم ان اللہ یحاسب علی الاستقصاء قال اللہ تعالی وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَا ؕ وَكَفٰی بِنَا حٰسِبِیْنَ" سپس آنکہ توبہ کند باید کہ در جمیع احوال خود ملازم ورع باشد و گفتہ اند

ورع عبارت اجتناب از مشتبہات است و اعتقاد کند بیقین بداند کہ خدائے تعالیٰ باوے محاسبہ خواہد کرد بدین سخن تمسک بآیت میکند خدائے تعالیٰ فرمودہ است اِنْ کَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ و اگرچہ گنہے کہنی باندکے ہمچند دانہ سرشف اَتَیْنَا بِهَا اورا بدان بیاورند و باآن ہم حساب کنند این حق محاسبہ است اما او کریم و رحیم است۔

قولہ "فاذا صح له مقام التوبت والورع وشرع مقام الزهد فقد ان له لبس الخرقة" چون مقام ورع و توبہ اورا صحیح شد یعنی مستقیم شد و در مقام زہد شروع کرد وقت آن آمد کہ او خرقہ پوشد اورا شاید کہ خرقہ پوشد اینچنین کسے را لبس خرقہ ضروری باشد زیرا چہ از صغایر و کبایر توبہ کردہ است و ترک مشتہیات کردہ لابد این میسر نیاید تا خرقہ نپوشد زیرا چہ خرقہ کہنہ است پیوند کردہ کہنہ بر کہنہ نہادہ دوختہ اگر اینچنین جامہ نپوشد ترک مشتبہات بجملہا مستقیم نشود۔

قولہ "وان رغب فيها فليراع ما يلزم في لبسها لئلا يصير هجينا ويخرج بهرجا" و اگر در خرقہ رغبت کند باید کہ حق خرقہ را نگاہ دارد زیرا چہ تا آن خرقہ معیوب نباشد و نو بہرہ ننماید نو بہر درمے را گویند کہ در دار الضرب سلطان سکہ او نزدہ باشند اینجا پرسند کہ رعایت حق خرقہ چیست گویند باید کہ بقناعت پوشیدہ باشد کہ این دیر باز است و در گرما و سرما بکار می آید ہر بار بجامہ دیگر احتیاج نباشد و دیگر بر اقران و اخوان اورا بر این افتخارے و تفضلے نباشد و دیگر مقصود او خمول و ذبول بود و شکستن نفس باشد و دیگر طعام از مناسب خرقہ او باشد یعنی پر کالہ خورد کہنہ پوشد و چرب و شیرین بخورد و اینچنین نباشد و دیگر سبب ذکر و سبب صدقہ و کفارت

نسازد کلی این است کہ خرقہ پوش را باید جملہ ہوا ہا را وداع کردہ باشد۔

قولہ "وقد ذهبت هذه القاعدة وارتفع التمير والخلل النظام ودفع الرضا من جهت الاتباع بالارفاق ومن جهت المتبوعين بالاتباع" شیخ میگوید از زمانہ خویش می نالد ما خود زمانۂ خویش را چہ گویم کہ زمانۂ ما بہ نہصد رسیدہ است و شیخ شاید کہ بہ چہار صد بود یا پانصد شیخ میگوید کہ قاعدہ خرقہ پوشی رفت یعنی شرایط او فوت شد و میان صادق و کاذب تمیزے نماند نیک خوش کہ چون ہمچنین شد کہ میان صادق و کاذب تمیزے نماند خود صادق را خرقہ پوشیدن ہمین ایام باشد کہ انخلال و انتظام شد و این کہ تمیز میان صادق و کاذب خاست سبب دو چیز پیران خواستند کہ ما را مریدان بسیار باشند و مریدان خواستند کہ بر ما خصمے و ارفاقے باشد۔

قولہ "ومن ذلك ينتشر الفساد فيظهر العناد" ہم ازین سبب فساد میان این طایفہ ظاہر شد و یکدیگر عناد افتاد و یکے میگوید تو کیستی کہ من نہ ام و دیگرے ہم میگوید کہ تو کیستی کہ من نہ ام اللہ اللہ اللہ من شنیدستم کہ در زمانہ ما ہمچنین شدہ است و در زمانہ ایشان ہم ہمچنین بود اللہم نجنا عنا۔

قولہ "فلبس الخرقة يجب ان يكون لمن ادب نفسه بالآداب ورياضتها بالمجاهدات والمكابدات وتحمل المشاق وتجرع المرارات" و پوشیدن خرقہ شایستہ کسے است کہ او نفس خود را بآداب متصوفہ ادب کردہ باشد یعنی آنرا تعلیم کردہ و بران قرار گرفتہ و استقامت یافتہ۔ کلی ادب متصوفہ این است کہ نفس خود را از جملہ ہوا ہا بدر بردہ بود۔

قولہ "ويكون قد جاوز المقامات وتادب بالمشايخ الذين يصلحون بالاقتداء وصحب رجال الصدق

وعرف احکام الدین وحدودہ و اُصول المذہب وفروعہ"
این کلمات وترجمہ این کلمات ہم بالا گذشتہ است۔

قولہ "فمن لم یکن بھذہ الصفت حرم علیہ التصدی للمشیخۃ والارادات" برانچہ گفتیم ہرکہ بران صفت نباشد یعنی کلاً وجملۃً از ہوا ہا برون نیامدہ باشد حرام باشد براو کہ او شروع بمشیخت کند و یا بارادات کند و این دو احتمال دارد مشیخت وارادت یعنی نشاید او شیخ شود و مرو مانرا مرید گیرد و دوم حرام باشد بروکہ بر شیخی در آید و طلب ارشاد و ہوس ارادت کند۔

قولہ "وقیل من لم یتادب برویۃ عیوب افعالہ ودعونات نفسہ والعمل فی ازالتہا بجھدہ لم یجز الاقتداء بہ" وچنین گفتہ اند کسے کہ ادب بعیوب نفس خویش نیافتہ است یعنی آن عیوب را از نفس خویش دور نکردہ است وکسے کہ عمل در دفع عیوب نفس خویش نکردہ است بر اینچنین کسے اقتدار وا نباشد این جملہ دلیل برین کند کہ مراد شیخ ازان گفتار کہ حرم علیہ التصدی للمشیخت والارادات کسے است کہ او خواہد کہ شیخوخت کند۔

قولہ "ثم یاخذ نفسہ بالمجاھدات ویفقد زیادتہا من نقصانہا وما لہا وما علیہا" باز کلام شیخ ہم با اہل ارادت بازگشت این لفظ وترجمہ این لفظ بالا گذشت۔

قولہ "ویعرض حالہ علی شیخہ فیما تعرض لہ وعلیہ فی کل وقت تفقد وزیادت ونقصان انہ قال اللہ تعالی فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ

ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ" بیانے درستے کردہ است صوفی در وقت خویش زیادتی یابد و نقصانے بیند تحقیق داند کہ موجب آن جز از تو فیرے و تقصیرے نیست سپس آن با خود محاسبہ کند اگر نقصان دیدہ است عذر خواہد و اگر زیادت بیند شکر بجا آرد و مزید آن نوع کند۔ حکایت ابو بکر کتانی شاہد این سخن است و مرید را باید حال خویش بر پیر عرض کند آنچہ برائے او را بود و آنچہ بر و است یعنی آنچہ دارد یا بر آن زیادت شدہ است بر پیر عرض کند اینجا سخن خبط میرود گہے سخن در پیر میرود و گہے سخن در مرید۔

قولہ "فقد قیل لیس بلبیب من لم یصف مابہ الی الطبیب" زیرا چہ گفتہ اند مریض خردمند نباشد آنچہ زیادت و نقصان اوست بر طبیب نگوید۔

قولہ "حکی عن الشیخ محمد بن سلمہ قال کل مرید لا یصح لہ فی الیوم واللیلۃ کذا وکذا مسئلۃ فانہ ما سلک الطریق" وہم برائے مدعا را شیخ این سخن می آرد کہ ابی محمد بن سلمہ گفتہ است ہر مریدے کہ روزے و شبے او را مسئلہ درست نشود او سالک راہ ارادت نیست یعنی ہر روز و شب او را مواردے ہست و نمودارے ہست کہ اگر صحت آن نداند کہ چیست و از کجا است او در تردد و تحفظ نباشد او سالک رہ نباشد و کار او بیشتر نشود۔

قولہ "وحکی عن جماعت من المریدین حضروا عند الشبلیؒ فوجدھم غفلۃ لم یذکروا مسئلۃ فانشد" وحکایت گفتہ اند کہ جماعتے از مریدان کہ نزدیک شبلیؒ حاضر بودند پس ایشان را غافلے یافت یعنی غم کار ندارند و از گذشتہ و آیندہ نمی پرسند شبلیؒ

مناسب حال ایشان این بیت انشاد کرد۔

"کفی حزناً بالواله الصیب[1] ان یری

منازل من یہوی معطلة فقراء"

بسندہ است مر عاشق والہ را برائے غم واندوہ را کہ مسکن کسے کہ او را دوست میدارد[2] خالی یابد شبلی یا حکایت از حال خود کرد یعنی برائے اندوہ مرا بسندہ است کہ دلہائے کہ آن مسکن محبت دوست است ایشان آن مسکن را از دوست واز غم دوست خالی می یابند یا کنایت از حاضران میکند یعنی اگر دوست با شما نیست منزل دوست بے دوست خالی می یابند شما را برائے غم واندوہ بسندہ است

قولہ "ثم یطالب نفسہ بمنازل المقامات علی ترتیبہا ولا ینتقل من مقام الا بعد تصحیح آدابہا ولا یشتغل بالزہد الا بعد الفراغ من الورع وما اشبہہ ذلک الی ان تصیر المقامات الی القلوب" چون این شدہ باشد کہ بالا گفتہ است پس آن از نفس خود در منازلہ مقامات تثبت آن کند چنانچہ گفتہ شدہ است اول توبہ بعد آن ورع بعد ازان زہد واز مقامے بمقامے انتقال نکند مگر آنکہ در آن مقام کہ ہست او را درست کردہ و دران استقامت یافتہ بود و لا یشتغل بالزہد بعد الفراغ رحمۃ اللہ اے شیوخ این سخن ہمہ درین کتاب نیست در جملہ کتاب سلوک است۔ امام محمد حسینی میگوید چنین دانم کہ کسے باشد از آغاز کار تا انجام کار بدین ترتیب بمقصود رسیدہ باشد کہ ورع

---

[1] مصیب ابر بارندہ را گویند و اینجا مراد از "والد المصیب" عاشقے است کہ چشمانش چو ابر بارندہ گریان اند۔

[2] ۔ در نسخہ منقول عنہ الفاظ "میداشت خالی" از کتابت متروک شدہ است۔

را استقامت دہد۔ کسے ورع را استقامت دہد کسے بعد ازان انتقال از مقامے بمقامے کند امرے ممکن است اما بفہم من متعسر است خواجگان ما و من و رتبع ایشان طالب مشتاق مرید مبتلا را تعلیمے و تلقینے کنند و باہمہ ہوا ہا کہ درونہ استقامت توبہ است درونہ ورع و زہد و نہ چنین و چنان تلقین ذکرے و مرابط و ربطے کنند کہ او بدان بشرطے مشغول شود و بعد از چند کہ این ہمہ مقامات در ذیل خرقہ او بربستہ باشند و او را ہیچ بران نظر و شعور نہ اما بشرط است کہ عاشق باید و محب باید و مشتاق باید زہد را کجا مساغ در دل او و ورع را کجا مجال او بہ یک طف آتش عشق ہمہ را بیکبار سوختہ است و ہیچش نظر او بدینہا نہ این سخن مرا در صحیفہ دل عاشقان نویسند و از ایشان پرسند کہ ہمچنین ہست یا نہ و این سخن جز ایشان فہم نکنند بیچارہ کسے کہ چنین نیست ہمہ روز و ہمہ شب او را با شیطان و نفس کشتی میباید گرفت و وقتے میخیزد و وقتے می افتد آرے۔ بیت

عشق آمد و خانہ کرد خالی برداشتہ تیغ لا ابالی

اے طالبان اے عاشقان اے مشتاقان اے مبتلایان کجائید درچہ کارید و درچہ کارید و درچہ کارید و درچہ مصلحت اید از کار افتادگان پرس از دردمندان و از غم زدگان تجسسے و تفحصے کن کہ ایشان را پروائے چیزے ہست یا نہ دگر زیادتی چہ کنم۔

قولہ "و قال بعضہم العمل بحرکات القلوب اشرف من العمل بحرکات الجوارح" کسے از پیران گفتہ است عملے کہ بزبان و دست و پا باشند و عملے کہ بدل باشد عمل دل شریف تر از عمل جوارح است و عملے باشد کہ آن نسبت بہ دل دارد جوارح در ان عمل بیکار می باشد این عمل شریف تر از ان عملے کہ بجوارح است اما اگر ہر دو جمع شوند عمل بجوارح میکند و دل ہمدان

عمل است این تقاضا کند کہ این جمع فاضلتر از ان ہر دو باشد ما عملے کہ بدل است چنان در آن غرق است کہ اعضا بیکار است این اثرے عظیمے دارد و قدرے شریف زیرا چہ ہر چہ در عمل قلب ظہور و قبول است اثر او بیشتر و حاصل او برتر مثلاً شخصے نماز میگذارد و دل او غرق بحضور است و اگر ہمین حضور در حالتے است کہ جوارح را ہیچ حرکتے نیست این تجربہ گفتہ اند کہ این اکسیر اعظم و کبریت احمر باشد

قولہ "و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو وزن ایمان ابی بکرؓ بایمان اھل الارض لرجح" رسولؐ اللہ فرمودہ است اگر ایمان ابوبکر رضی اللہ عنہ را وزن کنند بایمان ہمہ خلق ایمان ابوبکرؓ راجح آید از انچہ ایمان نسبت بدل دارد و نسبت بدرستی اعتقاد و ابوبکرؓ درین قضیہ کاملترین از دیگران بود۔

قولہ "و قال علیہ السلام ما فاق ابوبکرؓ بکثرت الصلوۃ و الصیام و لکن بشیٔ وقر فی قلبہ و لہذا ظہر من حالہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مالم یظہر من حال غیرہ حتی صعد المنبر فحمد اللہ تعالیٰ و اثنی علیہ ثم قال من کان منکم یعبد محمداً فان محمداً قد مات و من کان منکم یعبد رب محمد فہو حی لا یموت" و حدیث دیگر۔ رسولؐ اللہ در شان ابوبکر رضی اللہ عنہ فرمودہ است کہ فضل ابوبکرؓ بر مردم دیگر نہ بدین است کہ او نماز بسیار می گذارد و روزہ بسیار میدارد۔ بلکہ فضل او بچیزے است کہ آن چیز در دلش معظم قرار گرفتہ است۔ ہا نچہ گفتیم کہ حضور دل برتر از عمل جوارح است و عمل جوارح اعتداد ے و اعتبارے ندارد مگر بحضور قلب و ہم بنا برین کہ در دل ابوبکرؓ چیزے معظم و موقر بود بعد فوت رسول اللہ

بر منبر بر آمد بعد حمد وثنائے خدا گفت ہر کہ میان شما محمد را می پرستید تعلق بظاہر او داشت پس کو بداند بتحقیق محمد مرد و ہر کہ میان شما خدائے محمد را می پرستید پس کو بداند بتحقیق خدائے محمد زندہ است کہ ہرگز نمیرد ــــ من محمد حسینی ام چند سخنے بنویسم اینجا از امر دمان بدگمان وظنون فاسد در حق من کنند عجب کارے کہ رسول اللہ محتجب شود و ابو بکرؓ گوید مات محمدؐ وعجب کارے کہ ہما نجا او خطبہ کردہ باشد ہما نجا بر آیند وخطبہ کنند صوفیان گویند کہ او متمکن بود نہ متلون این وقر وقار وعزت ہم از تمکن او بود آرے آن درد نبود کہ تمکن او را او را اضطراب آرد و در و آنچنان غالب شود کہ با ہمہ تمکن مرد مستوجع ومضطلم شود او روے بگرداند و ہر کس بتدبیر خلافت مشغول شود تمکن حالتے است ہر دردے ہر وجعے وہر اندوہے وہر غمے کہ بر وافتد تمکن بر قرار خود باشد مرد متمکن بگرید و آہ زند و از خود رود و مردمان او را بے ہوشیانہ دانند و دروغ بولے وذہولے نماید اما این تمکن او را زیانکار نباشد عشق دگر است وکارسازی دیگر عاشق عشق مجاز معشوقہ در کنار دارد و با ہمہ درد وسوز از حد افراط تجاوز کردہ۔ ہان وہان اگر از ین سخن زیادہ کوشیم ہمانکہ گفتیم مردمان گمان دیگر برند۔ فالعیاذ باللہ محمد حسینی را از اندک وبسیارے از دایرۂ اہل سنت وجماعت وہم تجاوزے باشد۔ عاشقے بود کہ معشوقہ را در بر آوردہ واز وفرزندان زادہ سوز و درد او برین اندازہ بود

بیت

من از عشق تو خون خوردن گرفتم تو دیرے زی کہ من مردن گرفتم

معشوقہ در کنار گرفتہ وخون از دہن بیرون می انداخت واین بیت کہ گفتیم میگفت وجان بمعشوقہ می سپرد۔ گفتم عاشقی دگر است وکارسازی دگر بدانی کہ عاشق را حال است واحوال است کہ در گفت وشنود در نمیگنجد۔ باشد صوفی کہ با ہمہ کشف وتجلی یک ساعت از و محجوب نیست با وے عشقے دارد کہ این جہان را ہم بعشق وے

تمام کند گفتم عشقبازی دگراست وکارسازی دیگر۔ اے عزیز اتحاد وکما ہو حقہ متصور نہ البتہ دوی باقی اوئی او ومنی من ثابت آنگہ درد وسوز بچہ کم باشد عاشق بیقرارے را بیزاری نداده است با درد وغم وسوز قرار گرفتہ است فافہم واغتنم۔

قولہ "وقاتل اهل الردة حتی حفظ الاسلام" قصہ برین جملہ است کہ مسیلمہ کذاب بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعوی نبوت ورسالت کرد وفریضہ زکوٰۃ را از میان برگرفت خیلے بسیارے از قبایل عرب مرتد شدند وبدو پیوستند ابوبکر رضی اللہ عنہ مہاجر وانصار را جمع کردہ بمشورہ نشست ایشان باجمعہم گفتند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم از میان ما رفت مدد سماوی منقطع گشت ما بکدام اعتماد وقوت مقاتلہ کنیم کُلُّنَا یتحدث بہ بینہ ہریکے از ما بدین خویش یگانہ باشد ہرچہ در جہان شود گو شو ابوبکر رضی اللہ عنہ برجست وبغضب خاست گفت واللہ نشود این دین او وسر وجان ما فدائے دین محمدؐ یا خود را کلاً وجملۃً بدین او وہیم یا دین او را بشرط برپائے داریم این حکم بعلیؓ رسیدہ رضی اللہ عنہ علیؓ آن روز این سخن گفت کہ خلیفہ رسولؐ اللہ نیکو حکمے کرد صحابہ رضوان اللہ علیہم ومہاجر وانصار با آن بدبخت بقتال پیوستند سہ شب وسہ روز مقاتلہ بود تا آنکہ وحشی چنان حربہ در سینہ آن بدبخت زد کہ او بدوزخ رفت دین برمفر ومستقر خویش قرار گرفت ہر آئینہ بدین عمل ابوبکرؓ را فضلے باشد کہ درین فضیلت دیگرے را شرکتے نیست۔ ترجمہ کتاب وقاتل عطف است بر وصعد المنبر یعنی این کار کرد واین کار از ہر دو دلیل برتمکن وفضیلت اوست واسلام را بشرط نگہدارد۔

قولہ "وقال بعضہم اذا صارت المعاملات الی القلوب استراحت الجوارح فحینئذ یشغل بعمارت الباطن ومباشرت

الاحوال و مراعات الاسرار و عد الانفاس" بعضے از صوفیان گفتہ است چون معاملات اہل سلوک بدل رسد جوارح راحت گیرد و احتمال دارد یعنی عملے کہ جوارح کند بلذت کند و بنشاط کند و دیگر جوارح از عمل زواید فارغ شود یعنی اگر رعایت کند و اگر نکند زیانکار او نباشد اما این میگویم چو او مقتدا و مقدم خلق باشد او را از و زواید چارہ نباشد و دیگر او را با عملے انسے الفے شدہ است او را ازان باز ماندن متعسر بود و عد نفس و مراعات را احوال را بالا گفتہ ام و این کہ اینجا میگوید کہ استراحت جوارح شود زیرا چہ او مشغول بدین میشود و من میگویم اعمال زواید با این ہمہ مجاہدتے دارد۔

قولہ "کما قیل عبادت الفقیر نفی الخواطر و لیحذر کل الحذر ان یفسد بدایتہ بقول المثنین و مدح المادحین بل یرجع الی ما یعرف من نفسہ" چنانچہ گفتہ اند عبادت فقیرے کہ جوارح او از اعمال زایدہ استراحت یافتہ باشد نفی الخواطر است ازین خواطر نفسانی و وسواس شیطانی مراد نیست بلکہ نفی خاطر و ہم وجود غیر و لیحذر کل الحذر لاحول و لاقوۃ الا باللہ شیخ در اثنائے آنکہ در بیان بہ اعلی علیین میرود و قدم در اسفل السافلین می نہد باز حکایت مبتدیان بہشتن گرفت میفرماید کہ صوفی حذر کند حذرے تمام کند بدایت خود را بمدح مردمان مدح کنندہ و بہ ثنائے نیک مردم کہ ہمہ گویند زہے کہ تو ئی و شاد باش کہ تو ئی حالت بدایت خود را فاسد نکند و بدان لحاظ نیارد بلکہ باز گردد و ہر آنچہ از نفس خویش بیداند کہ او بیگانہ است ہرگز آشنا شدنی نیست و شیطانے است کہ ہرگز مسلمان شدنی نیست چنانچہ مردمان گویند کہ آن فلان شیطانے است کہ ہرگز بیک لاحول دفع نشود۔

قولہ "کما قیل لیس سماع الالفاظ کمشاہدۃ الالحاظ"

یعنی سخن شنیدن همچو دیدن او نیست شنیدن چیزے دیگر و شنیدن احتمال خبرے کذبے باشد یا احتمال این باشد که این تمام شنیدن انچه حق شنیدن باشد نه شنیده است اما دیدن این است که شی را بعینه می بیند پس شنیدن همچون دیدن نباشد و آن دیدار او حکایت می کند از کردار او۔

قوله "ویعود نفسه صیام النهار وقیام اللیل وخدمت الاخوان" و عادت کند نفس خود را که روز بصیام باشد و شبها بقیام باشد و خدمت یاران هم کار۔

قوله "قال الجنید کل مرید لا یعود نفسه لاصیام النهار وقیام اللیل فکانه یتمنی مالا یصلح له" هر مریدے که بشب بیداری عادت نکرده باشد بگزاردنی و خواندنی و روز را بروزه داشتن پس او بدان ماند که او تمنی میکند چیزیرا که آن چیز بدو برسد که آن چیز لایق او نباشد۔

قوله "ثم یراعی اوقاته بضرب من الخیر فان الوقت اذا فات لم یدرك" بعد ازان مراعات و محافظت کند نگهدار اوقات خویش را بچیزے که آن نسبت بکارے نیکے دارد زیرا چه چون وقت رفت ادراک وقت ممکن نیست انچه رفت رفت باز نیاید وقتے گفته بودم۔ بیت

دی رفت و گذشت باز نیاید فردا آید و اگر نیاید شاید
امروز بنقد وقت خوش باش رفته رفته است هر انچه آید آید

قوله "وقال النبی صلی الله علیه وسلم لا ینبغی للعاقل ان یکون شاخصا الا فی ثلث مرمة لمعاش او تزود لمعاد او لذة فی غیر محرم" رسول الله فرموده است باید مرد عاقل را که او نظر کند در سه چیز یعنی کار او در سه چیز باشد یا برائے معاش را که آن لابدی است یا آنکه توشه گیرد

برائے آخرت و قیامت را یا آنکہ نفس را کہ قوام نفس یکے بہ لذتے است یعنی لذت کہ آن حرام نباشد زمانے بدان لذت گیرد۔

قولہ "وقال علی رضی اللہ عنہ ینبغی للمؤمن ان یکون لہ اربع ساعات من النہار ساعۃ یناجی فیہا ربہ وساعۃ یحاسب نفسہ وساعۃ یاتی فیہا العلماء الذین ینصرونہ بامر اللہ وینصحونہ وساعۃ یخلی بین نفسہ ولذاتہا فیما یحل" وعلی کرم اللہ وجہہ فرمودہ است باید مرد مومن عاقل را کہ روز چہار ساعت است معیشت خویش را بقسمت این چہار ساعت است معیشت بگذارد در یک ساعت مناجات باخدا و راز با خدا گوید یعنی بعبادت او مشغول باشد و یک ساعت در مخاصمت نفس باشد یعنی در مکابدت و مجاہدہ او مشغول شود او را بہ اہتمام خود بہر طریقے کہ ہست از ہوا ہا باز دارد و ساعتے در تعلم آن علم باشد کہ آن علم منجی او بود و بدان علم او را رضائے خدا دریابد مرتضی ازین علم این عنایت کرد یاتی فیہا علماء الذین عالمانے کہ ایشان آنچہ مامور خدا است او را بدان بصیر کنند و نصیحت بکار خوب کنند یعنی از خدا چیزے خیرے است بر آن بردد و ساعتے دگر نفس بر توحقے دارد و آن حق او وایصال حظ اوست و آن محمود در شرع۔

قولہ "وقال الحریری دخلت علی الجنید وھو مہتم فقلت مالک قال فاتنی شئی من وردی فقلت لہ اعدہ فقال کیف وھی اوقات معدودۃ" حریری میگوید بر جنید آمدم و او را غمگین دیدم پرسیدم مالک چہ شد ترا گفت فاتنی وردی از ان من فوت شد حریری گفت آن وردے فایت را باز گردان یعنی بوقتے دگر بجائے آر جنید گفت

چہ گونہ باز گردانم کہ او قاتے معدود ے است اینجا گویند جنید چون برائے ہر وقتے
را وردے دارد وفوت این ورد چہ معنی دارد مگر چنین باشد وقتے بود کہ وردے
دگر ہم کہ معتاد این وقت نیست بدان مشغول شدہ باشد کہ تمام شب او وظیفہ
است لیلۃ البرات با این وظایف او جمع شود او مشغول بہ ادائے صلوٰتے و ادعیۂ
کہ درین شب آمدہ است شد وردے کہ معہود شب داشت آن در تاخیر افتاد۔

قولہ "وقال بعضہم من سبق بخطوط لا یدرک اذا کان صادقا" آرے کہ از دیگرے ہمروشے یک گامے پیش پیش شد آنکہ او بکام شدہ است و آنکہ او پس افتادہ است نتواند رسیدن زیرا چہ ہر دو دو روشے او ہم گامے میزند پسینہ ہم گامے میزند چونہ میتواند بدو رسیدن مگر آنکہ او بایستد تا فی کند از روش یعنی بدو دو برسد و آنکہ بدو دو نایستد ماندہ و کوفتہ رسیدہ ہم نتواند بدو گام زدن۔

قولہ "والمرید یجب ان لا یخلوا ظاہرہ من الاوراد وباطنہ من الارادات الی ان یرد علیہ الواردات" مرید ظاہر از اوراد خالی نباشد یعنی یا نماز میگذارد و یا چیزے می خواند و باطن او باید غرق بمحبت و ارادت باشد تا آنکہ بر و واردات فرود آید۔ اکنون این الی یا بمعنی حتی است یا برائے انتہائے غایت است فعلی ہذا علت افتد یعنی این ملازم ارادات است و واردات برائے آنست تا واردات فرود آید و اگر برائے انتہائے غایت راست بمغیش این باشد کہ غایت او را دیا ارادت تا آن زمان است کہ واردات فرود آید بعد از ان کہ واردات فرود آید بحکم واردات باشد۔

قولہ "فحینئذ یکون مع الواردات ولا مع الاوراد" درین ہنگام او با واردات باشد نہ با وراد۔ ارادت راشیخ ازین دو معنی کہ

معنی آخر را عنایت کرد و با این ہم احتمال آن معنی دارد زیرا چہ اگر او در واردات یا در اوراد است واردات باشد۔

قولہ "رای بعض المشائخ سبحۃ فی ید مرید فقال ما تعمل بہا قال اعد التسبیحات قال علیک ان یعد السیئات" پیرے مریدے را دید در دست او تسبیح است پیر پرسید کہ بدین تسبیح چہ میکنی گفت تسبیحات را می شمرم گفت بر تو باد کہ سیئات را شمری نفسے غفلتے کہ ترا از کار و از دوست و از محبوب می شود آنرا کہ دارد درین کوش کہ ترا غفلتے ازان نباشد۔

قولہ "و ینبغی ان یغتنم خدمت الاخوان و یُقَدِّمُہا علی النوافل" و باید خدمت برادران ہمکار را غنیمت دارد چون شیخ درین باب اہتمام دارد این سخن بسیار جا گوید خدمت را بر نوافل مقدم دارد یعنی نوافل را بجائے آرد و خدمت اخوان کند و اثر خدمت اخوان را بر تر از اثر او را خود داند۔ این قدر بدان خدمت اخوان را این اثر باشد تا در خدمت پیر مرشد چہ اثرہا باشد۔

قولہ "فقد روی عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت ما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فارغاً فی اہلہ الا ان یخصف نعل المسکین او یخیط ثوباً لارملۃ" از عایشہ رضی اللہ عنہا مروی است ہیچ وقت رسول اللہ را در خانہ فارغ دیدہ نشد تا این حد اگر نعل مسکینے شکستہ بودے شستے آنرا پیوند کردے بدوختے این حکایت درست برائے اثبات آنرا است کہ خدمت اخوان بر تر از ادائے نوافل است و دیگر روز را قسمت کند بچہار حصہ این داخل آن چہار حصہ است و منہا

مرمۃ لمعاش کہ یکے از ان مرمعاش است و منہا تزود لمعاد۔

قولہ "حکی عن ابی عمرو الزجاجی انہ قال قمت عند الجنید مدۃ فما رانی قط الا وانا مشتغل بنوع من العبادات فما کلمنی حتی کان یوم من الایام خلا الموضع من الجماعت"

ابو عمرو زجاجی میگوید کہ من تا دیرے بر جنیدؒ مقیم بودم و ہیچ وقتے جنید مرا ندیدہ است مگر بکار خدا مشغول بودہ ام بنمازے بتلاوتے بدعائے و با این ہم ہیچ وقتے با من سخن نہ گفت تا آنکہ روزے جنیدؒ با مریدان بجائے رفت موضع بودن صوفیان خالی شد۔

قولہ "فقمت ونزعت ثیابی وکنست الموضع ونظفت ورشتہ وغسلت موضع الطہارت فرجع الشیخ فرای علیّ اثر الغبار فدعانی ورحب لی ودعالی وقال احسنت علیک بہا ثلثا" پس خاستم و جامہائے خویش را کشیدم و موضع را جاروب زدم و آب زدم صاف کردم و ہمچنان جاروبے کہ دادہ ام اثر غبار آن بر سر و ریش و اندام من مینمود ہمچنان جنیدؒ در آمد مرا بدین حال دید مرا سوئے خویش خواند با من مرحبا گفت احسنت نیکو کارے کردی احسنت بہا علیک باید کہ ہمین خصلت لازم گیری۔ حکایت برائے آنرا آوردہ کہ خدمت اخوان برتر از اوراد و نوافل است۔

قولہ "ویکرہ للمرید مفارقت استاذہ قبل انفتاح عین قلبہ بل علیہ ان یصبر تحت امرہ ونہیہ فی خدمتہ" و مکروہ است یعنی نشاید و روا نباشد مرید را پیش از آنکہ چشم دل کشاید مرد صاحب بصیرت شود مفارقت استاد و مرشد کند بلکہ بر و واجب باشد کہ صبر کند کہ در زیر فرمان او باشد و خدمت کند۔ من میگویم مردم را چند آوان است کہ

یک آوان طفولیت اوست آنرا ایام رضاع گویند اگر درین ایام طفل را از شیر مرضعہ جدا کنند ہلاک گردد و ضائع شود۔ مرید مبتدی اول حال بدین طفل ماند کہ اگر درین ایام از پیر جدا شود ضایع گردد و بجائے نرسد و دیگر ایام فطانت کہ کودک طعام و آب خوردن میگیرد و از شیر جدا میکنند این ایام نیز اگر از مادر مرضع جدا شود ہم ہلاک شود و ضائع گردد زیرا چہ او نیک و بد را نمی شناسد و خود را نگہداشتن نمیتواند ہم چنین مرید مبتدی کہ او تا اینجا رسیدہ است کہ او را تلقینے شدہ است و در کار در آمدہ است این نیز عارف حال مآل خود نیست ہر آئینہ اگر پیر را گذارد و در محل ہلاکت ضیاع افتد۔ و دیگر ایام رہوق است آن ایام نیز اگر کودک از مربی و اتابک رہ روش معیشت خود نشناسد پریشان و آوارہ گردد ہم چنین مریدے کہ او را چیزے از مسالک قوم رہ روی پیش آمدہ بود اگر شیخ مرشد کہ بجائے پدر است و مادر است او را دل ندہد و دلدارے نکند او استقامت نیابد دیگر ایام شباب است اگر شخصے شاب کہ ایام دیوانگی و خود کامی اوست صحبت با مردمان عاقل و حکیم صفت نباشد لوندے پریشان گردے گردد۔ ہم چنین مریدے کہ در اول کشف و تجلی مرشد و شیخ بر سرش نباشد ترسم کہ ملحد و زندیق گردد۔ دیگر ایام کہولت است مرد پختہ شد بہ دبار گشت ہر چیزے را چنانچہ آن چیز است شناخت شر و خیر را بحقہا و حقیقتہا دانست اگر درین ایام مرید از پیر جدا شود شاید کہ او نیز در مرتبہ شیخوخت رسیدہ است۔ اما محمد حسینی میگوید کدام نیکبخت کدام محبوب حق بود کہ جان عزیز خویش را فدائے خاک پیر کند زہے مرد کہ اوست زہے دولتے کہ او باقیست زہے سعادتے کہ او دارد۔

قولہ "قال بعض الشیوخ من لم یتادب با وامر الشیوخ وتادیبہم فلا یتادب بکتاب ولا بسنۃ" و پیران گفتہ اند ہر کہ بگفت مشایخ ادبے نگرفت او بکتاب اللہ و سنت رسول اللہ ادبے نگیرد زیرا چہ

مشایخ جز بکتاب اللہ سخنے نمیگویند ہرچہ ایشان میگویند یا بعبارت کتاب اللہ و یا سنت رسول اللہ میگویند و یا از اشارت و یا از کتابت و یا از ولایت پس ہر کہ از سخن ایشان ادب نگیرد پس از کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ہم ادب نگیرد۔

قولہ "وقیل علامت المرید ترک الاعتراض و ترک التدلیل و ترک التصبر عند الطبیب" نشان مریدیست کہ ہرچہ پیر گوید بگوش دل بشنود و ہرچہ فرماید از اطاعت کند اینچنین نباشد کہ از پیر طلب دلیل کند کہ چرا کنم از کجا میگوئی دلیل داری۔

قولہ "وقال بعض المشایخ اذا رایت المرید قایمًا مع الشہوات طالبا لحظوظ النفس فاعلم انہ کذاب" چو بینی مرید را کہ ثابت بر شہوات ہست یعنی ثابت بر لذت ہوائے نفس است و طالب مر حظہائے نفس را ہست جامہ خوب پوشیدن و طعام خوب خوردن و گشتہائے ہر طرف ہوائے نفس کردن پس بدانکہ او دروغ و کذاب است او مرید طالب نیست او دروغ گو و بسیار دروغ گوئی دارد۔

قولہ "واذا رایت المتوسط غافلا عن حفظ حظوظ قلبہ ومراعات احوالہ فاعلم انہ کذاب" و آنکسے کہ او خود را متوسط داند و در ورطۂ توسط دارد و از انکہ داشت دل کہ دل را از غفلت نگہدارد پس او متوسط نیست و در جہ متوسطان ندارد و بدروغ در باب خویش وہم توسط می برد و مراعاتیکہ دل را باشد از ان غافل است پس بدانکہ او بدروغے در باب خویش گمان توسط میبرد۔

قولہ "واذا رایت من یشیر الی المعرفت و یمیز بین المدح والذم والقبول والرد فاعلم انہ کذاب" و ہر کہ

اشارت بمعرفت خدا می کند و خود را یکے از عرفا میداند و میان مدح و ذم و قبول و رد تمیز میکند ہر کہ او را مدح کرد بدان خوش میشود چنان احساس کردہ کہ انسان بچیزے عزیزے خوش شود چنانچہ از حال او معلوم شود کہ او بدان خوش شود پس بدانکہ او کذاب است یعنی خدا را نشناختہ است و بدروغ گمان معرفت در حق خویش بردہ است۔

قولہ "وقال جنید رحمۃ اللہ علیہ لو لا العلامات لادعی کل انسان سلوک الطریقۃ" جنیدؒ گفتہ است اگر علامات ابتدا و توسط و انتہا نبودے ہر کہ ہست دعوی ابتدا و توسط و انتہا کردے نیکو مصراعے ہست **مصراع**

این چو معاملہ نباشد سخن آشنا ندارد

دہم برائے این مدعا شیخ این آیت حجت آرد۔

قولہ "قال اللہ تعالی فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ" ہر آئینہ بشناسی تو ایشان را بپیش رہ روی ایشان آرے متفرس را معرفتے بینہ از رنگ و روے و از بشرۂ مردم ہست کہ در باطن او چیست و لحن القول عبارت از اضطراب سخن است خاین در کلام استقامتے ندارد مضطرب میگوید حاصل این آمد کہ صورت ظاہر علامت بر معنی باطن است۔

قولہ "ویجب ان یعلم انہ لا یصلح لہ مقام ولا حال ولا عبادت الا بالاخلاص وھو تصفیتہا عن رویت الخلق" مرید باید یقین داند ہیچ حالے و مقامے درست نشود مگر باخلاص و اخلاص چیست عمل از رویت خلق خالص و صاف گردد یعنی در حالت عمل نظر بر خلق نباشد۔

قولہ "وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انه قال یقول الله تعالیٰ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل لی عملا اشرک فیه مع غیری فانا بری منه ومن عمله" رسول اللہ حکایت از خدا میکند خدا گفتہ است من غنی از شرکم ہر کہ برائے من عملے کند و غیر مرا در آن عمل شریک کند من از آن عمل و از آن عامل بیزارم۔

قوله "وقال بعضهم کل حق شارك الباطل فقد خرج من قسمت الحق الی قسمت الباطل فان الحق غیور ولا باس بما یظهر من احواله وعباداته من غیر قصد له فی اظهاره" بعضے صوفیان گفتہ اند ہر حقے کہ با باطل شریک شد او از قسمت حق بیرون آمد بے شبہ چہ گفتن است و ان الحق غیور و بتحقیق حق غیور است و اگر از احوال صوفی و از عبادت او چیزے ظاہر شود کہ دران قصد ظاہر کردن او نباشد دران باکے نیست یعنی زیان وقت او نباشد و او از آنہا نباشد کہ از قسمت حق بقسمت باطل رود۔

قوله "ولا یصح له الاخلاص الا لمعرفت مقادیر الخلق وضعفهم وقلت نفعهم وضرهم کما وصفه الخلیل لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِی عَنْكَ شَیْئًا" اخلاص درست نشود مگر آنکہ مرد عارف باندازۂ خلق شود کہ از ایشان نفع و ضرر و سود و زیانے نیست چنانچہ خلیل اللہ صلوات اللہ علیہ صفت بتان کردہ است لِمَ تَعْبُدُ باپدر خویش آزر را گفت چرا میپرستی کسے را کہ نشنود و نہ بیند و ہیچ چیزے ترا از تو بے نیاز نگرداند۔

قوله "وقال النبی صلی الله علیه وسلم لا یجد احدکم حلاوت الایمان حتی یعلم ان ما اصابه لم یکن

لیخطیہ وما اخطاہ لم یکن لیصیبہ" و رسول اللہ فرمودہ است ہیچ یکے از شما لذت ایمان نیابد بحقیقت ایمان نرسد تا اعتقادش این نباشد کہ آنچہ ترا رسیدہ است ہیچ چیزے او را از تو باز ندارد و آنچہ ترا رسیدنی نیست ہیچ چیز ترا نرساند۔

قولہ "وقال علیہ السلام ان من ضعف الیقین ان ترض الناس بسخط اللہ تعالی وان تحمدھم علی مارزق اللہ تعالی وان تذمھم علی مالم یوتک اللہ فان رزق اللہ لایجرہ حرص حریص ولا یدفعہ کراھۃ کارہٍ" از ضعف یقین ایمان مردم است کہ مردمان را خوش کنی بچیزے کہ در آن رضائے خدا نیست کہ در ان غضب خدا است و ایشان را مدح کنی برین کہ رزق خدا بواسطہ ایشان بتو رسد و ایشانرا ذم کنی برائے چیزیرا کہ خدا از ایشان رزق تو نگردانیدہ است و تو بدان ایشانرا بدگوئی زیرا چہ آنچہ خدا رزق تو کردہ است آنرا حرص حریص بتو نکشد نیارد یعنی تا آنکہ تو حریص ہستی بران از حرص تو بر تو نکشد نیارد و آنکہ بتو رسیدنست کسے خواہد بتو نرسد نتواند کہ بتو نرساند۔

قولہ "قال اللہ تعالی وَاِنْ یَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ یُّرِدْكَ بِخَیْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ؕ یُصِیْبُ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ" وخداوند سبحانہ و تعالی گفتہ است و اگر خدائے تعالی زیانے تو رساند ہیچ یکے نتواند آنرا از تو دور کند و اگر کند خدا کند و اگر خواہد ترا چیزے نیکے برساند فضل خدایرا ہیچ رد کنندہ نیست یعنی فضل خدایرا ہیچ بازدارندہ نیست۔

فصل ۲۸

قولہ ویجتہد فی مراعات نفسہ ومعرفت اخلاقہا

فانہا الامارۃ بالسوء ولا یغفل عنہا وان تناہا فی المعرفت" وجہد کند اجتہاد کند وجہد بہ مشقت کند در نگہداشت نفس خویش کہ او را یاوہ نگذارد فانہا الامارۃ بالسوء زیرا چہ او فرماینده بہ بدیست وبسیار فرماینده بہ بدیست والبتہ از نفس غالب نشود و نداند کہ او مطیع من شد و منقاد من شد و کمین گاہ وارد والبتہ چنان حظ خویش میگیرد کہ ترا ازان شعور نہ واگرچہ آن شخص بگمان خویش داند کہ بانتہای معرفت ہر چیزے رسیدہ ام۔

قولہ "فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان مراعیاً لہا ومستعیذا باللہ تعالی من شرہا" زیرا چہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ محافظ نفس بود واز نفس بخدا پناہ گرفتے تا آنکہ او خود برائے خود را این کار کردے یا برائے تعلیم امت را بود وچنین دانم کہ برائے تعلیم امت را بود زیرا چہ او گفتہ است اسلم شیطانی۔

قولہ "وکان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یقول ما اناو نفس الا کراعی غنم کلما آضمہا من جانب انتشر من جانب آخر" وامیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ گفتہ است نہ ام من ونفس من مگر ہمچو شبان گوسفندان ہر گاہ از طرفے جمع میکنم بطرفے دگر می روند یعنی نفس از ہر حظے کہ او را منع میکنم او بطرفے دگر میگیرد۔

قولہ "وقال ابو بکر الوراق رضی اللہ عنہ النفس مرائیۃ علی جمیع الاحوال منافقۃ فی اکثر الاحوال مشرکۃ فی بعض الاحوال" ابو بکر وراق گفتہ است نفس در جمیع احوال خود نما است تا آنکہ در بہشت گوید۔ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ واکثر احوال منافق است عیبے خواہد پنہان دارد وہنرے خود نماید در بعضے

احوال مشرکست البتہ دوی از صفاء اوست ہرگز قرار نگیرد۔

قولہ "وقال الوسطی رحمۃ اللہ علیہ النفس صنم والنظر الیہا شرک والنظر فیہا عبادت" واسطیؒ گفتہ است کہ نفس بچوبتے است دیدن بسوے او برغبت شرک است یعنی البتہ باید کہ او فانی باشد وچون نظر بسوے او برغبت کنی این نسبت بشرک دارد و تامل کردن در و اندیشہ کردن در و کہ چہ حرکات وسکنات دارد این عبادت است مثل او مثل شکنبہ ماند ہر چند کہ شکنبہ بشویند البتہ بوئے کہ در وے است آن از و رفتنی نیست پس اندیشہ کردن در وے عبادت باشد کہ ہرگز او مثل کافور و مشک شدنی نیست۔

قولہ "وقیل مثلہا فی ابداء الحسن واخفاء القبح مثل الجمرۃ لونہا حسن وانہا لتحرق وان عوفیت تشوقت الی التوبۃ وتمنت الاویۃ وان عوفیت رکبت ہواہا واعرضت" گفتہ اند مثل نفس درین معنی کہ حسن نماید و قبح را پنہان کند ہمچو انگشت است کہ بصورت رنگ او روشن و خوب مینماید و اثر و خاصیت چیست میسوزد اگر او را عقاب کنی بر و تنگ گیری و دشوار گیری برائے تو را تشریف و امہال کند بگوید کہ خواہم کردن و از ان عقاب او را عافیت دہی بر ہوائے خویش برشنید۔ ان لسوفت

قولہ "قال اللہ تعالی وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَی الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِہٖ ج وَاِذَا مَسَّہُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ" خداوند سبحانہ صفت نفس گفتہ است وچون بر انسان انعام کنیم یعنی مراد او بدو وہیم از ما اعراض کند و دور شود و از ما بجانب خویش رود و اگر او را شرے رسد و عا کند و عائے عریضے و درازے کند کہ او را از ان شر خلاصی شود۔

قولہ "وقیل مثل النفس مثل ماء صافی واقف رائق

ان حرکتہ بین ماتحتہ من الحماۃ والنتن" وگفتہ اند مثل نفس بہ آبے صافے بستہ ماند مردم واند آبے لطیفے صافے ہست فرود بالا ہمچنین خواہد بودن وچون آب را بجنبانی آن خلاشی وگندگی کہ فرو است آن ظاہر گردد۔

قولہ "ویعلم انہا ان یکون للہ ضد أی دعواہا وندّانی مطالبہا" وباید کہ طالب بداند کہ نفس را خاصیتے است البتہ خواہد کہ در نواہی و اوامر باو مخالف شود و خواہد خلاف آن کند جانبے کہ گوئی ضدے وندے است و دیگر خواہد البتہ چنانچہ من باشم مردمان مرا شناکنند و چیزے شمرند۔

قولہ "وذلک ان اللہ تعالیٰ طالب عبادہ بالثناء علیہ والمدح لہ وطلبت النفس ذلک" چنانچہ خداوند تعالیٰ مدح وثنائے خویش را دوست دارد کہ بندگان من مرا مدح وثنا کنند کذلک نفس۔ رسول اللہ گفتہ است در شب معراج در مقام قرب رسیدم مرا گفتند ادن اخاست کہ قف یا محمد اے محمد بایست فان الرب یصلی کہ بتحقیق خدا نماز میگذارد گفتم الرب کیف یصلی خدا چگونہ نماز میگذارد گفتند یمدح ویثنی لنفسہ مدح وثنا مر نفس خویش را میگوید نفس ہم ہمچنین میخواہد خویش را۔ شیخ بیان انواع سرور نفس میکند۔

قولہ "وطلب اللہ العباد ان لا یخلفوا امرہ ونہیہ وطلبت النفس ذلک وطالبہما ان یصفوہ بالسخاء والکرم وطلبت النفس ذلک" خدا از بندگان میخواہد کہ اورا در امر ونہی مخالف نباشند ونفس ہمیں میخواہد وخدا میخواہد کہ اورا صفت کنند بسخا وکرم ونفس ہمین میخواہد۔

قولہ "وطالبہما ان یکون ہو المرغوب الیہ والمرہوب منہ وطلبت النفس ذلک" وخدائے خواہد کہ از ہمہ مرغوب الیہ ہمو باشد وترس ہم از و باشد ونفس ہم ہمیخواہد وخدا میخواہد کہ مذکور ہمین من باشم ونفس ہم ہمیخواہد۔

قولہ "وقیل النفس لطیفۃ مودعۃ فی ھذا القالب وھی محل الاخلاق المذمومۃ" شیخ ماہیت نفس بیان میکند شئے است غیر مرئی وہم درین قالب انسان است ہر جا کہ خُلقے ذمیمے است آن محل اوست۔

قولہ "والروح لطیفۃ مودعۃ فی ھذا القالب وھی محل الصفات المحمودۃ کما ان البصر محل الرویت والاذن محل السمع والانف محل الشم" وگفتہ اند کہ روح لطیف است در قالب بامانت نہادہ اند وآن محل حمیدہ است شیخ این ظاہر را بدان باطن تشبیہ میکند یعنی چنانچہ چشم محل دیدن است وگوش محل شنیدن است اخلاق ذمیمہ یعنی شئے موجودے ہست کہ صفت آن شئے اینست یا مدح یا ذم نہ آنکہ چنانکہ حکیمان گفتہ اند کہ نفس ہمین اوصاف ذمیمہ است پس عرض است ذاتے ندارد وروح کذلک عبارت از اوصاف حمیدہ است ذاتے ندارد۔

قولہ "وقیل الروح معدن الخیر والنفس معدن الشر والعقل جیش الروح والھوا جیش النفس" گفتہ اند کہ روح بدان ماند کہ او معدن خیر است یعنی چنانچہ شئے از معدن برون آید روح گوئی از معدن خیر برون می آید معدن موضعے را گویند کہ آنجا ہر گز چیزے است کہ در وآن چیز باشد البتہ چنانچہ زمینے باشد کہ از ان آہن برون آید وپر کالہ آہن برون آید وزمینے باشد کہ از ان مس برون آید وہمچنین معادن دیگر وہمچنین روح ونفس کہ او متعلق خیر است واین معدن شر واز وجز خیر نباشد واز ین جز شر نیاید وعقل مر روح را ہمچو لشکر است مر پادشاہ را کہ ممد اوست وقوی اوست وکارہائے او بدو تمام میشود وبرعکس این ہوا مر نفس را۔

قولہ "والتوفیق من اللہ مدد الروح والخذلان مدد

النفس" و این کہ توفیق بر خیرات شود بدان ماند کہ بر پادشاہ لشکر از خدا برود آید برائے فتح و ظفر او را و آنکہ توفیق یاری ندہد او را یاوہ گذارند برائے آنرا تا نفس در ہوا افتد این موجب حرمان و خذلان اوست۔

قولہ "والقلب فی اغلب الجیشین" وقتے از زبان شیخ شنیدہ ام روح علوی است و نفس سفلی و دل درمیان ہر دو نسبت با ہر دو دارد زیرا چہ روح ہمچو پدر است و نفس ہمچو مادر و دل متولد از ہر دو و اگر طاعت و عبادت بسیار شد قلب بطبیعت میل بسوے روح کرد و نفس تنہا ماند ضرورت ہر جا کہ غلبہ بود او ہم متابع او گشت از اینچنین کسے جز خیر و صلاح نیاید و اگر شر و بدکاری و غفلت خدا بسیار شد و ہوا قوت گرفت دل میل بدو کرد و روح تنہا ماند او ہم ضرورت میل بدو کرد او ہم با دل و نفس یکے شد جز شر و کار بدبختی از و نیاید۔ و نفس مطمئنہ او را میگویند کہ نفس با دل و روح یکے شدہ است و نفس امارہ او را می خوانند کہ روح و دل با نفس یکے شدہ است۔

قولہ "و یعلم ان جملۃ الامور ثلثۃ امر بان رشدہ فیجب متابعتہ و امر بان غیہ فتجب مجانبتہ و امر مشتبہ فتجب مشارکتہ الی ان تبین الرشد من الغی من جہت العالم او من جہت العقل" صوفی بداند طالب بداند کہ این ہمہ کارہا بر سہ کار باز میگردد کارے است کہ صلاح او یکی او پیدا است ہمہ کس میداند چنانچہ صوم و صلوۃ و احسان و تلاوت و خلق نیک این کار را واجب است کہ مردم متابعت کنند و کارے است کہ گمرہی پیدا است چنانچہ فحش و ہزل و فلمان گفتن و فسوق و فجور از انہا کہ نتوان در کتاب آوردن و واجب است کہ از آن دور باشد و محترز گردد و کارے است کہ خیر و صلاح او مشتبہ است طرفے وہم میرود کہ این کار نیک است و طرفے گمان میرود کہ این کار بد است در اینچنین کار متوقف باشند اگر معلوم شود کہ بتحقیق خیر است اقدام کنند

واگر نشود کہ شرے ظاہرے است واجب باشد کہ اجتناب کند مکروہ ملحق بشر است ملحق بخیر۔

قولہ "وقیل اذا عرض لک امران شکلت فی خیرھما فانظر فی ابعدھما من ھواک فانہ خیرھما" گفتہ شدہ است چوں دو کارے ترا پیش آید در خیر ایشان و در شر ایشان ترا شک افتد کہ میان ایشان بہتر کیست نظر کن از میان این ہر دو از ہوا دور تر کیست ہمانرا اختیار کن خیر ہمان است کہ از ہوا دور باشد۔

قولہ "وعلی المرید ان یجتھد فی تبدیل اخلاق النفس کالکبر والبخل والحرص والامل والحسد والمراء والمنازعت والغیبت والھرش وسوء الظن والوقاحت وغیر ذلک من الاخلاق الذمیمۃ بضدھا من الاخلاق الحمیدۃ وباللہ التوفیق" واجب است بر مرید طالب کہ او مجاہدہ بیند کہ اوصاف نفس را تبدیل کند یعنی معتدل گرداند و دفع کلی مطلوب نہ و ممکن ہم نہ اگر غضب بر و بکلی مداہنت مدارات پیش آید و حمیت بر و اگر شہوت بر و بکلی عشق و محبت در و نماند و اگر کبر بر و طلب معالی بر و و عزت و نست پیش و اگر حرص بر و مرد قانع باندکے شود و اگر امل بر و اجتہاد در عبادات کم شود اگر حسد بر و غبط بر و حسد این است کہ در یکے نعمتے خدا دادہ است زوال آن از و خواہد و غبط این است کہ یکے فضیلتے دارد و دیگرے خواہد کہ آن فضیلتے کہ او دارد مرا ہم باشد و اگر ستیہش بر و بکلی قناعت بر شئے ذلیل شود در و اداری آید و اگر منازعت بکلی بر و و بسیار جا در امور دینی باز ماندن پیش آید مقصود باید کہ درین چیز ہا باعتدال نفس باشند در جملہ اخلاق نفسانی افراط مذموم و اعتدال ممدوح برین خدا قادر گرداند کہ توفیق ہم از خدا است۔

فصل ۲۹

قولہ "فصل فی ذکر ادابھم فی صحبت بعضھم لبعضا قیل۔ شعر

وحدت الانسان خیر من ۔جلیس السوء عندہ

وجلیس الخیر خیر من جلیس المرء وحدہ"

وشیخ نخست اسناد شعرے کہ آن دلیل برین میکند کہ البتہ صحبت باینکے باید۔ گفت نشستن مردم تنہا بہتر از انکہ با بدے نشیند و نشستن باینکے بہ از انکہ تنہا نشیند۔

قولہ "وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل" مرد بر دین دوست خویش است یعنی دوی یکجا جمع نشود تا میان ایشان جنسیتے نباشد گفتہ اند اگر خواہی کہ کسے را بدانی کہ او چہ مرد است وصفت او چیست و چہ کار است باہر کہ صحبت او ست بدانکہ ہمچو او ست۔

قولہ "وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا خیر فیمن لا یالف ولا یولف" شخصے کہ در وصفت وحشت باشد او با کسے الفت نمیگیرد و کسے با او الفت نمیگیرد در و خیرے نیست یعنی البتہ صحبت با کسے باید کہ او آلف باشد و مالوف باشد۔

قولہ "وسئل ابو حفص النیشاپوری عن احکام الفقر وآداب الفقیر فی الصحبت قال حفظ حرمات المشایخ" ابو حفص نیشاپوری را از احکام فقر و ادات فقیر در صحبت پرسیدند گفت حرمت مشایخ

وحرمت پیران محافظ باشد ہر کہ در حال و مقام قدمے سابق دارد و از مشایخ امت و از پیران بر فقیر طالب حرمت او واجب است۔

قولہ "وحسن العشرت مع الاخوان" و با ہمجنسان خویش زندگانی خوب کند و کلی زندگانی خوب اینست کہ ترک رعایت حق خویش کند نگوید با کسے کہ تو چنینی بلکہ خود را از ہمہ پستر و کمتر داند و ہر چہ اصحاب کنند بدان راضی باشد و موافق باشد مگر خلاف روش صوفیان و کارے کہ از حکم شرع مخالف نماید۔

قولہ "والنصیحت للاصاغر" و آنکہ او از ایشان در مرتبہ خرد باشد نیک خواہی او کند او را پندے بر طریقے بہتر بے تغلیظ و تشدیدے در میان نباشد

قولہ "وترک صحبت من لیس من طبقاتھم" و آنکہ از طبقہ ایشان نیست ترک صحبت او کند چنانچہ متفقہ خشک و متعبدہ و متنزہ خودبین و کذلک اہل دنیا و امرا و ملوک و تجار و اغنیاے دیگر۔

قولہ "وملازمۃ الایثار" و ہر چہ ایشان را پیش آید از دین و دنیا ایثار برادران ہمجنس کنند۔

قولہ "ومجانبت الادخار" فقیر ذخیرہ نکند امروز زینہ برائے فردا نگہ ندارد بلکہ ہر چہ بوقت او مایحتاج باشد برائے وقتے دیگر نگہ ندارد و ہم ازین سبب بعضے صوفیان صوم دوام ترک آورند مگر صوفی کہ او را قدرت بر طی باشد کہ او چند گان روز بے طعام و آب می تواند ماندن۔

قولہ "والمعاونت فی امر الدنیا والدین" و با اصحاب یاری کند در امور دنیا و دین یعنی چیزے کہ او را در ماندگی باشد بقوتے و لباسے بدانچہ این را ممکن باشد بدان یاری کند و امور دین در علمے و تعلمے و نصیحتے بدانچہ داند و تواند یاری کند

قولہ "ومن آدابھم ان یصحب الجنس ومن یستفید

منه خیرًا" واز آداب ایشان اینست کہ مصاحبت با جنس خویش کند کہ از و فائدہ نیکی باشد از اہل دنیا و آن مردم کہ منکر طلب حق و سلوک طریقت باشند از ایشان اجتناب ضروری باشد۔

قوله "وقال بعضهم اولی الناس بالصحبت من یوافقك فی اعتقادك" آرے تو طالب حق مطالب و موارد و مصادر الٰہی مواہبت تجلیات خواہی اعتقاد تو برین و مصمم کہ امرے واقع و دور حیز امکان وصول آنکہ او معتقد این نباشد بلکہ منکر باشد ترا در تردد اندازد فالحذر کل الحذر۔

قوله "ویحشمه فی مجالسك" و باکسے بکن صحبت کہ تو او را بزرگ دانی و بیش او بحرمت نشینی۔

قوله "وَلَا تُؤْمِنُوْا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ" برائے آنرا می آرد کہ صحبت باکسے کنند کہ پیروی او کنند وَلَا تُؤْمِنُوْا اِلٰی آخرہ تصدیق مکنید مگر کسے راکہ او پیرو دین شما باشد۔

قوله "ولا یصحب من یخالفه فی مذهبه وان کان قریبًا منه" این سخن بالا گفتیم۔

قوله "الا تری نوحا علیه السلام لما قال اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَهْلِیْ کیف اجیب اِنَّهٗ لَیْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ" قصہ برین جملہ است خداوند سبحانہ بانوح گفت ہمہ غرق کنم مگر کسے راکہ او از اہل تو باشد نوح گمان برد کہ مگر ازین اہل فرزندان من اند و زن و سنہان من خداوند تعالےٰ را مراد از اہل نوح این بود آنکہ موافق دین او باشد و نوح را چہار پسر بودہ اند سام، حام، یافث، کنعان پس آنکہ آب شوریدہ سہ پسر او و زن نوح و زنان پسران با نوح در کشتی سوار شدند کنعان نشد با کنعان گفت کہ بیا تا سوار شوی کہ امروز کسے را نجات

نیست مگر کسے کہ درین کشتی سوار شود کنعان گفت کہ من بر کوہ ہا بر خواہم رفت کہ از غرق شدن نگہ خواہد داشت ہمدرین گفت و شنید بودند موج آمد و کنعان را غرق کرد نوحؑ نالید کہ الٰہی تو گفتہ بودی اہل ترا غرق نکنم و پسر من از اہل من است فرمان آمد کہ او از اہل تو نیست مراد من از اہل تو آنست کہ متابع تو در دین تو باشد۔ آوردن این قصہ مقصود این بود کہ آنکہ او متابع مذہب اعتقاد نباشد با وصحبت نشاید۔

قولہ "وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لما نزل قولہ تعالیٰ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قال اللھم لا تجعل لفاجر علیّ یدًا فیحبہ قلبی" از پیغامبر روایت کردہ اند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ است ہرگاہ کہ این آیت نازل شد نیابی تو قومے را کہ او در ایشان ایمان بخدا آرند و دوست دارند قومے را کہ او دوستی با خدا ندارد ہرگاہ کہ این نازل شد رسول اللہ این سخن گفت الٰہم اے بار خدایا فاجر یا بر من حقدار مکن فیحبہ قلبی پس دل من او را دوست دارد یعنی اینچنین مکن کہ فاجر یا بر من حق باشد کہ دل من او را دوست دارد این عبارت از نفی مجموع است مقصود این کہ جزبا جنس خویش نیامیزد۔

قولہ "بل یصحب من یثق بدینہ وامانتہ ومذھبہ وورعہ فی ظاھرہ وباطنہ" بلکہ صحبت کند با کسے کہ او را استوار کند در دین او و در مذہب او و در امانت او و بر تقوی او و در ظاہر او و در باطن او۔

قولہ ومن آدابھم القیام بحقوق الاخوان والاصحاب ورفع المؤنت عنھم واحتمال اذاھم وترک الانکار علیھم الا فیما یخالف الشرع ویعرف لکل واحد قدرہ علی مرتبتہ"

این سخن بالا بسیار جا رفتہ است مکرر چہ گویم۔

قولہ "قال سفیان بن عیینہ من جہل اقدار الرجال فھو بقدر نفسہ اجہل" ہر کہ اندازہ مردمان نداند او در شناخت اقدار رجال در جہل اشکال است در غایت اشکال زیرا چہ ہر یکے بصورتہا مثال و اشکال است پس تمیز یکے از دیگرے مشکل باشد در غایت اشکال اگر ازین جنس گویم بسیار باشد و ترجمہ دراز شود حکایت عبد اللہ خفیف وصوفی کہ در خانہ او فرود آمدہ بود و التماس کاسہ عقیدہ کردہ در کتب مسطور است۔

قولہ "وقال لا یستخف باقدار الرجال الا من قد سر لاقدار اللہ" اندازہ ہائے مردان را کسے استخفاف نکند مگر آنکہ او خود را نشناختہ باشد۔

قولہ "ویہدی الی صاحبہ عیوبہ" و صاحبے مر صاحب خود را یعنی یارے مر یارے خود را عیبہائے او را ہدیہ بیارد کہ چنین و چنین عیب داری او بران مطلع شود و در دفع آن بکوشد گوئی ہدیہ بردمی آرد کہ آواز آن غافل بود این تنبیہے بدان کرد گوئی ہدیہ آورد۔

قولہ "ویدلہ علی ما فیہ صلاحہ وجمالہ" و رہنماید مر او را در آنچہ صلاح او باشد و جمال او در آن باشد۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم المومن مرآۃ المومن" پیغامبر فرمودہ است یک مومن مر مومن دیگرے را ہمچو آئینہ است یعنی چنانچہ مردم آئینہ می بیند و عیبے کہ در مردم پیدا می باشد آن می بیند و در دفع آن میکوشد کذلک مومن مر مومنے را کہ عیب او میگوید گوئی آئینہ است کہ بہ عیب خویش مطلع میشود و در دفع این میکوشد۔

قولہ "وقال عمر رضی اللہ عنہ رحم اللہ امرءا اہدی الی عیوبی" عمر رضی اللہ عنہ گفتہ است رحمت خدا بر بندہ باد کہ مرا بعیبہائے

من ہدایت کند۔

قولہ "ومن آدابھم ان یصحب کل احد منھم علی قدر حالہ وما یلیق بہ" واز آداب صوفیان است کہ باہر کسے صحبت براندازۂ او کند وآنچہ لایق اوست بران صحبت کند۔

قولہ "فالصحبت مع المشایخ والکبراء بالاحترام والخدمت والتوقیر والقیام باشغالھم" این سخن گذشتہ نوشتہ ام ترجمہ این۔

قولہ "والصحبت مع الاقران بالبشر والانبساط والموافقت وبذل المعروف والاحسان والکون معھم علی حکم الوقت" واین ہم بالاگذشتہ است بیان این بمبالغہ رفتہ است۔

قولہ "حکی ان ابا العباسؒ ابن عطاء مدرجلہ بین یدی اصحابہ فقال ترک الادب بین یدی اھل الادب ادب" وہمچنین گویند ابن عطاء در مجلس اصحاب پای دراز کرد وشست وگفت ترک ادب میان اہل ادب ادب است یعنی میان اقران واخوان ادب اینست کہ بہ انبساط وکشادہ روئی باشند برخود تنگ نگیرند بر حکم وقت روند پای دراز کردن شست برائے طلب ادب این قوم۔

قولہ "وقال الجنیدؒ اذا صحت المودۃ سقطت شروط الادب" وجنیدؒ گفتہ است کہ چون مودت ودوستی ثابت شد ودرست شد شرط ادب از میان خیزد۔ نیکو بیتے گفتہ اند

بیت

میان عاشق ومعشوق خوش طریق ہمین است گہے علیک نباشد گہے سلام نگنجد

قولہ "وروی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان

عنده ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما فدخل عثمان رضی اللہ عنه فخطی جسمه وسوی ثیابه وجلس فسئل عن ذلک فقال الا استحی ممن تستحی منه الملکة فحشمته عثمان وان عظمت" وروایت کردہ اند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غلطیدہ بود یا شستہ پائے دراز کردہ وجامہ برتن نہ دعمر وابوبکر رضی اللہ عنہما ہر دو نزدیک او شستہ بودند عثمان رضی اللہ عنہ در آمد برخاست شست وخود را بہ جامہ پیچیدہ وپائے راگرد آورد واز نیش پرسیدند پس جواب گفت شرم ندارم از کسے کہ فرشتگان از وشرم میدارند پس حرمت داشت بزرگی عثمان را ہر چند صفتے بزرگ بود۔

قولہ "فالحالت التی بین رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وبینهما اصفی" پس حالتے با ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بود صافتر ازین بود کہ با عثمان کرد با ابوبکر وعمر اظہار دوستی ویگانگی بود وبا عثمان حالت بیگانگی شد۔

قولہ "ولا یداهنهم فیما یخالف المذهب" با اصحاب واقران در آنچہ مخالفت مذہب تصوف باشد مداہنت نکند۔

قولہ "فقد قال رویم لا زالت الصوفیة بخیر ما تناقروا فاذا اصطلحوا هلکوا" ابو محمد رویم گفتہ است ہمارہ صوفیان بکار یکدیگر بصفتے خیرے ہستند مادام کہ یکدیگر مناقرہ میان خود میکنند وقتیکہ ایشان یکدیگر صلح کنند یعنی رواداری کنند ہلاک شوند یعنی در آنچہ بودند نمانند۔

قولہ "ویخضع عند الحق ویقابله بالقبول" اگر سخن حق باشد آنجا خاضع بود وآنرا بقبول آن پیش آید یعنی مرائی وحسدے را در کار ندارد۔

قولہ "وروی ان عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنه امر

بقلع میزاب کان فی دار عباس بن عبد المطلب الی طریق بین الصفا والمروۃ فقال لہ العباس قلعت میزابا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضعہ بیدہ فقال اذا لا یردہ الی مکانہ غیر یدک ولا یکون لک سالما الا عانق عمر فقام علی عانقہ وردہ الی موضعہ

حکایت آرند عمر رضی اللہ عنہ فرمود کہ قلع کنند ناودانے کہ در رہ صفا و مروہ بود عباس با او گفت چہ کردی میزابے را قلع کردی ناودانے را بر کندی کہ آنرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدست خود نہادہ بود عمرؓ گفت اکنون این میزاب را کسے نہ نہد بجائے او مگر دست تو و دیرانز دبانے نباشد مگر کتف عمرؓ عباسؓ بر کتف عمرؓ سوار شد آن میزاب را بر جائے او نہاد۔ حکایت برائے آنرا آورد کہ سخن حق را خاضع شود و بقبولش پیش آید۔

قولہ "والصحبۃ مع الاصاغر بالشفقۃ والارشاد والتادیب" این سخن بالا گذشتہ است۔

قولہ "والحمل علی ما یوجبہ حکم المذہب" گفتہ است آنکہ اصاغر باشند ایشانرا حامل شود برین کہ بر حکم مذہب تصوف دانند۔

قولہ "ویدلہم علی ما فیہ صلاحہم لا علی ما فیہ مرادہم" و ایشانرا آن رہ نماید بدانچہ صلاح دین ایشان باشد نہ آنکہ آن رہ نماید کہ بدان مراد نفس ایشان باشد۔

قولہ "وعلی ما یفیدہم لا علی ما یحبونہ" و انچہ فائدہ ایشان باشد نہ آنچہ مراد چیزے کہ ایشان آنرا دوست دارند ہمان سخن بالا آنکہ شیخ مکرر میکند۔

قولہ "ویزجرہم علی ما لا یعنیہم" و آنکہ لایعنی مراد ایشان

دین باشد ایشان را ازان مانع آید۔

قولہ "الا ترى ان الله تعالى ذمّ الربانيين والاحبار حين تركوا زجر قومهم عن المنكر لقوله عز وجل لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبَّانِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ الاية" شیخ می آرد برائے آنرا کہ از لا یعنی مانع آید میگوید نہ بینی تو خداوند سبحانہ چونہ ذم کرد احبار را و علمارا و مردمانے را کہ ایشان خود را عالم ربانی گویند بگفتار خویش لَوْلَا يَنْهٰهُمُ الرَّبَّانِيُّوْنَ اگر ایشان این قوم خود را نہی میکردند از گفتارے کہ دران بزہ و خوردن حرامے ایشان را این زشت روزگار پیش نیامدے۔

قولہ "والصحبت مع الاستاد باتباع امره ونهيه" وصحبت با استاد بصفت پیروی امروے باشد و نہی وے باشد ازین استاد مراد پیر و مرشد است۔

قولہ "وهي في الحقيقت خدمة لا صحبة" خدمت است کہ او خادم است و او مخدوم خادم را باید بدانچہ مخدوم فرماید بران رود۔

قولہ "وقيل لابي منصور المغربي كيف صحبت ابا عثمان قال خدمته لا صحبته" ابو منصور مغربی را گفتند چونہ صحبت کردی تو با ابو عثمان مغربی او جواب داد من خدمت کردہ ام مرا چہ مجال صحبت با او۔ و این سخن دو احتمال دارد یکے ہمین کہ گویم دوم صحبت چہ باشد من خدمت کردہ ام خادم بر کلی و جزوی مخدوم مطلع است اما مصاحب زمانے با او باشد و زمانے بروزگار خویش رود خادم الزم و الصق است از مصاحب۔

قولہ "والقيام بخدمت استاده واجب والصبر تحت حكمه وترك مخالفته ظاهرا وباطنا" و راست استادن بخدمت استاد

ہمچو واجب باشد آنچہ او حکم کند صبر در حکم او کردن اگرچہ امر باشد یا نہی آن نیز ہمچو واجب باشد و ترک مخالفت او ظاہر و باطن نیز ہمچو واجب است۔

قولہ "وقبول قولہ والرجوع الیہ فی جمیع ما یعرض لہ و تعظیم حرمتہ" و واجب باشد قبول سخن او و در ہر چہ او را پیش می آید باز گشت بہ استاد و شیخ باشد و تعظیم دارد حرمت او را یعنی البتہ عظیم داند کار ہمان باشد کہ او را حرمت دارد۔

قولہ "و مجانبۃ الانکار علیہ سرًا و جہرًا" و مجانبت از انکار از پیر و استاد این نیز ہمچو واجبے باشد سرًا و جہرًا یعنی ظاہرًا و باطنًا۔

قولہ "قال اللہ تعالی فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا" بسوگند پروردگار تو ایشان ایمان نیاوردہ باشند تا آنکہ ایشان ترا حاکم نسازند در چیزیکہ میان ایشان ببرود پس آنکہ ترا ایشان حاکم کردہ باشند نیابند در نفوس خویش حرجے زیانے از چیزے کہ تو بر ایشان حکم کردہ باشی و کارہاے خود را بتو تسلیم کردہ باشند۔

قولہ "وقیل الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ" و ہمچنین گویند شیخ میان مریدان خویش ہمچنین است چنانچہ نبی در امت خود۔ و استاد ابو القاسم در لطایف قشیری این کلام را کہ الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ از حدیث می آرد میگوید و فی الخبر الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ یعنی ہر چہ نبی بر امت آورد از امرے و نہیے اطاعت آن بر ایشان واجب باشد ہم چنین شیخ زیرا چہ پیغامبر از خدای می آرد سخن نیز از خدا و مصطفی می آرد پس اطاعت امر و نہی او واجب باشد۔

قوله "سال بعض اصحاب الجنید مسئلة من الجنید فاجاب الجنید فجعل یعارضه فی ذلك فقال فان لم تومنوا لی فاعتزلون" وچنین گویند جنید مسئله میان اصحاب خویش گفت او را در ان مسئله معارضه کردند جنید گفت اگر شما در حکم من تصدیقے نمیکنید ایمان بسخن من نمی آرید مرا ترک دهید و در کتب دیگر این کلام را بدین عبارت نوشته است علی الجنید مسئلة بین یدی اصحابه فعورض فی ذلك فلم یتکلم ورجع الی البیت فخرج زمانا وقال ان لم تومنوا لی فاعتزلون۔

قوله "فیکون فی صحبته کالصحابة مع النبی صلی الله علیه وسلم" و باشیخ همچنین باشد چنانچه صحابه با پیغامبر بودند۔

قوله "و فی تادیبهم بآداب القرآن قال الله تعالی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ" صحابه را فرمان بود بار سول الله این ادب کنند که خدا فرمود اے آنکه ایمان آوردید لَا تُقَدِّمُوْا پیش مشوید در حضرت خدا و پیش رسول الله یعنی انچه خدا فرموده است آن کنید و انچه رسول الله گفت ازان پیشتر مشوید در رفتن و گفتن۔

قوله "قال الله لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ" دیگر خدا گفته است بر میارید آوازهاے خویش را بر تر از آواز رسول الله یعنی چون او سخن بگوید آنچنان سخن مگوید که سخن شما بر سخن او بر تر نماید۔

قوله "و قال الله تعالی لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا" و همچنین مکنید او را همچنین بخوانید چنانچه یکدیگر خود را میخوانید یکدیگر میان خویش میگویند یا ابن قحافه یا ابن خطاب یا ابا بکر یا عمر او را همچنین مگوئید یا ابا القاسم و یا محمد۔ او را بگوئید یا رسول الله یا نبی الله۔

قولہ "وقال بعض المشائخ من لم یعظم حرمۃ من تأدب بہ حرم برکت ذلک الادب" ہر کہ تعظیم نکند کسے را کہ از و ادب گرفتہ باشد محروم شود از حرمت ادب۔

قولہ "وقیل لاستادہ لِمَ لا یفلح ابدا" ہر کہ بر روے استاد گوید لِمَ ہرگز رستگاری نیابد یعنی بر طریقہ انکار یا بر طریقہ مکابرہ و ازین استاد شیخ مراد است بر روے شیخ[ع] محروم ماندن از جملہ مواہب و موارد اوست زیرا چہ آنچہ او گوید از خدا گوید و تو لِمَ گوئی ہر آئینہ محروم مانی آرے واسطہ میان شیخ و خدا یا شیخ است یا پیغامبر۔

قولہ "والصحبت مع خادم بالتلطف والدعاء لہ وترک الانکار علیہ فیما یبدؤ منہ" وصحبت کہ شیخ با خادم کند بصفت تلطف باشد و رحمت باشد و از صفات او درگذرد و برائے او را از خدا نیکی خواہد و اگر چیزے از و ظاہر شود از و آنچنان انکار نکنند کہ او بیزار شود۔

قولہ "قال انس بن مالک رضی اللہ عنہ خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما کرّ ھنی ولا نہرنی ولا قال لی لشئ فعلتہ لِمَ فعلتہ ولا لشئ لم افعلہ لم ما فعلتہ" انس رض میگوید کہ من دہ سال رسول اللہ را خدمت کردم ہیچ وقتے مرا زجر نکرد بر من سخن نگفت و کارے کہ کردم نگفت مرا چرا کردی و کارے کہ نکردم نگفت چرا نکردی۔ درین سخن بیان خلق رسول اللہ کرد علیہ السلام و شیخ برائے

ع در نسخہ منقول عنہ در میان لفظ "شیخ" و "لفظ" "محروم" غالباً چیزے از کتابت ماندہ است غالباً عبارت اینچنین است "بر روے شیخ لم گفتن محروم ماندن" الخ

این آوردہ است کہ بر خادم تلطف کنند و اگر از و چیزے پیدا شود از ان در گذرند انکار سخت نکنند و درین گفتار بیان خلق رسول اللہ شد و بیان این شد کہ مخدوم با خادم خود چہ معیشت کند اما من میگویم یک احتمال ہمین است کہ بیان شد دوم احتمال اینست انس بیان حق خدمت خویش میکند چنان خدمت کردم و چنان بر مزاج او بودم کہ ہیچ وقتے مرا زجرے نکرد و قہرے نکرد و انچہ من نکردم نہ گفت چرا نکردی و انچہ میکردم نگفت چرا کردی زیرا چہ میکردم موافق مزاج او کردم و انچہ نکردم آن ہم بر حسب مزاج او بود۔ و این احتمال قوی تر و بہتر است زیرا چہ او میگوید صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعثت لاتمم مکارم الاخلاق یعنی من مبعوثم برائے آنرا کہ ہر جا خلقے نیک است من آنرا کامل کنم نقصانے در و نگذارم پس اگر خادم او تقصیر کارے کند کہ آن شایستۂ خدمت او نباشد او از ان اغماض کند و او را بر بہترین کارہا نیارد و بر نقصان خویش ماند ضایع گردد۔ و بریں سخن من است زیرا چہ و آنجا میگوید کہ انسؓ گفتہ است خدمت رسول اللہ عشر سنین و ما کنت الا علی مراد نبی فما قہرنی ولا زجرنی الی آخر الکلام از ینجا معلوم شد کہ انس ہر چہ کرد بر مزاج رسول اللہ کرد و بر مراد او کرد تا مستحق قہرے و زجرے نشد۔

قولہ "و ربّ ما کان یمزح معی و یقول یا ذا الاذنین"

و انس میگوید بسا بودے کہ رسول اللہ با من مزاح کردے و گفتے یا ذا الاذنین استعارہ آن احمق است و یا ذا الاذنین خر را گویند زیرا چہ دراز گوش است و این حدیث برائے آنرا آوردہ کہ با خادم باکشادگی و تلطف باشند و شاید این سخن با انسؓ در محلے گفتہ است چیزے باید کرد و او نکردہ است و یا چیزے نباید کردن و او کردہ است بر و این سخن گفتہ است نسبت بجہتی کردہ است و بریں از سر او گذشتہ است۔

قولہ "والصحبت مع الغرباء بالبشاشت والبشر وطلاقت الوجه وحسن الادب" وصحبت کہ با غریبان کنند بابشاشت وکشادہ روی کنند وسخنے نیکے گویند ویا ایشان ادبے نیکے نگہدارند زیراچہ او غریب است شکستہ خاطر است ومرتبہ شکستگان کار ہا دارد۔

قولہ "ورویت فضلهم حيث اكرموه وخصوه من بين اقرانه بالنزول عليه والمام به" واین اعتقاد کنند ایشان مرا بزرگی دادند کہ از مردم دیگر برائے ملاقات وفرود آمدن ودیدن مرا تخصیص کردند

قولہ "ثم بذل المجهود فی خدمتهم واکرامهم" وآنقدر کہ تواند در قدرت او باشد وورد وسع او باشد بدان اکرام ایشان کند زیراچہ اکرام ضیف بقدر امکان اسبت اکرام است وسنت انبیا است۔

قولہ "والسکون علی مرادهم والصبر علی احکامهم" وآنچہ مراد ایشان باشد وآنچہ حکمے کہ ایشان کنند اگرچہ آن حکمے سختے باشد دران صبر کنند۔

قولہ "وقد مدح الله تعالی الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ" وخداوند سبحانہ وتعالیٰ مدح کردہ مردم صحابہ را کہ ایشان دوست میدارند کسے راکہ از شہر خود ہجرت میکند وبر ایشان می آید وآن از مکہ می آمدند۔

قولہ "وقال الله تعالی وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ" وخداوند تعالیٰ جائے دیگر گفتہ است وآن کسانیکہ جائے دادند ویاری کردند ایشان آنانند کہ یکدیگر دوستانند۔

قولہ "والصحبت مع الجهال يحتمل الصبر وحسن الخلق

والمدارات والاحتمال والنظر الیهم بعین الرحمت" وصحبت با جاہلان آن کسانیکہ از مذہب تصوف خبرے ندارند بصبرے نیکی با ایشان باشد و خلقے نیکے کنند با ایشان و بنرمی باشند با ایشان و اگر ایشاں جفاے کنند و درشتے و گفتے آنرا تحمل کنند و سوے ایشان بچشم رحمت بینند این کہ مسکینان انانند کہ از قرب خدا بدوراند و خبرے از موارد و مصادر الٰہی ندارند و بیچارگان محروم اند۔

قولہ "ورویت فضل اللہ علیہ حیث لم یقمہ مقامہم" و نظر بہ فضل خدا کنند کہ خداے تعالیٰ در باب ما این فضل کرد کہ ما را ہمچو ایشان نگردانید۔ ہیچ نظارہ می افتد متقشف و متنزہ و معتزلہ چہ حد از خدا دورند۔ خوب طبعے گفتہ است۔

بیت تو گنج رحمتی بیچارہ محروم تو شمع عالمی بیچارہ محجوب

اگر ترا ہمچو ایشان میکردند تو چہ می کردی زہے فضل و رحمت در باب تو کہ ترا ہمچو ایشان نگردانید و ترا مقیم در مقام ایشان نکرد۔

قولہ "وان واجہوا بما یکرہہ تحلم عنہم" و اگر ایشان یا تو مواجہہ کنند بچیزے مکروہے تو آنرا حلم کن و تحمل کن۔

قولہ "ولا یحبہم باکثر مما اجاب بہ الانبیاء قومہم" و آن جہال را و آن دور ماندگان از خدا را جوابے کہ انبیا منکران خود گفتہ اند از ان بیشتر سخنے نگوید۔

قولہ "حین نسبوا الی الضلالۃ والسفاہت والجہالت" آنکہ منکران کفار است ایشان انبیا را نسبت بسفاہت و ضلالت و جہالت کردند۔

قولہ "قال اللہ تعالی قَالَ یٰقَوْمِ لَیْسَ بِیْ ضَلٰلَۃٌ

ولیس بی سفاهة ولیس لی جهالة ولکنی رسول من رب العالمین" گفتند اے قوم ما بما گمراہی نیست و بما سفاہتے و جہالتے نسبت ندارد ولیکن من فرستادۂ خدائیم از پروردگار عالمیان آمدہ ایم یعنی مرا برائے آنرا فرستادہ اند کہ من شما را پرورش کنم و راہ راست نمایم یعنی قوم صوفیہ ہم با منکران این رہ اگر سخن گویند ہمچنین گویند چنانچہ انبیا گفتہ اند۔

قولہ "وإذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما سلام علیکم لا نبتغی الجاهلین" چون جاہلان ایشان را بر حسب جہالت خود مخاطبہ کنند ایشان را گویند سلاما۔ و ازین سلام گفتن تا مطلوب جاہلان ندایم حکایت ابو سعید ابو الخیر و محمد جوینی مشہور است۔

قولہ "ومن کان جهله اقوی کان الحلم عنه اولی" ہر کہ جاہل قوی تر یعنی متفقہے متنزہے سخت خشکے باشد حلم از و اولی تر باشد۔

قولہ قال الله تعالی قل للذین آمنوا یغفروا للذین لا یرجون أیام الله "بگوئے محمد مر آنانرا کہ ایمان آوردہ اند بپوشند گناہان آنہا را ایشان ایمان ندارند لقاء الله را یعنی مرگ را و قیامت را۔

قولہ "وقال الله تعالی وإن تصبروا وتتقوا فإن ذلک من عزم الأمور" و اگر صبر کنند و خود تقوی کنند از کارے بزرگے باشد و نیکو سخنے است این کہ آیت پیش از آیت قتال بود چون آیت قتال آمد آیت قتال این حکم را منسخ کرد۔

قولہ "وشتم الرجل الشعبی فأفحش فقال له الشعبی ان کنت صادقا فغفر الله لی وان کنت کاذبا فغفر الله لک" و مردے امام شعبی را دشنام داد و از دشنام تجاوز کردہ کار بفحش کشید شعبی

او را این جواب داد اگر تو راست میگوئی خدا مرا بیامرزد و اگر دروغ میگوئی خدا ترا بیامرزد۔

قولہ "والصحبت مع الاهل والولد بحسن التشفقت علیهم ومداراتهم وتادیبهم وحثهم علی الطاعت" وصحبتے کہ با اہل و ولد کنند با فرزند کنند و با منکوحہ کنند بشفقت کنند و با ایشان بنرمی کنند و ادبے کہ ایشانرا بباید آموختن بنرمی آموزند و ایشانرا بر انگیزند بر طاعت خدا کہ ہر یکے مشغول باشند بطاعت خدا۔

قولہ "قال اللہ تعالی قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا" نگہ دارید نفسہائے خود را و اہل خود را از آتش دوزخ و ازین آتش دوزخ نگہ داشتن خداوند را این مطلوب است کہ اہل و ولد را ادب بیاموزند و ایشانرا بر صلاح و تقوی دارند کہ ایشان بدین آتش دوزخ خلاص یابند۔

قولہ "ومع الاهل خاصة علی حکم اللہ تعالی فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ" و با اہل بیت خاصہ بحکم خدا باشد زن را یا بدارند بصفتے یا پاکشاده کنند باحسان۔

قولہ "والانفاق علیهم من الحلال بالمعروف" و انفاقے کہ بر اہل و ولد کنند از وجہ حلال کنند و بحسن خلق کنند و ثقل منت بر ایشان ننہند۔

قولہ "ویکره صحبت الاحداث لما فیه من الافات" والبتہ باید از صحبت امارد از جوانان ملیح بحذر باشد و این را صحبت مکروہ و مذموم دانند

قولہ "ومن ابتلی بذلک صحبتهم علی شرط السلا وحفظ قلبه وجوارحه عنهم وحملهم علی الریاضت

والتادیب ومجانبت الانبساط "واگر بریں بلا بسببے از اسباب مبتلا شد باید کہ صحبتے کہ با ایشان باشد بسلامتی باشد چشم را از نظر بلند مانع باشد وزبان را از گفتار یاوہ نگہ دارد ودست را بستکلہ شرعی نہد وپائے را بہ بند اسلام بندد وبا ایشان سخن جز از پارسائی وتقوی نگوید۔ حکایت فتح موصلی ونصیحت چہل ابدال در کتب مسطور است وترجمہ باقی کلام شیخ بعبارتے دیگر گفتہ اند۔

قولہ "قال بعض المشایخ رغبت الصغار فی صحبت الکبار توفیق وفطن" یکے از پیران گفتہ است کہ خوردان رغبت بر صحبت بزرگان کنند دلیل بزرگی ایشان است کہ خدائے تعالیٰ ایشان را بزرگ گرداند ودلیل براین است کہ ایشان زیرکان دوانا اند۔

قولہ "ورغبت الکبار فی صحبت الصغار خذلان وحمق" واین بزرگان رغبت در صحبت خردان یعنی مشایخ خواہند صحبت خردان باحداث کنند دلیل برخذلان ایشان است وبرخواری ایشان وبرحمق ایشان است۔

قولہ "والصحبت مع الاخوۃ بکل مایقدر علیہ من الموافقت وترک المخالفت الا فیما لایجوز فی الشرع ومجانبت الحقد والحسد ولزوم مایسلم بہ بعضہم من بعض" این سخن بالارفتہ است اما قولہ مجانبت الحقد الی آخرہ صحبت باید کہ در صحبت کینہ نباشد وحسد زوال نعمت پیشہ نخواہند وبرانچہ بعضے از سالم..... آن می باید کہ کنند۔

عہ ورنسخہ منقول عنہ اینجا کاغذ را کرم خوردہ۔

قولہ "والصحبت مع السلطان بالسمع والطاعت الا فی معصیۃ اللہ تعالی ومخالفت سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" اگر اتفاق تقدیر برین افتد کہ خدائے تعالیٰ مبتلا مصحبت سلطان کند ادب این است قبول سخن او کنند وانچہ او فرماید بران روند مگر در کارے کہ آن مخالف شرع بودہ باشد زیرا چہ گفتہ اند لا طاعت للمخلوق فی معصیت الخالق۔

قولہ "قال اللہ تعالی وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ثم الدعاء لہ والامساک عما فیہ من قدح" زیرا چہ خدا گفتہ است خدایرا بفرمان او طاعت کنند یعنی ہمانچہ او فرمودہ است ہمان کنند واز آنچہ او باز داشتہ است ازان باز مانند و اطاعت رسول اللہ در ہر رہے کہ او رفتہ است شما ہم در آن رہ روید واز انچہ او باز ماندہ است شما ازان باز مانید و آنانکہ خدا ومدان فرمان اند یعنی بادشاہان انچہ ایشان فرمایند شما ہمان کنید بعد آن برائے اورا دعا کنند از خدا برائے او نیکی خواہند خدا اورا از ظلم باز دارد و بہ اعمال نیک توفیق دہد واز انچہ در و قدحے باشد ازان امساک کند زبان بران دراز نکند۔

قولہ "روی عن الحسن انہ قیل لہ مات الحجاج قال رحم اللہ امرأ عرف زمانہ وحفظ لسانہ ودار سلطانہ" واز حسن بصری مروی است برو گفتند حجاج مرد حسن گفت رحمۃ اللہ علیہ رحمت خدا بر مردے باد کہ زمانۂ خویش را بشناسد کہ درین زمانہ چہ معیشت باید کردن وزبان خود را نگہدارد و مدارات کند بر سلطان خویش بہرزہ اورا بد نگوید۔

قولہ "واما الدخول علیہم فمن کان عادلا فہو من السبعۃ الذین یظلہم اللہ فی ظل عرشہ یوم لا ظل

الا ظله" واگر مبتلا برین شوند کہ بر سلاطین در آیند اگر آن بادشاہ عادل باشد پس او از ہفت نفر بود کہ خداوند سبحانہ و تعالیٰ او را فردا در سایۂ عرش خویش جائے دہد و آن روز روزے است کہ جز سایۂ عرش سایۂ نباشد۔

قوله "والنظر اليه عبادت" ونظر بہ بادشاہ عادل عبادت است۔

قوله "ومن كان ظالماً فالبعد عنه واجب الا للمضطر اليه اوّل ناصح له او منكر عليه اذا علم من غالب حاله انه يسلم عند القرب منه" واگر بادشاہ ظالم باشد تا توان از و دور بودن ہمچو واجبے باشد مگر آنکہ کسے مضطر باشد یعنی بستم زور بروی برنداو چہ کند و تدبیر او چیست یا آنکہ برو بطریقہ نصیحت برود یعنی بہ عبارتے بچیزے او را نصیحت کنند و بر افعال او منکر باشند و این بہ نصیحت رفتن برو وقتے باشد کہ غالب این داند کہ از و سالم خواہم ماند یعنی بجان خلاص شود و بظلم او شریک نخواہم بود۔ ن التقرب

قوله "وحكى ان بعض الخلفاء اراد زيارت بشر الحافى فبلغ ذلك بشراً فقال انّ ذكرنى بعد هذا الاخرجن من جواره ببغداد فامسك عنه" حکایت گویند کہ کسے از خلفائے عباسیہ خواست بزیارت بشر حافی بیاید بشر حافی شنید گفت اگر بار دیگر این ذکر کردی کہ من خواہم بشر را بینم من از ہمسائگی کہ در بغداد است برون آیم آن خلیفہ شنید از زیارت او و ازین گفتار باز ماند۔ این حکایت برائے آنرا آوردکہ در و پیش بر سلاطین در نیاید مگر آنکہ او مضطر شدہ باشد۔ ن لئن

قوله "وقال بعض المشايخ رضى الله عنهم من شارك السلطان فى عزالدنيا شاركه فى ذل الاخرت" وگفتار بعضے درویشان است ہر درویشے کہ بعزت سلطان شریک شد او را بخواری آخرت شریک شد۔ ن فقد شارك

قولہ "وقیل تقرب الاشرار الی الاخیار صلاح الطایفتین"
وگفتہ اند بدان کہ بانیکان قربت کنند موجب صلاح ہر دو باشد اخیار بصواب رسد اشرار رابکار نیک آرد۔

قولہ "وتقرب الاخیار الی الاشرار فتنۃ الطایفتین
واین کہ نیکان بابدان تقرب کنند سبب فتنہ ہر دو باشد۔

قولہ "ومن اضطر الی الدخول الیہم دعالہم بالصلاح و ذکرھم ووعظھم وانکر حسب طاقتہ" وہر کہ مضطر شد کہ برایشان در آید مر ایشان را دعائے نیک کند ایشانرا یاد دہاند از سلاطین گذشتہ واز صحابہ کہ ایشان چہ معاملت کردہ اند و ایشان را پند دہد و ہمین یاد دہانیدن سخن خلفائے راشدین پند دادن ایشان است و تا آنکہ تواند از افعال و اقوال او منکر باشد۔

قولہ "ومن المشایخ رضی اللہ عنہم تقرب الیہم لطلب مصالح الناس" وبعضے از مشایخ کہ بر ایشان تقرب کردہ است برائے این بود کہ صلاح کار بندگان خدا بکند۔

قولہ "وروی عن زید ابن اسلم رضی اللہ عنہ قال کان نبی من الانبیاء یاخذ برکاب الملک یتالفہ بذلک لقضاء حوایج الناس قیل انہ دانیال علیہ السلام مع بخت نصر" واز زید ابن اسلم روایت کردہ اند کہ او گفتہ است پیغامبرے بود کہ بادشاہے کافرے را رکاب گرفتے سوار کردے وقصہ برین جملہ است کہ این دانیال پیغامبر بود در انچہ بخت نصر بیت المقدس را خراب کرد و چند پیغامبر را اسیر کرد چرمہا در گلوئے ایشان انداخت اسیر کرد و در شہر خود آورد میان آن پیغامبران

اسیر یکے دانیالؑ بود و دیگر عزیرؑ و شمعونؑ و چند پیغامبر دیگر بسخت نصر خوابے ہایل دید دانیالؑ آنرا تعبیر کرد اورا نیک موافق نمود از بند خلاص داد و بر خود آورد وزیر خود گردانید بعد ازان کہ او سوار شدے دانیالؑ رکاب گرفتے و سوار کردے بتدبیر آہستہ آہستہ بطریقہ بہترے جملہ پیغامبران را کہ اسیر او بودند رہا کنانیدند قصہ دراز است اما ماہو المقصود نوشتہ ام این حکایت برائے آن آوردہ آنکہ از مشایخ کسے بر سلاطین تقرب کردہ است برائے صلاح کار مسلمانان کردہ است۔

قولہ "وقال ابن عطاء لان یرای الرجل سنین لیکتسب جاھا یعیش فیہ مومن بجاھہ انجی لہ من ان یخلص العمل لنجات نفسہ" ابو العباس ابن عطا گفتہ است کہ اگر مردے عبادت و صلاح خویش را بر مردم ظاہر کند برائے این نیت را کہ کسے بسبب جاہ او بر و در آید و معتقد شود و فقیرے درماندہ بروزگار خود عیشے و زندگانی بحسب مراد او شود این برائے نجات قیامت او را این بہتر است کہ او خفیہ کارے کند و بران نجات خواہد این اظہار کردن طاعات خود برین ماند گوئی مرائی است کہ عبادت میکند تا خلق او را معتقد شود۔ و دیگر گفتہ اند ریاء العابدین خیر من اخلاص المریدین مرد عارف عبادتے ظاہر کند عبادتے بدان چند ان احتیاج ندارد و برائے آنرا اظہار کند تا طالبان و مریدان آن سیرت پیش گیرند اگرچہ این صورت ریا مینماید اما این ریائے است کہ بمن از اخلاص مریدان است۔ و دیگر مرد عارف خود را و عبادت و ریا و اخلاص را و جملہ وجودات را در دریاء فنا غرق کردہ است اما مردمان این را ریا و تزویر دانند ابن عطا در باب اینچنین شخصے این سخن گفتہ است۔

قولہ "والصحبت مع الکافۃ کصحبت ابی ضمضم" و این کہ با جملہ مومنان صحبت ہمچنین صحبت کند کہ ابی ضمضم را بود۔

قولہ "روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ایعجز احدکم ان یکون کابی ضمضم کان اذا اصبح وامسی یقول" از رسول اللہ مروی است کہ رسول اللہ گفتہ است کیکے از شما چرا عاجز میشود کہ او ہمچو ابی ضمضم باشد او چونہ می باشد وقتیکہ او صبحگاہ کردو شبانگاہ کرد با خدا میگوید۔

قولہ "اللھم انی قد وھبت نفسی وعرضی لک" بار خدایا بتحقیق من نفس خویش وگوہر نفس خویش را بتو بخشیدم۔

قولہ "اللھم انی قد تصدقت بعرضی علی عبادک فمن شتمنی لا اشتمتہ ومن ظلمنی لا اظلمتہ" اے بار خدا من صدقہ کردم گوہر نفس خود را بر بندگان تو ہر کہ مرا دشنام دہد من او را دشنام ندہم وہر کہ بر من ظلم کند من بر وظلم نکنم نخست ابی ضمضم گفت اللھم انی تصدقت نفسی وعرضی بعبادک این کلام بیان شد کہ اللھم انی وھبت نفسی لک از ان ہبہ ہمین مراد است تصدقت نفسی۔

قولہ "قال ابو عبد اللہ ابن الخفیف دخلت مکۃ حرسھا اللہ تعالیٰ فصدت اباعمرو الزجاجی فسلمت علیہ وجلست عندہ وجری کلام واخذنی فی تمزیقی فلما اکثر قلت لہ تعنی بھذا کلہ ابن خفیف قال بلی قلت ترکتہ بشیراز فتبسم" عبد اللہ خفیف میگوید در مکہ آمدم ابو عمرو زجاجی را سلام گفتم و نشستم و سخنے در میان رفت او سخنے بکنایہ و طعن من می گفت و این گفتار بسیار شد گفتم اتعنی بھذا بدین گفتار ترا مراد ہمین عبد اللہ خفیف است گفت آرے گفتم من عبد اللہ را در شیراز گذاشتہ آمدہ ام یعنی من فانی ام در من چیزے نماندہ است این چندین گفتار یکیست کہ عبد اللہ

نمانده است در جہان فتبسم بدین سخن تبسم کرد یعنی خوش شد۔

قولہ "وقال شاہ ابن شجاع من نظر الی الخلق بعینہ طالت خصومتہ معہم ومن نظر الی الخلق بعین الحق عذرہم فیما ہم فیہ" شاہ شجاع گفتہ است ہر کہ خلق خدا را بچشم خود دید یعنی از انچہ اوست بدان دید خصومت او دراز شد خلق خدا است ہر کہ ہست بحسب خویش چیزے گوید و آن مراد او نباشد ہر آئینہ خصومت دراز شود و ہر کہ خلق خدا را بنظر حق دید یعنی خالق افعال او است ہر چہ میکند او میکند خلق را از کردار و از گفتار ایشان معذور داشت کہ ہر چہ میکند خدا میکند۔

قولہ "وقل اشتغالہ بہم" دل او بزمستان مشغول نشود و این کار کسے است کہ ہموارہ در مشاہدہ افعال باری تعالیٰ باشد۔

قولہ "ثم قال علی کل جارحۃ ادب یختص بہ" ہر جارحہ کہ ہست ادبے ہست کہ بدان جارحہ مختص است۔

قولہ "قال اللہ تعالی اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ کُلُّ اُولٰئِکَ کَانَ عَنْہُ مَسْئُوْلاً" تفسیر این آیت بالا رفتہ است۔

قولہ "قال بعض المشایخ رضی اللہ عنہم حسن الادب مع اللہ ان لا تحرک جارحۃ من جوارحک الا فی رضاء اللہ تعالیٰ" یکے از پیران گفتہ است کہ ادب ہر جارحہ یعنی دست و پاے و زبان و گوش و چشم ہیچ جنبشے نکند مگر در رضاے خدا۔ چشم نہ بیند مگر بہ اعتبار و گوش ہر سخنے کہ بشنود از ان پندے و خبرے بیند و زبان یا نام خدا و مصطفیٰ گوید و یا چیزے کہ بدیشان نسبت دارد و کذلک نسبت دست و پا۔

قولہ "فادب اللسان ان یکون رطبا بذکر اللہ ابدا"

وقت تراند کر خدا باشد۔

قولہ "ویذکر الاخوان بالخیر والدعاء لھم وبذل النصیحت والوعظ ولایکلمھم بما یکرھون"

این ہمہ بالابعبارتے مختصرے گفتہ آمدہ ام۔

قولہ "روی ان رجلا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم این ابی قال فی النار فعرف الکراھت فی وجھہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ابوک وابی واب ابراھیم فی موضع واحد" مروے پرسید از پدر مشرک کہ پدر من کجا است گفت در آتش رسول اللہ دید کہ او را این سخن دشوار نمود پس گفت پدر تو و پدر من و پدر ابراہیم یکجا اند یعنی در دوزخ۔

قولہ "ولایغتاب ولا یسب ولا یشتم ولا یخوض فی فی ما لا یعنیہ" غیبت کسے نگوید و سخن چینی نکند یعنی سخن یکے کہ معیوب باشد بدیگرے نرساند و کسے را دشنام ندہد و چیزے کہ لایعنی باشد مراد دین دران نباشد دران خوض نکند۔

قولہ "واذا کان فی جماعت یتکلم معھم ما داموا یتکلمون فیما یعنیھم فاذا اخذوا فیما لا یعنیھم ترکھم وامسک" واگر مرید در جماعتے باشد سخن گوید با ایشان ما دام کہ ایشان در امر خدا سخن میگویند بعد از انکہ ببیند کہ ایشان سخن لایعنی میکنند ترک سخن کند و از سخن باز ماند۔

قولہ "ویتکلم فی کل مکان بما یوافق الحال" در ہر مکانے کہ سخن گوید کہ موافق حال آن مکان بودہ باشد اگر مردم آن مکان سخن در زہد میگویند در زہد بگوید و اگر در عبادت میگویند در عبادت گوید و کذلک امور دیگر۔

قولہ "فقد قیل لکل مقام مقال" زیرا چہ گفتہ اند ہر مکانے را موافق آن مکان گفتارے ہست۔

قولہ "فقد خلق اللہ تعالی اللسان ترجمان القلب ومفتاح الخیر والشر" بتحقیق خدائے تعالیٰ زبان را مترجم دل آفریدہ است یعنی ہر چہ در دل است زبان ہمان گوید و زبان کلید ہر خیرے و شرے است یعنی سخنے گوئی گوئی بدان در نیکی کشادی و اگر سخنے گوئی گوئی بدان در شر کشادی حکم از روئے شرع ہم بگفتار مردم است۔

قولہ "وقیل اذا طلبت صلاح قلبک فاستعن علیہ بحفظ لسانک" اگر میخواہی صلاح دل خود زبان نگہ داری یاری کن برائے نگہ داشتن زبان خود از گفتار بسیار دل سیاہ گردد و از گفتار بسیار دل بحضور نیاید و آنکہ عادت او بسیار گوئی باشد در زبان او دروغ ہم رود۔

قولہ "ویلزم الصمت فانہ ستر الجاہل وزین العاقل" ولازم گیر خاموشی را زیرا چہ خاموشی عیب جاہل می پوشد و آراستگی مرد عاقل است۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھل یکب الناس علی مناخرھم الا حصائد السنتھم" نیست چیزے کہ مردم را فردائے قیامت بر روئے انداز د مگر دروغ زبان ایشان یعنی اگر کفرے و اگر دروغے کہ او موجب گرفتاری مرد میشود آن نیست مگر زبان کہ موجب ہلاک آدمی باشد۔

قولہ "وادب السمع ان لا یسمع الی الفحش والبذاء والغیبت والنمیمۃ وکل منکر کما قیل۔ شعر

احب الفتی ان ینفی الفواحش سمعہ
کان بہ عن کل فاحشۃ وقرا"

دوست ترین مرد از جوانمردان اوست کہ گوش او پرہیز کند از شنیدن فحش گوئی گوش او از فاحشہ کرانست یعنی کر است۔

قولہ "بل یسمع الی الذکر والموعظت والحکمت ومایعود الیہ بالفایدۃ دینا و دنیا ویحسن الاصغاء الی من یکلمہ" بل گوش سوے ذکر نہد یعنی ذکر خدا و آنجا کہ پندی دہند و سخن حکمت میگویند و ہر انچہ در دین و دنیا او را فائدہ باشد و نیکو بشنود یعنی گوش را نیکو نہد بشنود سوے کسے کہ ذکر خدا و موعظت و حکمت میگوید۔

قولہ "وادب البصر الغض عن المحارم وعن عیوب الناس والاخوان وعن المنکرات والمحرمات لان اللہ تعالی یقول یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ" این ہمہ بالا گفتہ آمدہ ام مکرر چند ترجمہ کنم۔

قولہ "وقد قیل من طاوع طرفہ تابع حتفہ"[1] وگفتہ اند ہر کہ پس نظر خود رفت بدان کہ پس مرگ رفت۔

قولہ "وقیل من غض طرفہ تم مظرفہ" وگفتہ اند ہر کہ نظر خود را فروبست آوند دل پرشد بہ عقل و حکمت چنانچہ یکے گفتہ است۔ بیت

چشمے کہ نظر نگہ ندارد بس فتنہ کہ بر سر خود آرد

ہمانکہ بالا گفتہ آمدہ ام الاولی لک والثانیۃ علیک۔

قولہ "وقیل من کثرت لحظاتہ دامت حسراتہ" وگفتہ اند ہر کہ دیدان او بسیار شد حسرت او بیشمار شد۔

---

[1] حتف بمعنی موت۔

قولہ "ویکون نظرہ بالاعتبار والاستدلال علی قدرت اللہ تعالی وعظمتہ وجمیل صنعتہ عاریًا عن حظوظ النفس الامارۃ بالسوء" این ہمہ بالاگفتہ آمدہ ام مصنف شیخ است میخواہد در پندہا مکرر کند تا در دلہا مقرر شود۔

قولہ "حکی عن بعضہم انہ قال نظرت الی شخص نظرۃ شہوت فرایت فی المنام قایل یقول لی ان اللہ تعالی یقول الدنیا داری والخلایق فیہا عبدی وامائی فمن نظر الی واحد منہم بغیر حق فقد خاننی فانتبہت والیت علی نفسی ان لا انظر الی شخص بعد ذلک الا علی حد الامانت" از بعضے صوفیان حکایت گفتہ اند کہ او گفتہ است سوے شخصے نظر شہوت کردم در خواب دیدم بہ تحقیق خدا میگوید کہ دنیا سرائے من است وساکنان دنیا بندگان وکنیزگان من اند ہر کہ سوئے ایشان بغیر حقے نظر کند او مرا خیانت کردہ باشد بیدار شدم سوگند خوردم کہ سوئے ہیچ کسے نہ بینم مگر بحد امانت بایستے کہ چنین گوید کہ اکنون چنان چشم را فرو آرم کہ سوے کسے نہ بینم مگر بضرورت حد امانت سخنے است اما اطلاع بر امانت مشکل کارے است مردم بداند کہ جمیل را بحد امانت می بینم ونفس را دران شرے خفی باشد۔

قولہ "حکی عن ابی یعقوب النہرجوری انہ قال رایت فی الطواف انسانًا بفرو عین وہو یقول اللہم اعوذ بک منک فقلت ما ہذا الدعاء فقال اعلم انی مجاور بمکہ منذ خمسین سنۃ فرایت یوما شخصا فاستحسنتہ فاذا لطمۃ وقعت علی عینی فسالت عینی ہناک علی خدی

فقلت آه فقيل لطمة بلطمة ولو زدت لزدناك "ابو یعقوب نہرجوری میگوید مرد را دیدم در طواف کعبہ بیک چشم و این سخن میگفت اللهم انی اعوذ بك منك از تو پناہ ہم بتو میکردم پرسیدم چیست این دعا گفت شخصے را دیدم او را باخود نیک خوب پنداشتم دستے از غیب خاست طپانچہ بر روے من زد چشم شکست و روان شد و گفت یک طپانچہ بیک نظر تست اگر زیادت کنی ما نیز زیادت کنیم۔ حکایت ابوبکر وراق کہ دوازدہ سال ہوس شیر داشت درین محل نیک مناسب است

قوله "قال النبی صلی الله علیه وسلم لعلی ابن طالب رضی الله عنه ایاك ان تتبع النظرة النظرة فان الاولی لك و الثانیة علیك" مصطفیٰ با مرتضیٰ گفتہ است کہ ہرگز از یک نظر کہ پس آن دوم نظر کنی زیرا کہ نظر اولی برائے تراست باختیار تو نیست و نظر دوم موجب ملامت و عقوبت بر تو است زیرا چہ این بقصد و اختیار است۔ نظر مردم اول بغیر اختیار او بر خوبے افتاد آن نعمت خدا است کہ خدا او را داد کہ بران او را فکرے و اعتبارے شد و دوم کہ ببیند بحیل کہ دران نفس را حظے و ہوائے باشد پس آن اول نظر موجب معرفت خدا و عبرت آمد و دوم منشوش و معیوب گشت باحتمال لذت انسانی۔

قوله "وادب القلب مراعات الاحوال السنیه المحمودة ونفی الخواطر الردیة المذمومة" و ادب دل این است محافظ احوال سنیہ باشد چنانکہ حال تدلی و حال تخلی و حال تحلی و حال تجلی ہمہ بین قیاس حال صبر و حال توکل و حال رضا و حال توبہ و زہد و حال ورع خود بعد گذشت این احوال است و آنچہ خاطرے کہ رویہ باشد بسوے ہواے نفس کشد و میل بدنیا برد و در خوف دوزخ و غیران نیست ازان عرفا این را از خواطر شمرند۔

قولہ "والتفکر فی آلاء اللہ و نعمائہ وعجائب خلقہ قال اللہ تعالی وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم تفکر ساعۃ خیر من عبادت سنۃ" دیگر ادب دل اینست اندیشہ در آلا و نعماء باری کند عاشق گوید بکدام زبان شکرے بجاے آرم کہ خاک آستانۂ در معشوق گشتہ ام۔ یکے میگوید بیت

زخیل ساک سگانت شدم تعالی اللہ کجا رسید باقبال عاشقی کارم

طالب را اندیشہ آید کہ من چہ و کدام کسم کہ طلب جمال وجلال آنحضرت کنم چنانچہ گفتہ اند این الماء والطین من حدیث رب العالمین نہ آنکہ فضل فاضل و وہب صرف باشد خداے تعالی فرمودہ است تفکر در آفرینش آسمانہا و زمینہا کنید کہ چہ قادرے است و او چہ جمال بہا دارد کہ این نیز ان را در وجود آورد و جہانرا بدان روشن با صفا وضیا کرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتہ است کہ یک ساعتے کہ قدرت او اندیشہ کنند بہتر از عبادت یکسالہ باشد آرے بندگی بر ور باشد و خدائی در بر۔

قولہ "وآداب القلب حسن الظن باللہ تعالی وبجمیع المسلمین ویطہرہ من الغل والغش والحسد والخیانت وسوء العقیدۃ فانہا من خیانات القلوب قال اللہ تعالی إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا" وبعضے از آداب دل اینست کہ باخدا گمان نیک برند یعنی او بر بندگان رحیم و کریم است و ہر گنہے کہ بندہ پس آن بتوبہ گراید خداوند سبحانہ وتعالی برا و رحمت اضعاف آن کند و او تعالی گفت۔ سبقت رحمتی علی غضبی و او گفتہ است انا عند ظن عبدی بی بندہ طاعت کند و گمان قبول طاعت کند خداے سبحانہ وتعالی بحسب گمان او ہمان کند کہ گمان او ست و بر جملہ مسلمانان گمان نیک

برد کہ البتہ مرد مسلمان آن نکند کہ رضائے خداوند بران نباشد و اگر بینی مسلمانے را کہ او از خمارہ برون می آید تو گمان مبر کہ او بشراب خوردن درون رفتہ بود با خود یقین کن کہ او بنصح رفتہ بود و تجربہ رفتہ بود فی الجملہ اگر ہفتاد دلیل بر فسق او باشد و یکے بر صلاح او آن یکے را بر ہفتاد ترجیح بدہ۔ و اول دل را از کینہ و از بدخواہی و از حسد و ہر چہ از ذمایم است صاف و پاک کردہ باشند بعد ازان مراعات در سنیہ و تفکر در نعمار و آلاے او باشد و خداے تعالیٰ فرمودہ است اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ الایۃ گفتہ آمدہ ام و سیوم جا است کہ شیخ این را مکرر میکند۔

قولہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ان فی جسد ابن آدم لمضغۃ اذا صلحت صلح الجسد بصلاحہا و اذا فسدت فسد بفسادہا سایر الجسد الا وہی القلب" این ہمہ بالا گفتہ آمدہ ام۔

قولہ قال سری بن المفلس السقطی القلوب ثلثۃ قلب کالجبل لا یحرکہ شئ و قلب کالریشۃ یذہب مع کل ریح و لا یثبت و قلب کالنخلۃ اصلہا ثابت والریح تمیل بہا یمینا و شمالا" سری سقطی گفتہ است کہ دل بر سہ قسمت است و لے است کہ ہمچو کوہے است ہیچ چیز او را از جاے او نتواند جنبانید و دے است کہ ہمچو پر پرندہ ہر طرفے کہ باد بپراند بپرد و اگر بغلط اند بغلط دلیست کہ ہمچو درخت خرما بیخ و تنۂ او بر جاے مستقیم البتہ از جاے نجنبد و باد اطراف او را شاخہاے او را و آنچہ نرم است ازان او آنرا بجنباند ہر طرفے کشد و این ہر سہ در بیان اعتبارے دارد از ہر یکے گفتن چارہ نباشد انشاء اللہ تعالیٰ۔ دے را کہ سری ہمچو کوہ گفت آنرا اول متمکن کنند متمکن کسے است از موارد و مواہب و از مصادر و مضار و از مصائب و متانت بدل متمکن افتد او را از آنچہ اوست نتواند جنبانید دوے را کہ ہمچو پر پرندہ گفت ازان

عبارت دل متلون کنند کہ دل از نقصان بکمال رود و گہے از کمال بنقصان افتد و دلے راکہ ہمچو درخت خرما ے گفت عبارت از دلے باشد کہ او باصلہ متمکن است اما از روے ظاہر حوادث را در وے اثر باشد۔ و اعتبار دیگر۔ دلے راکہ ہمچو کوہ گفت دل عوام باشد چنانچہ این متصفہ جامد الطبع و چنانچہ این معتزلہ کہ دلہاے ایشان ہمچو حجارہ است بل اَشَدُّ قَسْوَۃً ہر چند کہ شیوخ مرشد ایشان را دعوتے کنند و بسوے حق داعی شوند از کسوفات و از تجلیات اشارتے فرمایند این محرومان سنگ دلان وکُہ[1] صفتان را جنبشے سوے قبول قول حق نشود بلکہ مزید انکار باشد۔ و دلے کہ ہمچو پرندہ دل طالب قابل باشد مسکین طالب در مغلقان حوادث افتادہ ہر بارے کہ بر دل چیزے لایح میشود و بار دیگر مستتر و محتجب میگردد و دلے کہ ہمچو نخل است دل متوسط باشد ہر چند کہ دل او را استواری حاصل شدہ است اما تمکنے کما ہو حقہ نیست حوادث و حالات مختلف او را در جنبش آرند۔ و دلے کہ ہمچو کوہ است دل کفار باشد و دلے کہ ہمچو پرندہ است دل منافق باشد و دلے کہ ہمچو نخل است دل مومن صالح باشد۔ و وسہ اعتبارے کہ دگر است ترجمہ چہ زیادت کنم۔

قولہ "وادب الیدین البسط بالبذل والاحسان وخدمت الاخوان وان لا یستعین بہما علی معصیت اللہ تعالی" وادب دست اینست کہ او را بہ بخششے و بہ دادنی کشایند و اعانتے کہ بدست توان کرد ان اصحاب و اخوان دابران یاری کنند و او را بسوے معصیتے نفرازند۔

قولہ "واداب الرجلین السعی بہما الی طاعت اللہ واصلاح نفسہ واخوانہ" وادب پایہا اینست کہ آن سو نرود کہ در آن سو ہزلے باشد و معصیتے باشد نقل قدم یا برائے تعلم را باشد یا سوے مسجد یا زیارت

---

[1] کہ مخفف کوہ است۔

کعبہ باشد یا مشی برائے برآمد کار برادر مومن باشد یا برائے تحصیل قوت عیال را باشد و قصد زیارت مرشد باللہ الی صراط مستقیم فضلے ہم از باب زیارت کعبہ باشد۔

قولہ "وان لا یمشی فی الارض مرحا ولا یختالا ولا یتبختر ولا یرہبوا فان ہذا مما یبغضہ اللہ تعالیٰ" وورہ بقصد وعمد خرامان رود چنانچہ طبیعت اوست تجاوز نکند و خیلات نرود و تبختر نکند این ہر رو داخل فرح رفتہ است و رہبو نکند یعنی رفتارے بخود نمائی نباشد این و از مثال این ازان نوع است کہ خدا آنرا دشمن دارد۔ ن یختال

قولہ "ثم اول الصحبت معرفۃ ثم مودۃ ثم الفۃ ثم عشرۃ ثم صحبۃ ثم اخوۃ" پس ازین باید دانست صحبت بکمال خود بعد چندین ورطہ است اول صحبت این است کہ میان دو نفرے شناختے شد بعد ازان ازین شناخت دوسہ بارے کہ ملاقات شد آغاز دوستی شد چو دوستی شد بحسب دوستی کثرت ملاقات شد الفت گشت بعد ازانکہ الفت شد لذتے و خوشی یکدیگر شد بعد تاکد و تثبت آن ہمہ صحبت نامند بعد ازان ہمچنین شد کہ چنانچہ ہر یکے جزو و بعض دیگر است ہمچو برادر شد زیرا چہ گفتہ اند صحبت اربعین یوما قرابۃ زیرا چہ در چہل روز صحبت البتہ ہر دو یکجا طعام خورند و سور[1] او او خورد و خبریت و بعضیت اثبات یابد۔

قولہ "وقیل غذاء النفوس فی العشرت وغذاء القلوب فی الصحبت و الصحبت لا یکون الا باتفاق البواطن قال اللہ تعالیٰ فی صفت المنافقین تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتّٰى"

---

[1] سور بمعنی پس خوردہ

وگفتہ اند کہ غذائے نفس در عشرت است کہ ہر یکے بحضور دیگرے خوش است وہمین غذائے دلہا در صحبت است۔ صاحب یار را گویند و یار جز ہمکار نباشد صحبت مستقیم نباشد تا آنکہ در رونہ یکے با در رونہ دیگرے موافق نباشد۔ خداوند تعالیٰ گفتہ است گمان بری تو کہ ایشان باشما بجمع اند و دلہائے ایشان پراگندہ است۔

قولہ "والصحبت اذا صحت شرائطها فانها اجل الاحوال الاترى ان الصحابة رضى الله عنهم كانوا اجل الناس علما و فقها و عبادتا و زهدا و توكلا و رضا فلا ينسبوا الى شئ من ذلك غير الصحبت التى هى اعلاها" چو صحبت بشرط خویش درست شد در اجل احوال باشد کارے بزرگ و حالے عالی بود تا پیدا می آرد برائے آنکہ صحبت بشرائط خود درست شود و اجل احوال و اعلی اوصاف باشد نہ بینی کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہر ایک از سایر امت فقیہ تر و عالم تر و زاہد تر بودہ اند باین ہمہ ہیچ چیز ایشانرا انسبت نکردند بہ صحبت نسبت کردند اصحاب رسول اللہ گفتند۔ آرے و محقق و متیقن است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مجمع فضائل بود و صحبت بین الشخصین محق نباشد و ثبوت نیابد تا بینہما جنسیت نباشد فعلی ہذا معلوم شد ایشانرا گفتند گوئی افقہ و اعلم و ازہد و اعرف خواندند۔

قولہ "ومن اداہم ان لا يجرى فى حديثهم هذا لى وهذا لك ولو كان كذا لم يكن كذا ولعل وعسى ولم فعلت ولم تفعل وما يجرى مجراها فانها من اخلاق العوام" واز آداب صوفیان است کہ بطریقہ تملک و تخصص نگویند ہذا لی این ملک من است و این خاصہ من است و ایشانرا این نیست کہ گویند اگر چنین بودے چنین نشدے چنانچہ یکے گوید اگر من در رہ بسیار نرفتمے مرا تپ نہ شدے و ہمچنین

حادثات دیگر زیرا چہ سیرت ایشان است ہر چہ ایشانرا پیش آید حوالہ بہ تقدیر کنند و این چیزہا از اوصاف خواص نیست از اخلاق عوام است۔

قولہ "قال ابراھیم بن شیبان کُنّا لا نصحبت من یقول فِعلی" ابراہیم شیبان گفتہ است ما را صحبت با کسے نبود کہ او گفتے فعل من است۔

قولہ "ولا یجری بینھم الاعارۃ والاستعارۃ" میان صوفیان عاریت دادنی نیست وطلب عاریتے نہ کس از ما عاریتے طلبید وآن اورا بہمہ دادیم آنانکہ ہمہ خود را بذل مال کردہ بودند گاہ گاہے بسبب آنکہ ایشان بعجز وزاری التماس کردہ بودند کہ البتہ ہر چہ از ما است ملک مخدوم است گاہ گاہے بعاریت استدہ ایم این گمان مبری کہ آنچہ ما میگوئیم بغیر تجربہ است شاید چیزے ادنی است وآن در تصرف ما نیفتادہ است مگر آن فوت شدہ باشد

قولہ "وقال بعضھم الصوفی لا یعیر ولا یستعیر ولا یجری بینھم المخاصمت ولا المجادلۃ ولا الاستھزاء ولا الازدراء ولا المزاحمت ولا المقابلۃ ولا الغیبت ولا النمیمۃ ولا الوقیعۃ ولا النقیضۃ بل یکون کل واحد منھم للکبیر کالولد وللنظیر کالاخ وللصغیر کالوالد وللاستاذین کالمملوک" ن کالاب

این ہم بالا گذشتہ است شیخ مکرر میکند برائے آنرا تا طالب را تقرب شود بداند وریں باب اہتمام است۔

ن بقیۃ واحد منھم بینھم

قولہ "ومن آدابھم اذا اجتمعوا ان تقدموا احدکم لیکون مرجعھم الیہ واعتمادھم علیہ" و بعضے از آداب صوفیہ اینست کہ جائے مجتمع ایشان باشد یکے را کہ او لایق سری باشد او را سر کنند کہ ہمہ را

رجوع بدو خود۔

قولہ "ویکون ارجحھم عقلا ثم اعلاھم ھمۃ ثم اعلاھم حالا ثم اعلمھم بالمذھب ثم اسنھم" شیخ میفرماید کہ لایق سری کیست آنکہ میان ایشان ہم از روے عقل راجح باشد و یکے از رجحان عقل این است کہ آنکہ او مقدم و سر باشد و قول و فعل او متبع بود باید کہ آن گوید و آن کند کہ متبع عوام و متبع مریدان و متوسطان و منتہیان باشد و از ہمہ ہمہ بلند تر باشد ہیچ چیز از معانی احوال و مقامات سر فرود نیارد ہر چہ او را بدہند ہمت او از ان عالی تر باشد۔ وقتے خواجۂ من مرا میفرمود اگر تو بصفوت آدمؑ و نبوت نوحؑ و خلت ابراہیمؑ و کلام موسیٰؑ و قربت عیسیٰؑ و محبت محمدؐ سر فرود آری صادق نباشی۔ و این سخن را دیدم کہ وقتے بایزیدؒ بایحییٰؒ معاذ گفتہ است شبے یحییٰ بر بایزیدؒ رفت او در وقت خود بود ہمین گفت نہ چو از وقت خویش فارغ شد یحییٰؒ گفت بحق آن خدائے و بوقتے کہ داشتی بگو کہ چہ بود کہ لالا میگفتی بایزیدؒ گفت کہ احوال و مقامات بر من عرضہ میکردند و من ہمین لا میگفتم یحییٰؒ گفت چرا معرفت اختیار نکردی کہ از آن چیزے بالاتر نیست گفت خاموش باش من نمی خواہم کہ او را جز او کسے بشناسد بعد ازان بایزیدؒ ہمان سخن بایحییٰؒ میگفت کہ من بالا بنشستم کہ شیخ این میفرمود۔ ثم اعلمھم بالمذھب یعنی کسے کہ در مذہب تصوف عالم تر باشد نادرہ کسے است کہ او با علو حال و دقایق علم تصوف در وے جمع باشد۔ ثم اسنھم کسیکہ در عمر از ہمہ بزرگتر باشد احترام و انقیاد او مردم را بیشتر باشد و گویند مرد بیش قدم است ہر چہ در عمر دراز باشد با تجربہ بود۔

قولہ "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک وسلم یؤم القوم اقرأھم بکتاب اللہ فان استووا فافقھم فی الدین فان استووا فاشرفھم فان استووا فاقدمھم ھجرۃ" برائے

آن سخن خود را شیخ حدیث رسول اللہ را تائید آورد آنکہ او امامت کند باید از ہمہ بکتاب اللہ قاری تر باشد یعنی عارف تر باشد بسماع او و حافظ تر بقرات او اگر ایشاں درین ہم برابر باشند آنکہ فقیہ تر باشد و رسایل فقہی سہوے افتد نسیانے شود او داند کہ درین محل مسئلہ فقہ چیست و اگر درین ہم برابر باشند آنکہ شریفتر باشد میان ایشان چنانکہ گویند بنی ہاشم از ہمہ عرب شریفتر اند و اگر برین ہم برابر باشند آنکہ بعمر بزرگ است او پیش شود و اگر برین ہم برابر باشند ہر کہ از مکہ در مدینہ بہجرت از دیگران پیشتر آمدہ باشد او پیش شود۔

قولہ "وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقدم اھل بدر علی غیرھم" و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدریان را از دیگران مقدم داشتے و برتر نشاندے۔

قولہ "روی انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان جالسا فی صفۃ ضیقہ فجاء قوم من البدریین فلم یجدوا موضعا یجلسون فیہ فاقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من لم یکن من اھل بدر من ذلک المجلس فجلسوا مکانھم فاشتد علیھم فانزل اللہ تعالی وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ" روایت آوردہ اند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در حجرۂ تنگے نشستہ بود و بعضے اصحاب ہم باوے نشستہ بودند بعضے از اہل بدر درآمدند جاے نشست ایشان نبود آنکہ او بدری نبود او را از مجلس ایستادہ کرد و بدریان را آنجا نشاند آنرا کہ بر کرد ایشانرا دشوار آمد در شان ایشان این آیت نازل شد وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا الآیۃ۔

قولہ "ثم احسنھم خلقا بھم ثم اقدمھم اجتہادا

ثم اتمهما دباشما سبقهم بلقاء المشایخ" وآنکہ میان ایشان در خلق احسن باشد اگر بضم خاگوئی واگر بفتح ہر دو وجہ معنی دارد و آنکہ میان ایشان در اجتہاد مقدم باشد یعنی مجاہدہ بیشتر میکند او پیش شود و آنکہ ادبے کاملتر دارد و آنکہ پیشتر مشایخ را دیدہ باشد او۔ اکنون آنچہ شیخ فرمود از روے قسمت ہمین آید اما این چنین کجا یابند کہ این ہمہ در وے باشم۔

قولہ "حکی ان علی بن بُندار الصوفی ورد علی عبد اللہ الخفیف زایرا له من نیشاپور فتماشیا فقال له عبد اللہ تقدّم فقال بأیّ عذر فقال بانك لقیت الجنیدؒ ومالقیتُه" حکایت آرند ابو علیؒ بندار بر عبد اللہؒ خفیف بزیارت اند خواستند بجائے روند عبد اللہ خفیف گفت بندار اکہ پیش شو این بندار گفت بکدام موجب از تو پیش شوم ابن خفیفؒ گفت تو جنیدؒ را ملاقات کردہ و من نکردہ ام پس یکے از موجب تقدم ملاقات مشایخ باشد

قولہ "ویخدمهم اصدقهم نیة واحلمهم واقواهم قلباً واکثرهم دیانة وامانة وصیانة واقلهم اهتماماً بنفسه وذریته" وخدمت مشایخ کسے کند کہ او در نیت صادق تر باشد آرے بذل نفس خویش کردن و بخدمت یکے ایستادن بمراد او جز بصدق نیت نباشد و آنکہ بدل حلیم و قوی تر باشد و بہ دیانت و امانت وصیانت بیشتر باشد خادم این چنیں کسے باشد و دگر خادم او باید کہ او را بانفس خویش و باہل و ولد خویش چندان اہتمام نباشد۔

قولہ "فالخدمت الدرجة الثانية من الشیخوخة" وخدمت از شیخوخت یک مرتبہ فرو است چنانچہ بادشاہ بر تخت و وزیر بر نردبان۔

قولہ "کما ورد فی الخبر عن سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال سید القوم خادمہم" چنانچہ از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خبرے وارد است کہ آنکہ او خدمت قوم کند او مہتر ایشان باشد زیرا چہ اطعام میکند و رفع مونتہائے ایشان میکند و ایشانرا فارغ میدارد و این ہم صفت خوندکار است کہ بر موالی خویش کند و دیگر این نایب شیخ است کارے بنیابت میکند شیخ سید قوم است و این نایب او فعلی ہذا این ہم سید قوم باشد۔

قولہ "وقیل اذا صحبت انسانًا فانظر عقلہ اکثر مما تنظر دینہ فان دینہ لہ وعقلہ لک" وگفتہ اند چون خواہی صحبت با کسے کنی در عقل او بیشتر نگر کہ در دین او مرد دیندار است اگر ابلہ باشد در تصرف او در کار او چندان رشدے نباشد اما عاقل آنچہ باید و شاید آن میکند وضع الشی فی موضعہ کار اوست زیرا چہ نفع دین او ہمہ دان دیندار باز میگردد و نفع عقل او بتو باز میگردد و بد و ہم۔

قولہ "ولا تصحب من کان اکثر ہمتہ الدنیا والنفس والہوی قال اللہ تعالیٰ" فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَلَمْ یُرِدْ اِلَّا الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا "صحبت مکن با کسے کہ بیشتر ہمت او بر دنیا و ہوا است خداوند تعالیٰ فرمودہ است رسول اللہ را کہ پشت دہ کسے را کہ از خدائے تعالیٰ روے گردانیدہ است و نمیخواہد مگر حیات دنیا را۔

قولہ "وقال اللہ تعالیٰ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ ہَوٰىہُ" وخدائے تعالیٰ فرمودہ است اما اطاعت مکن کسے را کہ دل او از ذکر خود غافل کردہ ایم و او پس روی ہوائے خویش کردہ است۔

قولہ "ولا یذکر عیوب الناس فقد قیل من ذکر

عیوب الناس فقد شهد علی نفسه بعیوبها" و نباید صوفی را که
شمتہ عیبہائے مردم بگوید زیرا چہ ہر کہ این کار کند او بر عیب نفس خویش گواہی
دادہ باشد زیرا چہ نقد بارے غیبت است و ایذائے برادر مومن و نقد وقت
خود را ضایع کردن است بشئے کہ یہیے۔

قولہ "فانما یذکر بمقدار ما فیه" زیرا چہ آنکس ذکر نمیکند ما فیہ من
مگر چیزے کہ نسبت بدو دارد چنانکہ گفتہ اند مصراع

ہر چیزے کہ کمتر بینی عیب از نظرت باشد

و دیگر عیب مردمان کردن و گفتن عیب خدا کردن است زیرا چہ بندۂ خدا است
خالق افعال و احوال او خدا است ہر چہ میگوئی ہو تعالیٰ خالق الخنازیر و الحیات
و العقارب اگر چہ خالق کل شئی است اے مرد نادان خلق را نظر بخدائے
او کن زبان درکش۔

قولہ "سئل ابو عثمان الحیری عن الصحبت فقال
توسع علی اخیك بمالك و لا تطمع فی ماله و تنصفه من
نفسك و لا تطلب الانصاف منه و تکون تبعا له و لا تطلب
ان تکون تبعالك و تستکثر ما الیك منه و تستقل ما منك الیه"
کسے از ابو عثمان حیری ادب صحبت پرسید گفت کہ آنچہ مال تست بمال خود بر یار خود
فراخی کنی و ملک کہ او را است در ان توطمع نکنی بمالک بفتح لام ہم معنی دارد بکسر لام
ہم بمالہ و بمالہ اینجا ہم فتح احتمال دارد ہم کسرا ما فتح توسع کسر بہ۔ اے ترا است
طمع مکن بدانچہ او را است و از نفس خویش او را انصاف دہی و از و انصاف خویش
طلبی و پسر او باشی و نخواہی کہ او پسر تو باشد آنچہ از و بتو اگر چہ اندک رسد
بسیار دان و آنچہ از تو بدو رسد اگر بسیار باشد اندک دان۔

قولہ "قال محمد داود الرقی قلت للدقاق من اصحب فقال من یعلم منك مثل مایعلم الله منك ثم تامنه علی ذلك" رقی میگوید کہ من از دقاق پرسیدم کہ صحبت با کہ کنم گفت با کسے کہ آنچہ از تو خدا میداند آن مصاحب بداند و تو از و ایمن باشی کہ بمقابلۂ آن ترا فضیحت نکند و ترا معیوب نکند و اگر از حسنات و اسرار باشد در افشار آن نکوشد۔

قولہ "وقال بعضهم ما اوقعنی فی البلاء الا صحبت من لا احتشمه" کسے گفتہ است مراد ر بلاے نیفداخت مگر کسے کہ او نزدیک من محتشم نبود۔ از ینجا این معلوم شود کہ صحبت با کسے کند کہ او از تو بہتر باشد۔

قولہ "وقیل لیس فی اجتماع الاخوان الا نس لوحشت الفراق" وچنین گفتہ اند در صحبت یاران انسے نیست زیرا چہ وحشت فراق پس آن در میان افتد۔ ازین جملہ این معلوم میشود با کسے موانست نباید۔

قولہ "وقیل الشرف فی ثلث اجلال الکبیر ومداراة النظیر ورفع النفس عن الحقیر" وگفتہ اند بزرگی در سہ جا است کہ بزرگے را بزرگ داری زیرا چہ تو بزرگی بزرگ شناختہ باشی انگہ او را بزرگ داری و آنکہ ہمچو تو باشد با او بہ نرمی باشی و برکردن نفس از مردے خوارے برفع نفس از مردم خوار علی احسن الوجوہ جز دلیل بر شرف و فضل نباشد۔

قولہ "وقیل الجلساء ثلثة جلیس تستفید منه فالزمه وجلیس تفیده فاکرمه وجلیس لا تستفید منه ولا تفیده فاهرب منه" وگفتہ اند ہمنشینان سہ اند یکے آنکہ تو از و فایدہ گیری پس او را لازم گیر و ہمنشینے کہ تو او را فائدہ دہی پس او را اکرام کن و ہمنشینے کہ

نہ آواز تو فایدہ گیرد و نہ تو از و فایدہ گیری از و بگریز۔

قولہ "ومن آدابهم ترك التيه والصولة قال ابو علی رودباری الصولة علی من هو فوقك قحة وعلی من هو مثلك سوء الادب وعلی من هو دونك عجز" بعضے از آداب صوفیان است کبرے نکند و بر کسے زورے نکند ابو علی رودباری گفتہ است صولت کردن بر کسے کہ از تو برتر ست قحۃ است آن عیبے است کہ آن عیب ہم بتو باز گردد و آنکہ ہمچو تست اگر بر و صولتے کنی آن خود بے ادبی است و آنکہ فرود تر از ان است صولت کردن بر و دلیل بر عجز تست زیرا چہ باکسے ہمچو خود و برتر از خودے صولت نمیتوانی کرد یکینے و عاجزے یافتہ بر و صولت میکنی۔

قولہ "وقال بعضهم من اوتی ولایة فتاه فیها فقد اخبر ان قدره دونها" بعضے گفتہ اند ہر کہ ولایتے یافت و دران خود نمائی و بزرگی نمود او خبر داد از دونی مرتبۂ خود کہ بسبب آن خود نمائی میکند پس او از ولایت فرود تر است آنکہ بران بزرگی میکند۔

قولہ "ومن تواضع فیها اخبر ان قدره فوقها" و آنکہ او دران ولایت تواضع میکند یعنی او را در حسابے نمی آرد و خود را بدان وزنے و قدرے نمی دہد معلوم می شود کہ از ان مرتبہ او برتر است۔

قولہ "وقیل ان عجب المرء بنفسه احد فساد عقله" و گفتہ اند نظر کردن مرد بہ نفس خود یکے از فساد عقل است۔

قولہ "وقال الله تعالی تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا" خداوند تعالی میفرماید آن سرائے آخرت میگردانیدہ ام برائے کسے راکہ در دنیا بزرگی و فسادے

نمی خواہند۔

قولہ "و لیحذر المتادب ان یحقر احدا من المسلمین" وگو خدا کند شخصے کہ متادب باشد یکے از مسلمانا نرا خوار کند۔

قولہ "فقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال حسب امرء من الشر ان یحقر اخاہ المسلم" بسندہ است کہ یکے برادر دینی را خوار کند۔

قولہ "و قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من استذل مومنا او مومنۃ او حقرہ لفقرہ وقلت ذات یدہ شہر اللہ تعالی یوم القیامت ثم افضحہ" مصطفٰے فرمودہ است علیہ السلام ہر کہ خواہد مومنے را ذلیل کند یا او را تحقیر کند خوار کند بنا بر فقر او بسبب اندکے بر او یعنی در ملک او مالے بسیار نیست خدائے تعالی او را در آن روز قیامت شہرہ کند یعنی شہرہ بعد ازان فضیحت کند برین فضیحت کند کہ این کسے است فقر را و اندکی مال را عیب کرد۔

قولہ "و قال بعضہم من رضی اللہ عنہ عبدا فاذا رضی بہ اخا" بعضے صوفیان ہمچنین گفتہ اند ہر کہ را خدائے بر بندگی او راضی شد تو برادری او راضی شو۔

فصل ۳۰

قولہ "فاذا نزل بہ احد من اخوانہ او جماعت قدم الیہم ما حضرہ من الطعام والشراب قل او کثر" واگر کسے

از صوفیان از یاران فرود آید طعامے و شرابے پیش او موجود باشد پیش ایشان آرد اندک یا بسیار۔

قولہ "روی عن النبی صلی اللہ وعلیہ وسلم قال ھلاک المرء ان یدخل علیہ الرجل من اخوانہ فیحقر ما فی بیتہ ان تقدمہ الیہ" از مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم روایت کردہ اند کہ رسول اللہ گفت است سبب ہلاک مرد اینست کہ مردے از برادران دینی او برادر در آید و پیش او چیزے نیارد سبب آنکہ چیزے اندک است۔

قولہ "وھلاک القوم ان یحقروا ما قدم الیھم" و آنکہ فرود آیند سبب ہلاک ایشان این باشد کہ آنچہ پیش ایشان آرند و ایشان آنرا خوار بدارند مراد ازین ہلاک ضائع شدن و از رہ صواب دور افتادن است۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان من مکارم الاخلاق التزاور فی اللہ عزوجل" و پیغامبر فرمودہ است یکے از اخلاق پسندیدہ اینست کہ یکدیگر زیارت برائے خدا کنند۔

قولہ "وحق علی المزور ان تقرب الی اخیہ ما تیسر عندہ وان لم تجد الا جرعۃ من الماء" و سزاوار است مر کسے را کہ زیارت کند بر برادر آیندہ خویش آنچہ میسر باشد بیارد و اکنون تا ہر کسے را چہ میسر است اگر ہیچ نیابد مگر جرعہ از آب ہمان بسندہ است۔

قولہ "فان لم تقرب الیہ ما تیسر عندہ لم یزل فی مقت اللہ یومہ ولیلتہ" و اگر آنچہ میسر است پیش نیارد ہمارہ آن روز خویش و شب خویش در خشم خدا باشد۔

قولہ "الا تری ان ابراھیم علیہ السلام کما دخل

علیہ ضیفہ المکرمون مالبث ان جاء بعجل حنیذ، فقربہ الیہم قال الا تاکلون" ابراہیم خلیل را صلوات اللہ علیہ مہمانان کریم رسیدند نماند درنگے نکرد کہ گوسالۂ بریان پیش ایشان آورد ایشان نمی خوردند گفت چرا نمی خورید۔ قصہ در تفسیر مسطور است ہر چہ زیادہ کنم مقصود اینست کہ چون مہمان باید چیزے پیش او آرند زیرا چہ چو مہمانان بر خلیل آمدند درنگ نکرد فی الحال پیش ایشان چیزے آورد۔

قولہ "حکی ان الحسنؓ البصری کان اذا استاذن علیہ بعض اخوانہ ان کان عندہ طعام اذن لہ والا خرج الیہ ولا یتکلفہ فیما حضر" حکایت کردہ اند از حسن بصریؓ اگر کسے بر حسن بصریؓ آمدے و دستوری بدر آمدن طلبیدے اگر نزدیک او طعامے بودے اورا دستوری بدر آمدن فرمودے و اگر بر و طعامے نبودے خود برون آمدے

قولہ "فقد روی عن ابن البختری انہ قال لما نزلنا علی سلمانؓ الفارسی بالمداین فقرب الینا خبزاً و سمکاً وقال کلوا انہا نار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تکلف ولولا ذلک لتکلف لکم" از ابو البختری حکایت آرند کہ او و برسلمان فارسی در آمد این مہمان رفت و او نانے و ماہیے پیش آورد گفت اگر رسولؐ اللہ از تکلف منہی نکردہ بودے من برائے شما تکلف میکردم۔ تکلف

قولہ "ولما ورد ابو حفصؓ الحداد علی الجنیدؒ تکلف فی خدمتہ فانکر علیہ وقال لو دخلت خراسان لعلمناک کیف الفتوت" ابو حفصؓ حداد بر جنیدؒ فرود آمد او در مہمانی تکلف کرد ابو حفصؓ انکار کرد بر او ابو حفصؓ گفت اگر در خراسان بیائی من ترا تعلیم کنم کہ

فتوت چیست وجوانمردی چیست۔

قولہ "فقیل لہ فی ذلک فقال صَیَّرتَ اصحابی مخانیث تقدم الیہم الوان الطعام واللباس والطیب کل یوم" ابوحفص راجنید پرسید چرا انکار کردی ابوحفص گفت کہ یاران ما را مخنثان میگردانی ہر روز پیش ایشان طعامہای خوب می آری وجامہا می آری وخوشبوہا می آری۔

قولہ "وانما الفتوت عندنا ترک التکلف واحضار ماحضر" ابوحفص میگوید نزدیک ما نیست جوانمردی مگر ترک تکلف کند وآنچہ بنقد حاضر باشد ہما نرا پیش آرند۔

قولہ "ثم اذا حضرکم الفقراء فاخدمہم بلا تکلف حتی اذا جعتَ جاعوا واذا شبعت شبعوا حتی یکون مقامہم وخروجہم عندک واحد" چون فقرا بر تو فرود آیند ایشانرا خدمت بغیر تکلف کن وقتیکہ تو گرسنہ باشی ایشان ہم گرسنہ باشند وقتے کہ تو سیر باشی ایشان ہم سیر باشند تا آمدن ورفتن ایشان بر تو یکسان باشد۔

قولہ "قال یوسفؒ بن حسین قلت لذی النونؒ مَن اَصحَبُ فقال من اذا مرض عادک واذا اذنبت تاب لک وانشد" یوسفؒ حسین میگوید من ذوالنونؒ را گفتم با کہ صحبت کنم ذوالنونؒ گفت با کسے صحبت کن کہ او مریض شود ترا پرسد واگر تو گنہ کنی او توبہ کند برائے ترا وذوالنونؒ این شعر را انشاد کرد۔

بیت

"اذا مرضنا اتیناکم نعودکم وتذنبون فناتیکم فنعتذر"

چون ما رنجور شویم پرسیدن شما بیائیم وچون شما گنہ کنید ما بیائیم عذر گنہ شما بخواہیم اکنون چگونہ باشد کہ این قصہ برعکس میرود گویند مقصود اینست صحبت با کسے کن کہ

او ہیچ مطالبہ حق خویش از تو نکند بلکہ ترا فضلے فاضلے باشد یا وے زحمتی شود آن یار دگر او را بپرسد بے شبہ او را مرضے قوی تر از مرض من خواہد بود پس این برود او را بپرسد کہ ترا کدام زحمت قوی تر از زحمت من بود تو چونہ واگرا و گنہ کند تو عذر خواہی یعنی او را قہرے و زجرے ضروری افتاد کہ بگنہ مبتلا شد پس مرا عذر گنہ او باید خواست اما ہمانچہ گفتہ اند مسلمانی در کتب مشہور و مسلمان در زمین مقبور و ازین گنہ خدا مراد نیست یعنی اگر بارے گنہ یارے کند آن یار عذر آن گنہ خواہد گو تو آن نہ کہ از تو گنہ آید اما من گنہے کردہ ام از شومت ان از تو مکافات آمدہ است۔

قولہ "لیس بصاحب من یقول لہ قم بنا فیقول الی این" و گفتہ اند او یار نیست کہ چون او را گویند بخیز تا روان شویم و او گوید تا کجا۔ این سخن آنجا درست باشد کہ پیشینہ تا کجا بکاہلی و اندیشہ گوید و اگر برائے این رامی پرسد کہ اگر دور است و اگر نزدیک بساختگی آن روان شود او درین قصہ داخل نباشد۔ و دیگر این مقال قوی است کہ ایشان جز برائے حق و بکار حق نمیروند و طرفے دیگر میلے ندارند۔

قولہ "و یجتنب البداء فانہ یہیج البغضاء" واز بدا اجتناب کند یعنی یکدیگر بارے طریقہ استہزا بلطیفہ گفتنی نکند زیرا چہ این موجب عداوت یکدیگر است۔

قولہ "قال اللہ تعالی قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ" خدا فرمودہ است بتحقیق از ظاہر سخن ایشان بغضا پیدا است و انچہ در سینہائے خویش پنہان میدارند آن بدتر است۔ غرض شیخ از آوردن آیت اینست کہ بدا بہ بغضا کشد و باشد کہ کسے بزبان سخن ببازی گوید اما در دل از ان بدتر دارد۔

قولہ "قال بعضہم الناس ثلثۃ اصناف صنف کالغذاء لا یستغنی عنہم وصنف کالدواء یحتاج الیہم فی بعض الاحالین وصنف کالداء یجب الاحتراء منہم ومما یتقرب منہم" بعضے صوفیان گفتہ اند کہ مردم بر سہ قسم اند قسمے ہمچو غذا اند کہ ہرگز بے غذا جیات نباشد چنانچہ شیخ ومرشد واستاد دوم ہمچو دارو اند کہ گاہے با ایشان احتیاجے افتد چنانچہ صحبت با نیکمردان وآنکہ از و تقویتے در طلب شود وسیوم ہمچو درد ورنج وعلت اند آن مردمان اند کہ منکر مذہب تصوف وطلب حق اند احتراز از ایشان واجب باشد البتہ از ایشان بدور باید بود وگوش بسوئے ایشان نمی باید نہاد کہ قطاع طریق دین اند۔

قولہ "ویجتنب صحبت الاشرار فقد قیل صحبت الاشرار خطر من صاحبہم فقد بالغ فی الغرور" واز صحبت بدان بدور باشند وبدان مردمان بدکار ہا ہمانچہ گفتیم مخالفان مذہب تصوف چنین گفتہ اند بیت

با بدان کم نشین کہ صحبت بد گرچہ پاکی ترا پلید کند

وہم جنسیت علت صحبت باہر کہ شیئی تر از جنس او گیرند بدانکہ او با میخواران شیند او یا لذت از مجلس وحرکات وسکنات ایشان میگیرد یا آنکہ از ان بوئے لذتے دارد اقل من کل قلیل این باشد کہ مداہن ومداری است اعدا احمیتے وہمت دینی نیست ہر کہ با ایشان صحبت کند او در غرور مبالغہ کردہ باشد ہر چند کہ او باخود میداند کہ من کسے ام از انچہ منم کسے نتواند ازان بگرداند واگر نفس او لذتے خفیئے وذوقے لطیفے میگیرد ہر چہ ہستی ہستی از استراق نفس ایمن مباش۔

قولہ "وانما مثلہ کمثل راکب البحر ان سلم ببدنہ من التلف لم یسلم بقلبہ من الحذر" آنکہ او بغرور با اشرار صحبت کند مثل او ہمچنین باشد چنانچہ کسے در یا سوار شود اگرچہ تن از غرق سالم ماند

اما از خوف خالی نباشد۔

قولہ "وقیل من اکمل السعادت والرشاد صیانت المرء نفسہ عن الاوغاد" وگفتہ اند بعضے درست ترین نیک بختیہا و درست ترین رہ راست این است کہ مرد نفس خویش را از مردمان یاوہ سالم دارد۔

قولہ "وقیل من یصحب صاحب سوء لم یسلم ومن یدخل مدخل سوء یتہم" ہر کہ با شخصے کہ او بہ بدی مبتلا باشد با او صحبت کند البتہ سالم نماند او ہم در بدی افتد چنانچہ گفتیم و ہر کہ جائے در آید کہ آنجا سوء است متہم شود رسول اللہ فرمودہ است۔ اتقوا مواضع التہم۔

قولہ "وقیل کل احد یعرف بقرنائہ و ینسب الی خلطائہ" وگفتہ اند کہ ہر کہ مردم را بیاران او بشناسند و بقرینان او بشناسند کہ ہر چہ ایشان اند او ہم ہمچنین باشد او را از ایشان گیرند چنانچہ گفتہ اند بیت

زاغ باز اغان نشیند بط بطان نشیند — روستی با روستی و قلتبان با قلتبان

قولہ "وروی انہ وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قوم فقال الا اخبرکم بخیرکم من شرکم خیرکم من یرجی خیرہ ویومن شرہ و شرکم من لا یرجی خیرہ ولا یومن شرہ" واز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرویست کہ فرمودہ است بیا گاہم شما را بکسے کہ بہتر از شما است و بکسے کہ بدتر از شما است نیک تر شما کسے است کہ از و امید نیکی باشد و از شر او امان باشد[۱]

---

[۱] در نسخہ منقول عنہ بعد ازین اندکے عبارت غالباً از تحریر ماندہ است یعنی ترجمہ عبارت "و شرکم من لا یرجی الخ" در تحریر نیامدہ است۔

فصل ۳۱

قولہ "فی ذکر آدابھم فی الاسفار۔ قال اللہ تعالی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ" صفت مسافران اینست کہ ایشانرا خرید و فروختے و بازرگانی از ذکر خدا و از کار خدا باز نمیدارد یعنی ایشان ترک بیع و تجارت کردہ اند پس بیع و تجارت ایشانرا از ذکر خدا باز نمیدارد۔

قولہ "فسئل النبی علیہ السلام من ھم فقال ھم الذین یَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ" از رسول اللہ پرسیدند کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ از ین مردان کدام مراد اند گفت آنانکہ در زمین میروند یعنی مسافر میشوند و سفر ایشان برائے آنرا است کہ طلب فضل و رحمت خدا است۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سافروا تصحوا و تغتنموا" پیغامبر فرمودہ است علیہ السلام سفر کنید تندرست گردید و غنیمتہا گیرید چنین گویند بخاصیت سفر تن مردم تندرست میگردد و از ہر جنسے غنیمتے میگیرد۔ تاویل محققان چنین است از خود سفر کنید صحت معرفت شما را بنقد باشد و از تجلیات و کشوفات غنیمت گیرید سفر کنید از ہر چہ قرار گرفتہ اید صحت علم شود بدانچہ علم نبودہ اید غنیمت گیرید تجلیات و کشوفات کہ از ان وقتے شما را شعورے نبود سخن اینجا بسیار میتوان گفت اما ہمین قدر بس باشد۔ و شیخ برائے این رامی آرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر بسفر کردہ است این

امر استحباب باشد و منفعت این امر را تصحوا و تغتنموا فرموده است و سفر کیست شایستہ اہل معرفت باشد اما اگر مبتدی کند شاید برائے مجاہدہ نفس را باشد۔ و اگر ازین مسافرت و صحت و غنیمت جہاد فی سبیل اللہ دارند ہم درست آید۔

قولہ "وقال الغریب شہید و یفسح للغریب فی قبرہ کبعدہ عن اھلہ" و رسول اللہ فرمودہ است آنکہ در غربت بمیرد شہید میرود و در گور غریب کشادہ کنند آن مقدار کہ او از وطن و اہل خود دور افتادہ است۔ دیگر یفسح فی قبرہ کشادہ گردد او را گور او چنانچہ او از اہل خویش و افتادہ است کہ مضیق اہل و ولد بود دل را ازان مضیق کشادہ است ہمچنان گور را کشادہ شود۔ و از غریب غریبے مراد باشد کہ در رہ کعبہ میرود یا در رہ زیارت رسول اللہ میرود یا در رہ مسجد اقصیٰ میرود یا غریبے کہ للہ فی اللہ غربت اختیار کردہ است و انواع آزار شیخ بیان میکند۔

قولہ "وقال ابو حفص النیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ ینبغی للمسافر ثلثۃ اشیاء ترک تدبیر الزاد و تقدیر الطریق و یعلم ان اللہ حافظہ" ابو حفص گفتہ است کہ مسافر را سہ چیز باید تدبیر ازان توشہ نکند و رہ را تعین نکند کہ امروز این قدر خواہم رفت ہر جائگہے نزہے کہ بیند و آبے باشد اگرچہ بادیہ است و دل او را خوش آید ہمان منزل او باشد و بداند بیقین کہ نگہبان او خدا است۔ و دیگر ترک کند پرزا و کند و این نکند با خود کہ در فلان مقام خواہم رفت مثلاً از کوفہ تا بہ بصرہ بلکہ بہ نظارہ قطع منازلات بگردد و برائے صنع و صانع باشد و برائے استماع تسبیح از زبان ہر موجودے بود کہ گفتہ وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ و این سفر جز مرد متوکل و عارف خدا را نباشد۔

قولہ "و افضل السفر الجہاد ثم الحج ثم زیارت قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" فاضلترین سفرہا جہاد است کہ جہاداً فی سبیل اللہ است و پیش ازین صوفیان بیرون می آمدند با مسلمانان جمع می شدند و با مشرکان جہاد میکردند بعد ازان حج است بعد ازان زیارت رسول اللہ و زیارت مسجد اقصی است این ثم بمعنی اوست۔

قولہ "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفد اللہ ثلثۃ الحاج والغازی والمعتمر ثم زیارت المسجد الاقصی" رسول اللہ فرمودہ است کہ گروہ خداسہ اند الحاج آنکہ قصد زیارت کعبہ دارد و آنکہ بغزا برون آید و آنکہ برائے عمرہ برون آید پس ازان زیارت مسجد اقصی یعنی بیت المقدس۔

قولہ "و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشد الرحال الا فی ثلثۃ مواضع المسجد الحرام والمسجد الاقصی و مسجدی ھذا" رسول اللہ فرمودہ است رحلہا را نبندید یعنی بار سفر را نبندید یعنی سفر نکنید مگر بسوے سہ مسجد خانہ کعبہ مسجد اقصی بیت المقدس و مسجد من آنجا کہ مدفن رسول اللہ است۔

قولہ "ثم لطلب العلم ثم لزیارت المشایخ والاخوان" و سفر برائے طلب علم را ہم باشد و اگر جائے باشد کہ آنجا عالمے نیست بزینہ بہ شہرے بشوند کہ آنجا عالمے است سفر کنند برائے تعلم روند برائے زیارت مشایخ بروند یعنی مرشدے ہادی است زیارت او بروند از و ارشاد و ہدایت و رہ وصول حق یابند و دیگر ہم بدیدن [ع] از نفع خالی نباشد و آنکہ امثال

ع و در نسخہ منقول عنہ اینجا یک لفظ محو شدہ است۔

باشند البتہ صحبت امثال مد ہر یکے کار دیگرے ہست۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاکیا عن ربہ حقت محبتی للمتحابین فیّ وللمتزاورین فیّ" رسول اللہ از کلمات قدسی حکایت از خدا است تعالیٰ فرمودہ کہ خدا گفتہ است کہ سزاوار است دوستی من برائے کسانیکہ یک دیگر را دوستی برائے من میکنند۔ دو احتمال دارد سزاوار است محبت من برائے ایشانرا و دیگر ایشان سزاوار محبت من اند کہ یکدیگر دوستی می کنند از گروہ من انکہ بہر من زیارت میکنند و ملاقات میکنند ہمانچہ گفتہ اند بیت

باعاشقان نشین وہمین عاشقی گزین باہر کہ نیست عشق کم کن قرینہ را

ایچنین باشد کہ یک دوستے مر دوستے دیگر را پرسید کہ تو با وے عمرے است کہ دوستی بسر می بری ہیچ امکان رہ وصول ہست یا نہ و دوست با تو گہے چنین میباشد کہ از جمال خود پرتوے می اندازد و دیگر از عادات مر و است کہ دردمند با دردمند نشیند و یکدیگر دردمند خویش حکایت کنند و این نوع از قبیل دوائے دردمندان است۔ سخن دگر ہم ہست اما ترجمہ دراز میشود۔

قولہ "وفی الحدیث عن ابی رزینؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زُرْنی اللہ فان من زار فی اللہ عزوجل شیّعہ سبعون الف ملک یقولون اللھم صلہ کما وصلہ فیک" زیارت برائے خدائے را ہمانکہ بالا گفت زیرا چہ ہر کہ زیارت برائے خدا یرا کند ہفتاد ہزار فرشتہ او را رسانیدن بروند فرشتگان تشییع کنند و بگویند بر سان او را بمقصد و مقصود او چنانچہ او بہر تو قصد رسیدن کردہ است۔

قولہ "وناداہ منادان طبت فطاب ممساک وتبوات من الجنۃ مقعدا فتبوأ" و منادی او را ندا دہد خوش کردی ترا خوشی باد

و رفتن خوش باد و جا گرفتی در بہشت جاے بودنی و شستنی۔

قولہ "ثم لرد المظالم و الاستحلال" و دیگر سفر کند برائے آنرا کہ مرد بر کسے ظلمے کردہ است برائے رد آن مظالم را و برائے آنکہ حق کسے بر تو باشد برائے سبکی خواستن آن۔

قولہ "ثم لطلب الاثار و الاعتبار ثم لریاضت النفس" بالا گفتہ ام

قولہ "و خمول الذکر" خمول ذکر مبتدی را باشد کہ او در کار چنان مشغول است کہ نداند کہ او چہ میکند و مردمان بدان اعتقادے بکنند و قت او را مزاحمتے نہ نمایند یا منتہی است با کثر نہایات رسیدہ ہمہ روز منزلتے و خوش جائے اختیار کردہ تا مردمان او را نشناسند و او بوقت خویش با خدا فارغ باشد۔

قولہ "و لا یسافر للنزھت و البطر و الریاء و الجولان فی البلدان" و سفر برائے آنرا نکند کہ تماشا کند کہ خود نمائی کنند کہ فلان جا کہ رفتہ ام و از ہر مقامے کہ نشان پرسی گویم۔ سفر برائے آنرا نباشد۔

قولہ "قال ابو تراب رح نخشبی لیس شی اضر علی المریدین من اسفارھم علی متابعت الھوی" ابو تراب نخشبی گفتہ است ہیچ چیز مریدے را زیانکارتر ازین نیست کہ سفر کند بہوائے نفس اینچنین کسے را خود مرید نتوان گفت۔

قولہ "و ما فسد من فسد من المریدین الا بالاسفار الباطلۃ" فساد کار مریدان جز سفرے کہ بہوائے نفس باشد نیست۔

قولہ "قال اللہ تعالی وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِم بَطَرًا وَرِئَاءَ النَّاسِ" مباشید ہمچو ایشان کہ از شہرہائے خویش

بیرون آمدند بخوشی و خودنمائی۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی علی الناس زمان یحج اغنیاءامتی للنزھت واوساطھم للتجارت وقراءھم للریاء وفقراءھم للمسالۃ" رسول اللہ میفرماید برامت من زمانہ بیاید کہ توانگران قصد حج کنند برائے نظارہ وتماشا واوآنکہ مردمان میانہ روند برائے بازرگانی راوآنکہ مردمان خودرا عابد وزاہد دانند برائے ریا راتا بگویند حاجی عبداللہ وحاجی نعم اللہ ومردمان درویش برائے آنرا بروند کہ چیزے بخواہند ودرکربا بہ بندند۔

قولہ "وقال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ الاان الوفد کثیر والحجاج قلیل" عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ گفتہ است بدانید تحقیق قافلہا وگروہ ہا بسیار ورحج میروند اما آنکسان کہ او بصدق وراستی حج مطلوب دارند اندک اند۔

قولہ "ولا یسافر بغیر رضاء الوالدین والاستاد وبغیر اذنھم حتی لا یکون عاقا فی سفرہ فلا یجد برکات اسفارہ" وسفر بغیر دستوری مادر وپدر وبے اذن استاد نرود۔ میان رضا واذن تفاوتے ہست شاید کسے بضرورت اذنے دہد اما خوشی کار دگر است۔ تا او در سفر عاق نباشد۔ عاق اورا گویند بیفرمانی مادر وپدر واستاد کند۔ اے عزیز بتجربہ معلوم شدہ است عقوق والدین واستادین شومتے دارد کہ از بسیار مواہب ومواردالٰہی محروم گرداند۔ مرادر سفر بسیار ہوس بود کہ ہر روز بمنزلے وہر شب جائے باشم شیخ من فرمود این کہ زیر پائے مادر باشی بہ از انکہ بر عرش روی آنکہ سفر بعقوق کند برکت سفر نیابد۔

قولہ "واذا کان فی جماعۃ مشی مشیٔ اضعفہم" وبعد از انکہ سفر با جماعتے باشد و تو پیشتر و ایشان باشی باید کہ آہستہ روی کہ آنکہ ضعیفتر ایشان با تو برابر رود۔

قولہ "ووقف لو قوف الرفیق ولا یوخر الصلوۃ عن اوقاتہا ما امکن" اگر یار سفر ایستد باید کہ تو ہم بایستی نباید کہ او را بگذاری تو پیشتر شوی و نماز را از وقت او تاخیر نکند وقت مستحب را نگہدارد و مسافر را اول وقت مستحب اوست و در تاخیر خوف فوت باشد تا آنکہ تواند زیرا چہ الضرورات تبیح المحظورات۔

قولہ "ویوثر المشیٔ علی الرکوب الا عند الضرورت فان سفرہ الریاضت وطلب الزیادت" واختیار کند پیادہ رفتن از سواری زیرا چہ سفر او برائے ریاضت است و یا برائے زیادت کہ در وقت او مزید شود۔ آنکہ او را جمع ہمت و حضور دل بفراغت مطلوب باشد او را سوار رفتن بہتر۔

قولہ "وروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال للحاج الراکب بکل خطوط یخطوھا راحلۃ سبعون حسنۃ وللراجل بکل خطوط سبعمائۃ حسنۃ من حسنات الحرام" از پیغامبر علیہ السلام روایت کردہ اند گفتہ است کہ مر حاجی کہ سوار میرود ہر گامے کہ مرکب او میرود ہفتاد نیکی برائے او ایشود و آنکہ او پیادہ میرود بہر گامے او را ہفت صد میشود از نیکیہائے حرم۔

قولہ "وقیل ما حسنات الحرم قال الحسنۃ بسبع مایۃ حسنۃ" از رسول اللہ پرسیدند حسنات حرم چہ فضل دارد بر حسنات دیگر رسول اللہ گفت یک حسنہ حرم بمقابلہ ہفت صد حسنہ جائے دیگر۔

قولہ "وروی ان الملایکۃ تعانق رجالۃ فی طریق مکہ وتصافح اصحاب الرواحل وتسلم من بعید اصحاب المحامل" روایت کردہ اند ہم از پیغامبر کہ فرشتگان مر پیادگان حاج را کنار میگیرند و مر سواران را مصافحہ میکنند و اصحاب محامل را از دور سلامے۔

قولہ "واذا کان فی جماعت بذل جہدہ فی خدمتہم ما امکن ویرفع عنہم مؤنتہ" واگر مسافر در جماعتے باشد بقدر طاقت خویش ایشانرا خدمت کند و تا تواند از یاران مسافر مونت ایشانرا بر گیرد۔

قولہ "فقد روی عن عدیؓ بن حاتم انہ قال قلت یارسولؐ اللہ ایّ الصدقات افضل قال خدمت الرجل اصحابہ فی سبیل اللہ" از عدیؓ بن حاتم مروی است کہ از رسولؐ اللہ پرسید از جملہ صدقہ کدام صدقہ فاضل است گفت این کہ مرد خدمت یاران مسافر کند کہ ایشان برائے خدا یا سفر کردند یا آنکہ این خدمت او برائے خدا یا باشد۔ عدیؓ بن حاتم طائی ہر آئینہ پرسیدن صدقہ نسبت بدو دارد۔

قولہ "ومن آدابہم اذا دخل الصوفی بلدًا فان کان فیہ شیخ قصد زیارتہ وان لم یکن قصد موضع الفقراء وان کان فیہا مواضع قصد اقدامہا واکثرہا جمعا واعظمہا حرمۃ ویتفقد موضع الطہارت خصوصا والمیاہ الجاریۃ فیہ فیوثر النزول علیہا دون غیرہا" از آدابہا این است چون صوفی مسافر در شہر در آید اگر در آن شہر شیخے باشد قصد زیارت او کند وگرنہ آنچہ کہ جمعے از ان صوفیان و فقرا باشد آنجا رود و اگر

جائے است کہ بسیار سال باشد کہ آنجا صوفیان می باشند و فقرا بسیار اند آنجا رود و اگر نہ آنکہ محب این قوم است او حرمت ایشان بسیار میدارد آنجا رود و اگر نہ موضع اختیار کند این مواضع کہ گفتیم آن مواضع و این مواضع دیگر اختیار کند۔

قولہ "وان لم یکن لہم موضع ولا لہم مجمع نزل علی اکثرہم محبۃ لہذا الطایفۃ و اکثرہم ایمانا لہم و میلاً الیہم" بالا گفتہ آمدہ ام۔

قولہ "و اذا نزل دویرۃ الصوفیۃ ینجی ناجیہ وینزع نعلیہ یبدء بالیسری فی النزع و الیمنی فی اللبس" وچون در سرائے صوفیان نزول کند در گوشہ جدا شود و نعلین خویش را بکشد چون خواہد بکشد اول از پائے چپ بکشد و آنرا کہ بخواہد بپوشد اول در پائے راست بہ پوشد۔

قولہ "فقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اذا انتعل احدکم فلیبدء بالیمنی و اذا تنزع فلیبدء بالیسری" رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمودہ است۔ اذا انتعل احدکم چون یکے از شما نعل پوشد آغاز کند از پائے راست وچون بکشد گو طرف چپ کشد۔

قولہ "ثم یقصد موضع الطہارت یتوضا ثم یصلی رکعتین" پس آنجا کہ صوفیان طہارت میکنند آنجا رود وضو بکند دو رکعت شکر وضو بگذارد و تحیت مکان ہم باشد۔

قولہ "وان کان ہناک شیخ مقصود قصدہ وزارہ وقبل راسہ الا ان یکون حدثا فیقبل یدہ" واگر در ان

مقام شیخے باشد کہ البتہ مردمان قصد زیارت او میکنند بر و بر رود و زیارت کند و سراورا ببوسد اگر این آیندہ پیر باشد و آن شیندہ جوان و آن برعکس است دست بوس و زمین بوس کند۔

قولہ "روی عن کعبؓ بن مالک انہ قال لما نزلت توبتی اتیت النبی علیہ السلام فقبلت یدہ" چندے از صحابہ از سفر تبوک تخلف کردند آمدند در مدینہ رسول اللہ باز گشت ایشان خود را در ستونہاے مسجد بستند و گفتند یا توبۂ ما قبول شود یا ہمچنین بستہ بے طعام و آب بمیرم رسول اللہ ایشانرا از ان ستونہا کشاد ایشان آمدند و رسول اللہ را بوسیدند این قصہ برائے آن آورد دست بوس آمدہ است۔

قولہ "وحکی عن عبد اللہ بن خفیف قبّل ید الحسین بن منصور و ھو فی الحبس فقال لو کانت الید ید نا لمنعناک ولکن الید ید اتبوسھا الیوم وتقطع غدا" وحکایت آرند حسین بن منصور در حبس بود عبد اللہ خفیف رفت و دست او را ببوسید حسین گفت اگر این دست دست من بودے من ترا منع میکردم تو امروز این دست مرا میبوسی و فردا بخواہند برید یعنی این دست دست من نیست دستے بعاریت مقصود این داشت کہ عبد اللہ خفیف دست حسین بوسید۔

قولہ "ثم یجلس عند الشیخ ساعۃ ولا یتکلم الا ان یسألہ عن شئ فیجیبہ عن سوالہ ولا یبلغہ سلاما" بعد ازان بہ نزدیک شیخ زمانے بنشیند و سخنے نگوید مگر آنکہ شیخ پرسد از انچہ پرسد این جواب گوید و سلام کسے نرساند چنانچہ عادت مسافران است کہ سلام مکہ میرسانیم و سلام مدینہ میرسانیم سلام باباغوری و سلام بابا جمال و سلام بابا فخر

میرسانم و سیدی احمد میرسانم این چنین ہذیان نگوید۔ ہمانکہ ولا یتکلم گفتہ بود بندہ بود و فا مشیخ تصریحے و تشریحے میکند۔

قولہ "ولا یذکر احد الا ان یکون نظیرالہ فی الحال او السن فیجوز ذلک" ہیچ یکے را پیش شیخ ذکر نکند مگر آنکسے را کہ مثل او باشد در عمر و در حال و مقام۔

قولہ "ثم یرجع الی موضعہ و علی المقیمین ان یسلموا علیہ فحق القادم ان یزار الا ان یکون بمکۃ فان علیہ زیارۃ المجاورین بحرمت الحرام" بعد ازان مقامے کہ جائے نشستن آیندگان است آنجا برود و بنشیند و آنکہ در آن مقام معتمد و جائے دارند او را سلام کنند زیرا چہ او غریب آمدہ برائے تسکین خاطر او را پس حق آیندہ اینست کہ او را زیارت کنند و ہمچنین گفتہ اند القادم یزار و در روایتے دیگر القادم یزور اکنون توفیق در روایتین این باشد و یزاران کان ممن یزار و یزوران کان ممن یزور مگر آنکہ آن مردمے کہ مجاوران بیت اللہ اند حق حرم بیت اللہ این باشد کہ مجاوران او را زیارت کنند نہ آنکہ مجاوران او را زیارت کنند حکم مجاوران قبہ رسول اللہ ہمین حکم است۔

قولہ "ثم یقدم الیہ ما حضر من الطعام من غیر تکلف" و انچہ موجود باشد از خوردنی پیش او بیارند و در ان باب تکلفے نباشد۔

قولہ "فقد قیل الادب مع الضیف ان یبدء بالسلام ثم بالاکرام ثم بالطعام ثم بالکلام" زیرا چہ گفتہ اند ادب مہمان اینست کہ اول او را سلام کنند و او را باکرام و احترام پیش آیند ثم بالطعام ثم بالاکرام زیرا چہ آن چیزے خوردنی پیش آرند بعد ازان سخن گویند با وے

ثم بالکلام

قصہ برعکس رفت شیخ مقدم این فرمودہ بود کہ مسافر بیاید بگوشہ رود و وضوئے بکند پیش آن شیخے کہ مقصود باشد او را زیارت کند دست بوس کند و نزدیک بنشیند سخنے نگوید مگر آنکہ او را برسد تبلیغ سلام کسے نکند بعد ازان کہ شیخ چیزے پرسد ازان سخن جواب گوید پس آن موضعے کہ جائے نشست مسافران باشد دران موضع برود بنشیند بعد ازان پیش او چیزے خوردنی بیارند و اینجا ہم سلام اکرام اطعام بعد ازان کلام۔

قولہ "کفعل ابراھیم الخلیل علیہ السلام مع ضیفہ الکرام اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْہِ فَقَالُوْا سَلٰمًا فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ" چنانچہ ابراہیم خلیل صلوۃ اللہ علیہ باہمان خویش کردہ اند فرشتگان آمدند چہار یکے میان ایشان جبرئیلؑ بود صلوۃ اللہ علیہم وچون برآمدند سلام گفتند او سلام گفت پس خلیلؑ اللہ درنگے نکرد آمد تا پیش ایشان گوسالہ بریان کردہ آورد و ایشان طعام نمیخوردند گفت اَلَا تَاْکُلُوْنَ چرا نمیخورید غرض اکرام طعام پیش از کلام بود۔

قولہ "ولا یسال عن احوال الدنیا واھلھا فانہ مما لا یعنیہ بل یسأل عن احوال المشایخ والاخوان" واز مسافران احوال دنیا واہل دنیا نپرسند زیرا چہ از لایعنی وقت صوفی است بلکہ از مشایخ پرسند کہ کرا دیدی واز صوفیان کیانند کہ ایشان را دریافتی۔

قولہ "ویجب علی المسافر یصحب رکوۃً او کوزاً للطہارت والرکوۃ اولی" ورکوہ آوندے پرآب باشد کہ با مسافران جامع آبے باید ابریقے یا آوندے دیگر توضئے وطہارت را۔ ابریقے چرمی بہتر زیرا چہ سبکتر است وآب بیشتر میگنجد وروے۔ استحباب

قولہ "وکان بعض المشایخ اذا صاحب المسافر یتفقد اثر حمل رکوۃ فی کفہ واصابعہ فان وجدہ احسن الیہ والا ازدرہ وردہ" روش صوفیان است اگر مسافرے را میدیدند واز دست او احساس میکردند کہ اثر ازان برداشتن رکوہ در انگشتان وکف دست او پیدا است یعنی البتہ درشتی آنکہ رکوہ میگیرد گرہ می افتد در دست وانگشتان او پیدا است اینچنین کسے را استحسان میکردند و مسافرت او را قبول میکردند کہ مسافرے باشرط مسافرت است واگر نہ نمی دیدند او را عیب میکردند و در خانقاہ فرود آمدن نمی دادند۔

قولہ "وقال بعضہم اذا رایت الصوفی ولیس معہ رکوۃ او کوزا فاعلم انہ عزم علی ترک الصلوۃ وکشف العورت شاء او ابی" وبعضے از صوفیان گفتہ اند چون بہ بینی صوفی را کہ باو جمع آبے نیست بدانکہ او قصد کردہ است بر ترک صلوۃ وکشف عورت خواہ او این خواستہ باشد خواہ نخواستہ باشد حالت او برین دلیل کند خواہ طہارت کند استنجا کند بہ آب وجامع آبے برابر نہ اگر در کنار مرزے یا حوضے یا بایئے ضرورت برہنہ باید شد وقت برود ونماز فوت شود۔

قولہ "ویستحب للمسافر استصحاب العصا والابرۃ والخیط والمقص والموس ونحوہا" مستحب است کہ بدست او چوب دستے باشد زیرا چہ بتجربہ معلوم است کہ مسافران را اگر عصائے بدست نیست رفتنے درستے دست نمیدہد ودیگر بسیار موذیات بواسطہ چوب دستے از ایذا ممتنع میشوند چنانچہ مار وکژدم وگرگ مار چون بدست مردم عصا بیند احتراز کند اینچنین سگ وگوسپند دشتی وبسا باشد بچوب مار را بکشد وگرگ را براند وشاید شیر را

کند و تو چوب پیش او بداری او باچوب در افتد و تو بگذری و بروی۔ و اگر خواہی کہ کلوخ برائے استنجا بستانی بسنان عصا کلوخے از زمین برکنی بستانی و اگر خواہی تبوّلے[1] کنی و زمین سخت است سر شک بتو خواہد رسیدن سنان عصا بزنی نرم کنی پس تبول کنی و دیگر آبے پیش آید و تو نمیدانی کہ غرقاب است یا پایاب عصا باندازد دریابد کہ غرقاب است یا پایاب تا آنکہ موسیٰ میگوید صلوٰۃ اللہ علیہ وَلِیَ فِیْهَا مَاٰرِبُ اُخْرٰی وگفتہ اند کہ در منافع العصا وسوزنے و ریسمانے برابر نباشد و موضعے کہ ستر آن واجب است بہ بخیہ دوزند آن جامہ را و دو کارد[2] و برابر باید بدان موے لب ہم توان استدن و ناخن ہم بتوان بریدن و استرہ ہم برابر باید برائے حلق و تراشیدن موے و انچہ لابدی ازان ایشان است۔

قولہ "فان ذلک مما یستغنی بہ علی اداء الفرایض" چنانچہ شرط اداے فرایض است۔

قولہ "فاذا اراد السفر فالادب ان یطوف علی اخوانہ ویعرفہم خروجہ ویودعہم" وچون خواہد کہ بسافرت بیرون آید بر یاران خویش بگذرد و ایشانرا بیاگاہاند کہ من روان میشوم و ایشانرا وداع کند زیرا چہ اصحاب اند با ایشان یکجا بودہ اند میان ایشان معاملتے گذشتہ است البتہ در وداع عذر یکدیگر خواستہ میشود و دیگر غیبت است تا ہر یکے را چہ حادثہ پیش آید بار دیگر ببینند یا نہ ببینند چنانچہ گفتہ اند ؎

کاروان میرود و بار سفر می بندد تا کہ داند کہ دگر یار کجا بینند د

---

[1] بول کردن۔ [2] دو کارد یعنی مقراض است

یا نہ بارے آخر کار روے یکدیگر دیدہ باشند۔ بیت

شتر بانا دے محمل میارا رہا کن تا بوسم ناقہ را پائے

قولہ "ویستحب لمن ھو صحبتہ تشیعہ کذا کان ادب المشایخ" مستحب است ہر کسے را کہ در صحبت او بود او را چند گامے برساند ہر چند کہ باوے قدرے پیشتر رود بہتر باشد آداب مشایخ ہمین است۔

قولہ "ویستحب ان لا یفوتہ شئ من الاوراد خالصۃ من الواجبات" مستحب است کہ ہیچ وردے از اوراد فوت نشود چنانچہ اشراق و چاشت و اوابین و تہجد و فی زوال۔

فصل ۳۲

قولہ "فصل منہ قال ابو یعقوب السوسی یحتاج المسافر الی اربعۃ اشیاء فی سفرہ والا فلا یسافر عالم لیسوسہ وورع یحجزہ وخلق یصونہ ویقین یحملہ" ابو یعقوب سوسی گفتہ است۔ سوس نام شہرے است ابو یعقوب از ان شہر است مسافر بسفر بچہار چیز محتاج باشد[۵۸] نشاید کہ سفر کند علمے باید کہ نگہبان او باشد چند مسئلہ تیمم قصہ صلوۃ و اگر کارے پیش آید کہ جواز و لا جواز آن ہر کسے نداند مرد عالم بداند چنانچہ حکم فقہ است بران رود و دیگر کشتی سوار شود توجہ کعبہ چون نگہ دارد و دیگر براد ابہ رود

مقصد

۵۸۔ در میان لفظ 'باشد' و 'نشاید' در نسخہ منقول عنہ بعض لفظ غالبا در کتابت نیامدہ است غالباً آن الفاظ "بغیر اینہا" اند۔

حکم توجہ کعبہ آنجا چہ باشد و دیگر مسایل بسیار است کہ مسافر بدانچہ محتاج است بدان
اگر مرد متفقہ نباشد او را عمل دشوار باشد۔ و پاکی و تقوی باشد کہ او را از چیزہا مانع
آید مرد مسافر خود کام است و نفس او گسستہ لگام است و مردم یکدیگر در آبادانی از
بسیار چیز مانع اند مرد مسافر یاوہ میشود شرمے در میان نمی ماند شاید فعلے از و صادر شود
کہ آن مرضی حق نباشد پس ہر آئینہ تقوی باید۔ و خلقے باید زیرا چہ مرد مسافر تنگ
مزاج و بدخو و بد خلق باشد چو او در ابتدا در حالت اقامت در خلق حسن استقامتے
یافتہ باشد آنچنانکہ ہیچ حادثہ او را از جاے نتواند جنبانید۔ یکے عیب سفر
اینست کہ مرد مسافر میشود و بد خو باشد۔ و یقینے باید در و یعنی در قوت و در ادب
و دیگر ہو ذیاتے کہ در بادیہ اند چنانچہ مار و کژدم و شیر و گرگ و غیران اور ایقینے
باخدا باشد کہ ہر چہ کند خدا کند جز فعل او فعلے دیگر وجود ندارد و اگر ندارد او
ندارد و اگر نبرد او نبرد پس از شیر و گرگ و دگرہا و از بے طعامی و بے آبی چہ باک۔
این سفر خاصہ عرفا باللہ و علما باللہ است چنانچہ ابراہیم خواص بود حکایت رفتن
او در میان بادیہ ماران و افتادن او در میان چہ و برون آمدن او در کتب سلوک
مسطور است۔

قولہ "وسئل رویم عن اداب المسافر فقال لایسبق
ہمۃ خطوطہ وحیث ما وقف قلبہ یکون منزلہ" ابو محمد
رویم را از اداب مسافر پرسیدند گفت باید کہ قصد از گام او پیشتر نباشد
یعنی ہمانجا کہ ہمت او ایستادہ ہمانجا گام او منقطع شود ہمانجا بایستد منزل کہ
او ہمانجا باشد چنانچہ بالا گفتہ است وترک تقدیر الطریق وحیثما
وقف قلبہ یکون منزلہ ہمانکہ گفتیم ہر جا کہ دل او بایستد
ہمانجا قرار گیرد۔

فصل ۳۳

قولہ فی ذکر ادابھم فی اللباس قال اللہ تعالیٰ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ "یعنی اے مقتصر۔ خداوند تعالیٰ رسول اللہ را فرمود جامۂ خویش را پاک کن معنی کوتاہ کن و کوتاہی جامہ سبب آنست برائے پاک داشتن جامہ را پس ادب صوفی آنست کہ جامہ کوتاہ بود۔

قولہ "وروی ابوھریرۃؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ یحب کل متبذل لا یبالی ما لبس" ابوہریرہؓ از رسول اللہ روایت کردہ است کہ بتحقیق خداوند سبحانہ دوست دارد ہر کہ متبذل باشد یعنی خود را خوار دارد و ہر لباسے کہ بپوشد بران اورا باک نباشد خشن گلیم پلاس و ہر چہ باشد۔

قولہ "وکان عمر رضی اللہ عنہ یقطع کمہ ما جاوز الاصابع" و روایت آرند عمر رضی اللہ عنہ و بعضے علیؓ را گویند آستین پیراہن او اگر از انگشتان او برون آمدہ بودے آنقدر بریدے دور کردے۔ اما از جنیدؒ باز صوفیان لباس بر وضع علم اختیار کردند مقصود ایشان درین باب این بود کہ بصورت فقہا باشند و در معنی عرفا۔

قولہ "وقال بعضھم الفقیر الصادق ای شئ لبس یحسن علیہ ویکون فیہ الملاحۃ والمھابۃ" و ہمچنین گفتہ اند درویش صادق ہر لباسے کہ پوشد اورا زیبا آید و زیبائے او و مہابت او ہم بدان باشد صدق آرایندۂ حال اوست۔ قصہ عمر رضی اللہ عنہ معلوم است کہ

از مدینہ در دمشق شتری داشت برابر و غلامے برابر او بود ہر دو بنوبت بر شتر سوار میشدند آنروز کہ در دمشق در آمد نوبت سواری غلام بود غلام را سوار کرد و خود مہار شتر گرفتہ پیادہ پیش شد جامہ را از پیش گرد آوردہ و بر عقب بردہ و بر ازار بند چفسانیدہ و پارا موزہ گرفتہ بود بسبب آن موزہ از پاے کشیدہ و در کتف انداختہ و برین ہیئت در آمد و خلق را از ہیبت او نظر کردن بسوے او میسر نبود مقصود این است کہ اگر کسے خواہد کہ جامہ خوب بپوشد خود را بیاراید حاجت نیست اگر صدق با خود دارد ہمان بندہ است۔

قولہ "ومن آدابھم فی ذلک ان یکونوا مع الوقت یلبسون مایجدون من غیر تکلف والاختیار" واز آداب کلی این طایفہ اینست کہ ہر چہ در وقت یابند آنرا بغیر تکلف بپوشند۔

قولہ "ویقتصرون علی یودون بہ الفرایض من ستر العورت" ومیان صوفیان این روش ہم ہست کہ در لباس بدین اختصار کردہ اند کہ فوتہ در تہہ باشد مقدار ستر عورت و طاقیہ بر سر کہ بدان ادائے فرائض شود۔

قولہ "وما یدفع القر والحر" وانچہ بدان دفع سرما و گرما شود خرقہ درشتے کند پر کالہا بر ہم بدوزند سوزن بسیار زنند برائے دفع سرما و گرما زیرا چہ بپوشیدن انچنین خرقہ درشتے اندام خوے کند سرد شود بماند گوئی مردم میان آب است و اگر بدان باد زند خود بسیار خنکی شود۔

قولہ "وھو ما استثنی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من الدنیا وقال انھا لیست من الدنیا وکانوا یترفقون بکثرت اللباس ویواسون بالفضل" وانیقدر از ن یتجاوزون

آنہا است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استثنا کردہ است کہ از دنیا نیست کہ فردا ازین حساب نباشد ونخواہم کہ کسے حریص جامہ باشد وانچہ جامہ زیادہ باشد عطا کند کسے را کہ جامہ نباشد بدو دہد۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ یدخلون الجنت بغیر حساب رجل غسل ثوبہ فلم یجد خلفا و رجل لم ینصب علی موتہ قدران ورجل دعا شرابہ فلم یقل ایہا تریدہ" رسول اللہ فرمود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سہ نفر در بہشت بحساب در آیند مردے کہ جامہ برتن است خواہد کہ بشوید جز آن جامہ دیگر ندارد کہ بجائے او بپوشد ومردے کہ برائے دو دیگ در دیگدان پز نکند یعنی دو جنس طعام برائے او را نپزند ومردے کہ آب طلبد ساقی او نگوید کہ کدام آب میخواہی گرم ویا سرد ویا شور یا شیرین ویا آب تمر مقصود این بود جز یک جامہ برتن است دو جامہ ندارد۔ حدیثے دیگر است۔ ان اللہ وھب لابن آدم مالا بد لہ منہ ثوب یواری عورتہ وخبز یسد جوعہ وبیت کعش الطیر فقیل الملح یحاسب یا رسول اللہ فقال الملح یحاسب۔

قولہ "وعن عایشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت ما اعد لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شئی زوجین" وعایشہ گفتہ است کہ ہیچ وقتے برائے رسول اللہ دو چیز ساختہ کردہ نشدہ است۔

قولہ "ویجتہدون فی النظافت والظرافت" وصوفیان جہد دارند در نظافت وظرافت یعنی ملوث ومتلطخ ومغبر نپوشد۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم النظافت

من الایمان" پاکے صافے از مواجب ایمان است۔

قولہ "ورای علی بعض الوفود ثوبا و سخا فقال اما کان یجد هذا ماء ما یغسل به ثوبه" رسول اللہ دید بر مردے جامہ ریمگین فرمود چہ حالت است این مرد ہیچ جا آبے نمی باید کہ بدان جامہ بشوید وریم آن دور کند۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب ان الفقر من اللہ فما بال وسخ فی الثیاب" ہم درشان آن مرد رسول اللہ فرمود آنگاہ کہ فقر از خدا آمد ریم برائے چرا است اما آنکہ فراغت شستن ندارد چنان بوقت خویش مستغرق است کہ او پروائے شستن ندارد او نادرہ ایست ازین دایرہ بیرون۔

قولہ "وقال علیہ السلام ان اللہ یبغض الوسخ" ورسول اللہ فرمودہ کہ بہ تحقیق خدائے تعالی ریم را دشمن دارد زیرا چہ او نسبت بدل منافق و مشرک دارد

قولہ "ویکرھون لبس الشھرت من الثیاب ویتباکون بثیاب المشایخ" وصوفیان مکروہ داشتہ اند پوشیدن جامہ کہ برائے شہرہ شود۔ عمر رضی اللہ عنہ فرمودہ است ایاکم وثیاب المحقرۃ والمشھورۃ جامہ کہ او در غایت حقارت است مردے کہ باشہرہ است نپوشد سبب آن زیادہ شہرت او باشد وجامہ کہ بدان شہرت است مردے حقیر ذلیل نپوشد موجب شہرت او باشد وصوفیان بجاہائے پیران ومشایخ بترک کنند آن جامہ وراعیاد وجمعیات بپوشند زیرا چہ احسن ثیاب ایشان ہمان است۔

قولہ "روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل بعض بیوتہ مع اصحابہ فامتلاء البیت وجاء جریر بن عبد اللہ البجلی

فلم یجد موضعًا فقعد خارج البیت فابصرہ النبی علیہ السلام فاخذ بعض ثیابہ ولفّہ ورمی بہ الیہ وقال اجلس علی ھذا فاخذ جریر الثوب ووضعہ علی وجھہ وقبلہ" در روایت آرند رسول اللہ در خانہ نشستہ بود و اصحاب دران نشستہ مجال نشست دیگر نبود جریر بن عبد اللہ بجلی آمد جائے نشست ندید بیرون نشست رسول اللہ جامہ خود را پیچید سوئے او انداخت و گفت برین بنشین جریر جامہ را بوسید بر چشم نہاد و ہم در کنار گرفت شست۔ برائے این آور و این روایت را کہ بجامۂ مشایخ بترک کنند۔

قولہ "واختار بعضہم الاختصار علی خرقتین کہیئت المحرم وکرہ الجمہور منہم ذلک الا للمحرم بمکۃ لما فیہ من الشہرت واظہار الزیادت علی الاقران" بعضے صوفیان برائے لباس رابد و جامہ اختصار کردہ اند چنانچہ محرم فوتہ در تہہ و جامہ دگر بالا و اکثر صوفیان این را مکروہ داشتہ اند زیرا چہ موجب شہرت است مگر محرم را۔ دیگر دلیل برین میکنند کہ او بر اصحاب و اقران خویش زیادہ تفضل میکند۔

قولہ "ویکرہ لبس الفرجیۃ ایضا الا لمشایخ فانہ بمنزلۃ الطیلسان والسجادۃ" ولبس فرجین ہم مکروہ داشتہ اند۔ مگر مشایخ را زیرا چہ ایشان خود شہرہ اند برین شہرت زیادہ نخواہد شد زیرا چہ مشایخ را پوشش فرجین بمنزلہ طیلسان و سجادہ است۔ و این ہر دو خاصہ مشایخ است۔

قولہ "والقلانس للمشایخ والبرانس للمریدین" آرے مشایخ کلاہ ہا پوشند و برانس مریدان۔ برانس جامہ است بر سر می اندازند

در انہ نزد یک بدو شانہ می رساند۔

قولہ "ویستحب الاقتصار علی ثوب واحد" مستحب داشتہ اند کہ بر یک جامہ اقتصار کند جامۂ خشنے کنند کہ در سرما در کار آید چنانچہ مرقعے در شتے۔

قولہ "وحکی من الحریری قال کان ببغداد فقیرا لا یکاد یجد الا ثوب واحد شتاءً وصیفاً فسئل عن ذلک قال کنت مولعا بکثرۃ الثیاب فرایت فی المنام کانی دخلت الجنت فرایت جماعۃ من اصحابنا علی مایدۃ فقصدتہم فحال بینی وبینہم ملائکۃ وقالوا ھؤلاء اصحاب الثوب الواحد ولک الثواب فانتبہت وقررت ان لا البس الا ثوبا واحدا الی ان القی اللہ" از حریری حکایت آرند در بغداد فقیرے بود او را جز بیک جامہ نہ دیدند از آنش پرسیدند او گفت من حریص بودہ ام بجامہائے بسیار و ہمچنین گویند این برائے نظافت و پاکی را شبے بخواب دیدم گوئی در بہشت در آمدہ ام و اصحاب من بر مایدہ نشستہ میخورند قصد کردم کہ من ہم بروم و با ایشان بخورم فرشتگان میان من و میان ایشان حایل شدند و گفتند ایشان مالکان یک جامہ اند و تو جامہا داری بیدار شدم با خود قرار دادم کہ بعد ازین جز یک جامہ ندارم تا آنکہ بمیرم۔

قولہ "وقیل للجنید قد کثرت المرقعات والرکی وقد افشوا ھذا المذھب فقال الآن طاب لسلوک یرونکم بابصادھم وانتم فی السر مع اللہ" بر جنید گفتند کہ مرقع پوشان

و ابریق گیران بسیار شدند جنید گفت الآن طاب السلوک اکنون سلوک خوش شد یعنی چنانچہ باندیشند زیرا چہ مردمان صادقان را بران نظر بیند کہ ایشان ہم یکے ازان مرقعہ پوشانند و مرد سالک بفراغت باخدا مشغول باشد۔

قولہ "و کان ابو حاتم عطار اذا رای اصحاب المرقعات یقول یا سادتی نشرتم اعلامکم و ضربتم طبلکم فلیت شعری باللقاء ای الرجال تکونون" ابو حاتم عطار باین مرقعہ پوشان گفت اے مہتران من امروز علمہائے خویش کشادید و طبلہا زدید کاشکے بدانم نزدیک حضرت لقائے باری شمارا از کدام مردمان شمرند۔

قولہ "و قال علی بن بندار ثوب استجیز فیہ الصلوۃ اکرہ ان ابدلہ للقاء الناس بخیر منہ" ابو علی بندار گفتہ است بجامۂ کہ نماز را بدان روا دارم مرا دشوار آید کہ او را بجامۂ دگر بدل کنم برائے لقائے مردمان را نیکو سخنے است این اگر کسے راست حال مطلوب باشد بخواہد کسے بر فقر او مطلع نشود برائے دیدار مردم را جامہ پوشد کہ ایشان او را مستغنی و متمتع دانند عظیم کارے است۔

قولہ "قال ابو حفص الحداد اذا رایت ضوء الفقیر فی ثوبہ فلا ترجح خیرہ" ابو حفص حداد گفتہ است روشنی فقیر اگر از زیبائے جامہ بینی از و چیزے امید مدار۔ آرے درویشے کہ خود را بجامہ آراید تا مردمان بدانند کہ زہے جمالے و زہے نورے کہ در روے آن بزرگوار است از و توقع خیرے نباشد اما درویشے مرشدے کہ او متوجہ الیہ مرد است اگر اوخود را بہشتی بصفتے ظاہر کند تا توجہ مردمان در ستر افتد این نیز استقامتے بوجہے درستے دارد شیخ محی الدین ابن اعرابی درین سخن مبالغتے کردہ است۔

فصل ۳۴

قولہ "فی ذکر آدابہم فی الاکل قال اللہ تعالی کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا" خداوند تعالیٰ فرمودہ است بخورید و بیاشامید و اسراف نکنید۔ اتفاق طایفہ صوفیان است ہر چہ در اے قوام بنیہ باشد آنرا از قبیل اسراف گیرند و ہر چہ بغفلت خورند و بلذت نفس خورند و بغیر حضور خورند این خوردن ہمچو گاو و خر و سگ باشد این را نیز اسراف گیرند۔

قولہ "وقال اللہ تعالی فَکُلُوْا مِنْہَا وَاَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِیْرَ" خداوند تعالیٰ گفتہ از ان طیبات بخورید و فقیر محتاج را ہم از ان بدہید اینجا درست آمد بعضے درویشان گفتہ اند کہ انچہ خود خورند فقرا را ہمان خورانند۔

قولہ "وقال بعضہم ادّب اللہ تعالیٰ ان لا یطعموا الفقراء الا مما یاکلون" بعضے گفتہ اند خداوند سبحانہ درویشان را ادب آموختہ است کہ فقرا را انخورانند مگر انچہ خود خورند اینجا نیز شیخ بحسب ضعف مزاج و بر وفق طبیعت چیزے خورد کہ آن غیر طعام فقرا محتاج آن باشد شاید۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اکل احدکم فلیقل بسم اللہ فان نسی فی اولہ فلیقل اذا اذکرہ من اولہ الی آخرہ" رسول اللہ فرمودہ چون یکے از شما طعام خورد گو بسم اللہ گوید و اگر فراموش کند گو اول گوید و آخر گوید۔ بدانکہ در گفتن بسم اللہ طعام از میان بر گرفتن و روئے بخدا آوردن است و در گفتن

بسم اللہ امتلائے معدہ است نازک ترین طعامہا وہر کہ بسم اللہ گوید در اول
قوتے کہ از ان طعام باشد در نامرضی حق صرف نشود و در گفتن بسم اللہ در خوردن
شیطان باوے شریک نشود چنین گویند ہر کہ بے بسم اللہ طعام خورد او ہمچنان
باشد گوئی گاوے وخرے وسگے وہر کہ بسم اللہ گوید خورد او طعام میخورد وہر کہ
در ہر لقمہ بسم اللہ گوید او نور میخورد وہر کہ در ہر لقمہ فاتحہ خواند درون وبرون
ظاہر و باطن او ہمہ نور باشد۔ بعضے مرشدان ما ہمبرین صفت بودہ اند کہ
گفتیم در بسم اللہ خواصے است اگر بنویسم ترجمہ دراز میشود بدانی کہ بعضے
از حروف اسم اعظم در بسم اللہ مذکور است رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مطلع بطبایع وخواص وحقایق اشیا است ہم ازان عالم فرمودہ است کہ
چون خوری طعامے بسم اللہ گو و بخور وہر کہ اول بسم اللہ گوید معلوم شود کہ او
طعام بشرہ نفس نمیخورد۔ سخن اینجا بسیار است اما اطالت ترجمہ اختصار میکنم۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واشار الی
القصعۃ کلوا من حوالیہا ولا تاکلوا من وسطہا فان البرکۃ
فی وسطہا تنزل" کاسہ پیش رسول اللہ بود رسول اللہ فرمود از حوالی
این کاسہ یعنی از گرد برگرد او بخورید وطعامیکہ میانہ است آن مخورید زیرا چہ برکت
در وسط کاسہ فرود می آید رسول اللہ حکمتے بیان کرد نفس واہم است نظر بمیانہ
میکند کہ تودہ طعام ہست پیش خویش میخورد وتودہ را باقی می بیند بدین خوش
میشود و سیر میگردد اگر طعام از میانہ میخورند تمام طعام متلطخ ومتلوث میگردد
دیگر را از و کراہیت می آید و دیگر دلیل بر شرہ نفس میکند و دیگر درین بے ادبی
بینی است آنچہ گفتم تو طبیعت خود را بگمار و ببین کہ ہمچنین ہست یا نہ نزول برکت
عبارت ہم ازین است کہ من بیان کردم وانچنین چیزہا نکند جز حریصے بے ادبے

بے شرمے اما اگر کسے تنہا باشد با او روئے نباشد او واند وکار او واند و با این ہم وسط را سالم دارد۔

قولہ "ومن آدابہم ترک الاہتمام فی الرزق" واز آداب صوفیان است کہ چندان اہتمام بر رزق نکنند کمتر از گاوے و سگے وخرے نباید بود گاہ وقتیکہ او بمراد خورد و آب بمراد آشامید فارغ شست اگرچہ ثانی حال ندارد و در طلب کہے و آبے نیست۔

قولہ "وقلت الاشتغال بطلبہ وجمعہ وادخارہ" وایشان چنانچہ اہتمام بر رزق ندارند ہمچنان مشغول بجمع او ذخیرہ او نیند۔

قولہ "قال اللہ تعالی وَكَأَيِّن مِّن دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللَّهُ يَرْزُقُهَا وَإِيَّاكُمْ الے لا تدخرون" این آیت در شان قومے کہ در مکہ بودند سبب ضعف و قلت ہجرت بمدینہ کردند این آیت نازل شد و چند جنید باشند عاقل و غیر عاقل بسبب ضعف خویش رزق خویش بر نمیتوانند داشت یعنی کسے نمیتوانند کرد آن ضعیفان را و شمارا کہ اقویا ئید یعنی قادر بر کسب اید رزق خدا میدہد۔ مرتبین

قولہ "وصح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ما کان یدخر شیئا لغد" واز رسول اللہ روایتے صحیح است کہ امروز برائے نفس خود را برائے فردا ذخیرہ نکردے اما چنین آوردہ اند کہ وقتے زوجات مطہرات را یک سالہ قوت دادہ بود۔

قولہ "ولا یکثر ذکر الطعام فان ذلک من الشرہ" وصوفی ذکر طعام بسیار نکنند یعنی در قلت او و در کثرت او در مدح او در قدح او مشغول نباشد زیرا چہ آن از شرہ نفس است۔

قولہ "حکی عن الرویم انہ قال لم یخطر ببالی ذکر الطعام منذ عشرین سنۃ حتی احظر او یقصد عند تناولہ سد الجوع و یعطی النفس حقہا دون حظہا"
از ابو محمد رویم آوردہ اند کہ مدت بیست سال خطرۂ طعام در دل او نگذشتہ است تا انکہ طعام را حاضر آورند بقدر سد جوع خورد برائے آنکہ حق نفس است بدہم نہ حظ۔

قولہ "فان النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال ان لنفسک علیک حقا" زیرا چہ پیغامبر گفتہ است نفس ترا بر تو حقے است۔

قولہ "و قیل لبعض المشایخ کیف یتناول الطعام قال تناول العلیل الدواء یرتجی بہ الشفا و یمنعہا من الشرۃ و الہم" بعضے از صوفیان را پرسیدند کہ طایفۂ صوفیان طعام را بچہ صفت میخورند گفت چنانچہ رنجور دارو خورد و از خوردن دارو امید شفا کند زیرا چہ قوام بنیہ مطلوب است و اگرچہ گرسنگی علتے قوی است بنیہ را ضعیف کند آنقدر کہ بنیہ ضعیف نشود پس ہمچنین آید چنانچہ رنجور دارو خورد و از قصدے کہ بہم باشد و شرہ باشد آن از نفس منع کند۔

قولہ "لقولہ علیہ السلام ما ملی وعاء شرا من بطن ابن آدم فان کان لا بد منہ فثلث للطعام و ثلث للشراب و ثلث للنفس و لا یعیب طعاما و لا یمدحہ"
زیرا چہ گفتار رسول اللہ است ہیچ آوندے بہ شر پر نشد چنانچہ شکم بنی آدم بطعام اگر ہمچنین شد کہ از طعام چارہ نیست ثلث شکم را بطعام پر کند و ثلثے را بہ آب و ثلثے برائے نفس را۔ و طعامے را عیب نکند و بمبالغت نستاید اما اگر طعام برائے

چند نفرے را بپزند و خباز و طباخ آن طعام را بے نمک بپزند و یا بسوزند حاضران طعام نخورند و اگر خورند بکراہیت خورند ضروری باشد کہ بر طباخ و خباز طعنہ کنند تا بار دیگر او متنبہ شود و طعام را ضائع نکند و اگر مدح کند برائے آنرا کہ تا طباخ و خباز بدانند کہ طعامے خوبے پختہ ایم بار دیگر ہم خوب پزند شاید۔ اما برائے لذت نفس خویش از عیب و مدح محترز باشد۔

قولہ "روی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طعاما قط کان اذا اشتہی اکلہ والا ترکہ" ابو ہریرہ از رسول اللہ روایت کند کہ ہیچ وقتے رسول اللہ طعامے را عیب نکردے خوردے نیکو بودے وا بنک ترک آوردے نخوردے عیبے خصے درستے کردے۔ و در حق او این گمان نبری کہ او آنچنان سیر بود کہ طعام دگر خوش نیاید نتواند خورد۔

قولہ "وقال علیہ السلام اذ یبوا طعامکم بذکر اللہ والصلوۃ ولا تناموا علیہ فتقسوا قلوبکم" فرمود بگدازید طعام خود را بذکر خدائے تعالیٰ یعنی طعام خوردید نفس بران لذت گرفت اگر بمقابلہ آن ذکرے گویند و نمازے گذارند ان لذتے کہ نفس گرفتہ است بواسطہ ان تاریکی بر دل افتادہ است دفع آن تاریکی شود دل بصفائے خویش باقی ماند۔ دیگر از روے حکمت و طب است کہ ذکر ہا ضم طعام است و نماز کذلک زیرا چہ در ذکر تحریک معدہ است و افروختن آتش معلوم است ہر آئینہ بدان ہضم طعام شود و نماز ایستادن است و رکوع کردن است و باز قومہ است پس دو بار سجدہ کردن است باز ایستادن است این ہمہ تحریک اعضا است و موجب ہضم طعام است۔ و ہم بر طعام مخسپید زیرا چہ دل سخت گردد چنانچہ گفتم۔

قولہ "روی ان اللہ تعالی اوحی الی داود علیہ السلام مابال اقویاء و مبادرتہم الی الشہوات انما جعلت الشہوات لضعفاء خلقی ان القلوب المتعلقۃ بالشہوات عقولہا محجوبۃ عنی" چیست قوی دلا زا و درست عقلہا را کہ بطرف شہوات میشتابند و من شہوات را نکردہ ام مگر برائے بندگان ضعیف دلا زا و سست ہمت را و دلہائے کہ متعلق بشہوات اند از من محجوب اند۔ ازین اقویا انبیا و اولیا مراد باشند و ازین ضعفا عوام الناس۔ بدین گفتار طعنے خفیے باشد مر اورا کہ بر زن او ریا میل کرد و ہر نبی و ولی کہ میل بشہوت برد از من محجوب اند ازین۔

قولہ "حکی ان بشر ابن الحارث رُئِیَ فی السوق فسئل عن ذلک فقال ان نفسی طالبتنی منذ سنین بخیارۃ فمنعتہا و رضیت الان بالنظر الیہا فاعطیتہا" از بشر حارث حکایت آرند کہ در بازار میگشت پرسیدند کہ چیست کہ در بازار میگردی گفت سالہا باشد کہ نفس من خیار مطلبد و من او را از ان باز داشتہ ام امروز برین راضی شدہ است نظرے بخیار کند نظرے بدو دادہ ام اینقدر حظ بدو دادہ ام۔ این قدر باید دانست کہ بدان خیارے کہ بشر نظر کردہ است بیچارہ کہ او را خواہد خوردن حال او چہ باشد نظر بشہوۃ و نظر برغبت و شہوت۔ ہم ازینجا گفتہ اند کہ از طعام بازار اجتناب باید و اینقدر با بشر توان گفت کہ خوردن روا نداشتی کہ آن حظ او بود این نظر ہم خلق او بود این چرا روا داشتی۔

قولہ "و لایکون لاکلہم وقت معلوم ولا یتکلفون ولا یختارون الکثیر الردی علی القلیل النظیف" طعام ایشان را

وقتے معلوم نباشد این صفت متوکلان است چنانچه صفت ابوسعید است
هر وقتے که برسد دفع حاجت کند وهم ازینجا است سهل عبدالله تستری گفته است
هر که صوم دوام بدارد و او را تمام کند بر چیزے از دنیا بروجع شده است و در
طعام تکلفے نکند و دیگر تکلف در تحصیل او نکند و طعام بسیار روے را بر طعام
قلیل نظیف اختیار نه کند چنانچه ماش و لوبیا و جوے بر نان گندم و برنج که
اندک باشد آن بسیار برین اندک اختیار نکند زیرا چه آن غلیظ است بطی است
معده را گران کند آب بسیار خوراند و قوت او اندک باشد و طبیعت او را
بسیار بخواند و کسل و گرانی اندام بسیار آرد و گندم و برنج سبک است و معده را
سبک دارد و آب بسیار نخوارند و قوت در و بسیار باشد و در شکم او اندک
طوف کند نشنیده خوف الخوف من طوف الطوایف۔

قوله "قال الله تعالیٰ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَىٰ طَعَامًا" قصه
اصحاب کهف برین جمله است ایشان در غار آمدند و آن وقت بامداد بود آمدند
تا در خواب افتادند سصد چند سال در خواب بودند بعد از آنکه بیدار شدند
آن وقت میانه روز بود با خود گفتند مایا نیم روز خفتیم یا یک روز خفتیم بعد ازان
نظر کردند که ناخنها دراز شده و موے لب تا لب فرو دینه رسیده و بعضے عمارات
دیدند که کهنه شده و خراب گشته و آن ایام که ایشان بودند آن عمارتها نبود با خود
گفتند الله اعلم نمیدانیم تا چه قدر خفته ایم یکے را گفتند درمے با ایشان بود تو
برو در شهر طعامے پاکے بیاور و آن طعام که لطیف باشد آن بیار در حقایق
سلمی از محمد فضل بلخی حکایت آورده اند که در ذیل این آیت او این گفته است
وصیت کرده است چو بر عارفان خدا طعام بری که طعامے لطیف بهتری و برزاهد
و عابد انجا نگه تو بری بری مقصود اینست که خدا شناسان طعام اندک خورند و خوب

قولہ "ولا یلقم بعضہم بعضاً اذا حضر الطعام ولا یقل بعضہم لبعض کُل" وچون طعام حاضر شود یکدیگر در دہن لقمہ ندہند چنانچہ عادت اہل مکہ است ویکے مر دیگر یرا نگوید کہ بخور مگر آنکہ شیخ باشد و بزرگ باشد او بگوید مر کسے راکہ بخور برائے خوشی خاطر و رواج روزگار او باشد۔

قولہ "فان الکل فیہ سواء الا المشایخ لمن دونہم علی سبیل الانبساط لہم و ترغیبہم فی الخیر عند احتشامہم" زیراچہ ہمدران برآمدند یکے مر دیگر یرا بگوید کہ بخور نہ آنکہ خود را از دیگران فضل دادہ باشد۔

قولہ "واما عامۃ الناس فمن ادابہم عرض الطعام عند الحضور و استدعاء الحاضرین الیہ" وبعضے از آداب صوفیان باخلق عوام اینست کہ طعام حاضر آوردہ اند کہ ہر کہ بخواہد بخورد۔

قولہ "ولا یاکلون الا مما یعرفون اصلہ ویتنزہون عن اکل طعام الظلمۃ والفسقۃ وان کان لہ وجہ من وجہ" طعامے را نخورند مگر آنکہ بدانند اصل آن طعام راکہ از مشبہات نباشد آن طعام را بخورند وصوفیان تنزہ کنند از طعام خوردن فاسقان وظالمان ہم ازین سبب کہ بر طعام ایشان اعتماد نیست و دیگر اہانت ایشان ہم مطلوب است کلی واگرچہ اصل وجہ آن معلوم باشد این لفظ دلیل برین کند کہ ترک طعام ایشان جز مقصود اہانت ایشان نیست۔ و دیگر طعام کسے کہ بخورد او را بر تو حقے باشد و نفس البتہ رغبت کند بر کسیکہ طعام او خوردہ باشد۔ رسول اللہ فرمودہ است اللھم لا تجعل الفاسق علیّ یداً فیحبہ قلبی بار خدایا فاسقے را بر من دست مدہ طعام فاسقے ظالمے بخورم حق از و آنکہ می باید داشت زیراچہ دل من

اورا دوست خواہد داشتن۔

قولہ "روی عن عمران بن الحصین قال نھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم عن اجابت الطعام الفاسقین و یتنزھون عن قبول ارفاق النسوان و اکل طعامھم و لا یکرھون الکلام عند الطعام فقد قیل عن ذلک من فعل المجوس"

از عمران حصین روایت آرند کہ او گفتہ است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما را از طعام خوردن فاسقان نہی کردہ است و تنزیہہ کردہ است صوفیان را ازین کہ در مؤنت عورتان و در رفق ایشان در آیند و آنکہ درین تفسیر گفتند وَوَجَدَکَ عَائِلًا فَأَغْنٰی خداوند سبحانہ رسول را منت می نہد کہ تو فقیر بودہ ترا بمال خدیجہؓ غنی کردم ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا از دایرہ زنان خارج بود زیرا چہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ کمل الرجال کثیر او ما کملت من النسأ الا اربعۃ بسیار مردمان بکمال رسیدہ اما ہیچ زنے بکمال نرسیدہ مگر چہار۔ آسیہؓ زن فرعون۔ مریمؑ دختر عمران مادر عیسیٰؑ۔ خدیجہؓ دختر خویلد۔ و فاطمہؓ دختر محمد رسول اللہ از ینجا معلوم شود کہ خدیجہؓ دخلے در دایرہ زنان نداشت۔ و وقت طعام خوردن اگر سخنے افتد خود را بہ ستم باز ندارند ما آنانکہ وقت طعام خوردن دل او غرق بحضور خدا باشد و یا آنکہ در لقمہ فاتحہ میخوانند ایشان سخن نگویند مگر بضرورت و این کہ صوفیان در خوردن طعام سخن مکروہ ندارند نگویند کہ این کار مجوس است۔

قولہ "ثم ان من الادب عند تناول الطعام التنعم والجلوس علی الرجل الیسری" و دیگر در طعام خوردن ادب اینست کہ جامہا را گرد آرد یعنی آستین را برکشد و دامن گرد آرد و بر پائے چپ نشیند و پائے راست برآرد و بسم اللہ الرحمن الرحیم بگوید و گفتہ اند ہر کہ طعام خورد و تسمیہ نگوید گوئی با شیطان میخورد۔

قولہ "والتسمیۃ والاکل بثلثۃ اصابع وما یلیہ و تصغیر اللقمۃ وتحدید المضغ ولعق الاصابع" این ہمہ بالا گفتہ ام آمدہ ام۔

قولہ "قال جابرؓ امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلعق الاصابع والقصاع وقال ان احدکم لا یدری فی ای طعامہ البرکۃ" جابر رضی اللہ عنہ از رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کردہ است کہ امر کردہ است بر ما رسولؐ اللہ کہ بعد طعام انگشتان و کاسہ را بلیسید این بجائے است کہ طعامے باشد کہ کام و انگشتان بدان متلطخ شوند چنانچہ سند وسدان وگفت بتحقیق یکے از شما نمیداند کہ در کدام طعام برکت است طعامے کہ در کاسہ ماند و یا طعامے کہ در انگشتان ماند یا طعام کہ خوردہ است۔ برکت در طعام اینست کہ باندکے سیر شود و دیگر برکت در طعام اینست کہ سبب معصیت نگردد و نفس اولیٰ طعام تمام خورد اگر در وہم او سیری نیست انگشتان و کاسہ بلیسد در وہم او این آید کہ من سیر شدم درین لیسیدن احد البرکتین حاصل شود۔ و این جائے باشد کہ این طعام و این کاسہ تنہا ازان او باشد اما اگر چندے باشد یکدیگر پیش خویش کاسہ را بلیسد و آن طعام کہ در کاسہ باقی ماند اندک لذتے ہم دارد۔

قولہ "وترک النظر الی لقمۃ صاحبہ۔ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہ قال لا یتبعن احدکم الی لقمۃ صاحبہ" وکسے کہ در طعام او شریک باشد و یا ہم پہلوئے او باشد نظر بر لقمہ یار خویش نکند و این سخن از رسول اللہ مرویست کہ مردم نظر بر لقمۂ یار خویش نکند۔

قولہ "فاذا فرغ من الطعام قال الحمد للہ الذی جعل ارزاقنا اکثر من اقواتنا" وچون از طعام فارغ شود حمد برین صفت کند کہ حمد مر خدایرا کہ رزق ما بیشتر از قوت ما کردہ۔ قوت آن باشد کہ قوام بنیہ ازان باشد۔

قولہ "ولیس من الظرافت ان یغمس یدہ فی الطعام بحیث یتلطخ بہ" از ظرافت طبیعت سالم نباشد کہ دست در طعام غمس بکند خلط کند از ظرفے بظرفے دست را آلودہ کند بتمام طعام۔

قولہ "وقال بعض المشایخ الاکل مع الاخوان بالانبساط ومع الاجانب بالادب ومع الفقراء بالایثار" بعضے از مشایخ گفتہ است طعامیکہ با برادران خورند تکلفے نکنند چنانچہ خوش آید لقمہ برآورند و اگر یکے مر دیگرے را لقمہ دہد شاید و اگر مر دیگرے را لقمہ دہد چون اخوان باشند یکدیگر گفتہ اند ترک ادب میان اہل ادب ادب است۔ ادب اخوان اینست میان یاران خدمت شیخ نظام الدین کہ یکدیگر خربزہ میخوردند حکایت مشہور است میان یاران خدمت شیخ فرید الدین نیز بارہا گفتہ ام و خوردن با اجابت بارعایت ادب باشد و تکلف باشد اجنبی باسم اجنبی است بیگانہ است صوفی کہ با فقیہ نشیند و یا با اہل ظواہر چنانکہ مذکور و مثل آن با محافظت جوانب نشیند و با فقرا ہر چہ با ایثار باشند ہمان بہتر ایثار ہمانکہ از حصہ خویش خیزند بدیگرے دہند۔

قولہ "وقال الجنید مواکلت الاخوان رضاع فانظروا مع من تواکلون" جنید گفتہ است این کہ با یاران یکدیگر خورند چنانچہ در شرع حکم رضاع حرمتے دارد ہمچنین میان یاران احترام باشد گوی رضاع است جنید این را رضاع حرمتے نامید ہمچنین زیرا چہ البتہ پس خوردہ یکے دیگرے خورد آب دہن او با آب دہن ممتزج شود گوئی رضاع است ہم لقمہ میشوند یعنی صوفی با ہر کسے طعام نخورد چون مواکلہ اخوان رضاع بودہ باشد پس بہ بیند کہ با جزئیت و بعضیت اثبات شود گفتہ اند لقمہ از سگے در ریغ نیست صحبت اگر بایزید در ریغ است۔

قولہ "ویختارون الاجتماع علی الاکل لقولہ علیہ السلام خیر الطعام ماکثرت علیہ الایدی" واختیار کردہ اند کہ برائے طعام خوردن را صوفیان جمع شوند بخورند زیرا چہ رسول اللہ فرمودہ است کہ بہترین طعام اینست کہ دران دستہا بسیار افتد۔

قولہ "روی عنہ علیہ السلام انہ قال الاکل مع الاخوان شفاء" چنانچہ گفتہ است سوداء المومن شفاء بخوردۂ برادر مومن شفا است عجب نباشد کہ ازین مومن مومن کامل مراد باشد چنانچہ مشائخ پس خوردہ خود بمریض بدہند و یا بسحاجتمند بدہند آن پس خوردہ شفا و برائے برآمدن حاجت باشد۔ لطیفہ دیگر ہم ہست اگر محبتی پس خوردہ محبوب خورد موجب اندمال جراحت درد او شود۔

قولہ "وقال علیہ السلام شر الناس من اکل وحدہ وضرب عبدہ ومنع رفدہ" رسول اللہ گفتہ است بدترین مردمان کسے است کہ تنہا بخورد یعنی طعامے خاص برائے خود را کند و از ان طعام نصیبۂ کسے نکند و آنکہ بندۂ خود را یعنی مستحق زدن نباشد بزند و عطائے کہ میداند بغیر سببے بموجب بجل عطا را باز دارد۔ شر الناس من اکل وحدہ چنین ہم گویند ہر کہ از خدا موارد مواہبے نصیب شود او از مستحق و قابل ضنتے کند میان اولیا او شر اولیا باشد۔

قولہ "واذا اکل مع جماعت لا یمسک عن الاکل ما داموا ینتا ولونہ لا سیما اذا کان متقدمہم" اگر با جمعے نشستہ طعام میخورند ما دام کہ ایشان طعام خورند دست از طعام نکشد اینچنین کسے را مرد رہزن گویند خصوص کسے کہ در جماعت سر ایشان بودہ باشد زیرا چہ او دست کشد

دیگر آن لابدی گرچہ گرسنہ باشند بضرورت از طعام دست باز دارند۔

قولہ "روی عن النبی علیہ السلام انہ اذا اکل مع جماعۃ کان آخرھم اکلاً" از رسول اللہ مروی است چون با جماعتے طعام خوردے خوردن او پس خوردن ہمہ بودے۔ این سخن سہ احتمال دارد یکے آنکہ بماندے تا مادام کہ ہمہ خورند فارغ شوند بعد ازان خود خورد۔ در قوت القلوب است کہ سیرت جوانمردان اینست چون طعام خوردن شنید تا مردم خود بخورند شستہ باشد دست برین و بران بدارند تا ہمہ بخورند و بمانند بعد ازان خود خورند و بگویند خدایا بران بندہ رحمت کن کہ با من موافقت کنند تا اگر کسے بقیہ گرسنگی داشتہ باشد و ازان خویش تمام کند و احتمال دیگر ابتدا الاکل خود نکنند تا مادام کہ مردمان در خوردن شوند بعد ازان ابتدا کند باکل۔ احتمال سیوم چنان دست کشیدہ خورد کہ آخر اکل او پس اکل ہمہ باشد و شیخ ہم برائے این آوردہ است۔

قولہ "وسئل بعض المشایخ عن الاکل الذی لا یضر فقال ان یاکل بالامر لا بالھوی" و بعضے از مشایخ را پرسیدند کہ کدام اکل است کہ مضرول صوفی نباشد جواب گفتہ است بہ امر خورد بہ ہوا نخورد۔ امر چیست کہ خدا فرمودہ است کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اکل بہوا چیست کہ شبعے نامے کند۔ و دیگر بہ امر خوردن اینست کہ رسول اللہ فرمودہ کہ نفس را حق او بدہند حظ او ندہند حق او را لابدی اوست و اگر نہ ہلاک نفس و اضاعت او باشد۔

قولہ "وقال ابراھیم سفیان منذ ثلاثین سنۃ ما اکلت شیئاً بشھوتی" ابراہیم سفیان گفتہ است سی سال باشد کہ ہیچ وقتے طعام را بشہوت نفس نخوردہ ام ہمانچہ گفتم کہ حق او دادہ ام حظ او ندادہ ام چنین گویند صوفیئے مگر شبلیؒ طعام میخورد و لذتے در کام یافت گوشۂ زبان را با طعام خائید۔

قولہ "روی ان رجلا تجاشا عند النبی علیہ السلام فقال کف عنا جشاك فاکثرهم شبعا فی الدنیا اکثرهم جوعا یوم القیامة" از پیغامبر مروی است کہ مردے نزدیک او آروغ زد رسول اللہ فرمود باز دار از آروغ خود را زیرا چہ ہر کہ در دنیا بیشتر از ہمہ سیر است در آخرت بیشتر از ہمہ گرسنہ است۔

قولہ "وقال الحسن کان بلیة ادم فی اکلة وهی بلیتکم الی یوم القیمت" حسن بصریؒ گفتہ است بلائے آدم در بہشت خوردن بود و تا قیامت بلاہائے شما ہمین باشد۔

قولہ "قال سهل بن عبد الله لان اترك من عشا لقمة احب الی من احیا لیلة" سہل عبد اللہ تستری گفتہ است شبے یک لقمہ کہ از طعام شبانہ کم کنم نزدیک من بہتر باشد از شبے کہ ہمہ شب بعبادت بیدار باشم زیرا چہ طعام کم کردن موجب صفائے دل باشد و شکستن نفس باشد درین کم کردن طعام این ہر دو اثر نقد است اما در عبادت نیست۔

قولہ "وقال یحی بن معاذ لو کان الجوع یباع فی الاسواق لما کان لطلاب الاخرت ان یشتروا سواه" یحی گفتہ است اگر در بازار گرسنگی فروختہ شود طالبان خدا نخرند جز گرسنگی را زیرا کہ بگرسنگی صفائی دل شود دل آئینہ وش روشن گردد عکس جمال قدوسی و انوار سبوحی در و ظاہر گردد و این عین مقصود و مطلوب است۔

قولہ "وقال لو تشفعت الی نفسك بالملایکة المقربین والانبیاء المرسلین فی ترك شهوت لردتهم اجمعین ولو توسلت الیها بالجوع لانقادت لك وصارت من الطایعین"

ویحیی گفتہ است اگر بر نفس فرشتگان مقرب را و پیغامبران مرسل را شفیع آری کہ یک شہوتے را ترک آرا و ہمہ را رد کند شفاعت کسے نشنود و اگر تو بنفس وسیلت بگر سنگی بجوئی ترا منقاد شود یکے از طایعان و مطیعان گردد چنین گویند خداوند تعالیٰ نفس را بیافرید و او را پرسید من انت کیستی تو گفت انا انا و انت انت تو توئی و من منم یعنی توئی و یکے منم خداوند تعالیٰ او را در دوزخ انداخت ہفتاد ہزار سال بسوخت باز پرسیدش من انت گفت انا انا و انت انت باز در دوزخ انداخت ہفتاد ہزار سال دیگر بسوخت پرسیدش باز جواب ہمان بود انا انا و انت انت سیوم بار انداخت و باز کشید و پرسیدش باز ہمان جواب بود فلسط اللہ علیہ الجوع خداوندا بر و گر سنگی گماشت پرسید من انت کیستی تو گفت من بندۂ تو تو خدائے من چیزے بدہ کہ بخورم۔

قولہ ومن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی جالساً فقلت ما اصابک قال الجوع فبکیت فقال لا تبک ان شدت القیمت لا یصیب الجایع اذا احتسب ذلک فی الدنیا" از ابوہریرہؓ روایت کنند کہ او گفت بر رسولؐ اللہ در آمدم و رسولؐ اللہ شستہ نماز میگذارد ابوہریرہؓ پرسید یا رسولؐ اللہ چہ رسید ترا چہ شد کہ تو شستہ نماز میگذاری رسولؐ اللہ گفت بگر سنگی ابوہریرہؓ میگوید کہ من بگر ستم رسولؐ اللہ گفت بتحقیق ترا بیاگاہانم کہ سختی قیامت گرسنہ را نرسد وقتے کہ در دنیا این کار برائے خدا کنم۔

قولہ "وروی عنہ علیہ السلام قال من احس بنفسہ نشاطاً فلیذ بحہا بالجوع والعطش" و از رسول اللہ مروی است ہر کہ از نفس خویش نشاطے احساس کند یعنی نشاط نفسانی و ہوائے

این جہانی احساس کند این ستور و آن خر را بکار و گرسنگی و زبح کند۔ رسول اللہ ترشیح استعارت کردہ است نفس را بگاوے و بگوسفندے نسبت کردہ است و چون گاؤ و گوسفند را ذبح کنند بکار دو با آنچہ مانند بدان باشد بدان کنند ملزوم گفتہ است لازم مراد داشتہ است۔

رباعی

در مطبخ عشق جز نکو را نکشند — لاغر صفتان و زشت خو را نکشند
گر عاشق صادقے ز کشتن بگریز — مردار بود ہر آنکہ او را نکشند

قولہ "و یکرہ الانتظار عند حضور الطعام" و ادب دیگر این است کہ چون طعام را پیش آرند انتظار مکردہ باشد این در انتظار کہ فلانے بیاید بعد از ان بخوریم تا و دو طعام پیش آرند نخورند انتظار نا نخورش کنند و این حالتے باشد کہ مردم تنہا خورند و اگر در جمع باشد لابدی کہ چو خصم گوید بسم اللہ بخورید بعد از ان بخورند۔

قولہ "و قد قیل قلوب الابرار لا یحتمل الانتظار" گفتہ اند دلہاے نیکمردان تحمل انتظار ندارند۔ و جاے دگر است قلوب الاحرار آن مناسب تر است ابرار نیست احرار بدان مانند کہ رغبت بہ نسبت پادشاہ این لفظ تقاضا کند کہ مراد شیخ مصنف اینست کہ چون طعام حاضر شود انتظار برائے کسے نکنند۔

قولہ "و یکرہ تفویت الوقت بالاشتغال بالاکل"[ع] و مکروہ

ع۔ در نسخہ آداب المریدین مکتوبہ شیخ احمد سہروردی در میان این جملہ و جملہ ما بعد این عبارت زیادہ است:۔ "حکی ان بعضہم انہ کان یفطر علی حسوۃ یحسوہا و یقول الوقت اعز من ان یشتغل بالاکل" حضرت مخدوم بندہ نواز این را در ترجمہ نیاوردہ اند۔

باشد کہ آن قدر خوردن مشغول شوند کہ وقت صوفی فوت گردد۔ گفتہ اند۔ مصرع

صاحبا وقت عزیز است غنیمت دارش

قولہ "ویکرہ اکثرھم تلقم من یخدمھم مما بین ایدیھم لا سیما اذا کان ضیفا فانہ لا یجوز لہ التصرف فیما قدم الیہ الا بالاکل" و مکروہ داشتہ اند کہ لقمہ در دہن کسے کنند کہ ایشانرا خدمت میکند خصوصاً کسے را کہ مہمان باشد زیرا چہ او را در آنجا تصرفے نیست مگر ہمین بخورد چیزیکہ پیش او آوردہ اند خوردن یا آنکہ گفتہ اند مہمان فضول نمی باید۔

قولہ "وقد اختلف العلماء فی تملیک الضیف ما قدم الیہ فقال بعضھم یملکہ بالاحضار بین یدیہ وقال بعضھم بالتناول وقال بعضھم بالوضع فی الفم وقال بعضھم باستیفاء الاکل بالبلع" و علما درین کہ پیش مہمان چیزے می آرند اختلاف کردہ اند بعضے گویند کہ این طعام کہ پیش او نہادند گوئی ملک او کردند بعضے گویند آنمقدار کہ او لقمہ کند و در دہن اندازد آن ملک اوست بعضے گویند آنمقدار کہ فرو برد آن ملک اوست۔

قولہ "وقال الجنید تنزل الرحمۃ علی الفقراء عند الطعام فانھم لا یوکلون الا بالایثار" جنید گفتہ است بر درویشان صوفیہ نزول رحمت بر ایشان وقت طعام است زیرا چہ ایشان نمیخورند مگر بہ ایثار یعنی ہر یکے میخواہد کہ دیگرے بخورد۔ حکایت چند نفر اصحاب عبد اللہ خفیف کہ بعد چند فاقہ یک صحنک روزینہ رسیدہ بود در کتب مسطور است۔

قولہ "وقال بعض المشایخ وجب علی المضیف ثلثۃ

اشیاء بان یطعمہ من الحلال ویحفظ علیہ مواقیت الصلوۃ ولا یحبس عنہ ما قدر علیہ من الصعام۔ واما علی الضیف ان یجلس حیث یجلس وان یرضی بما قدم الیہ وان لا یخرج الا بعد استیذان" بعضے مشایخ گفتہ اند آنکہ او مہمان دارندہ است مہمان را طعامے بخوراند کہ از حلال بودہ باشد و باید بروے کہ وقت صلوۃ نگہدارد و بدان وقت طعام نیارد کہ وقت نماز مہمان فوت شود و یا بوقت مکروہ و بر انچہ او قادر باشد آن طعام از ایشان نگہدارد۔ و آن سہ چیز کہ بر مہمان واجب است ہر جا کہ او بنشاند بنشیند یعنی البتہ صدرے و پایانے اختیار نکند و انچہ پیش او آرند بدان راضی باشد و جز بدستوری مضیف بیرون نباید اما اگر مضیف حدے کردہ باشد و اگر از ان حد تجاوز شود اگر غیر از ان او بیرون آید شاید۔

قولہ "روی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من السنۃ ان یشیع الضیف الی باب الدار" و از ابن عباس مروی است کہ او گفتہ است کہ یکے از سنت است کہ مہمان را تا در خانہ رساند۔

فصل ۳۵

قولہ "فی ذکر آدابہم فی النوم۔ روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من نام حتی اصبح بال الشیطان فی اذنیہ" از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت کردہ اند ہر کہ بخسپد تا آنکہ صبح و مداو کسے است کہ شیطان در ہر دو گوش او بول کردہ است۔ محدثان

این حدیث در باب کسے گویند کہ او از نماز نخسپد تا صبح نماز خفتن نگذارد
و شیخ مصنف برائے این رامی آرد کسے کہ شب بخسپد و ہمہ شب غافل باشد از یاد خدا و
از عبادت خدا ہمچنین باشد گوئی شیطان در ہر دو گوش او بول کردہ است یا بحقیقت
کہ او بول کردہ است یا غفلتے کہ بر وطاری شد بدان مانند گشت کہ شیطان بر دماغ
او قادر شد و غالب آمد منبع خواب دماغ است خواب ہم از دماغ خشک شد خلل
پذیرفت خواب او پدید اکنون این مجازاً باشد یا حقیقت کہ شیطان بول کرد
چنانکہ گفتم۔

قولہ "ومن آدابهم فی ذلك ان یجتنب النوم بین
جماعت قعودًا فاذا غلبه النعاس بینهم فاما ان یقوم او یدفع
عن نفسه بمحادثة او غیرها" و یکے از آداب صوفیان این است
جائیکہ عادت مردم شستہ باشد دران محل از خواب اجتناب کند یا از انجا بخیزد
برود یا بتدبیر دیگر از خود خواب را دفع کند و خود را در حکایتے آرد از ہیئتے بہیئتے
بگردد خود را گوشمالی بدہد و امثال این۔ و دیگر در خواب استرخائے مفاصل است
شاید از مردم چیزے جدا شود کہ آن سبب تحزۂ او باشد ناگہان آوازے
ناسازے بکند بخیزد سخنے ناہموارے بگوید زیرا چہ او از خود خبرے ندارد۔

قولہ "ولا یتعود الا نبطاح فان کان ممن له غطیط"
یعنی وقتے کہ مردم در خواب باشد و از دماغش آواز غرغرے آید۔

قولہ "فیتعود النایم علی الجنب ولا یستلقی" بر روے
و سینہ و شکم نخسپد زیرا چہ این خواب مدبران است این خوابے است کہ سبب فضیحتی
آن شخص است شخصے را حبس باد شود طبیب فرماید کہ بر روے افتد و عقب را
بلند کند برین تدبیر باد کشادہ شود و ہر کرا در خواب آواز جیندۂ بیاید او را باید کہ

عادت خواب بر پہلو کند اگرچہ بدین ہم عادت نخواہد رفتن اما بیشتر بسیار کم شود
وگفتہ اند رسول اللہ را عظیمہ بود امر طبیعی است از امر طبیعی چارہ نباشد۔ وہر کرا
خواب بکلی از دست ببرد البتہ در وغطیط باشد و بر روے و سینہ و شکم افتادہ است
این صورت آن است کہ فردا آمنا و صدقنا دوزخیان را موے پیشانی گیرند بر روے
بر زمین زنند۔ دستان غلطد مگر کسے کہ نظر بر سماوات دارد و تفکر در نیرات
کند یا خواہد کہ طایفہ کہ ایشان طیر دارند چنانکہ ملائکہ و ابدالی و بعضے جوگیہ ایشانرا
بینند اگر این مرد مستلقی با صفا و جلا و با وضو باشد دستان غلطیدن این مرد شخص
برائے نظارہ نیست او در تفکر بران غلطیدہ است۔ اما در ضمن این ہم شود و چنین
ہم باشد کسے دستان بغلطد بمراقبہ کہ بدان ہیئت او را حضور دست و ہد شستہ مراقبہ
و در رہ روی مراقبہ کردن حضور بتمام انشاء اللہ دست و ہد اما مستلقی را غلطیدن
بر مفصلے بر جائے خویش است دل بحضور رسید ہد بتمام و کمال دست و ہد و رسول اللہ را
گفتند علیہ السلام کہ او مستلقیاً غلطیدے و چنین گویند کہ او بر ین ہیئت غلطیدے
انتظار وحی کردے و ہمچنین ہم ہست در نظارۂ علویات بودے۔

قولہ "ویجتہد ان یکون نومہ للہ او باللہ ولا یکون نایما عن اللہ" و باید کہ خواب او باجتہاد او یا للہ باشد یا باللہ باشد۔ نوم للہ
اینست کہ بقصد و اجتہاد خود۔ ما عنے بخسپد تا زمان ثانی بنشاط و بفراغت بغیر کاہلی
عبادت تواند کرد و ہم برائے این مصلحت است البتہ صوفیان قیلولہ کنند۔
خواجہ من فرمودہ است کہ ہر کہ قیلولہ نکند بدانکہ ہمہ شب میخسپد یعنی اگرچہ او
خود را بیدار دارد اما ذوق بیداری ندارد باگرانی طبیعت است از کارے کہ
خفتہ است۔ دیگر اول شب قدرے بخسپد برائے آنرا تا آخر شب بنشاط خیزد
و بذوق نماز تواند گذارد و ذکر تواند گفت۔ یک قسم آن گفتہ بود کہ للہ قسم دوم

اینست که باخدا خسپد این را دو سه معنی است یکے این است که او با خدا خسپد یعنی خدا با وے است بر وقتی بحضور او باقی است و آن موجب خواب می باشد زیرا چه دل و دماغ او خشک شده است اورا بخدا خواب می آید خواب او به از بیداری دیگران است و دیگر باالله یعنی به سبب خدا خسپد خواب باختیار ندارد اگر خدا خپاند بخسپد و اگر بیدار دارد بیدار باشد این مرد مسلوب الاختیار است هرچه ازان سو می آید او هم برآن است۔ و دیگر خواب فی الله گویند این را شیخ نگفته است این خواب وضیعی نباشد شته غلطیده بهر هیئت که او را بغلطانند او بغلطد و خواب بر وافتد این خواب فی الله گویند۔ و نوم عن الله عبارت ازین است که از خدا غافل خسپد نعوذ بالله من شرّه چنانچه مردمانیکه مخدره استعمال کرده اند و ایشانرا خواب آمد۔

قوله "فاما النایم لله فهو القاصد الی اخذ بلغه من النوم یستعین بها علی اداء الفرایض و تحصیل النوافل خصوصاً آخر اللیل لما روی فی الحدیث ان الحق عزوجل یقول آخر اللیل هل من داع فاستجیب له هل من سایل فاعطیته سؤله هل من مستغفر فاغفر له" این را نخست بیان کردم اول شب میخسپد برائے این مصلحت را زیرا چه از رسول الله مروی است که حق سبحانه و تعالی آخر شب میگوید هست خواهنده از من چیزے بخواهد من آنرا استجابت و قبول کنم آن خواست او را بدو بدهم و هست خواهنده که من خواست او را بدهم و هست کسے او از گنه خویش آمرزش میخواهد که من او را بیامرزم آخر شب هوا خنک میشود غلبه خواب از سر میرود دل بحضوری تمام میباشد بطبیعت او هم چه بحضور تمام خواهد امید استجابت باشد و در حدیث است که در آخر الزمان

خوابہا راست بیند و محدثان این را دو معنی گفتہ اند یکے آنکہ بحقیقت جاری است دوم آخر فصل ربیع گفتہ اند زیرا چہ گرما سخت نیست و سرما سخت نیست ہوا معتدل است در آن وقت ہر چہ در خواب می بیند آن راست می باشد و ہمچنین آخر شب۔

قولہ "واما النایم باللہ فہو العادف الذاکر لا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ الی ان یرد علیہ النوم من غیر اختیارہ" او گفتہ است غنودن او غنودن نیست آن ہمہ در حکم بیداری است زیرا چہ او بخدا می خسپد درین عبارت کہ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ صفت باری است تعالی شیخ چون نگوید لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَلَا نَوْمٌ مگر اشارت برین میکند کہ این شخص با خدا یکے شدہ است و بوصف خدا موصوف گشتہ است پس مجاز توان گفت لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ۔

قولہ "وہم الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّہِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا" ایشان آنانے اند کہ شب میکنند بصفت سجود و قیام ہمانچہ گفتہ نوم العالم عبادت۔

قولہ "واما النایم عن اللہ فہو الغافل عنہ کما جاء فی مناجات داود علیہ السلام کذب من ادعی محبتی فاذا جنہ اللیل نام عنی الیس کل محب یحب خلوت حبیب فہا انا مطلع علی قلوب احبائی" نوم عن اللہ کرا گویند آنکہ از خدا غافل خسپد و نایم عن اللہ او را ہم بتوان گفتن کہ او از خدا فارغ شدہ است و آرزوے او در دلش نماندہ است بیغم می خسپد چنانچہ در مناجات داود آمدہ است کہ خداوند با او راز میگفت در روغ گفت ہر کہ دعوی محبت من کرد و چون شب آمد بخفت نہ آنکہ ہر جا کہ دوستے است دوست دارد کہ با دوست خود بخلوت رازے گوید۔ "ہا" کلمہ تنبیہ است یعنی بدانید کہ من بر دلہاے دوستان خویش مطلع ام

کیست کہ او بمحبت من شبہا بیدار است و کیست کہ او بغفلت خفتہ۔ چنین ہم باشد کسے بقصد خسپد مگر خیال محبوب بخواب بیند در کتب اصول کلام و در بعض فتاوی این سخن ہست کہ باشد کسے کہ خدایرا بخواب بیند این خیال نیست این حکایت از حقیقت است زیرا کہ سلف صالح ازین نشان دادہ اند۔

قولہ "ومن آدابہم النوم علی الطہارت علی الشق الایمن فیقول باسمک اللھم وضعت جنبی وباسمک ارفعہ اللھم ان امسکت نفسی فارحمہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما یحفظ بہ عبادک الصالحین اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک" ویکے از آدابہائے ایشان اینست کہ باوضو خسپد و آنکہ از رسول اللہ مروی است کہ گہے جنب خفتے و نزدیک شخت او کاسۂ چوبی بودے شب خاستے و دران بول کردے باز خفتے او صاحب شرع است قول و فعل او ملزم و موجب است امت را تعلیم میکند کہ واجب و فریضہ نیست کہ اگر کسے ہمچنین خسپد مباح باشد۔ و بہ پہلوے راست غلطد و وقت غلطیدن این سخن گوید اللھم وضعت جنبی الی آخرہ اے بار خدا بہلوے خویش را بنام تو نہادم و بنام تو برگیرم صفت خواب اینست روح از تن جدا میشود و چون بیدار میگردد او باز بتن می آید پس میگوید اے بار خدا اگر بداری روح مرا نفس مرا باز نگردانی بتن پس برو رحمت کن و اگر او را باز گردانی بتن باز دہی او را نگہ دار از چیزہائیکہ رضائے تو نباشد بچیزیکہ نگہ میداری بہ بندگان صالح رحمت خویش را اے بار خدا نگہدار مرا از عذاب خود روزیکہ برانگیزی یعنی کہ حشر کنی بندگان خود را۔

قولہ "ویذکر اللہ تعالی کلما تنبہ فان توضاء

وصلی رکعتین ثم نام کان اولیٰ" ہر بار کہ بیدار شود ذکر خدا گوید لا الٰہ الا اللہ گوید و اگر بیدار شود و توضی کند و دو گانہ بگذارد و بعد ازان بخلط بہتر باشد۔

قولہ "ویکرہ النوم بعد صلوۃ الصبح و بعد صلوۃ المغرب" بعد از ادائے فریضہ بامداد و بعد از ادائے صلوۃ مغرب پیش از ادائے خفتن مکروہ باشد مگر کسے کہ ہمہ شب بیدار بود و اگر او را برائے آنکہ گرانی خواب از سر او دفع شود بعد فریضہ چیزے بخواند از اوراد بخلط نومے خفیفے باشد بیدار شود و بنشاط باقی اوراد و اشراق و چاشت تواند گذارد شاید خواب اینچنین در آن وقت مکروہ نباشد۔

قولہ "وقیل من اراد قلت النوم فلیجتنب شراب الماء الا قدر تسکین العطش" و گفتہ اند ہر جا کہ خواہد کہ او را خواب کم شود آب بسیار نخورد و گوپر ہیز کند بران مقدار کہ دل و جگر را زیانکار نیاید۔ و ہر کہ خواہد کہ آب کم خورد کوزہ بر آب بستاند فاش کند مضمضہ کند چنانچہ اعصاب حلقوم تر شود و آب برون اندازد و آنمقدار آب فرو رود کہ صایم را مفطر افتد و موجب مسکن حرارت دل و جگر باشد نفس واہم است در وہم ہمچنین میرود کہ من کوزہ پر آب استعمال کردم بدین او را سکونے حاصل میشود و آنکہ آب کم کند برائے تقلیل نوم را او را باید بیشتر ازان کم کند۔

قولہ "ومن کان بین جماعۃ فناموا فما یوافقھم وینام او یقوم عنھم" و اگر میان جماعتے شستہ باشد و ایشان برائے خواب بخلط باید بموافقت ایشان او ہم بخلط یا آنکہ از ایشان برخیزد و جائے حکایت موافقت و گزبرود۔ حکایت ابوالحسن نوری و مسافریکہ بموافقت او علط دید در تذکرہ مسطور است۔

قولہ "ویستحب القیلولۃ لیستعان بھا علی قیام اللیل"

ومستحب است کہ میان روز صوفی بخسپد و بدان خواب استعانتے باشد برائے بیداری شب را۔ خواجۂ من این سخن میفرمود قیلوا فان الشیطان لا تقیل قیلولہ کنید کہ شیطان قیلولہ نمیکند یعنی میانہ روز بخسپید کہ شیطان میانہ روز نمیخسپد۔ مولانا کمال الدین خواہرزادہ شیخ شستہ بود از خواجہ پرسید لا تقیل چرا مونث گفتہ آنث رسول اللہ الشیطان بخباثتہ از سبب خباثت او او را رسول اللہ بصیغۂ تانیث ذکر کردہ ہم ازینجا است کہ گفتہ اند شیطان مونث سماعی است۔

قولہ "وقیل النوم اول النہار خرق واوسطہ خلق وآخرہ حمق" وگفتہ اند اول روز خفتن مردخرق است دو لفظ انکارند یعنی خارق عادت است انسان اول روز بخسپد و میانہ روز صفت انسانی است و این خلق از ان صلحا و انبیا است و آخر روز چون بخسپد دلیل بر حماقت آن نایم است مگر کسے کہ قیلولہ او را شدہ باشد بسبے از اسباب اگر آخر روز برائے دفع گرانی اندام بغلطد و غنودنی کند شاید۔

قولہ "وکان بعضہم لا یضطجع من اللیل وادام علی ذلک ثلثین سنۃ انما یستند الی الجدار عند غلبۃ النوم ویصوم النہار" و بعضے ہمچنین بودہ اند کہ شب اصلا نمی خسپیدند و بعضے بودہ اند کہ تا سی سال پہلوے بر زمین نہادند و اگر خواب غلبہ کردے تکیہ دیوارے ماندہ اند و چنین ہم ہست چون مردم عادت خواب بہ تکیہ گیرد خواب بمراد آید و آن تکیہ بجائے غلطیدن باشد۔ و روزرا روزہ دار و صوم دوام گفتہ اند و صوم داؤدی گفتہ اند وقتے بدارد و وقتے ندارد این گفتہ اند اما آنکہ او صایم باشد شب آنقدر بخورد کہ استیفائے خوردن روز شود مقصود اینست صایم باشد تقلیل خوردن و آشامیدن۔

قولہ "قال الجنیدؒ اتی علی السریؒ السقطی نیف وثلثون سنة ما رأی مفطجعا الا فی علت الموت" جنیدؒ گفتہ است بر سریؒ سقطی سی و چند سال گذشت کہ او را کسے غلطیدہ ندیدہ مگر در مرض موت۔

قولہ "وحکی ان ابایزید مدّ رجلیه فی المحراب فنودی من جالس الملوك بلا ادب فقد تعرض للقتل" وقتے بایزیدؒ طرف محراب پا دراز کردہ است آواز شنید ہر کہ در حضرت بادشاہان بے ادبی کند او خود برائے کشتن خود پیش آمدہ باشد این حکایت مناسبتے نداشت اما استطرادے گفتہ است۔

فصل ۳۶

قولہ "فی ذکر آدابهم فی السماع قال الله تعالی وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ وقال الله تعالیٰ فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ وَ قال الله تعالیٰ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ قال مجاهد الی یستمعون" شیخ مصنف اہتمامے کہ در باب سماع دارد سہ آیت کلام اللہ را برائے اثبات سماع حجت میدارد وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ الایة چون چیزے بر رسول اللہ از خدا حکمے آیتے فرود آید نہ بینی تو چشمہائے ایشانرا کہ از ایشان آب چشم روان میشود و درین عبارت مبالغتے تمامے است یعنی چون بر صوفیان از حق وارد میشود آن وارد سبب میگردد برائے گریۂ ایشان را آیتے دگر آورد فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ

الایہ پس بشارت بدہ اے محمدؐ آنانرا کہ قول حق میشنوند و اتباع احسن آن قول میکنند۔ القول لفظ بعمومہ شامل ہر قولے است زیرا چہ الف ولام در القول برائے جنس است پس روے آنکہ احسن قول است میکند مقصود از آیت آوردن اینست کہ صوفیان سماع میشنوند کہ سماع یکے از حسن قول است پس ایشانرا از حق وارد ے میشود ہر چہ احسن آن وارد است ایشان اتباع آن میکنند و ایشانرا در آنحالت تجلیاتے و کشوفاتے می باشد انچہ از میان آن تجلیات اجمل و احسن است اتباع آن میکنند۔ این کلام بمبالغت برائے اثبات سماع و حسن او را آوردہ است و معنی آیت و تفسیر این کلام در تفسیر ملتقط بمبالغہ کردہ ام اگر ترا نیکبختی باشد نظارہ شو۔ فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ يُحْبَرُونَ بہشتیان در روضہ باشند کہ آنجا سرود شنوانیدہ شوند و ہمچنین گفتہ اند کہ دختران بیایند و رائے نہر کوثر سرود بگویند اہل بہشت را لذتے از ان باشد و ہیچ نعمتے آن لذت نباشد و از خواجہ خود شنیدہ ام کہ اہل سماع در بہشت آرزوے سماع کنند ہوائے از فضائے عرش بوزد و برگ سدرہ یکدیگر بزنند آوازے بخیزد کہ اہل سماع را بدان لذتے باشد کہ از ہمہ لذات نعیم لذت تر و اگر اہل دنیا بشنوند ہمہ از خوشی بمیرند۔ مقصود آوردن شیخ این بود کہ اہل سماع را در سماع وجدانے است کہ بہشتیان را در بہشت نخواہد بود اگر باشد برتر از ہمہ نعمتہا باشد و لو سمعت اهل الدنيا لماتوا طرباً۔

قولہ "وقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ما اذن اللہ لشئ کاذنہ لنبی حسن الصوت یالذکر" رسول اللہ فرمود از ہیچ چیز خدا آنچنان راضی نیست ہمچو رضائے او کہ نبی را کہ ذکر بحسن صوت باشد۔

قولہ "روی انہ قری بین یدیہ اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا

وَّجَحِيْمًا وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا فصعق" وروایت آوردہ اند کہ پیش رسول اللہ این آیت خواندند اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا بتحقیق نزدیک ما سختیہا است و دوزخ است طعامیکہ بہ غصہ باشد و عذابے سختے رسول اللہ اینجا بیہوش افتاد درین آیت معنی ظاہر است ہمانکہ گفتیم۔ و دیگر عاشق مبتلا سوختہ را صفت این باشد ان لدینا انکالا الایۃ ہر چند کہ از محبوب بر محب ہمہ لطف و کرم و صورت اتصال روے نماید درد او بیشتر و سوختگی او برتر۔ یکے گوید

بیت

عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دوست — عجب اینست کہ من واصل و سرگردانم

شعر دیگر گوید

قطعہ

ہمہ کس ذوق خورمی گیرند — ذوق غم گیر اے جوان قدرے
خورش طوطیان شکر باشد — نقل میخوارگان بود جگرے

اے دوست من دانستی کہ درد چہ باشد و درد چہ بلاے است سالہا آرزوے آن داشتی چون بچشیدی از پا در آمدی آرے اِنَّ لَدَيْنَا اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا آہ آہ آہ۔

قولہ "روی انہ قری بین یدیہ فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا فبکی طویلا" و ہمچنین گویند پیش رسول اللہ این آیت خواندند چون نباشد ہر امتے تا گواہی بیارند و ترا بر ہمہ گواہ آرند زیرا چہ رسول اللہ گریست و تا دیرے گریست اکنون این آیت از بس شادی و خوشی است زیرا چہ او را فضل بر ہمہ آمد از بس تحزن و تعلق بلاے است بزرگ او را بر ہمہ در حضرت گواہی بباید داد و او بصفت خویش رحیم و کریم است او را گواہ بیارند برائے الزام و احجاج

ایشان را و این بر سخت دشوار است۔ آیت برائے این را آورد کہ از سماع گریہ باشد گریہ بشادی باشد و گریہ بغم ہم باشد۔

قولہ "روی عن عایشتہ رضی اللہ عنہا انہا قالت کانت عندی جاریۃ تسمعنی فدخل رسول اللہ علیہ السلام وھی علی حالتہا ثم دخل عمر فقرت فضحک رسول اللہ علیہ السلام فقال عمر ما یضحکک یا رسول اللہ علیہ السلام فقال لا اخرج حتی اسمع ما سمع رسول اللہ فامرھا فاسمعتہ" و عایشہ رضی اللہ عنہا روایت میکند کہ عورتے دختر کے پیش من سرود میگفت مرا میشنوانید و رسول اللہ در آمد و او ہمچناں سرود امیگفت عمر آمد او گریخت رسول اللہ خندید عمر از موجب خندۂ رسول اللہ پرسید رسول اللہ برو حکایت گفت کہ عورتے بر عایشہ سرود میگفت من آمدم نگریخت تو آمدی بگریخت عمر گفت بخدا از اینجا نروم تا انچہ رسول اللہ شنیدہ است من ہم نشنوم رسول اللہ او را طلبید و او سرود میگفت رسول اللہ و عایشہ و عمر میشنیدند کارے کہ رسول اللہ کردہ باشد اقل اباحت باشد بلکہ مستحب شیخ اثبات اباحت و استحباب سماع بہ آیات و احادیث کرد سپس آن شروع در انواع آن کرد۔

قولہ "وسئل ذو النون المصری عن السماع فقال وارد الحق یزعج القلوب الی الحق فمن اصغی الیہ بحق تحقق ومن اصغی الیہ بنفس تزندق" ذو النون مصری را از حال و مآل سماع پرسیدند گفت سماع وارد حق است چیز از خدا بر بندہ فرود می آید دلہا را بسوئے حق میکشد ہر کہ بسوے آن دارد کہ گوش بحق داشت محقق و متحقق شد و ہر کہ بسوے آن گوش بنفس داشت زندیق شد۔ بحق چند معنی

دارد یعنی او متصف بصفت حق است محقق و متحقق شود و هر که او بسبب حق شنود یعنی آنچه حق و حقانیت باشد۔ دیگر بحق شنود یعنی او از خودی رفته و نفس و نفسانیت او باقی سماع اینچنین کسے بزندقه کشد۔ سخن مختصر میکنم که ترجمه دراز نگردد۔

قوله "وقال السری سقطی تطرب القلوب المحبین عند السماع تخاف قلوب التائبین وتلتهب قلوب المشتاقین" سری سقطی گفته است آنانکه محبان حق اند چون سماع میشنوند دلهاے ایشان خوش میگردد۔ آن مردم که تایب اند گنه با خود دارند اگرچه از ان گنه توبه کرده اند هر آئینه گنه یاد می آید خوف بر ایشان غالب میشود۔ دلهاے مشتاقان در التهاب در سوختن و در اضطراب و درد می افتد۔ محب مشتاق هم باشد و محب واصل هم باشد هم واصلے که اشتیاق باوے باقی باشد۔

قوله "وقیل مثل السماع کمثل الغیث اذا وقع علی الارض الطیبة تصبح الارض مخضرة کذلک القلوب الزکیة یظهر مکنون فوایدها عند السماع" گفته اند مثل سماع همچو مثل بریست که از و باران بچکد بر زمین افتد آن زمین تمام سبز شود هم همچنین دلهاے که پاک است ظاهر میگردد فایده هاے آن دلها نزدیک شنیدن سرود۔

قوله "وقیل السماع یحرک ما ینطوی علیه القلوب من السرور والحزن والخوف والرجا والشوق وربما یحرکه الی البکاء وربما الی الطرب" گفته اند خاصیت سرود این است هر چه دل بدان در پیچیدن یعنی دل بران قرار گرفته است و آن در دل متمکن است همان چیز از دل برون می آید و در جنبش میشود اگر شادی باخدا دارد سماع می شنود شادان تر میگردد و اگر اندوهے در دل دارد همان اندوه غالب تر میگردد و دلے اندوهگین است که بخدا

ره نمی یابد در سماع همان اندوه غالب میشود و اگر از خدا ترسے دارد یعنی ترسد که نباید که مراد من بدا من ندهند میان ترس غالب تر میشود و اگر امید دارد که او ارحم الراحمین است رحمت او بر غضب او غالب است امیدے که دارم از کرم این تقاضا است که مقصود بدا من خواهد داد همین امید در سماع بر و غالب می آید و اگر شوق دارد که برائے وصول مراد را تا قلق و اضطراب میباشد همین قلق و اضطراب غالب میگردد چون اینچنین باشد این انواع باشد بسا باشد که بخوشی کشد و بسا باشد که بگریه کشد۔

قوله "وقیل السماع فیه حظ لکل عضو فربما یبکی و ربما یصرخ و ربما یصفق و ربما یرقص و ربما یغمی علیه" گفته اند در سماع هر عضوے را حظے است بسا باشد که مرد در سماع بگرید و فریاد کند و نعره زند و بسا باشد که بر قصد بگردد و بسا باشد بیهوش شود بیفتد در اغماض و اطاعت سماع است جمله اعضا را از بس لذت یا از بس حزن بیهوش میشود۔

قوله "وقیل اهل السماع ثلثة و مستمع بربه و مستمع بقلبه و مستمع بنفسه" گفته اند شنوندگان سماع سه نوع اند یکے اینست که بخدا میشنود یا اینست که بحضور خدا میشنود یا اینست خدا باوے برین صفت است که یکے با حریفے سماع شنود این نیک تا دراست و نیک بازگشت فهم هر کسے تا اینجا نرسد و دیگر سماع بخدا این باشد بسبب طلب او و بسبب وجدان جمال و جلال او بسبب دریافت رضاے او۔ و آنکه بدل میشنود یعنی دلے حاضرے دارد و صدقے و طلبے و حملے درستے و سیوم آنکه او بنفس می شنود یعنی نفس او مزاحم وقت اوست و خودی او باوے است و متردد و متذلل است قرار با خدا ندارد و محلے

ورستے باوے نہ۔

قولہ "وقال بعض المشایخ لا یصلح السماع الا لمن کان قلبہ حیا و نفسہ میتا فاما من کان نفسہ حیا و قلبہ میتا فلا" بعضے پیران گفتہ اند سماع لایق نباشد و صالح نبود مگر کسے راکہ دل او زندہ باشد و نفس او مردہ باشد۔ اور اگویند کہ ہرگز نمیرد و ہموارہ با خدائے خویش باشد و یگانگی درستے باوے بود آنکہ گفتیم ہموست کہ نفس او مردہ باشد بدانی دل ہرکہ زندہ است ہرگز نمیرد و دل ہرکہ مردہ است ہرگز نزید و دلرا بعث نیست زیراچہ زندہ است زندہ را بعث نباشد و اگر مردہ آن مردہ است کہ اورا زندہ نخواہند کرد و این سخن در لطایف قشیری است و اینکہ گفتہ اند سر ہا خفتہ دلہا بیدار عبارت ہم ازین است و آنکہ دل او مردہ باشد و نفس او زندہ سماع لایق حال او نباشد۔

قولہ "وقیل لا یصلح الا لمن فنیت حظوظہ و لقیت حقوقہ و خمدت بشریتہ" و گفتہ اند سماع لایق نیست و نشاید کہ بشنود مگر کسے راکہ حظہاے نفسانی او بتمام فانی شدہ باشد و حقوق حقانی باقی ماندہ و آتش بشریت او خمود یافتہ یعنی حظے کہ در وے است آن ہمہ حق حق شدہ باشد۔

قولہ "حکی عن بعضہم قال رایت الخضر علیہ السلام فقلت ما تقول فی السماع الذی علیہ اصحابنا فقال ھو الصفاء الزلال الذی لا یثبت علیہ الا اقدام العلماء" کسے از صوفیان خضرؑ را دید و از و پرسید چہ میگوئی تو در ین سماعے کہ صوفیان ما میشنوند گفت کہ سماع نیکوے لختاے نماند بر و جز قدم علما استوار نتواند ایستاد یعنی سماع صلے و محلے دارد و عالم ربانی باید تا محلے درستے و تحلے راستے او را دست دہد از تشبیہے و تعطیلے

اور تعالیٰ تنزہ بتمام و کمال تواند کرد۔

قولہ "وقیل السماع مقدحۃ سلطانیۃ لا یقع نیرانہا الا فیمن قلبہ محترقۃ بالمحبۃ و نفسہ محرقۃ بالمجاھدۃ" چنین گفتہ اند سماع مِقْدَحَہ سلطانیہ است شمع مشعلۂ بادشاہانہ است کہ روشنائی نیفتد مگر در دل کسے کہ آن دل بمحبت حق سوختہ باشد و نفس او بمجبت حق خاک و خاکستر گشتہ یعنی آنقدر مخالفت نفس کردہ باشد کہ ہمچنان شدہ چنانچہ گفتیم۔

قولہ "ومن آدابہم ان لا یتکلفوا فیہ ولا یکون لہم وقت معلوم کذلک ولا یسمعون للطائب و التلھی بل یسمعون ما کان داخلا فی اخلاق اوصاف التائبین والخائفین والراجین" دیگے از آداب در سماع اینست تکلف نکنند وقتے نابودہ را اظہار وقت نکنند مگر آنکہ خواہد کہ بموافقت اصحاب دست و پائے بزند بدین نیت کہ ازین تواجد وجدے حاصل شود و برائے سماع را وقتے معلوم نباشد چنانچہ مردمان را ہست روز جمعہ یا شب جمعہ وقتے معین نیشود ہمچنین باشد زیرا چہ سماع وارد غیب است و ہر چہ از غیب باشد ہمان بسماع نسبت دارد کبراویان چنین گویند بعد ہفت روزے خلوتیان را سماع بشنوانند۔ و سماع برائے خوش کردن خود بتکلف و خود را بستم بلہوا انداختن سماع صوفیان چنین نباشد۔ و آنکہ سماع بشنوند ہر چہ صفت مرد تائب باشد یعنی از گنہ بازگشتہ و بعبادت خدا مشغول شدہ باشد و آنکہ او را خوف باشد و آنکہ بترسد کہ نباید کہ بمراد خود نرسم و آنکہ امید وار از رحمت و از کرم او کہ بمقصود خود رسد چنانچہ گویند امید وارچنانم کہ بتہ کشاید

سہ۔ مِقْدَحَہ چقماق را گویند۔

یعنی بینتے باشد آن صفت کسے باشد کہ وقتے خلاف رضاے محبوب کارے کردہ امروز ازان باز آمدہ است چنانچہ بینتے۔ بیت

خلاف کردی و بد کردی و خطا کردی بیا ہر آنچہ کہ کردی ازین طرف بجلالت

یا طالبے سخنے دارد و بینتے بمناسبت آن کہ نباید بمراد خود برسم چنانچہ یکے گوید بیت

بتم سلطان ملک حسن و من در سلک درویشان ولا دامن فراہم کن کجا ما و کجا ایشان

قولہ "و ما یحثہم علی المعاملات و یجدد لہم صدق الارادت و من لا یعلم ذلک فعلیہ ان یقصد من یودیہ فیہ" و آنچہ ایشان را بسوے معاملات صوفیہ برانگیزد و آن بشنود و آنچہ ارادتے کہ با خداوندان آن بشنود کہ ارادت و صدق ایشان قوی تر گردد و آنکہ این چیزہا در سماع نداند در صحبت کسے باشد کہ او را این چیزہا تعلیم کند۔ محمد حسینی میگوید سماع نقد تعلیم نخواہد شد نقد وقتے کہ با ویست ہمان چیز معلوم حال او خواہد شد۔

قولہ "قیل للنصیر آبادی انک مولع بالسماع فقال نعم ہو خیر من ان نقعد و نغتاب الناس فقال لہ عمرو بن یحیدی ہیہات یا ابا القاسم زلۃ فی السماع شر من کذا و کذا سنۃ تغتاب الناس فیہا" مجلسے بود ابو القاسم نصیر آبادی را گفتند کہ حریص و مبتلا بہ سماع گفت آرے بہ ازان است کہ بنشینم و غیبت مردم گویم ابو عمرو یحیدی گفت ہے ابو القاسم ازین سخن بدور باش زلت است فرو افتادہ است در سماع بدتر ازان است کہ یک سالہ مردمان را غیبت گوئی۔ نصیر آبادی سماع با غیبت نسبت داد ہر آئینہ جوابش ہمین باشد کہ بو عمر و گفت سماع نسبت با الٰہیت دارد اگر اندکے آن تراہب و آن تراغب و تفاوت

شود کار بچیز دیگر کشد۔ سخن دربن مسلمان است۔ ازین کہ عمرو با نصیر آبادی این سخن گوید تقبیح سماع نباشد ہر یکے را حالے و مقامے و کارے است غیبت حقوق عباد است و اگر در سماع زلتے است ہمہ دان شخص منحصر است۔

قولہ "قال ابو علی الرودباری بلغنا فی ھذا الامر الی مکان مثل حد السیف ان ملنا کنا فی النار" رودباری میگوید کار ما در سماع بجائے رسیدہ کہ اگر ما را اندک احرافے شود در آتش ہجران افتیم اندیشہ معشوقہ حاضر باشد و شراب در کار عاشقان مستان گردد خوف آن باشد کہ عاشق با قصار مستی و غلبہ عشق او با معشوقہ جوانی کند معشوقہ او را در سوز ہجران اندازد وقت این کار کنان دانند کہ میگویم مشکل حالتے است اگر عاشق دست آویزے کند بر مزاج معشوق نیفتد ہمانکہ در بلاے ہجران گرفتار گردد و اگر شرط ادب نگہ دارد گستاخی نکند از خط ادب نگذرد ثانی حال از و مقصودے طلبد معشوقہ گوید کہ در غلبہ شوق وقت عاشق نیست با تو خلوت کردم و چند قدحے پیمودم تو مستان شدی باین ہمہ نتوانستی کہ بغرض خویش پیوندی من چہ کنم۔ بیچارہ ابلیس اگر سجدہ کند گوید غیر را سجدہ کردی و اگر نکند گوید کہ امر مرا بجا نیاوردی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کجا افتادم۔

قولہ "ولیس من الادب استدعاء الحال والتکلف للقیام الا عن غلبۃ الحال تزدد و تنزعج" واز آداب سماع نیست کہ البتہ خواہند کہ در سماع حالے طاری شود ستمے کند برائے ایستادن را مگر آنکہ غلبہ حال شود آنگہ از شستہ خیزد۔ ازین غلبہ حال این مراد نیست کہ مرد بیخبر شود یعنی خال چنان قوت گیرد و زور آرد کہ او را شستن نگذارد و ایستادہ کند۔ نیکو سختے است کہ شیخ مصنف فرمود اما اگر یکے برائے این غرض کہ استدعاے حالے کند و آن

بغلبہ حضور دل باشد بغم معشوق دل مالامال است و شخص مصیبت زدہ است
اورا بتکلف استدعا احتیاجے نیست این خود مستعد این کار است و گفتہ اند داروہا
بخورد تا بخسپد وارد قوت گیرد آنگہ در سماع خیزد و دیگران گفتہ اند وارد
تحفہ غیب است سلطانے است کہ بہر بار باز نگردد کہ اورا بازیابی غنیمت است۔ غنیمت

قولہ "او یکون علی سبیل مساعدۃ لصادق او
مطایبۃ من غیر تشاکر و اظہار حال و ترک ذلک اولی"
واگر با صاحب وقتے موافقت کند شاید و اگر نکند شاید بہتر اگر او ہمچنین میکند کہ
اظہار حالے و غلبہ وقتے این از مساعدت نباشد این از ریا باشد۔ موافقت را
دو صورت است یکے آنکہ نمیخواہد کہ او تنہا رود موافقت میکند تا موجب جمعیت
باطن او باشد یا آنکہ او صاحب حال و صاحب ذوق است یا او موافقت
میکند تا از ان حال و ذوق او را ہم نصیبہ شود۔ عدم اظہار

قولہ "روی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
کان یعظ الناس فصعق رجل من جانب المسجد فقال
من ذا الذی الملبس علینا دیننا فان کان صادقا فقد شہر
نفسہ وان کان کاذبا لحقہ اللہ" مروی است کہ رسول اللہ مردم را
پند میداد از گوشۂ مسجد مردے نعرہ زد خاست رسول اللہ فرمود کیست اینکہ
دین ما را بر ما تلبس میکند اگر این صاعق صادق است خود خود را شہرہ کردہ
میان مردم و اگر کاذب است خدائے تعالیٰ او را نیست گرداند رسول اللہ
بمعجزہ دانست کہ نعرہ زدن مردے سبک مزاج است ہمچنین کسے لایعبأ بہ است
ذا الملبس

قولہ "ویکرہ للشبان القیام بحضرت المشایخ واظہار
الحال" و مکروہ است جوانان را کہ بحضرت مشایخ بہ اظہار حال ایستادہ شوند۔

قولہ "حکی ان شابًا کان یصحب الجنیدؒ وکلما سمع شیئًا یزعق ویغیر فقال لہ ان ظہر منک شئ بعد ہذا فلا تصحبنی فکان بعد ذلک یضبط نفسہ وربما کان یقطر من کل شعرۃ منہ قطرۃ عرق حتی کان یومًا من الایام زعق زعقۃ یخرّ فیہا روحہ" حکایت گویند جوانے درصحبت جنیدؒ بودے او وقتے کہ سماع شنیدے نعرہ زدے وتغیر شدے جنیدؒ گفت باو اگر بعد ازین مثل این راز تو پیدا کردی از تو پیدا شد در صحبت من نباشی بعد از انکہ جنیدؒ این سخن گفت او بر خود گرفت بسا بودے کہ از ہر بن موے او خوے روان شدے وبعضے گویند آن روزے کہ مُرد خون از ہر بن موے او روان شد روزے ہمچنین بود کہ آہے بزد کہ جان از قالبش رفت۔ زہے پیر مودب مرشد کہ جنیدؒ بود تا آنکہ از حال اینچنین میدانست باین ہم منع کرد کہ اظہار حال نکند زہے آن جوان مستر شد کہ آنقدر بر خود گرفت کہ جان از قالبش رفت۔ بیت

جانم ز درون میدہد آواز مرا ۔۔۔ اے کاہل راہ عشق در باز مرا

قولہ "ولا رخصت للاحداث فی القیام والتحرک اصلا واکثر المشایخ یکرھون حضورھم مجلس السماع" ومرا مارد را رخصت نیست کہ ایشان در سماع باسیتند وحرکت کنند ہیچ وجہے ایشانرا رخصت نیست وبیشتر بران حضور این احداث را در مجلس سماع مکروہ داشتہ اند۔

قولہ "وان کان الوقت حدا فلا یجوز للمتکلف المداخلۃ والمزاحمۃ علی طریق الموافقت ایضا" واگر میان صوفیان حدے شد یعنی ہر یکے بوقت خویش مستغرق است نشاید

دیگرے را کہ تکلف کند برائے موافقت را در آید و مزاحم وقت ایشان شود چنانچہ بحضور احداث نکردہ در مجلس مشایخ بوقت سماع مزاحم وقت حد۔

قولہ "حکی ان ذا النون المصری دخل بغداد فدخل علیہ جماعت و معہم قوال فاستاذنوہ ان یقول شیئاً فاذن لہم فانشد (القوال)" حکایت اند کہ ذو النونؒ مصری در بغداد آمد بر ذی النون جماعت مردم آمد و با این جماعت قوالے بود از ذی النون دستوری طلبیدند کہ این قوال چیزے بگوید پس ذو النون اذن داد کہ بگوید پس آن قوال این شعر خواند۔

قولہ **شعر**

"صغیرُ ھواکَ عذبنی فکیف بہ اذا احتنکا
وانت جمعت فی قلبی ھویً قد کان مشترکا
اما ترثی لمکتئبٍ اذا ضحک الخلیُّ بکا

فطاب قلبہ و قام و تواجد و سقط علی جبھتہ و سال دمہ علی جبینہ ولا یقع علی الارض ثم قام واحد منہم فنظر الیہ ذو النونؒ المصری وقال الَّذِی یَرَاکَ حِینَ تَقُومُ فجلس الرجال والسکون مع حضور القلب وجمع الہمؒ اندک ہوائے تو مرا در عذاب انداخت یعنی اول میلے کہ شد پس چو نہ باشد کہ عشق زور آورد و تمام مرا بگیرد و تو در دل من جمع شدی ہوا کہ آن مشترک بود بدل و روح و تن یا آنکہ ہوائیکہ بود میان من و تو آن ہمہ بر من جمع کردی تو مرثیہ نمیکنی نمیگریٔ بر کسے مصیبت برائے گرفتارے رنج افتادہ را و قتیکہ او حالے از درد و غم و عشق بخندد او بگرید۔ دل ذی النونؒ خوش شد یعنی واردے در رو در آمد بخاست تواجدے کرد قصدے رو

تا آنکہ بر روے افتاد پیشانیش شکست قطرات خون از پیشانیش جدا می شد و بر زمین نمی افتاد و دران مجلس یک نفر خاست برائے تواجد را ذوالنون سوے او دید و گفت اَلَّذِی یَرَاکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وقتے کہ تو برخاستی برائے تواجد را خدائے تو بہ بیند یعنی تو از غلبہ حال و قوت وقت نخاستہ خدا بہ بیند آن مرد صادق بود فی الحال باز ماند و بر جائے خود قرار گرفت۔ حکایت برائے این آوردکہ چون وقت حد باشد دیگر برا مزاحمت دادن نشاید۔

قولہ "والوقوف علی احوال المستمعین اولی و فی من المداخلت والمزاحمت لانہ محل الاستقامت والتمکین والہدوء والانصاف من ادب الحضرت" این واقف بایستد بر اہل حد و برکنے از ان گیرد بہتر نہ آنکہ پریشان در آید و مزاحمتے کند زیرا چہ سکون از ادب حضرت باری است ہر کرا حضورے باشد البتہ در و انصاف و سکونے باشد۔

قولہ "قال اللہ تعالی فَلَمَّا حَضَرُوْہُ قَالُوْٓا اَنْصِتُوْا" خدا فرمودہ است ہر گاہ کہ جن حاضر شدند بر رسول اللہ رسول اللہ قرآن میخواند با خویش گفتند کہ خاموش باشید کہ خواندن رسول اللہ بشنویم۔

قولہ "وقال اللہ تعالی وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا ھَمْسًا" و خدا فرمودہ است فرو شد آوازہا و نشنوی تو مگر چیزے باریکے مقصود از آوردن این ہر دو آیت این بود کہ حالت حضور وقت حد سکون و قرار می باید مداخلتے و مزاحمتے نشاید۔

قولہ "واذا اتفق مجلس السماع فیبدء بالقرآن ویختم بہ" و چون خواہد سماع آغاز کند آغاز بقرآن کند و ختم بقرآن کند زیرا بہ اعتبار ابتدا دارد

یا انتہا۔ اوسط مسلنا ہم برطرزے است اول وسط نسبت بمبتدا دارد و آخر وسط نسبت بمنتہا دارد چو اول و آخر سماع بقرآن باشد ہمہ گوئی سماع قرآن بودہ باشد وہست میان صوفیان این روش کہ در اول سماع مقری پنج آیتے بخواند و آخر سماع ہم و اگر مقری نمیباشد در ابتدائے سماع فاتحہ میخوانند و در آخر سماع فاتحہ میخوانند۔

قولہ "فقد حکی عن ممشاد الدینوری انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فسالہ عن اجتماع القوم للسماع فقال لا باس ابدا و ابا لقران و اختموا بالقران" حکایت گویند کہ ممشاد دینوری رسول اللہ[1] در حق سماع کہ اصحاب ما شنوند رسول اللہ فرمود بدین باکے نیست بگو آغاز بقران کنند و ختم بقران کنند ہم برائے آنرا آوردکہ بالا گفتہ بود کہ اغاز بقران کنند و ختم بقران چہ گوئی تو در باب کسیکہ مصطفی و مرتضی و رضا و شہید کربلا جلوہ کردہ باشند سماع بشنوند و رقصہا بزنند شراب طہورا در کام میکنند و بمستی وقت رقصے بزنند۔

قولہ "و یکرہ للمرید سماع الغزل والاوصاف فانہا یعیدہ الغوص" و مرید طالب را سماع غزل و صف خد و خط شنیدن مکروہ باشد زیرا چہ غورے غایرے دارد۔

قولہ "حکی عن بعض المشایخ انہ قال السماع شہوت فی قعر شبہۃ لا یحسن تناولہا الا العارف ذو بصیرۃ و فطنۃ یحتبس الشہوت ولا یمس بالشبہۃ" از پیرے از شیخ حکایت آرند کہ گفتہ است

---

[1] بعد از لفظ "رسول اللہ" در نسخہ منقول عنہ چند الفاظ در کتابت نیامدہ اند۔ غالباً تمام عبارت اینچنین بود "رسول اللہ را پرسید در حق الخ"

[2] از "رضا" غالباً مراد حضرت امام حسن اند کہ اوشان را "رضا" گویند۔

سماع لذت نفسانیست و رقعہ شبہ است یعنی شبہ باریکے دارد احتمال این شہوت نشاید مگر عارفے راکہ بابصیرت باشد این بدو احتمال است عارف بابصیرت ازین شہوت لذت گیرد زیان وقت اونیست و دیگر این شہوتے کہ در رقعہ شبہ است صاحب بصیرت حظ روح راچنان برگیرد کہ ہیچ ازین شہوت نفس باوے خلط نشود چنانچہ پرندہ خردے ہست رنگے سبزے دارد کہ سبزی او مختلط بلمعان سیاہی میزند بر گلے می نشیند نوکے تیزے دراز دارد ہر چند کہ گل تلخ است اندک شیرینی کہ ہمان قدرے چیند میتواند شہوت رابدر بردو شبہ راماس نکند چنانچہ گفتیم

قولہ "وقال الجنید کل مرید رایتہ یمیل الی السماع فاعلم ان فیہ بقیۃ من البطالت" جنیدؒ گفتہ است ہر مریدے راکہ ببینی کہ میل بسماع میکند بدانکہ در و بقیہ از بطالت ہست اینجا گمان رود کہ جنیدؒ میگوید مرید را میل بر سماع نشان بطالت اوست اما نزا بباید دانست کہ جنیدؒ میگوید مرید سماع میشنود میل بر سماع میکنند تا بقیہ را نقیہ کنند یعنی بقیہ ہوا کہ در وست میشنوند تا بقوت سماع آن بقیہ را بدر برد چنانچہ صابون بر جامۂ ریگین زنند تا سفید گردد

قولہ "وقیل السماع صراط ممدود یقصدہ صاحب یقین ووجود و صاحب شک وجحود اما ان یرفع سالکہ الی اعلی علیین او ینکبہ فی اسفل السافلین" گفتہ اند سماع ہمچنین است ہمچو پلے کشیدہ است چنانچہ صفت او گفتہ اند صاحب یقینے ووجودے قصد وے کند و بران بگذرد و یکے باشد صاحب شکے و انکارے یعنی یقینے درستے کہ اصحاب مواجد را باشد اورا حاصل نیست و کشفے و تخیلے کہ ہست آن ندارد گوئی منکر است آنکہ او برین پل صراط میرود چو آن صفت کہ گفتم ازان

صفت میرود در اعلی علیل میرود بر اعلیٰ مواہب میرساند و اگر از ان دوم قسم است
در اسفل سافلین می اندازد حرمانے درستے کہ اورا پیش می آید۔

قولہ وقال بعض المریدین لبعض المشایخ الیس المشایخ کانوا یثبتون الی السماع فقال اذا کنت مثلہم فاسمع انت ایضاً مریدے از پیرے پرسید نہ آنکہ مشایخ سماع شنیدہ اند یعنی من ہم چرا نشوم آن پیر جواب گفت برو ہمچو ایشان شو مقصود ازین

بیت

بگویم سماع اے برادر کہ چیست مگر مستمع را بدانم کہ کیست

قولہ وقیل السماع سرور ساعت یزول او سمّ ساعت فتقول ولا یحضر مجلس السماع من یتبسّم او یتلہّی وگفتہ اند سماع خوشی دل ساعتے است بیاید برود یعنی وارد ے است کہ قرار ندارد آید و رود و آنرا کہ دراز کشد رقصے را و اضطرارے را آن عبارت از تواتی واردات و آن سماع زہر ساعتے است کہ کشندہ است یعنی زہریست کہ ہمان ساعت کہ آن زہر بدہند مسموم میرد یعنی وارد یست در ساعت کہ بیاید ہمان ساعت او را نیست و نابود گرداند یا آنکہ چنانچہ بالا مرتب گفتہ بودم ہم بران برود یعنی یا در اعلی علیین ببرد یا در اسفل سافلین اندازد و نباید در مجلس سماع حاضر شود کسے کہ تبسم کند تبسمے بر صورت ہزلے یا بیستادن بر صفت لہوے۔

قولہ وحکی عن عبد اللہ خفیف انہ قال حضرت مع شیخی احمد بن یحیی فی دعوت بشیراز فاتفق فیہا سماع فطاب وقت الشیخ وقام وتواجد وکان فی صفۃ بحذائنا قوم من ابناء الدنیا فتبسم واحد منہم فاخذ الشیخ منارۃ کبیرۃ کانت ہناک فرمی بہا فاصاب الجدار فانغرست رجلہا

الثلاثه فی الحایط و کان قد صلی ثلثین سنة صلوة الصبح بوضوء العشاء" از عبداللہ خفیف حکایت آرند کہ او گفتہ است با احمد ابی الجواری بشیراز در مجلسے بودہ ام دران جمعیت اتفاقے سرود گفتند وقت شیخ احمد خوش شد خاست وتواجدے میکرد مقابل او صفہ بود و بعضے ابناء دنیا آنجا بودہ اند یکے میان ایشان تبسم کرد شیخ احمد منارہ شمعے بود آنرا گرفت وطرف او انداخت بر و نرسید بدیوار رسید سہ پایہ آن منارہ بدیوار خلید اگر بر و رسیدے تا چہ شدے مقصود ازین حکایت این بود کہ آنکہ لہو و تبسم در سماع بایستد او در مجلس سماع نشاید اما فقیہ جامد طبع را و متعلم خشک مزاج را از سماع آنچنان بیرون کنند چنانچہ عکس از شہد وہمچنین گویند شیخ ابی احمد الجواری سی سال نماز صبح بوضوء عشا گذارد یعنی اینچنین متعبد وسماع میشنید و بر تبسم و تلہی اینچنین معاملہ می کرد۔ و ازینجا این معلوم شود کسے گمان نبرد کہ صوفیان در سماع بیخبر می باشند خبرے تمامے است اما چندین اعمال دارند یکے از اعمال ایشان سماع است۔

قولہ "سئل بعض المشایخ عن شرب القلوب من السماع و شرب الارواح منه و شرب النفوس منه فقال شرب القلوب الحکم و شرب الارواح النعم و شرب النفوس ما یوافق طبعها من الحظوظ" محمد حسینی میگوید چنین گویند در انسان پنج چیز است روح قلب عقل طبع نفس روح ذوق از نغمہ گیرد و از قلب از حکم گیرد و طبع در راستی و کژی موسیقار بیند و عقل معنی حکمتے کہ شاعر کردہ است دران بیند نفس در ارکان وزن رقص بیند مردم بہر چہ مشغول شوند ذوق یکے ازین باشد باقی دیگر چہار خصم مزاحم اند پس ذوق بتمام دست ندہد و آرام و قرار کمال نباشد اما چون سماع بشنود ہر پنج چیز بغذائے خویش مشغول شوند و از یک مرد یکسے را

خصم و مزاحم نیست آرام و قرار صوفیان و ابتلاے سماع ہم از ینجا است۔

قولہ "وسئل عن التکلف فی السماع فقال ھو علی ضربین تکلف من المستمع لطلب الجاہ او منفعۃ دنیویۃ و ذلک تلبیس و خیانۃ و تکلف منہ لطلب الحقیقت لمن یطلب الوجد بالتواجد وھو منزلۃ التباکی من البکاء قال علیہ السلام اذا رایتم اھل البلاء فابکوا فان لم تبکوا فتباکوا" بعضے از پیران را پرسیدند کسے کہ در سماع بستم در آید شما در باب او چہ میگویند آن بزرگ جواب گفت تکلف در سماع بر دو نوع است یکے تکلف کہ شنوندہ سماع از جہت طلب جاہ و منفعت دنیاوی کہ مردمان بہ بینند و معتقد شوند کہ مردے صاحب ذوق صاحب حال است جاہے پیش آید و کسے دست و بدو پاے گیرد و چیزے از دنیاوی ہم رسد و آن تلبیس است و آن خیانت است در دین خدا از شر ایشچنین کسے نگہ دارد و تکلفے دیگر است کہ بستم در سماع در می آید برائے این را دست و پاے میجنباند و موافقت اہل ذوق میکند تا از برکت این موافقت و جنبانیدن دل وقتے ذوقے و حالتے دست دہد و این نیز واقع است بسیار او بدان ماند چنانکہ کسے در مجلس مصیبت بگرید کہ برائے موافقت مصیبت زدگان بستم میگریند چنانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میفرماید چون بہ بینید اہل بلا را یعنی مصیبت زدگان را پس بگرید و اگر گریہ نیاید پس بستم بگرید۔

قولہ "قال ابو نصر السراج رحمۃ اللہ اھل السماع علی ثلثۃ طبقات منھم یرجعون فی سماعھم الی مخاطبۃ الحق لھم فیما یسمعون و طبقۃ منھم یرجعون فی ما یسمعون الی مخاطبت

احوالهم ومقاماتهم واوقاتهم فهم من يبطون بالعلم ومطالبون بالصدق فيما يشيرون اليه من ذلك وطبقة منهم الفقراء المجردون الذين قطعوا العلايق ولم يتلوث قلوبهم بمحبت الدنيا والجمع والمنع فهم يستمعون بطيبت قلوبهم مع الله ويليق بهم السماع فهم اقرب الناس الى السلامت واسلمهم من الفتنة" ابونصر سراج گفتہ است وخوش سخنے کہ گفتہ است اہل سماع سہ طبقہ اند طبقہ از آنہا اند آنچہ در سماع میشنوند بیتے ونغمہ بمخاطبہ حق وبمخاطبہ خدا باز میگردند یعنی ایشان از خدا چیزہا مطالبہ ہستند چنین کنند وچنین نکنند چنین باشند وچنین نباشند این محل در خاطر ایشان است ایشان سماع بدین محل میشنوند۔ وطبقہ دوم سماع میشنوند بمخاطبۂ احوال ومقامات خود یکے رضا دارد یکے تسلیم دارد یکے تفویض یکے توکل دارد بران میشنوند در حالت مطالب بعلم اند وبصدق انداز ان حال عالم باشد تصحیح توکل وتصحیح رضا وصدق کہ دران باب آمدہ است کہ ہر یکے چنانچہ آمدہ است درست وراست کردہ است چنانچہ باید در سماع وطبقہ دگر است کہ ایشان مجرد اند از جملہ علایق آرے توکل وتفویض ورضا یکے از علایق است مجرد اند ودل ایشان ہیچ ازین لوث این جہانی ندارد وہیچ قیدے در پائے ایشان نیست میشنوند سماع را بخوشی دل با خدا سماع لایق ایشان است از ہمہ بسلامتی نزدیک تر اند واز فتنہ سماع ایشان سالم تر اند وسہ بیتے دگر گفتہ است۔

بیت

آنجا کہ منم نہ لاست نے جاے نعم — زیرا چہ ہمہ یکست نہ افزونست نہ کم
بیزارم از وصال واز ہجران ہم — بیگانہ ام از وجود ولذات والم
نہ حال بماند ونہ ذوق مقام — نے ماندم من نہ او ہمہ گشت عدم

اکنون اینچنین کسے ہر آئینہ سالم تر از ہمہ باشد و خوشی دل با خدا ہم این را است سماعے میشنود و غیر حق را الکد کوب کردہ است و دست از ہمہ وجودات افشاندہ است و نعرۂ ہو ہو میزند۔

قولہ "وکل قلب ملوث بحب الدنیا فسماعہ سماع طبع و تکلف" ہر دلے کہ آلودہ بمحبت دنیا است سماعے کہ او میشنود بحکم طبیعت ستمے کردہ دل را بحضور می آرد و آنکہ دست دہد یعنی نخست برائے سماع ولے باید کہ ہیچ آلودہ و ملوث نباشد برائے سماع را دلے صافے شفافے باید۔

قولہ "وقیل یحتاج الی السماع من کان ضعیف الحال" چنانچہ با الاسخن جنید گفتہ ام ہمان معنی است اینجا مرد با حاصل و در حضور قوی استوار و محتاج بسماع نباشد او کسے ہست ہمانچہ گفتیم اگر سماع شنوند بطیب القلب مع اللہ بشنوند۔

قولہ "فقال الحصری ما ادون حال من یحتاج الی مزمار یزعجہ و لعمری لا یحتاج التکلی الی نایحۃ" حصری گفتہ است چہ کمترین حالے دارد کہ او محتاج بدین باشد کہ او را اجنبا نندہ نباشد و بجان سر خود عورتے اگر پسر او مردہ باشد محتاج بنوحہ کنانندہ نباشد۔ محمد حسینی میگوید ہمچنین است کہ شیخ حصری میفرماید اما اگر نزدیک تکلے تا بچہ باشد حال او چونہ باشد و کار او چگونہ بود و این سخنے کہ حصری گفتہ است مخصوص بسماع اہل طلب است اما آنانکہ بحضور محبوب دست میزنند و از ناز و کرشمۂ او ذوقے میگیرند آن سماع مردمان دگر است۔

قولہ "وقیل ان السماع لقوم کالدواء ولقوم مروحۃ" و گفتہ اند مر قومے را سماع اینچنین است کہ ہر دردے دارد و مر عاشق مہجور

بہیج رسد فرجہ وصال نمی بیند سماع بشنود و سماع او را پیشوای و رہبر آن رہ شود و قومے را سماع ہمچو مروحہ است آلت راحت است سماع میشنود و دلش کشادہ میگردد و راحت و ذوق با فراط و کمال میگیرد و مردان غیب گویند ساعتے سماع بشنویم بار وجود فرود اندازیم۔

قولہ "وقال الشیخ ابو عبد الرحمن السُلّمی الوجد قد یکون زیادۃ لقوم و نقصانًا لقوم آخرین وھو کالسلاح یصلح للجہاد فی سبیل اللہ و تقتل اولیاء اللہ وکذلک الشمس تصلح شیئًا و تفسد شیئًا آخر" ابو عبد الرحمن سلمی گفتہ است مر قومے را سماع موجب زیادت حال او باشد چنانچہ گفتم و قومے را سماع نقصان حال او بود یعنی موجب جنبش او از نقصان حال اوست و آنکہ گویم نہ بشرط می شنود از ان نقصان است این را مبحث خارج است و سماع ہمچو سلاح است کہ مرد غازی بران عمل میکند و خصم را دفع میکند بر و غالب می آید و بسا باشد ہمان سلاح ہمو را زیانکار افتد سنانے بر خصم انداخت و درست رسانیدن نتوانست آن سنان سلاح خصم شود و زیانکار این باشد و ہمچنین آفتاب بر آید و چیزے را اصلاحے کند کہ بد و میوہ پختہ گردد شیرین شود و بر چیزے دگر بر آید آنرا گندہ کند و ضائع سازد۔ این سخن دلیل برین کند ہر سماعیکہ مستمع بشرط نمیشنود موجب نقصان ظالم اوست۔

قولہ "وقال السماع من حیث المستمع وقد سمع بعضھم طوافًا یصیح یا سعتر بَرّیّ فاغمی علیہ و سئل ذلک فقال حسبتہ یقول سعتر بری" ابو عبد الرحمن گفتہ است سماع بحساب مستمع گوینده ہر چہ بگوید این مستمع دران محلے می برد بحسب آن این را وجدانے و ذوقے میباشد صوفی شنید

از شخصے کہ او فریاد میکرد این سخن میگفت ستر بری آنکہ او شنید نعرہ زد بیہوش شد از و پرسیدند کہ موجب بیہوشی تو چہ بود گفت کہ میگوید ستر بری یعنی سعی کن کہ بیکے مرا بینی وستر بری سبزئ است تربے و پودنے و تزہ باشد او فریاد میکرد بدل سبزی این را آن گمان رفت بحسب گمان خویش معنی راست گرفتہ و بران معنی علیہ گشت مقصود سماع بحسب متمع است از پدر خود شنیدہ ام کہ صوفی آواز گاوے شنید و رقص شد او را از موجب رقص پرسیدند گفت گاؤ میگوید سبحان۔

قولہ "وسمع الشبلی منشداً ینشد شعر

سائل عن لیلی فہل من مخبر یکون لہ علم بہا این تزول

فزعق و قال لا و اللہ ما فی الدارین عنہ مخبرا" شبلی این بیت شنید می پرسم از لیلی ہست خبر گویند کہ او کجا فرود می آید شبلی نعرہ برآورد گفت بخدا کہ در ہر دو سرائے از و ہیچ یکے را خبر نیست کہ او کجا فرود می آید مقصود این بود کہ شبلی میگوید کہ ہیچ یکے از خدا بخدا کہ چیزے علمے ندارد و از و نشانے نمیدہد یعنی سماع بحسب متمع است

قولہ "وقال الصبحی یجب ان یکون الواجد اذا کان وجدہ صحیحاً محفوظاً فی حال وجدہ لا یجری علیہ لسان الذم بحال" صبیحی گفتہ است واجب است چون وجد واجد صحیح باشد یعنی بحقہ و بمواظبہ قرار گرفتہ بود روا نباشد زبان کسے بہ بدی برود۔

قولہ "وقیل الوجد ستر صفات الباطن کما ان الطاعت ستر صفات الظاہر و صفات الظاہر الحرکت و السکون و صفات الباطن الاحوال و الاخلاق" و ہمچنین گویند وجدان و اندوہ نیافت از سر صفات درون است چنانچہ طاعت ظاہر است نمازے و خواندنی و دیگر حرکاتے و سکناتے کہ در آن بایست از سر صفات ظاہر است غرض وجد و وجدان نسبت بباطن دارد

وطاعت وعبادت نسبت بظاہر۔ این نمیگوید کہ ہر دو جمع نشوند بیان نسبت وجودی میکند طاعت وعبادت اگر وجد و وجدان نیست بکار نیاید۔

قولہ "واما حکم الخرقة التی تقع فی السماع فما کان منها علی طریق المساعدت فهی للجماعت وما کان منها لقول القوال وانشاد منشد فان لم هناك جماعت فانها للقوال خاصة وان کان هناك جماعت فقد اختلف اقوال المشایخ فیها فذهب بعضهم الی انها للقوال لانه لما وجده القایده فی سره من جهته خلع علیه بدلا عما تحفه به وذهب بعضهم الی انها للجماعت والقوال فیها کاحدهم لان البرکت حضور الجماعت لاتقصر عن قول القوال" واما خرقہ در سماع می افتد دستارے وجبۂ ومصلائے اگر بطریق مساعدت است از میان جمع باشد یعنی ہر چہ جمع بدان حکم کنند وہمران روند یا خود این خرقہ ہم از ان جمع باشد یکدیگر قسمت کنند بستانند یا بفروشند خرچ کنند واگر موجب افتادن خرقہ بگفتار قوال باشد وبگفتار کسے کہ شعر کسے خواندہ است واگر او آنجا نباشد آن خرقہ مر قوال ومنشد را باشد واگر جماعت باشد صوفیان دران اختلافے کردہ اند وبعضے گفتہ اند برین آوردہ اند واین سخن کہ گفتہ کہ این خرقہ قوال را باشد زیرا چہ ہر گاہ کہ او فائدہ سر خود از و یافت بدل آن خلع کرد ہر آینہ از کسب اوست وچون کسب اوست ہم بدو دہند وبعضے صوفیان برین رفتہ اند کہ این خرقہ مر جماعت را باشد قوال را یکے از ایشان شمرند زیرا چہ برکت حضور جماعت از قول قوال ہیچ کم نیست پس موجب این ذوق از قول قوال واز برکت جماعت شد پس این خرقہ ازان ہمہ۔

قولہ "روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم

بدر من اتی مکان کذا فله کذا ومن قتل قتیلا فله کذا ومن اسر اسیراً فله کذا فتنازع الشبان والفتیان واقام الشیوخ والوجوه عند الرایات فلما فتح الله علی المسلمین طلبوا ما جعل لهم فقال الشیوخ کنا ظهراً لکم وردءاً فلا تذهبوا بالغنایم دوننا فانزل الله تعالی یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ ط قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ج فقسمها النبی علیه السلام بینهم بالسویة" برائے اثبات این سخن راوی قصہ درستے می آرد شیخ فرمود در حرب بدر بعد از انکہ غنایم جمع شد آنانکہ پیش جنگ کردند آن جوانان و مردان جنگی ایشاں شتافتند برین کہ این غنایم ما را بدہند کہ این کار ما کردہ ایم کہ نزدیک علم ایستادہ بودند گفتند ما پشتیبان و نگہبان شما بودہ ایم از پیش ما این غنایم چونہ برید بعد از ان در شان ایشان این آیت نازل شد عز من قایل یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْاَنْفَالِ الایته بگوائے محمد غنایم ملک خدا است و رسول خدا است آنچنان کہ رسول قسمت کند حق شما باشد پس آن رسول اللہ میان ہر دو طایفہ غنایم برابر قسمت کرد یعنی قوال پیش دستی کردو تو کہ در جمع حاضر بودی بہر دو موجب خرقہ افتاد قسمت ہم میان ہر دو باشد۔ و آنانکہ

قوله "ومنهم من قال ان کان من جملة القوم فهو احد منهم ولیس له الاستبداد بشئ منها وان کان اجنبیاً فما کان منها لها قیمة یوثرونه بها وما کان من خریقات الفقراء فهم اولی بها ومنهم من قال ان کان القوال اجیراً فلیس له منها شئ وان کان متبرعاً فله مایصلح له منها شئ" و بعضے گفتہ اند اگر قوال ہم از طایفہ صوفیان است او ہیچ چیزے

مخصوص نباشد و چیزے تنہا نبود و اگر آں قوال از صوفیان نیست اجنبی است بیگانہ است و اگر خرقہا ازان است کہ اورا قیمتے ہست چیزے می ارزد این خرقہ ازین خرقہاے فقرا است پس آں فقرا بداں اولی تر باشند ہمانکہ گویند الفقراء اولی بالخرقۃ و بعضے گویند اگر قوال اجیر باشد یعنی باجرت آوردہ باشند اورا ہیچ ازان خرقہا نصیب نباشد حق اوہمان اجر اوست و اگر متبرع است یعنی باجرت نیامدہ است بہ تبرع آمدہ است پس آنچہ لایق او باشد آن بدہند۔

قولہ "واذا قلنا انہا لہم فلا یستعجلوا بہا ما داموا فی السماع فاذا انقضی وقتہ فجمعوہا فی الوسط" گفتیم کہ بہ تحقیق خرقہ ایشانرا باشد دران قسمت شدن شتاب نکنند مادام کہ در سماع اند وقتیکہ از سماع فارغ شوند خرقہارا جمع کنند بنہند۔

قولہ "ثم ان کان محبا لہم فحکمہ ان یفدیہا بما یوجب وقتہ من غیر معارضۃ فیہا ولا مناداۃ علیہا فان ذلک استحقاق بحقہا وحقہم" اگر میان ایشان کسے از ایشان نیست ولے محب این طایفہ ہست پس حکم او این است کہ بروخرقہ فدیہ کنند خرقہ او ہم قسمت کنند باآنکہ معارضہ درمیان نباشد وآن خرقہ را ندا نکنند کہ ازان کیست این زیرا چہ این ندا کردن استحقاق حق خرقہ است و استحقاق حق قوم باشد۔

قولہ "ثم ان کان ہناک شیخ لہ حکم فالحکم فیہا الیہ من تخریق و تبدیل و رد علی اصحابہا" این احکام است در امثال و اجناس است و اگر آنچنان شیخے باشد کہ او صاحب حکم است حکم مراورا است ہر حکمے کہ او کند او راشاید و ہمہ در تصرف او راضی باشند و اگر آن خرقہ را پارہ کنند بدہند و اگر تبدیل کند و اگر رد کند خرقہ را بر اصحاب ہم شاید

گفتیم کہ تصرف بدست اوست۔

قولہ "وقال اھل الشام الفقیر اولی بخرقتہ وانکر الجمھور ذلک" واہل شام گفتہ اند خرقہ فقیر ہم بفقیر بدہند زیرا چہ او بدین اولیٰ تر است شاید او در ثانی حال سبب آن متعلق شود و اکثر صوفیان این معنی را انکار کردہ اند۔ اما میان صوفیان ما این رسم بود کہ خرقہ تمام بقوال می دادند و ہر یکے کہ خرقۂ او افتادہ است بجائے او را خرقہ دیگر میدادند۔ این معاملت خدمت شیخ نظام الدین ما است اما در خانقاہ خواجۂ ما خرقہ را با صحاب خرقہ میدادند قوال را خوشنود میگردانیدند۔

قولہ "ومنھم من قال ما کان وقع منھا علی سبیل المساعدت او شوباً بالتکلف فالرد اولی" وبعضے از صوفیان گفتہ اند ہر کہ خرقہ بطریقہ موافقت دادہ است رد آن خرقہ ہم بدو دہند اولی۔

قولہ "واکثر المشایخ یکرھون طرح الخرقۃ علی سبیل المساعدت لما فیہ من التکلف المباین للحقیقت" واکثر مشایخ این را مکروہ داشتہ اند کہ بر طریق مساعدت و بطریق تکلف خرقہ را بدہد زیرا چہ این تکلف مباین مر حقیقت راست و مرد محقق را با تکلف چہ نسبت۔

قولہ "وان لم یکن ھناک شیخ لہ حکم یمضون فیہ حکم الوقت ولا یوخرون ذلک" واگر دران جمع شیخے نباشد بر جمعے حکم کند دران حالت بحکم وقت روند یعنی ہر چہ وقت تقاضا کند باتفاق یکدیگر ہمان کنند و این را تاخیر نکنند ہر چہ باشد در جمع یا در حال۔

قولہ "ویکرھون تخریق المرقعات الا ان یکون تبرکاً وما کان منھا من خرق الفقراء فما کان منھا یصلح للرقاع

فتخریقه اولی لکل نصیب ولا یبقی البعض محرومًا" و مکروہ داشتہ اند کہ خرقہا را پارہ کنند مگر برائے تبرک را و اگر از آنہا باشد کہ آن جامہ را خرقہ کنند پارہ کردن بہتر باشد زیرا چہ بہمہ پرکالہ بدہند و تا برکت آن ہمہ را نصیب شود و باید کہ ہیچ یکے از ایشان محروم نماند ہمہ را برسد۔

قوله "ویفرق علی الحاضرین دون الغایب لان الغنیمت لمن شهد الوقعة فاذا حضر معهم فالمحبوب منهم یعطون من الخرق فکیف اقسم ذلك اختلف المشایخ فیه" و ہر کہ حاضر است او را بدہد و انکہ غائب است او را آن نصیبہ نیست زیرا چہ غنیمت در جنگ کسے برد کہ او در وقت جنگ حاضر باشد او را ہم ازین تقسیم خرقہ اختلافے کردہ اند۔

قوله "فقال بعضهم یقسم علیهم بالتفاضل کقسمت المواریث والغنایم" بعضے گفتہ اند بتفاضل بدہند کسے را بسیار کسے را اندک چنانچہ قسمت مواریث است مرد را دو حصہ و عورت را یک حصہ چنانکہ قسمت غنایم است سوار را دو حصہ و پیادہ را یک حصہ۔

قوله "وقال بعضهم ان کان یقسم ذلك شیخ یقسم بالتفاضل وان کانوا یقسمونه فیما بینهم قسموه بالسویة وما لم یصلح فیها الوقاع فالایثار بها بمستحق من الفقراء اولی" و بعضے گفتہ اند اگر آنجا شیخے باشد چنانچہ او را خوش آید قسمت کند و اگر نہ میان خویش قسمت کنند یکدیگر امثال را بمساوات و آنکہ از آنہا است کہ رقعہ از و بخرقہ نتوان دوخت آنرا بفقیرے اولی تر۔

قوله "وما کان من ثیاب المحبین فالبیع اولی او

ایثار بہا للمقوال دون التخریق" و آنکہ از جامہای مجان صوفیان است فروختن او بہتر و یا ایثار بقوال کنند و آن را پارہ نکنند زیرا چہ پارہ کردن برائے تبرک را است و جامہ مجان را چہ تبرک است این را ہم بقوال بدہند۔

فصل ۳۷

قولہ "فصل فی ذکر آدابہم فی التزویج الاولی ان یرغب فی المراۃ الدینیۃ الصالحۃ" و این کہ صوفیان خواہند کہ تزویج کنند ادب، وران باب چیست محمد حسینی میگوید ایاکم والتزویج ایاکم والتزویج خصوصا فی زماننا ہذا اولی این است کہ اگر رغبت کند در عورتے کہ دیندار باشد صالحہ۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تنکح المراۃ لدینہا و مالہا و جمالہا فعلیک بذات الدین تربت یداک" زیرا چہ رسول اللہ فرمودہ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکاح کردہ شود عورت را برائے سہ چیز را بدانکہ او دین دار است و برائے آنکہ او مالدار است زیرا چہ او مالدار است این مزاحمت نکند برائے ہر چیزے را و برائے آنکہ عورت جمیلہ باشد اگر مرد را رشتے دینی یا دنیاوی مزاحمت او کردہ باشد ساعتے نظر بجمال عورت کند چیزے از تداوی وحشت او شود۔ از حدیث این معلوم شد کہ در ہر کہ این سہ چیز بجمع باشد او را نکاح کنند لدینہا مقدم داشت زیرا چہ واو برائے مطلق جمع راست اہم المہمات ہمان است ہمانکہ گفتہ بودم رسول اللہ میفرماید کہ بر تو باد کہ عورتے دیندار باشد او را نکاح کنی خدائے تعالیٰ

ترا وسعتے در دین خواہد داد یعنی نظر بمال نکنی نظر بجمال نکنی نظر بہ دین کنی۔

قولہ "وقال اعظم النساء برکۃ ایسرھن مؤنۃ" و رسول اللہ گفتہ است بہترین عورتان کسے است کہ مؤنت او بر تو اندک باشد۔

قولہ "وقال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خلقت النساء من ضعف وعورت فدا وا ضعفھن بالسکوت و عوراتھن بالبیوت" عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ گفتہ است خلقت عورات از ضعف است یعنی نشأۃ ایشان فروتر نشأت مردان است وچیزے است کہ اورا نہان توان داشتن زیرا کہ از عیب ہر کہ ہست عیب نہاں دارد پس دوائے ورد ایشان سکوت وپوشیدن عیبہائے ایشان بخانہ باشد۔ سکوت عبارت ازین است ہرچہ ایشان طمع کنند ترا از ان اغماز باید کردن و بہر جفائے کہ ایشان پیش آیند ترا خاموش باید بودن جواب نمی باید دادن ہمانچہ گفتہ جواب الجاھل السکوت نمی باید دادن ہمانچہ گفتہ۔

قولہ "وآدابھم فی ذلک ان لا یتزوج للدنیا ولا لذات الیسار بل للسنۃ والعفت ثم یقوم بما لا بد من الکفایت بحسب الطاقت فان عجز او طلبت فوق الطاقت خیرھا بین الوفاق علی المسکنۃ او بالطلاق الفرقت اقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث انزل اللہ تعالی یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَھَا الایتہ" وادب در باب تزویج این است کہ نکاح ایشاں سبب غنائے ایشان نباشد و برائے صرف شہوت را نباشد بلکہ برائے رعایت سنت باشد پس آن مرد ناکح بحسب طاقت خویش کفایت مؤنت او کند و اگر

ازین عاجز آید یا زن انچہ طاقت تو نیست آن میطلبد پس اختیار بدست او دہ شوہر را بفقر و فاقہ اختیار کند و یا طلاق چنانچہ رسول اللہ کردہ بود بر رسول اللہ این فرمان آمدہ بود اے پیغامبر خدا بزنان خویش بگو اگر شما لذت حیات دنیا میخواہید و آراستگی دنیا میخواہید بیائید باشما بطریق بہتر کشادہ کنم۔

قولہ "وکُنَّ تسعا فخیرھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبداء بعایشۃ رضی اللہ عنہا و قال لہا انی محدثک بحدیث فاستشیری فیہ ابا بکر فلما اخبرھا بہ فقالت افیک استشیر ابوی فاختارت اللہ و رسولہ والدار الاخرت وقالت لا تخبر نساءک بھذا فقال واللہ لا تسألینی عن ذلک لا اخبرتھن فلما اخبرھن اخترن اللہ و رسولہ فشکرھن اللہ تعالی ذلک" و ایشان نہ عورت بودہ اند رسول اللہ را انہ حرم بود کہ رسول اللہ را بفقر و فاقہ اختیار کردہ بودند۔ چون این فرمان آمد رسول اللہ آغاز بعایشہ کرد مرا از خدائے تعالیٰ فرمان آمدہ اول مشورت با پدر خویش بکنی بعد ازاں مرا جوابے بدہی عایشہؓ گفت یا رسول اللہ چہ فرمان آمدہ است گفت کہ شما یا مرا یا دار آخرت را با فقر و فاقہ اختیار کنید و یا نفس خود را عایشہؓ گفت افیک ابوی من ترا و دار آخرت را با فقر و فاقہ اختیار کردم عایشہؓ گفت یا رسول اللہ این حکایت بر زنان دیگر نگوئی چنانچہ ابتدا مرا پرسیدہ زنان دیگر را ہمچنان پرس رسول اللہ گفت ہمچنین بکنم بر زنان دیگر بگویم کہ بر عایشہؓ این سخن گفتم عایشہؓ مرا با فقر و فاقہ اختیار کرد شما چہ گویند ہر ہمہ چنانچہ عایشہؓ اختیار کردہ بود ہمچنان اختیار کردند پس خدا ایشان را شکر کرد یعنی قبول کرد و وعدۂ جزائے ثواب ایشان کرد۔

قولہ "ثم انزل لا یحل لک النساء من بعد الایت"

بعد ازان این ایت نازل شد کہ بعد ازین تراعورتان دیگر حلال نباشد۔

قولہ "واولی فی زماننا مجانبت التزویج وقمع النفس بالریاضت والجوع والسہر والسفر" شیخ میگوید کہ در زمان ما بہتر اینست کہ تزویج نکنند و نفس را ریاضت کنند بصوم و بہ بیداری شب و بہ تقلیل آب وجائے بجائے بگردند بر وند ریاضت نفس شود۔

قولہ "روی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علیکم بالنکاح فمن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت میکند کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت بر شما باد یا مؤنت نکاح کنند و ہر کہ را استطاعت مؤنت زن نباشد بر باد کہ روزہ دار وزیرا کہ روزہ ہر نفس را بکار رخص راکردہ است۔

قولہ "وقیل لبعض الصالحین الا تتزوج فقال لی نفسٌ لو تمکنت من تطلیقہا فکیف اضم الیہا اخری" بعضے از صوفیان را گفتند چرا زن نکنی؟ ..... مرورا مزاحم باشد مرا ہمچنان مزاحم است اگر تو انم طلاق گویم بر وزنے دیگر چہ خواہم" (من تطلیقہا = طلاقہا)

قولہ "وقال بشر لو دفعت الی الاہتمام بمونۃ دجاجۃ ما امنت علی نفسی ان اصبح بشرًا طیبًا" بشر حافی را گفتند زن چرا نمیکنی گفت اگر مونت ما کیانے افتیم یکے از انکہ بآنان بد باشم مردمان در رشید میترسم کہ یکے از یشان باشم حاصل این است یعنی اگر مونت زن اختیار کنم انچہ منم نباشم۔

قولہ "وقال مکایدت العفت الیہ من مصالحت

ع۔ در نسخہ منقول عنہ کاتب اینجا تقریباً ایک سطر عبارت در کتابت نیاوردہ۔

العیال وقال رایت الصبر عنهن اسهل من الصبر علیهن "گفتہ است رنج دیدن در عفت آسان تر است از ان مشقت کہ در مصالحۃ عیال باشد ہر دو مشقت است عفت آسان تر از مشقت اصلاح عیال است۔ آرے این کارے با خود و آن با دیگرے خود را توان بر اوزدن دیگرے را چون توان بر خود آوردن۔ ہمو گفتہ است زیرا چہ دیدہ ام صبر از ایشان کردن آسان تر است از صبر بر ایشان کردن۔

قولہ "قال بعضهم مقاسات العیال عقوبۃ لتقید شهوت الحلال" و بعضے از ایشان گفتہ است مشقت کشیدن عیال عذابے است بسبب مقید شدن بشہوت حلال۔ آرے بندے ہست در پاوے بند حلال اندیشہ باید کردن کہ بہ بند ماندن چہ بلائیست بہ نسبت از کشادہ گشتن۔

قولہ "حکی ان رجلا خطب الی میمون بن مهران ابنته فقال لا ارضیها لك قال لِمَ قال تطلب حلی و الحلل قال فعندی منها ما هی تزید قال اذاً لا ارضیها لك" و حکایت آوردہ اند کہ مردے دختر میمون مہران را خطبہ کرد پس میمون گفت من او را برائے تو دادن راضی نتوانم کرد پس گفت چرا گفت او پیرایہا طلبد و حُلّہا طلبد مرد گفت آن چیزہا نزدیک من ہست این گفت اکنون نتوانم برائے او خوشنود کردن۔

قولہ و اراد بعضهم تطلیق زوجته فقیل له ما یسوءك منها قال العاقل لا یهتك ستر زوجته فلما طلقها قیل له لم طلقتها قال مالی و الکلام فیمن صار اجنبیۃ منی "و کسے خواست میان صوفیان زن را طلاق گوید گفتند کدام عیب است در و کہ ترا بد نمودہ است کہ بسبب آن تو او را طلاق میگوئے گفت عاقل ہتک ستر عورت خویش نکند بعد ازان

طلاق گفت گفتند چرا گفتی تو طاق اورا گفت چہ باشد مرا کہ او عورت بیگانہ است من عیب او بگویم۔

قولہ "روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ھم تزوج فاطمۃ رضی اللہ عنہا من علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال لہ تکلم لنفسک خطیبا و قد اجتمع المہاجرون والانصار فقال الحمد للہ حمدا یبلغہ و یرضیہ وصلی اللہ علی محمد صلوٰۃ تزلفہ و تحظیہ والنکاح مما امر اللہ بہ و رضیہ واجتماعنا مما اذن اللہ فیہ وقدرہ و ھذا محمد رسول اللہ زوجنی بنتہ فاطمہ علی صداق خمسمائۃ درھم وقد رضیت فاسلوہ واشہدوا۔ و قال علی رضی اللہ عنہ ما کان لنا الا اھاب کبش نبیت علیہ باللیل و نعلف علیہ الناضح بالنہار" حکایت اینست کہ آن روز کہ رسول اللہ خواست فاطمہؓ را بعلیؓ بدہد زید اسلم را فرمود کہ ابو بکرؓ را بطلب بیار بعد ازان گفت برو عمرؓ را بطلب سپس آن گفت عثمانؓ را بطلب بعد ازان فرمود اخرجی یا بنتی من وراء الحجاب بمتاعک گفت اے دخترک من برون آے ومتاع خانہ را بیرون آر فاطمہ رضی اللہ عنہا یک دست آسیا بیرون آورد و یک بوریا بیرون آورد از برگ خرما بالشتے آورد و مشمش غیر مدبوغ و یک کاسہ چوبی بیرون آورد شکستہ چند جا تیرہ زدہ و یک چادر بر سر گرفتہ بیرون آمد ہفت تو بہم دوختہ آسیا را رسول اللہ برگرفت بوریا را ابو بکرؓ بالشت را عمرؓ کاسہ چوبی را زیدؓ اسلم فاطمہؓ آن چادر را بر سر گرفتہ پس ہمہ آمدند بر در علیؓ زیدؓ اسلم بگریست رسول اللہؐ را پرسید کہ موجب گریہ تو چیست گفت فقر تو و صبر فاطمہؓ عجب فقرے کہ تو داری زہے صبرے کہ فاطمہؓ دارد رسول اللہؐ فرمود

یا زید هذا لمن یموت کثیر خمش کن اے زید مگر این قدر متاع برائے کسے
کہ خواہد مرد بسیار است۔ علیؓ برون آمد زمین بوس رسول اللہ کرد فرمود فاطمہؓ بتو بسپارم
خطبہ کن این خطبہ کہ شیخ مصنف نوشتہ است علیؓ مرتضی این خطبہ خواند ستودن من خدایرا
ستودنی کہ بخدا برسد و خدائے را راضی کند و صلوۃ بر محمدؐ صلواتے کہ بہ محمدؐ نزدیک
شود و بر و حظ و خوشی باشد و نکاح کہ عورت را بمرد سپارند از آنہا است کہ خدا فرمودہ
و رضائے خدا بران بودہ و این کہ یکدیگر جمع شدہ ایم و حال اینست کہ مہاجر و انصار
جمع شدہ اند ابو بکرؓ و عمرؓ از مہاجران بودند و زیدؓ اسلم از انصار این اجتماع از آنہا
است کہ خدا بران راضی و برین تقدیر کردہ است مرا با دختر فاطمہؓ بر مقابلہ پانصد
درم و بدین راضی شدہ ام من پس از پیغامبر پرسید و برین گواہ شوید خطبہ تمام
شد۔ و علیؓ گفتہ است آنروز مایک پوست کہشے بود کہ آرد را خمیر میکردند و بر و
آسے ہم میکردند و آنکہ بر ما بود علف او از ہمبدان میخوردانیدیم و شب را ہم برو
میخسپیدیم۔

فصل ۳۸

قولہ "فصل فی ذکر ادابهم فی السوال قال اللہ تعالی فی مدح
الفقراء لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا و قال وَ اَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ"
میان صوفیان سوال آمدہ است ایشان سوال کردہ اند و ادبے کہ در آن آمدہ است
شیخ میفرماید خداوند سبحانہ در مدح فقرائے اصحاب صفہ میفرماید ایشانے مردانے اند
کہ سوال بالحاح نمیکنند یا اینست کہ اصلا سوال نمیکنند یا آنکہ سوال میکنند و الحاح نمیکنند مراد آوردن
شیخ ہمبرین مصلحت بود کہ سوال کنند و الحاح نکنند و خداوند رسول اللہ را فرمودہ خواہندہ را

ازخود مران و سخت مگو۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطوا السایل ولو جاء علی فرس وقال لو صدق السائل فی سوالہ ما افلح من ردہ وقال ما صاحب الصدقۃ باعظم اجرا من الذین یقبلہا اذا کان محتاجا" ورسولؐ اللہ فرمودہ است کہ بدہند سایل را اگرچہ براسپے سوار آمدیا براسپے سوار است سایل اما احتیاجے دارد کہ بضرورت خواست میکند ورسول اللہ فرمودہ اگر خواہندہ درخواستن خویش صادق است یعنی سوال بحاجت ماسرؐ میکند ہرکہ اورارد کند باوجود آنکہ شئے با او ہست رستگاری نیابد رسولؐ اللہ فرمودہ آنکہ او صدقہ میدہد اجر او عظیم تر است ازکسیکہ بحاجت ماسرؐ میکند زیرا چہ صدقہ گیرندبرائے بنائے بینہ میکند کہ بران عبادت میتوان کردن وبرائے آنکہ رعایت حکم میکند کہ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ۔

قولہ "وقال علیہ السلام من سأل مسئلۃ وھو عنہا غنی فانما یستکثر من النار وقال لا تحل الصدقۃ لغنی لا الذی مَرَّۃٍ سَوِیٍّ" وہرکہ چیزے میخواہد او بدان حاجت ضروری ندارد پس بتحقیق او کسے است کہ آتش دوزخ را برخود بیشتر میکند۔ رسولؐ اللہ گفتہ است روا نیست صدقہ مرکسے راکہ او قوت یکروزہ دارد بلکہ یک ساعت وحلال نیست مرکسے راکہ او صاحب قوتے واستوار باشد یعنی قوّت آن دارد کہ یک روزے بے طعام تواند ماند فساد بنیہ او نشود۔ این ترجمہ برحسب عنایت صوفیانہ گفتم اما از روے ظاہر معنیش اینست صدقہ روا نباشد مرکسے راکہ او مالک نصاب است دوم مرکسے راکہ او خداوند کسب وعمل است میتواند بارے بہ سر گیرد وبجائے برساند ومردے باید میتواند کسبے وعملے کند این چنین را صدقہ دادن زیانے باشد۔

و دیگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرفین نگہدار معطی را میگوید تو عطا کن اگر خواہندہ بر اسپے سوار آید و خواہندہ را میگوید تو سوال مکن تا ترا احاجت ماستہ نباشد۔

قولہ "وعن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ قال کسبٌ فیہ بعض الدنیت خیر من مسألۃ الناس" و از عمرؓ آرند کہ او گفتہ است کسبے کہ در و خواری باشد بہ از آن است کہ از کسے چیزے خواہد چنین گویند کہ شخصے سبدے پر قذورہ بر گرفتہ میرفت و بارانے می افتاد آن نجس بر اندام او میرسید او بر نفس خویش میگفت کہ اے مطیع و منقاد شدی یا نہ یا ازین بدتر کنم کسے از و پرسید کہ ازین بدتر چہ باشد گفت از ہمچو خودے چیزے میخواہم

قولہ "قال الجنیدؒ کل صوفی عوّد نفسہ اخذ الاسباب عند وقوع الشدائد فامنہ لا ینفک عن رق نفسہ ولا یحملہ الصبر" ہر صوفی کہ نفس خود را عادت کرد کہ بوقت سختی کار تعلق اسباب میکند او کسے است بتحقیق کہ ہرگز از بند نفس خویش آزاد شدنی نیست و صبر جمیل او را نباشد۔

قولہ "وقال ابو حفص من تعود السوال ابتلی بالطمع والخیانت والکذب" ابو حفصؒ حداد گفتہ است ہر کہ بخواست مبتلا شد و نفس او بدان عادت کرد مبتلا بطمع شود چشم طمع در و کشادہ گردد و عجب نباشد کہ چون خوے گیرد بخیانت و بکذب مبتلا شود چون عادت گرفت خوف باشد کہ بدین ہم کشد۔

قولہ "وآدابہم فی ذلک ان لا یسئلوا الا عند الضرورت والحاجت ولا یاخذوا الا قدر الکفایت" و ادب ایشان در سوال اینست کہ جز حاجت ماستہ از کسے چیزے نخواہند و نگیرند مگر آنکہ حاجتے کہ در وقت بود ہمانقدر را بکفایت باشد۔

قولہ "وقال بعضهم الفقير اذا اضطر الى السوال فكفارته صدقه" بعضے از ایشان گفتہ است چون فقیر مضطر بسوال شود ہمان صدق او کفارت سوال او باشد و اضطرار ہمانچ گفتہ ام کہ اگر سوال نکند ہلاک بنیہ خود کردہ باشد لفظ کفارت دلیل برین کند کہ سوال امرے مذموم است چنانچہ معصیتے وزلتے باشد کفارت او صدق اوست۔

قولہ "وقيل لا يجوز رد طالب اما كريم فتصونه او لئيم فتصون نفسك عنه وتصون وجهك عن رده" وگفتہ اند خواست خواہندہ رد نہ کند زیرا چہ اگر خواہندہ کریم است کہ سوالے بضرورت میکند تو او را چیزے بدہی صیانت کرم او کردہ باشی و اگر خواہندہ لئیم است صیانت نفس خویش کردہ باشی و آبروے نفس خویش از سبب رد کردن او نگہ داشتہ باشی۔

قولہ "ويكرهون السوال لانفسهم ويستحبون للاصحاب" سوال بغیر ضرورت برائے خود را روا نداشتہ اند و برائے دیگراں مستحب گفتہ اند بارے فقیرے باشد برائے او خواست کند مستحسن باشد۔

قولہ "حكى ان ممشاد الدينوري كان اذا ورد عليه الغرباء دخل السوق وجمع من الدكاكين شيأ وحمل اليهم ولا يعودون ذلك سوالا لانه من التعاون على البر والتقوى" حکایت گویند کہ ممشاد دینوری بعضے گویند ابو الحسن نوری چون بر ایشان فقرا مسافر فرود می آمدند اگر ایشان را چیزے نبودے در بازار میرفتند در دوکانہا خواست میکردند آنقدر جمع میکردند و می آوردند کہ ایشان را بس کند و این را از خواست مذموم نمی شمردند بلکہ از قبیل تعاون بر و تقوی میدانستند یعنی یاری کردن کسے را بر نیکی و پارسائی و این سنت پیغامبر است زیرا چہ او را این سیرت بود اگر فقیرے آمدے بر و چیز نبودے

به اصحاب حواله کردے۔

قوله "وکان النبی صلی الله علیه واله وسلم یسأل لاصحابه ولوکان سوءاً لاحترز منه" واگر اینچنیں سوال مذموم بودے رسول الله نکردے آرے همچنین آید که شیخ میفرماید فاما اونبی الله بود آمر بود او حکم کردے سوال بروچ نسبت۔

قوله "ویستحب بذل الجاه للاخوان" مستحب است که جاه خود را برائے یاران صوفی دینی را بذل کنند یاری هم باشد بین یدی الناس خود را برائے یاران صوفی از و کمتر کنند نمایند و آنکه کمتر باشد خود را از و پستر سازند وخواست کردن برائے کفایت حوائج اصحاب را ریختن آبروئے جاه خود را باشد این نیز مستحل و مستحب است۔

قوله "وقال بعض المشایخ لا یصح للفقیر الفقر حتی یبذل جاهه کما یبذل ماله" فقر مر فقیر را درست نباشد تا آنکه بذل جاه نکنند چنانکه بذل مال میکنند۔

قوله "وادب الخادم فی السوال ان لا یری نفسه فی الاخذ والاعطاء ویکون معولا علی هم الفقراء ویکون کالوکیل علی الفریقین" بر خادم است که چون فقیر بر شیخ خود فرود آید وخرچ بدست نباشد خادم سوال کند و ادب درین باب اینست که وجود خود را همچو وکیلے بداند۔

قوله "قال الشبلی اذا خرجت الی الناس للسوال فلا تراهم ولا نفسك" شبلی گفته است چون بسوے مردمان بیرون آئی واز ایشان سوال کنی ایشان را وخود را درمیان نه بینی دهنده وخواهنده را بخداوانی۔

قوله "وکان الشیخ ابو العباس النهاوندی اذا ورد

علیه الغرباء دخل السوق وجمع ما ینفق من الاطعمة ویقسمها علی یده الیهم وکان یقول منذ عشرین سنة ما اخذت من احد شیئا کان یکره السوال وینکر علی اهله "وچون بر ابو العباس نہاوندی فقرا می آمدند در بازار در آمدے و درخواست کردے واز ہر جنس طعام جمع کردے و بر ایشان آوردے و گفتے مدت بست سال باشد کہ از کسے چیزے نخواستہ ام ہمان معنی باشد کہ از خدا بخدا می خواست و ہر کرا خواست برین صفت نبودے او آن خواست را روا نداشتے۔

قوله "وقال الجنید لا یصح السوال لاحد الا لمن کان عنده العطاء احب الیه من الاخذ" وجنید گفتہ است سوال روا نیست مگر کسے کہ نزد یک او سایل معطی را این سایل سبب میشود تا معطی بثواب رسد این سایل حاجت اشارت بیخواہد کہ دست برادر مومن دست معطی شود و دست این دست سایل شود کہ الید العلیا خیر من الید السفلی۔

قوله "والاولی للخادم ان یستقرض ما یحتاج الیه من نفقة قومه بالمعروف وینفق علیهم ثم یسأل ویقضی دینه فان ذلك اقرب الی السلامت" و مر خادم را بہتر باشد کہ برائے خرج فقرا قرض بستاند پس آن بخواست قرض را فرود آرد نخست گوی سوال بر دو قرض نبود و چون قرض شد سوال بر و قرض شد پس بہتر این باشد این عمل بسلامتی نزدیک تر۔

قوله "وقد رخص بعضهم فی السوال لمن یقصد بذلك تذلیل نفسه" و بعضے روا داشتہ اند کہ صوفی سوال کند کہ درخواہد کہ نفس خود را خوار کند۔ و من میگویم بعضے ہم ازین سبب سوال نکنند کہ نفس را

عه عبارت بے ربط است۔ در نسخہ منقول عنہ ہمچنین است۔

عادت خواہد شد وچون نفس خوار و ذلیل شود ہمت معالی در وے نماید۔ ان اللہ یحب معالی الہمم ویکرہ سفسافہا۔"

قولہ "وقیل لا خیر فیمن لم یذق طعم اہانت الرد" وہمچنین گفتہ اند نفسے کہ اہانت رد نچشیدہ باشد در وے خیرے نباشد۔ ہمانجا میگویم نباید کہ ذوق اہانت او را شیرین شود ہمین بس نیست ہر روز در حضرت خدا چند کرت دست بر میداری و بیشتر این است کہ نمیدہد ذوق رد ہیچ خودے چہ مطلوب و چہ مقصود باشد۔

قولہ "وکان بعض المشایخ لا یاکل الا من السوال فسئل عن ذلک فقال اختزتہ لکراہیۃ نفسی لہ" وسیرت بعضے مشایخ ہمیں بود جز از خواست نخوردے او را ازان پرسیدند گفت این اختیار کردہ ام زیرا چہ نفس را دشوار است اینقدر آرے دشوار است فاما خوف آن است کہ خوے نگیرد۔

قولہ "وقیل حکم الفقیر انہ لا یسأل الا وقت الحاجت من غیر عزم تقدم ولا عقد تاخر لسانہ یشیر الی الخلق وقلبہ الی الحق" وگفتہ اند حکم فقیر در خواست اینست کہ پیش از آنکہ احتیاج حاجت ماسہ شود سوال نکند ونخواہد برائے آنرا کہ بدارم تا وقتے دگر بخورم کذلک بعد دفع حاجت ماسہ او آن است کہ زبان او اشارت بخلق میکند گوئی از خلق میخواہد فاما دل بحق۔

قولہ "وقیل سعی الاحرار لاخوانہم لا لانفسہم" ہمانا نکہ بالا گفتہ است برائے خود را نخواہند برائے دیگرے را خواہند۔

قولہ "وقیل الاکل بالسوال خیر من الاکل بالتقوی"

و بعضے گفتہ اند کہ بخواست بخورند بہتر از آنکہ بتقوی خورند یعنی مردمان اورا متقی و متعفف دانند و بدان بیارند چیزے کہ آن قوت او شود۔ آرے تقوی فروشی دین فروشی است و در گدائے جاہ فروشی۔

قولہ "وقیل من سأل وله ما یغنیه خیف علیه ان یخاصمه کل الفقراء یوم القیمة ویقولون اخذت ما جعل الله لنا ولم تکن منا" وچنین گفتہ اند ہر کہ سوال کند و مرا اورا چیزے باشد کہ اورا ازان سوال بے نیاز کند فردا فقرا دامن او بگیرند کہ آنچہ برائے ما بود تو گرفتہ و تو از ما نبودہ۔ مرا عجب از ہر دو است چہ باشد ترا احتیاج نباشد بخواست و خواہی و دیگر یرا اگر خواست دامن گیرد کہ آنچہ از ان ما بود تو کردی ہر دو بوالعجب مردان اند۔

فصل ۳۹

قولہ "فی آدابهم فی حال المرض روی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال حمی یوم کفارت سنة وقال للانصار لما حموا البشر وا فانها کفارت وطهور عظیم"

ما اینست حالت مرض و عظیم رعایتے در حالت رعایت کردن از رسول اللہ مروی است کہ تپ یکروز کفارت گنہ یک سال است ترسائے طبیبے این سخن بشنید ایمان آورد گفت تپ یک شبینہ قوت یک سالہ برد پس او نبی اللہ بود بغیر علم طب درین سر اطلاع یافت و رسول اللہ انصار را فرمود مگر بعضے محموم شدہ بودند فرمود کہ بابشارت باشند کہ این کفارت گناہان است و پاک کنندۂ خطاہا۔

قولہ "وقال بعض الحکماء ان فی العلل النعماء لا ینبغی للعاقل ان یجہلہا فانہ تمحیص للذنب و تعریض لثواب الصبر و ایقاظ من الغفلت و اذکار بالنعمت فی حال الصحت و تجدید التوبۃ و حث علی الصدقۃ" بعضے حکما گفتہ در زحمتہا کہ خداوندگان را میدہد نعمتہا است دراں نباید عاقل را کہ ازاں غافل باشد زیرا چہ علل نیست و دور کنندہ گناہاں است و پیش آرندہ است مر ثواب صبر را و از غفلت بیدار میکند و نعمت صحت را یاد میدہاند و تجدید توبہ میکند و برمی انگیزاند کہ مریض صدقہ بدہد یعنی بواسطہ مرض چندیں کارہائے نیک میشود۔

قولہ "حکی ان ذا النون دخل علی مریض یعودہ فَاَنَّ اَنَّۃ فقال ذو النون لیس بصادق فی حبہ من لم یصبر علی ضربہ فقال المریض بل لیس بصادق فی حبہ من لم یتلذذ بضربہ" ہمچنیں گویند ذوالنونؒ پرسیدن مریضے رفت مریض یک نالشے کرد ذوالنونؒ گفت او در دوستی دوست صادق نباشد ہر کہ بر زون دوست صبر نکند مگر آن مریض یکے از محبان بود پس مریض ہمچنیں گفت کہ در محبت صادق نباشد کہ او لذت ضرب محبوب نگیرد مریض مگر این جواب داد کہ نالہ من از وجع ضرب نیست این نالہ از لذت ضرب او بود۔ ہمچنیں ہم گفتہ اند لیس بصادق فی دعواہ من لم یصبر علی ضرب مولاہ و دیگرے گفتہ است لیس بصادق فی دعواہ من لم یتلذذ بضرب مولاہ و سیومی گفتہ است لیس بصادق فی دعواہ من لم یشکر علی ضرب مولاہ و شہبازے و گر گفتہ است۔ لیس بصادق فی دعواہ من لہ شعور فی ضرب مولاہ۔

قولہ "حکی ان بعض العارفین مرض فوصف علتہ

للطبیب فقیل له الیس هذا شکوی قال لا انما هی اخبار عن قدرت القادر" چنین گویند مریض بر طبیب حکایت مرض گفت طبیب گفت نه آنکه این گله است که از وسیکنی گفت این گله نیست این اخبار از قدرت قادر است۔

قوله "وقال خادم الکلیب السنجاری قال لی شیخی یوما هل تری علی ظاهر جلدی موضعا خالیا من الدود غیر اللسان فقلت لا فقال کذلک لیس فی داخل جلدی موضع خال من الدود غیر القلب" کلیب سنجاری مر خادم را گفت که در تمام اندام من نظر کن جائے هست که کرم نیست مگر زبان گفت آرے همه جا هست مگر زبان گفت هم چنین است درون تن من هم همه جا کرم است مگر درون زبان را برائے ذکر و شکر داشته است و دل را برائے حضور و فکر و چنین گویند کلیب مجذوم شد از شهر بیرون آمد در بادیه افتاد شبے اصحاب جنید رفتند برگرد او بایستادند و گوش با صفا داشتند که درین حالت درین بلا او با خدا چه میگوید و چه می نالد شنیدند که می گوید یا رب اسمی کلیب و جسمی مجذوم و رسمی هذه فاقه این جبرئیل و من المبارزت اے خدائے من نام من سگے و تن من از جذام میگداز د و خوردن من بعد چند روز بفاقه کجا است جبرئیل درین میدان بلا و محنت معلوم شود که مبارز کیست او است یا من۔

قوله "واعتل ممشاد الدینوری فقیل له کیف تجد العلت فقال سلوا العلت کیف تجدنی فقیل له کیف تجد القلب فقال فقدت قلبی منذ ثلثین سنة" دینوری علیل شد پرسیدند که زحمت را چونه می یابی گفت زحمت را پرسید که مرا چونه می یابد

گفتند حال دل تو چیست گفت سی سال است کہ دل را گم کردہ ام۔

قولہ "وقال بعض المشایخ لان اعافی فاشکر احب الی من ابتلی فاصبر" بعض مشایخ گفتہ اند کہ نزدیک من این دوست تر است کہ باصحت باشم و شکر گویم نہ آنکہ مریض باشم و صبر کنم زیرا چہ بر عافیت طاعت بر چیزے کہ ادا باید کرد ادا کردہ میشود اما آنکہ نتواں طاعت برسید در ادائے آن طاعت آن نیست مطیع را کہ ہیچ لذتے این جہانی و آن جہانی برابر آن نباشد صوفی پرسید کہ فرد ادر بہشت نماز خواہد بود گفت نہ او گفت نفس مزن مقامے را کہ دران نماز نباشد۔

قولہ "وقال اللہ تعالی فی قصۃ سلیمان علیہ السلام نِعْمَ الْعَبْدُ ط اِنَّہٗ اَوَّابٌ وفی قصۃ ایوب علیہ السلام وبلایہ نِعْمَ الْعَبْدُ" وخدائے گفتہ است نیکو بندۂ سلیمان علیہ السلام کہ اواب است کہ او بہر چیز بسا باز میگردد و لفظ اواب شامل است مر صبر را ہم و مر شکر را ہم و گفت نیکو بندہ ایوب است کہ او صابر است۔

قولہ "وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم تداووا عباد اللہ فان اللہ تعالیٰ لم یخلق داءً الا خلق لہ دواءً فقیل یارسول اللہ ھل یرد التداوی من قضاء اللہ شیئًا فقالَ ھو من قضاء اللہ" فرمودہ است کہ اے بندگان خدا دردہائے خویش را دارو کنید پرسیدند یا رسولؐ اللہ این تداوی چیزے از قضائے خدا رد میکند فرمود این دارو کردن ہم یکے از قضائے اوست و دارو خاصیت دفع مرض نہادۂ اوست این ہم یکے از قضائے اوست۔ این تمام شیخ حکایت ہائے مختلف کہ آورد و بیان مریض کرد بلکہ او فی اینکہ نالد کہ سبب لذت نباشد و دیگر عفت خواہد کہ

آن موجب شکر است آن ہم از ادب مرض است واگر میان صوفیان کسے دارد کند آن نیز از آداب ایشان است و باشد کسیکہ در مرض او را از مرض شعور نباشد و باشد کہ کسے او در مرض چنان بنیاز و سرفراز باشد چنانکہ حکایت کرد ہر دو شکر و صبر از آداب بیماران حضرت است واگر کسے حکایت از مرض کند ہم شاید زیرا چہ او حکایت از قدرت قادر میکند و در ہر حکایتے او بے است باختلاف آن ذکرے کردہ است تو فہمے بر۔

فصل ۴۰

قولہ "فی ذکر آدابہم فی حال الموت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم واکثروا ذکر ہادم الذات فما ذکرہ عبد فی سعۃ الا ضاقت علیہ ولا ذکرہ فی ضیق الا وسع علیہ" رسول اللہ فرمودہ است مرگ را بسیار یاد کنید کہ شکنندۂ ہمہ لذتہائے فانی است ہیچ وقتے بندہ در خوشی وقت خویش مرگ را یاد نکند مگر آنکہ آن تنگچہ او بر و فراخ شود زیرا چہ ہر چند کہ بر و وقت تنگ آید یاد آورد این نیز بگذرد یعنی روزے باشد ازین جہان بروم و این تنگچہ نماند این یا تتمہ حدیث است یا شیخ میفرماید غالب اینست کہ شیخ میفرماید۔

قولہ "وقال علیہ السلام عند الموت واکرباہ فقیل انما قال ذلک ترکاً للتجلد علی اللہ وقیل اخبارہ عن شدۃ لیکون الخلق علی حذر من کربتہ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر وقت این سخن میگفت واکرباہ زہے سخن این برائے

آنرا گفت نخواست با خدا تجلدے کند حضرت بے نیاز است اظہار عجز و مسکنت دران حضرت لایق تر باشد و دیگر گفتہ اند کہ خبر داد از سختی وقت موت تا مردمان از ان در خوف بحذر باشند۔

قولہ "وقیل انما قال ذلك اعترافا بالعجز وتواضعاً ليشرع ذلك" ہمان سخن بالا است کہ ترکاً للتجلد شیخ بعبارتے دیگر باز میگرداند ترجمہ اینست این سخن نکتہ ایست مگر برائے آنکہ اعتراف بعجز میکند و بنا بر تواضع میکند تا این صورت کردن میان امت مشروع ماند۔

قولہ وقیل انما قال ذلك لما كوشف الموعود ولقاء الملك الودود وقال واكرباه من زحمت الدنيا وزحمت الخلق فواكرباه من بقية الحجاب متى يكون الوصول للرب الارباب" ودیگر موجب گفتن واکرباہ این ہم باشد کہ احوال امت بروے دران حالت مکشوف شد کہ امت بعد از وہفتاد و فرقہ شوند ہمہ بر ضلالت باشند مگر یکے و آن اندک باشند مینالد کہ سالہا مشقت دید برائے اقامت دین و بعد از ان بران نمانند من عند انفسہم ہر چہ خوش آید بکنند و دیگرے نالد کہ بعد از من ایشان را کہ منع کند کہ من از سنگ پرستیدن و از مردار خوردن و از رہزنی کردن و بچگان در زمین کردن و قطع رحم کردن ہمہ مشقت باز آوردم این چنین کسان بعد از من وفا نکنند بر فرزندان من بر فاطمہ و بر حسن و حسین و علی جفا ہا کنند و چنانچہ دشمنان را برانند ایشان را ہمچنان برانند ہر چند کہ در اثنائے مرض فریاد کردم گفتم اذکرکم اللہ فی اولادی وفاہم از ایشان توقع باشد کہ سروران دین من اند از ایشان باشد کہ بفرزندان جفا کنند حسنؓ و حسینؓ را بکشند و با علیؓ قتال کنند و دشنام دہند و فاطمہؓ را برانند تو چہ میگوئی چہ آنست کہ فریاد کند واکرباہ و اکرباہ و ہمچنین گویند

این سخن یک نفس است ہم برائے آنکہ ہرگاہ کہ موعود بود مکشوف شد ہنوز چیزے از حجاب دنیاوی باقی ازان مینالد کہ ازین برہم تا بدان برسم و دیگر گویند کہ در دنیا تجلیات داشت جمالے در پردہ صورتے میدید آن فوت میشود تحفہ دگر از ان دنیا ہم در دنیا کردند و آن در آخرت بدہند ازان می نالد کہ محبوب را در پردہ دیدن لذتے دارد کہ لذت در ظہور و کشف گل نیست بتجربہ معلوم باشد کہ چون بالباسے بہتر پیش آید آن جمالے کہ دارد کہ اگر برہنہ شود آن جمال نماند و دگر گفتہ اند در دشرف دارد بر ہمہ درمان ازین جہاں میرود فوت لذت در دمیشود گفتہ اند۔ بیت

ہمہ کس ذوق حور میگیرد ذوق غم گیر اے جواں قدرے

دیگر این چنین گفتہ اند چو ملک الموت بر آمد گفت مرا فرمان است اگر رضا دہی من تصرفے بکنم گفت جبرئیل ؑ گفت کہ عزرائیل چنین میگفت تو چہ میگوئی جبرئیل گفت ان ربک لیشتاق الیک و چون جبرئیل سخن گفت رسول اللہ بازگشتن را اختیار کرد فرمان آمد بر ملک الموت تو از میان دو رشو من دانم و دوست من صورتے از حظیرۂ قدس تجلی کرد و بوسہ برلب زد و کازک برلب نہاد از لذت دردان کاز فریاد برآورد و اگر باہ روح مقدس از قالب او اضطراب کرد برائے خروج را بوسہ دیگر در رخسارہ بوسیدہ و کازے زد روح تا بحلقوم رسید از بس لذت و بس ذوق پیشانیش را ببخائید اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ تمام شد زہے ورد و زہے ذوق و زہے اتمام کار۔ آئی و الی بچشی شناسی اللھم ارزقنا بفضلک یا ارحم الراحمین۔

قولہ "قال الحریری کنت عند الجنید وقت وفاتہ وکان

عہ در نسخہ منقول عنہ اینجا دو سہ الفاظ از کتابت ترک شدہ اند۔ غالباً عبارت این چنین است "جبرئیل ؑ بیاید جبرئیل ؑ آمد گفت الخ"

یقرء القرآن فقلت ارفق نفسک یاسیدی فقال احوج ما کنت
الیه الساعة وها هو اذا نطوی صحیفتی فختم القرآن ثم
ابتداء وقراء سبعین آیة من البقر وات رحمة الله علیه"
حریری میگوید آخر وقت بر جنید حاضر بودم واو قرآن میخواند گفتم زهے بانفس خویش
کن جنید گفت محتاج ترین وقتها این وقت است صحیفهٔ اعمال مرا می پیچند میخواهم
ختم من همین باشد ختم قرآن کرد و هفتاد آیت دگر از سورهٔ بقر خواند بعد ازان
جان خود را بخدا سپرد می گوید وقت غنیمت است در تلاوت و در صلوة و در دیگر
اعمال لذتے خاصے است ان فوت میشود باز نخواهم یافت درین گلزار گذرے
بود گلے و میوهٔ که توانم بچینم و بستانم۔

بیت

چه گلها چیدمے یارب ازین باغ اگر چیزے نگفتے باغبانم

قوله "وحکی ان خیر النساج نظر الی ملک الموت وقت
النزع فقال انما انت عبد مامور وانا عبد مامور وما امرت به لا یفوتک
وما امرت به یفوتنی فدعا بماء وتوضأ وصلی ثم کبر الله
اکبر ومات رحمة الله علیه" وچنین گویند آخر وقت نساج ملک الموت را
دید گفت بندهٔ و ترا کارے فرموده اند آن از تو فوت شدنی نیست من نیز بنده ام
مرا هم کارے فرموده اند آن فوت میشود زمانے فرصتم ده تو ضئے کرد و گانه گذارد
جان بجان افرین داد۔

قوله "وکان علی بن سهل یقول اترونی اموت کما
یموت هؤلاء المرضی انما ادعی فاجیب وکان یوما جالسا
اذا قال لبیک ومات رحمة الله علیه" علی سهیل عبد الله تستری
گفتے چه بینی مرا همچنین میرم چنانچه این رنجوران می میرند و مرا بخواند و من اجابت

دعوت کنم روزے شستہ بود و بعضے گویند در رہ میرفت لبیک گفت جان بداد۔

قولہ "وحکی عن احمد بن خضرویہ لما حضرتہ الوفات کان علیہ سبع مایۃ دینار دیناً وغرماؤہ حولہ فنظر الیہم ثم قال اللھم انک جعلت الرھون وثیقۃ الارباب الاموال وانت تاخذ وثیقۃ غرمائی فادعنی فدق داق الباب وقال ھذا اداد احمد خضرویہ قیل نعم قال این غرماؤہ فخرجوا الیہ فقضالہم ثم خرجت روحہ" وچنین گویند احمد خضرویہ چو آخر وقت شد وامداران او آمدند گرد او ایستادند چشم کشود در روے ایشان دید گفت خداوندا تو گرو را وثیقہ مال وام داران کردی وثیقت من توئی استواری من برتست وکان وکار من توی از جہت من تو او کن ہمدرین بود ناگہان شخصے آمد ودر او زد گفت این خانۂ خضرویہ است گفتند آرے درون آمد گفت کہ وام داران احمد کیانند حق ایشان راستم در داد و باز گشت پس روح او از قالب جدا شد۔

قولہ "ولما حضر اباعثمان الحیری الوفات خرق ابنہ القمیص ففتح عینیہ وقال یا بنی خلاف السنۃ فی ظاھر من ریاء الباطن فی القلب" ابو عثمان حیری چو آخر وقت او شد غیبۃ آورد و چشم بگشاد پسر او پیراہن پارہ کرد چشم کشاد و دید گفت پسرک من خلاف سنت کردی در ظاہر از ریاے نفاق باطن شد۔

قولہ "وقیل للجنید عند الموت قل لا الہ الا اللہ فقال نسیتہ فاذکرہ" وگویند جنید را در آخر وقت گفتند بگو لا الہ الا اللہ گفت چہ گمان می برید کہ من فراموش کردہ ام کہ اکنون یاد کنم من ہمہ غرق او یم بیرون و درون ہمہ آن دوست گرفت نامیست زمن برمن باقی ہمہ اوست بہ بین۔

قولہ "وقیل لابی محمد الدویلی قل لا الہ الا اللہ قال ھذا شئی وقد عرفناہ وبہ نفنی" وگویند کہ در آخر وقت برابی محمد دویلی گفتند کہ بگو لا الہ الا اللہ گفت دیر است کہ شد کہ خفتہ ام وہم بدان فانی میشوم۔

قولہ "والرویم کذلک فقال لا احس غیرہ" وگویند در آخر وقت رویم را گفتند کہ کلمہ شہادت بباید گفت او گفت کہ من جز او را احساس نمی کنم۔ مشکل سخنے است این سخن نزدیک بمقال محی الدین ابن اعرابی می کشد او گفتہ است الحق محسوس والخلق معقول۔

قولہ "حکی ان اباسعید الخراز کان یتواجد عند الموت وکان قد مات جمیع بدنہ وبلغت الروح حلقومہ وھو یرتجز ویقول" حکایت آرند کہ ابوسعید الخراز در آخر وقت دران حالت تواجد میکرد وحال این بود کہ تمام تن کہ مردہ بود در روح بحلقوم رسیدہ واین بیت میگفت۔

قولہ شعر

"حنت قلوب العاشقین بذکرہ وتذکارھم وقت المناجات یسری
واجسامھم فی الارض سکری لحبہ وارواحھم فی الغیب نحو العلی تسری
ھذا یدل علی سرورہ وسکون ضمیر سرہ" میل دل عاشقان بذکر اوست ویاد کردن محبوب ایشان وراز گفتن با محبوب نہانی است میان او ومیان این وتنہائے ایشان در زمین مدفتانند بدوستی محبوب وجانہائے ایشاں از سبب دوستی سوے علی سوے معالی معارف میرود۔ این شعر واین گفتار در ان وقت دلیل خوشی او قرار باطن اوست۔

قولہ "ونظر الحسن البصری الی رجل یجود بنفسہ

فقال ان امرءًا هذا آخره بجدیران یزهد فی اول وان امرءًا هذا اوله لجدیران یهاب آخره" حسن بصری مردے را دید کہ در حالت نزع بود گفتہ است آخر این مرد سزاوار تر این است کہ اورا ترسے بر عاقبت خود باشد یعنی آنکہ اول بدنیا محب باشد سزاوار آن است کہ بآخرت بترسد باید کہ در آخر او ترس باشد۔

قوله "وحکی ان الشبلیؒ اعتل علة فارجف بموته فنادی المشایخ ودخلوا علیه وجلسوا حوله فقال ایش الخبر فقال المالکی وکان اجراهم علیه جاء القوم الی جنازتك فقال العجب العجب من اموات جاؤا الی جنازة حی" وچنین گویند کہ چون شبلیؒ مریض شد بمرضے کہ موت او بدان بود پس مشایخ شنیدند و شتافتند و بروے آمدند و گرد او نشستند پس گفت چیست خبر یعنی کجا آمدید چہ خبر دارید پس مالکی گفت کہ او از ہمہ گستاخ تر بود مردمان آمدہ اند تا بر جنازۂ تو نماز گذارند گفت عجب عجب کہ مردگان آمدہ اند کہ بر جنازۂ زندۂ نماز گذارند یعنی آنرا کہ حیات با اللہ نشدہ است اورا مردہ انگارند۔

قوله "وقال ابو بکر الدینوری لما حضرت وفات الشبلی فقال علیّ درهم مظلمة فتصدقتُ بالوف عن صاحبه وما علی قلبی شغل اعظم من ذلك ثم قال وضنی فوضاته ونسیت تخلیل لحیته وقد امسك علی لسانه فقبض علی یدی وادخلها فی لحیته وقد عرق جبینه ولم یذب علیه هذا القدر من السنت ثم مات" ابو بکر دینوری خادم شبلی بود چو آخر وقت او شد زبان او ماند و پیشانی او خوے کرد و مرا فرمود باشارت کہ مرا

وضو بکنان من وضو کنانیدم و تخلیل لحیه فراموش کردم دست مرا گرفت زیر لحیه خویش آورد و تخلیل کرد زهے مرد که در اینچنین وقت نخواست که این قدر سنت از و فوت شود و گوید او در وقت مردن میگفت که یکدرم من بر من است آن درم مظلم است مگر از زمین افتاده یک درمے برداشته بود برائے آزاهزارها بنام صاحب او صدقه داده ام هنوز از دل من تعلق نرفته است۔

قوله "وروی عن ابن عباس رضی الله عنهما انه دخل علی عمرو بن العاص وقد احتضر فدخل علیه ابنه عبدالله فقال یا عبد الله خذ ذلك الصندوق فقال لا حاجة لی فیه فقال انه مملو مالا فقال لا حاجة لی فیه ثم قال عبد الله لیته مملوأ فقراً فقال ابن عباس قلت یا ابا عبد الله کنت تقول اشتهی ان اری رجلا عاقلا یموت فاساله کیف تجده وکیف تجدك فقال اجدانی اری السماء کانها مطبقة علی الارض وانا بینهما وکانما النفس تخرج من خرم إبرة ثم قال اللهم خذ منی حتی ترضی ثم رفع یدیه وقال اللهم انك امرت فعصیت ونهیت فارتکبت فلا یروّلی فاعتذر ولا قوی فانتصر ولکن اقول لا اله الا الله قالها ثلاثا ثم مات" ابن عباسؓ روایت میکند عبد الله عباس میگوید عمرو عاص را حالت حضور موت شد پسر او عبد الله برو در آمد صندوقے پیش او بود پسر را گفت بستان این را پسر گفت مرا بدین حاجتے نیست گفت این صندوق بمال مالا مال است پسر گفت مرا بدین حاجت نیست گفت اے کاشکے که پر بفقر بودے پسر پرسید که این زمان خود را چونه می یابی مگر گفته بود که مرا در آخر وقت پرسند از حالت آخر وقت بگویم

ولی

گفت می بینم گوئی ہفت طبق آسمان آوردہ اند بازمین چفسانیدہ و من در آن میانم وازمن نگذاشتہ اند جز مقدار سر سوزنے کہ از ان نفس بیرون می آید گفت اللھم اے بارخدا انچہ تو مرا فرمودی نکردم وانچہ مرا باز داشتی من ہمان کردم ازین کار جان برآری نیست وعذر آن میخواہم واگر اعتماد ہمبدین است کہ ایمان برین صادق است کہ لا الہ الا اللہ گفت وہم بدان مرد۔ نمی دانم این حکایت برائے چہ آوردکہ بدانند کہ عمر و عاص آخر وقت بر کلمہ توحید رفت ہرچند کہ او مکرہا کرد فتنہ در دین انگیخت با این ہمہ دید از رسول اللہ انیقدر گویند بگفت فانسیتہ فاذکرہ و ابو محمد را گویند لا احس غیرہ وہیل عبد اللہ لبیک گوید وجان بدہد و این را برین نمط ذکر دہ میگوید کہ ہر کس بحسب عمل خویش روزگارے دارد و مختم او ہم برین است۔ ہیچ معلوم ہست کہ این مرد بر مرتضی چہا باختہ است پس در تواریخ مسطور است من چہ نویسم۔

قولہ "ولما احتضر عبد الملک بن مروان نظر الی اولادہ حولہ وبناتہ یبکون فانشد" بعد از آنکہ عبد الملک مروان در محضر موت شد نظر بسوے فرزندان و دختران خویش کرد کہ ایشان[ع] دران محل این بیت خواند۔

قولہ شعر

ومستخبر عنا یرید بنا الردی ومستخبرات والعیون سواجم

وبسا خبر جویندگان از ما کہ ہلاک ما میخواہند وبسا عورتان خبر جوینده ہلاک میخواہند وچشم ایشان میرود۔ این حکایت نیز نمیدانم شیخ برائے چہ آورد مگر برائے آنکہ و بضدھا تبین الاشیاء۔

ع۔ درمیان لفظ "ایشاں" و "دران" چند الفاظ در نسخہ منقول عنہ در کتابت نیامدہ اند لہذا عبارت ناقص ماندہ۔

فصل ۴۱

قولہ "فصل فی ذکر آدابہم فی وقت البلاء قال اللہ تعالی وَ فَتَنّٰکَ فُتُوْنًا قیل طبخناک لبلاء طبخا حتی صرت صافیا نعتًا" وخداوند سبحانہ گفت فتنہ کردیم بر تو فتنہ کردن۔ شیخ ایں را میفرماید طبخناک طبخا بخشیم ترا بخشتے تا آنکہ صاف کردیم از تو صاف بشری و بزودیم ترا از آفات انسانی۔ بعضے صوفی را خداوند در بلا انداز د آن سبب تصفیہ و تنقیہ او باشد۔ ادب دریں باب اینست کہ چون بلا بر صوفی افتد او بداند کہ این معنی از خدا آمدہ است کہ بداں صاف و پاک گرداند طبخناک طبخاً چنانکہ زر و نقرہ می پزند تا ریم ایشان برود تا صاف نقی روشن گردد۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذخر البلاء لاولیاءہ کما اذخر الشہادت لاحبائہ" پیغامبر فرمودہ است خدائے تعالیٰ ذخیرہ کردہ است بلا ہا را برائے نزدیکان خود را و شہادت برائے دوست دارندۂ خود را یا برائے آنرا کہ ایشانرا دوست میدارد۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نحن معاشر الانبیاء اکثر الناس بلاءً ثم الامثل فالامثل" پیغمبر میفرماید ما گروہ پیغامبرانیم بیش از مردمان بلا بر پیغامبران باشد پس آنکہ ایشان فروتر از ایشان باشند و پس آنکہ مانند باشند۔

قولہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم احب العباد الی اللہ شاب عابد و مبتلی صابر و فقیر ناشط "رسول اللہ فرمودہ است

دوسترین بندگان خدا را نزدیک خدا جوانیکہ خدا پرست باشد و بتبلائے صابر باشد بلا بر وافتادہ است او صبر میکند و فقیریکہ فقیری خوش میکند یعنی فقیر شاکر۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ تعالی یتعاھد عبدہ بالبلاء کما یتعاھد الوالد الشفیق ولدہ" رسول اللہ فرمود بتحقیق خدائے تعالی تعہد بندۂ خود میکند بہ بلا چنانچہ پدر مشفق پسر را بنعمت پرورد۔

قولہ "وآدابھم فی ذلک ترک الجزع والشکوی ملاحظۃ ثمرۃ البلوی" و اداب ایشان در باب بلا اینست کہ نالہ نکنند و اگر نالہ کنند نہ تنگ آمدہ از دست بلا نالہ کنند ازین نالہ کنند کہ دوست با من باہمہ دوستی چنین میکند یا آنکہ از بس لذت کہ او را اختیار برائے بلا کردہ است ازاں نالہ اگر تجربہ کردہ باشی بدانی اہل ہوا چون لذت بر ایشان غلبہ کند بگریند و آب از چشم ایشان روان شود یدانند کہ تا چہ دردیدہ و رسیدہ است و نظر برین کنند کہ ازین بلا تا چہ ثمرہ رسید اللہ زور خنہ[ه] بلا چہ ثمرہ بار آرد۔

قولہ "وما اعد اللہ الصابرین حیث قال عز وجل اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ" انچہ خدائے تعالی برائے صابر از اساخت کردہ است اینست کہ گفت است اِنَّمَا یُوَفَّی الآیۃ تمام دادہ شود صابران را اجر ایشان بغیر حساب یعنی بیش ازان کہ مقابلہ صبر باشد ازان بیشتر باشد۔

قولہ "فمن شھد البلاء من المبتلی غاب برویتہ عن وجدان مرارت البلاء وصعوبتہ قال اللہ تعالی

ه در نسخہ منقول عنہ درمیان "رسید" و "بلا" دو لفظ غلط نوشتہ شدہ و مسخ کردہ شدہ است۔

وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَإِنَّكَ بِأَعْيُنِنَا الا ترى ان صواحبات يوسف عليه السلام كيف غبن في رويته عن وجدان الم القطع وتشعرن بذلك الى ان غاب" ہر کہ بلا را حاضر شد و نظر بیلے افتاد کہ از دوست است غائب شود از رویت بلا و سختی بحضور میلے۔ حکایت سنجار و عشق او با دختر بادشاہ و اندام او بچہار صد تازیانہ بارہا گفتہ ام اللہ سبحانہ گفتہ است کہ صبر کن زیرا چہ بمنظر ما آئی بینی تا آنکہ خواہر گان زلیخا میان ترنج و دست فرق نکردند بجائے ترنج دست را بریدند از بسکہ بدل جمال یوسف از خود غائب از خود و از الم دست خود غائب کند۔

قولہ "قال اللہ تعالی فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا هَٰذَا بَشَرًا" خداوند میگوید سبحانہ بعد از آنکہ یوسف را دیدند و او را از حسن و نمک از ہمہ برتر دانستند و بجائے ترنج دستہا بریدند و گفتند کہ ہرگز این فرزند آدم نیست و این بشر نیست۔ و از جملہ کلام شیخ این معلوم شد کہ یکہ در شاہد بازی باشد و بر و بلا افتد در تجلی جمال او چنان مشغول شود کہ از الم بلا او را شعورے نماند۔

قولہ "وقيل لبعض الشطار متى يهون عليكم الضرب والقطع فقال اذا كنا بعين من يهواه فنعد البلاء رخاء والجفاء وفاء والمحنة منحة" و گفتہ اند بعضے ازین جوانان ہوا پرست و عشق باز را پرسیدند کسے باشد کہ بلا بر شما آسان نماید گفتند وقتیکہ کہ کسے را کہ دوست میداریم بر ما بلا افتد و او در محضر ما باشد حکایت مجنون و سنگے کہ زیر غرفہ لیلی بود بارہا گفتہ ام و چو در محضر محبوب میباشم بلا بر ما نعما میگردد و جفا وفا میباشد و محنتے کہ می باشد ان محنت عطا میباشد۔ محنت و محبت تصحیف اند از کان کہ توامان آدہ

شده اند محنت قلب محبت است پس هر جا که محبت آید محنت آید۔

قولہ "و انشد المجنون بن عامری شعر

ومن اجل لیلی اوجع القلب والحشا ومن اجل لیلی قربوالی مکاویا ن مکانیا

ومن اجل لیلی رحّل القوم منیّ بمنصرف دمائی حیذ اکنت جانیاً

واز سبب لیلی دل را درون عذاب کرده است وهم از سبب او لیلی نزدیک من میشود محل و مرتبۂ من هم از سبب لیلی قوم روان شدند با آرزوهای خویش برخیزید خونهای من زیرا چه که من گنهگار و خائن بوده ام۔ د جانی

"وعن اجلها سُمّیتُ مجنون عامری فدتها من المکروه نفسی ومالیا"

وهم از جهت لیلی مرا مجنون عامری خواندند فلا فائده از دشواری که مرا رسد و مال و نفس من حاصل شعر این آمد که در عشق و محبت از بلا و محنت خالی نباشد و عشق من و محبت از بلاها لذت اوست باشد و خود را فدای او کند۔

قولہ "وله ایضا شعر

اضل لِلالِ لیلی من رضاها واحتمل الاصاغر والکبایر اقواها" ن فی هواها ل و الکبایر

خوارها میشود و کسان لیلی را در رضای لیلی که مگر لیلی بلیلی برین راضی و تحمل میکنم از هر بزرگی و خوردی۔

قولہ

"تداویت من لیلی وحبها کما یتداوی شارب الخمر بالخمر"

در دو مرا که از لیلی بود دارو ی آن در دو هم از لیلی میکردم چنانچه مرد میخوار که او را خمار

عله در نسخه آداب المریدین بعد این شعر شعر دیگر است که آنرا حضرت مخدوم در ترجمه نیاورده اند ؎

فلو لا ک یا لیلی لما جئت طارقا ادور علی الابواب بالذل راضیا

عله ۲ در نسخه منقول عنه کاتب اینجا ترجمه را مسخ کرده است۔

زحمت دہد داروے او ہما خمر باشد حاصل بیت این آمد جنانیے کہ از لیلی برشد دردے
کہ ہم از و آید دوائے آن ہم بلیلی تو ان کرد۔ مقصود شیخ ازین بیت اینست بلائے
و مرارتے کہ از حضرت برسد دوائے او ہم بدو باشد چنانچہ گفتہ اند اعوذ بک منک۔

قولہ ولابی الفیض عفا اللہ عنہ و غفر اللہ لہ شعر

وقف الہوی بی حیث انت فلیس لی متاخر عنہ ولا متقدم"

ابو الفیض کنیت ذو النون است این بیت مراورا است بایستاد عشق بمن کجا کہ توئی
من ہمانجا ایستادم و نیست مرا ممکن کہ از و پیش روم یا پس آیم۔

"الملامت فی ہواک ازیدنی حبا لذکرک فلیلمتنی اللوم"

من در عشق تو لذت در ملامت میگیرم زیرا چہ مرا بنام تو ذکر میکنند پس بگویند ملامت
کنندگان را مرا بسیار ملامت کنند۔

"اشبہت اعدائی فصرت اجہم اذ کان حظی منک حظی منہم"

شدی تو مشابہ دشمنان من پس ہمچنان شدم کہ آن دشمنان ترا دوست گرفتہ زیرا چہ
حظے کہ من از تو میگرفتم آن حظ مرا از ایشان حاصل است۔

"و اہنتنی فاہنت نفسی عامدا یا من یہون علیک ممن یکرم"

تو اہانت کردی خوار کردی من نفس خود را بقصد خود خوار کردم اے کسے کہ خوار
شدن کسے کہ او مکرم است بر تو آسان است شیخ تقدیر میکند این
ابیات را با مقصود خود میگوید۔

قولہ "الا تری ہولاء کیف یہون بلاء فی رویت
محبوبہم یتلذذون و یتفخرون بہ ہکذا من یکون صادقا
فی دعواہ و متحققا فی بلواہ لا یوثر فیہ تغیر الزمان و طوارق
الحدثان" نمی بینی بگو برین شطاران عشق باز ان مجاز چونہ آسان

یشود برایشان تحمل بلا در حالتے کہ نظر بر محبوب است چونہ ببلا لذت میگیرند و چونہ بہ بلا فتخار میکنند و ہمچنین است کسیکہ در دعوی محبت صادق باشد حال او ہم ہمچنین و داثر نکند در ایشان تغیر زمان از صحتے بمرض و از رضائے و عشرتے و حالت ضیقے بسعتے آنقدر کہ ایشان از کار ایشان بدر بود ایشان در قدم خویش و در کار خویش ستقامت دارند این احوال طاریات است بیاید و برود۔

قولہ "قال بعضہم شعر

ذُلُّ الفتی فی الحب مکرمۃٌ وخضوعہ لحبیبہ شرفٌ"

خواری مرد عاشق در دوستی بزرگی اوست و خاضع شدن او برائے محبوب او شرف است۔

قولہ "روی انہ قیل لحسین بن علی رضی اللہ عنہما ان اباذر یقول الفقر احب الیّ من الغناء والسقم احب الی من الصحت فقال رحم اللہ اباذر اما انا اقول من اتکل علی حسن اختیار اللہ لہ لم یتمنّ فطانہ فی غیر الحالت التی اختارھا اللہ لہ" وحکایت آوردہ اند کہ ابوذر غفاری گفتہ است، فقر نزدیک من دوست تر از توانگری است و مرض دوست تر نزدیک من از صحت این سخن بحسین علی رسید رضی اللہ عنہما او گفت رحمۃ اللہ علی اباذر یعنی نیکو سخنے گفتہ است اما من این میگویم ہر کہ خود را باختیار خدا بربست ہیچ چیزے آرزو نکند تا لئے را کہ اللہ تعالی برائے او را اختیار کردہ شدہ است چون فقر و غنا و سقم و صحت ہم از خدا بودہ باشد و ہر دو از خدا آید مرد عارف ہر دو را بیک نظر بیند

قولہ "حکی ان جماعۃ دخلوا علی الشبلیؒ وھو فی المارستان مقید فنظر الیھم وقال ایش انتم قالوا احباؤک

فرما هم بالحجارة فهربوا فقال یا کذابون تدعون محبتی ولا تصبرون علی ضربی ابعد واعنی" وحکایت گویند شبلیؒ را بوہم جنون بمارستان شستہ بودند جماعتے از صوفیان بر وآمدند گفت بر کدام وصف اید شما کہ آمدید گفتند ما دوستان تو ایم ایشانرا بسنگ زدن گرفت ایشان گریختند گفت مدعیان کذاب دعوی دوستی من میکنید واز زدن من میگریزید دور شوید از من۔

قولہ "من آدابهم ان لا یتألموا ولا یعجزبل یتجلدو یتصبر" بعضے از آداب صوفیان در بلا اینست کہ خود را در تألمات نکنند یعنی خود را بستم تصبر کنند نیکو سخنے است کہ شیخ گفتہ است اما آنکہ آخر وقت رسول اللہ واکرباہ گفت شیخ آنرا بیان کردہ کہ تزکا للتجلد این خلاف آنست۔

قولہ "روی ابوهریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال المومن القوی احب الی اللہ من المومن الضعیف۔ احرص علی ما ینفعك واستعن باللہ ولا تعجز وان اصابك شئی فقل قدر اللہ وما شاء فعل وایاك ولو فتح بابا من عمل الشیطان" ابوہریرہ از رسول اللہ روایت کرد مومنے کہ قوی است دوست تر است نزدیک خدا از مومنے کہ ضعیف است آرے مومن قوی خراج ہمہ شب تواند ایستادہ خدائے را پرستد وہمہ شب تواند کہ شستہ بذکر وبمراقبہ مشغول باشد مومن قوی تواند کہ بپائے خویش در خانہ کعبہ رود بے آنکہ راحلہ باشد مومن قوی تواند کہ دہگان وبستگان روز وسہ مہ طعام نخورد وآب نخورد مومن قوی تواند کہ سماعہا بذوق بشنود مومن قوی تواند ہر بلائے کہ بر وافتد آنرا تمام آشامید وبقوت صبر بر تواند ایستاد مومن قوی اگر بر تجلیات جمال وجلال

شود اضطراب نکند و از جا نجنبد و المومن الضعیف بمعزول عن هذه کلها۔ یکے را خدائے قوی آفریدبرائے آنرا تا او درجات مثوبات تجلیات وکشوفات را محیط گردد بیچارہ ضعیف از وچہ سزد وچہ آید جز آنکہ دمے سردے بزند وچشمے تر بکند و آہ و آہے کند و ہوسہا شستہ بخورد وہم از ینجا گفتہ اند برائے سلوک راجوان باید بلکہ آغاز جوانی و با این ہم بحضور ہم باشد مادۂ طلب و مایۂ وصول در وے مرتب است مرشدے برسر او فتد باندکے بہ غرض پیوندد و میان عشقباز جز جوان کمتر باشد و اگر عشق بازے پیر است ہمدرین پیری کردہ است اکنون معلوم شد کہ مومن قوی بہتر از مومن ضعیف

قولہ احرص شیخ پند میدہد حریص باش بر چیزے کہ ترا نفع کند و یاری از خدا طلب و عاجز مشو پس میانے از کار مدان کہ کجا من و کجا این کار ہمت بر بند البتہ ہر کہ ہمت بر بست او بہمت خود رسید و اگر ترا درین رہ چیزے برسد یعنی انچہ از خدا رسیدنی است بگو انشاء اللہ انچہ خدا تقدیر کردہ بود ہمان رسد و احتراز کن از گفتار او یعنی این مگو اگر اینچنین نشدے و اگر چنین شدے چنین نشدے تو در کار باش نقدرا غنیمت شمر زیرا چہ او می کشاید ورے از عمل شیطان و این او بہانہ جوے است و ترا از کار باز ماندن است۔ کسے گفتہ است ؎

وی رفت و گذشت و باز ناید فردا آید و اگر نیاید شاید
امروز بنقد وقت خوش باش رفتہ رفت است انچہ آید آید۔

قولہ وقال ابن عطا فی اوقات البلا یتبین صدق العبد من کذبہ فمن شکر فی اوقات الرضا وجزع فی اوقات البلا فہو من الکذابین قال اللہ تعالی الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝ وَلَقَدْ

فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝ ابن عطا گفتہ است در وقت بلا محب صادق از محب کاذب پیدا میشود ہر کہ در وقت آنکہ دوست بر و نرمی کند خوش میشود و شکر بجا می آرد چون بلا افتد جزع کند و بنالد او عاشق صادق نیست او از ان عاشق است کہ بسیار دروغ گویند تمسک میکند زیرا چہ خداوند گفتہ است آن کسانیکہ ایمان آوردہ اند چہ گمان برند کہ برایشان بلائے بیفتد مومنانیکہ از ایشان پیشتر بودند ایمان آوردند برایشان بلاہا افتاد خواست خدا این بود تا صادق از کاذب پیدا شود۔

قولہ "وقال اللہ تعالیٰ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصّٰبِرِيْنَ" ہر آئینہ بتحقیق شمارا بیازمائیم بچیزے عظیمے بلائے محکمے تا معلوم شود کہ میان شما مجاہد کیست و صابر کیست۔

قولہ "شمان البلاء للانسان بمنزلة الدباغ يستخرج الرعونات من الانسان ويصيره الى حالت يمكن الاستفادة منه" شیخ میفرماید تحقیق بدان بلا برا ولیا برین ماند چنانچہ چرمے را دباغت بدہند چرم مردار باشد رطوبتہا باوے و پلیدی باوے او را دباغت بدہند صاف و پاک بکنند تریہا و پلیدیہا بتمام از و برود آنچنان گردد کہ جلد مصحفے شود بدین مشابہ است بر نفوس کہ ہر کدورتے کہ در وے است و ہر بقائے شہوانی کہ در وے است ہمہ بلائے بود۔ او را مصفا کردہ لایق حضرت میکند۔

قولہ "وقال الجنيدؒ البلاء سراج العارفين ويقظة المريدين وهلاك الغافلين" وجنیدؒ گفتہ است بلا چراغ شناسندگان خدا است چنانکہ شب تاریک پیش یکے چراغ باشد و ہر چیزے را چنانچہ اوست بہ بیند بشناسد ہمچنان عارف بلا بر و افتد چشم او خدا بین گردد و در عین

بلا مشاہدہ میلے کند بداند بلا نعمت من اللہ است اگر در نعایم تجلی مشاہدہ است اما در بلا تجلی مخصوصے و مشاہدہ مخصوصے است و طالبانرا از خواب غفلت بیدار میکند ایشان میدانند کہ طلب حق بے مقاسات بلیات و محن و آفات نباشد ایشان باخود گویند مارا از انواع طلاب شمردہ از مریدان خود دانست آنگہ بلا نصیب ما کردہ گفتم چو بلا مشابہہ دباغت است مر نفس راست پس اینچنین میشود کہ نفس را بلا بیدار میکند از خواب غفلت و آن کسانیکہ خدا را نشناختہ اند و جز اے این دنیا و حاصل این دنیا در دل ایشان اعتبارے ندارد این سبب ہلاکت ایشان میشود۔

قولہ "ان جعفر الصادق رضی اللہ عنہ کان اذا اصیب یقول اللھم اجعلہ ادباً ولا تجعلہ غضباً" از جعفر صادق رضی اللہ عنہ مروی است کہ در نزول بلا گفتے خداوندا این بلا آنچنان کن کہ ادب ما باشد یعنی موجب تمحیص و ترقی درجات عند اللہ بود چو صبر و رضا با آن بدہد ہر آئینہ موجب تکفیر ذنوب و سبب کشف جمال محبوب بود۔

قولہ "و ذلک البلاء منہ ما یکون تمحیصاً و منہ ما یکون تادیباً و منہ ما یکون عقوبۃً و خذلاناً" آنچہ ما گفتیم این تمام بیان است۔

قولہ "و قال الحریری البلاء علی ثلاثۃ اوجہ علی الغافلین نقم و عقوبات و علی المذنبین تمحیص للجنایات و علی الانبیاء و الصدیقین من صدق الاختیارات" حریری لغتہ است بلا بر سہ نوع است بر غافلان ہم انتقام است و عقوبات است حظہا کہ ایشان دانند و ہوا ہائے کہ در آن رضائے خدا و پیغامبر نبود بتمام و کمال گرفتند

ہر آئینہ انتقام و عقوبت بر ایشان بلا افتاد چنانچہ قصہ نوحؑ و لوطؑ و شعیبؑ شنیدہ باشی
و بر مومنان گنہگار نیست کردن گناہان و شستن جنایتہائے ایشان است۔
و بر انبیا و بر صدیقان حضرت صدق اختیارات ایشان است یعنی اختیارے کہ
ایشان کردہ اند بلا علامت صدق ایشان است۔ چون علامت صدق باشد
مزید باشد و ترقی باشد ایشان قدمے در مقام صبر و رضا نہند بلا بر ایشان نہ اند
نشان صدق قدم ایشان پیدا گردد۔

قولہ "ولا یمکن الوقوف علی آدابہم و سیرہم
الا بذکر حکایاتہم" آنچہ قوم صوفیان را در صبر معاملتے و مخالفتے است یکان
یکان گفتن عسرتے دارد اما از بعض حکایات ایشان معلوم میشود کہ ہر یکے ازین
باب چہ نشان میدہند۔

قولہ "وقد سئل الجنیدؒ ما فایدۃ المریدین
فی الحکایات قال انہا تقوی قلوبہم فقیل ہل فی ذلک
حجۃ من کتاب اللہ تعالی فقال نعم" از جنید پرسیدند کہ حکایتہائے
سلوک گفتن از ہر جنس مرید را چہ نفع میکند گفت دلہائے ایشان را در رہ طلب
و مشقت دیدن در مجاہدہ قوی میگرداند قوتے میدہد گفتند برین سخن ہیچ حجتے
از کتاب اللہ داری گفت آرے۔

قولہ "قال اللہ تعالی وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنبَاءِ
الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ" ترجمہ آیت اینست ہر حکایتہائے کہ
از ان انبیا ما بر تو قصہ میکنیم ہر یکے از انہا است کہ دل ترا استواری و قوتے
میدہد مثلاً قصہ موسیٰ بر رسول اللہ میکند آن مشقتے و مذلتے کہ او بر فرعون
کشید محنتہائے و بلائے کہ بر رسول اللہ از قوم او میرسید دل متزلزل و متردد

نیگردد و استوار میشود کہ بر طائفہ ما از ینہا بسیار کردہ اند۔

فصل ۴۲

قولہ "فصل فی ذکر آدابھم فی الرخص قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی یحب ان یوتی رخصۃ کما یحب ان یوتی عزایمہ" انچہ میان صوفیان رخصت است اگر محققان ایشان بدان مباشرت شوند بمصلحتے کہ ایشانرا پیش افتد از درجۂ تحقیق و از عالم حقیقت واپس نیایند۔ پیغامبر فرمودہ است بتحقیق خدا دوست میدارد کہ مردم آتی برخصت گردد و مباشر او شود چنانچہ دوست میدارد مباشرت عزایم را۔ ہرچند کہ میان عزیمت و رخصت تفاوتے باشد اما چو ہریکے معروف خویش بمحل خویش معمول شود تسویہ آید۔

قولہ "وسال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما بالنا نقصر الصلوۃ وقد امنا فقال علیہ السلام صدقۃ تصدق اللہ علیکم فاقبلوا صدقتہ" رسول اللہ در سفر بود بر آنجا کار رسید کہ خوفے از عدو نماند عمرؓ گفت یا رسول اللہ حیثیت کہ ما قصر صلوٰت میکنیم و حال ما اینست کہ ما ایمنیم از عدو پس رسول اللہ فرمود کہ صدقہ در سفر خدا شمارا دادہ است پس شما صدقہ او را قبول کنید مگر این در فتح مکہ بود و رسول اللہ بعد فتح مکہ تا پانزدہ روز در مکہ نماندہ است بغزوے دیگر بیرون آمدہ است۔

قولہ "والرخصت تنہل بردعی المبتدئین من المریدین

ویستریح فیه المتوسط من السالکین ویتسرع الیه الفایز من العارفین ولا یستوطن فیه المحققون لانه وادٍ متسع الرجل کثیر الافات الا علی نیت الرحّل اضطرارا" رخصت بمثابہ آب خوردے است کہ بر مریدان فرود می آید یعنی وسعتے بر ایشان میشود و آن سالکے کہ متوسط است او را اندک استراحتے میباشد و آنکہ مرد عارف است فایز است بر اسرار ربوبیت او خود کسے است ہر چہ خوش آید کند او متشرع است این رخصت او را شریعتے میشود کہ مردمان راہ ہر ان راہ برو ہر چہ خوش آید بکند و محققان این راہ وطن نمیسازند قرار گہ ایشان نیست این رخصتے پیش آمد بمصلحتے آنرا کردند گذشتند وطن چرا نمیسازند زیرا چہ این وادئ فراخے است کہ در و آفات بسیار است یکے از آفات ہمین است کہ نفس آسان گیر میشود و خوے بد میگیرد نفس بدان ماند کہ مہار او بدست راکب باشد و تازیانۂ او بدست راکب تا او را بہ راہ راست دود طرفے دیگر میل نکند و در رہ رفتن کاہلی نکند و ایستادہ نشود فرود نیاید درین مقام گزیدن آنکہ لابد فرود آید و روان شود۔

قولہ فالمرتع فی جانب الحمی یوشك ان یواقع الحمی الا ان حمی اللہ محارمہ" آنکہ او گرد حمی میچرد حمی حدے میکند چوبے می نہد کہ درین کسے در نیاید و آنکہ او گرد حمی میچرد نزدیک باشد کہ در حمی افتد و آن موضع ممنوع یعنی رخصت قریب بمشتبہ است و مشتبہ قریب بمکروہ و مکروہ قریب بحرام پس ابتدا عادت بر رخصت نباید کردن کہ خوف آن باشد کہ در شبہ افتد۔

قولہ "وکل من انحطّ عن درجت الحقیقت وقع فی طرف الرخصت و من سقط منہا وقع فی الضلالت والجہل" ہر آئینہ ہر کہ از عزیمت فرود افتد در رخصت افتد و ہر کہ از رخصت فرود افتد در ضلالت و جہل

افتد یعنی در مشتبہ و مکروہ و حرام افتد فعلی ہذا بہر زہ خود را برخصت ندہند کہ خوف آن باشد کہ گفتیم۔

قولہ "والرخصت فی مذہب الصوفیۃ ھو الرجوع عن حقیقت العلم الی ظاھر العلم وذلک نقص فی حالھم" رخصت برائے ضعفا را است کہ ایشان قوام بعزیمت نمی توانند کرد کہ آن حقیقت است بازگشت از مقصد از انجا کہ قصد کردہ اند عبارت از ہجران و حرمان باشد شکم پر خوردن مردم از روے شرع مرخص است طالب مرید چون سیر خوردن مبتلا شود حقیقت پیشینہ از موارد و قوم محروم گردد گفتہ اند لو ابتلی المرید بکثرت الاکل بکۃ لہ و زحمۃ علیہ۔

قولہ "سئل بعض المشائخ عن سوء ادب الفقیر فقال انحطاطہ عن درجۃ الحقیقت الی الظاھر وکذلک قال ذوالنون المصری ریاء العارفین خیر من اخلاص المریدین" پیرے را پرسیدند کہ مریدے کہ بے ادب شود حال حکم او چیست جواب داد کہ بے ادبی او فرود افتادن اوست از درجۂ اہل حقیقت وہم ازینجا است کہ ذوالنون مصری گفتہ است ریاے عارفان بہتر از اخلاص مریدان است یعنی عارف را رخصت است کہ او ریاے کند و آن ریا نہ برائے ہواے نفس خویش را است آن ریا برائے آن است کہ متابعان و مریدان بہ بینند ہمان کنند کہ شیخ کردہ است مثلاً کار عارفان بجاے است کہ زیادتی نوافل و مقاسات شداید او را احتیاجے نماند بلکہ ترخیص لطیف نفس او لمناسب نزول لایق تر باشد و او را برائے مریدان و متابعان کہ ایشان پس روی او کنند و ہمین کار کنند یعنی احتیاج او بر خود این سختی می نہد این صورت ریا است ولے ریا نیست کہ بہتر از اخلاص مریدان است۔ اینجا این سخن را دو سہ معنی دگر است اما

من نمی نویسم کہ تا ترجمہ دراز نشود۔

قولہ "وسئل عن ذنوب المقربین فقال حسنات الابرار سیئات المقربین" وذوالنون را از گنہ مقربان پرسیدند کہ ایشان چہ گنہ دارند گفت آنچہ ابرار را حسنات است آن سیئہ مقربان است یعنی ایشان آن سیئہ ندارند کہ از مذموم شرع است حسنات ابرار سیئہ ایشان است۔

قولہ "ورای الجنید بعد موتہ فی المنام فقیل لہ ما فعل اللہ بک فقال ویحنی علی کلمۃ سبقت منی وذلک ان سنۃ احتبس المطر فقلت ما احوج الناس الی المطر فقال ما یدریک ان الناس یحتاجون الی المطر تعلمنی والی علیم خبیرا ذہب فقد غفرت لک" جنید را بعد نقل او در خواب دیدند گفتند کہ خدا با تو چہ کرد گفت سبب یک سخنے کہ من گفتم مرا سرزنش کرد و آن سخن چہ بود سالے حبس مطر شد یعنی امساک باران شد با حضرت گفتم تا چہ حد مردم بہ باران محتاج اند خداوند تعالیٰ گفت من نمیدانم کہ مردمان محتاج مطر اند کہ من علیم و خبیرم این چہ بے ادبی بود کہ تو گفتی برو ما این گنہ ترا آمرزیدیم۔

قولہ "روی ان ابا ہریرہ رضی اللہ عنہ اتی النبی علیہ السلام فقیل مات فلان من اہل الصفۃ وترک دینارین او درہمین فقال کیتان صلوا علی صاحبکم"

ابو ہریرہؓ روایت میکند یکے از اصحاب صفہ مرد و دینار یا دو درم گذاشت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود این دو داغ اند نماز بگذارند بر و غرض شیخ ازین دو سہ حکایت این بود کہ حسنات الابرار سیات المقربین درمے و دیناری نگہداشتن از روے شرع مباح است برائے مصلحت دینی را مستحسن اما بہ نسبت مقربان سیئہ است۔

قولہ "و قد صح ان فی الصحابۃ رضی اللہ عنہم من مات خلف مالاً جمًّا لم ینکر علیہ و انما انکرھم ھنا لانہ خالف معناہ دعواہ" و این معنی صحیح است کہ بعضے صحابہؓ مردہ اند و مالے بسیار گذاشتہ اند و رسول اللہ بر ایشان انکار نکرد زیرا چہ ایشان ابرار بودہ اند و این شخص نسبت بمقربان داشت و دیگر فقیر زیستے حال او مخالف دعوی او شد۔

قولہ "الا تری ان الصلوۃ طاعۃ لکن لمن لم یکن محدثا و قرات القران قربۃ و لکن لمن لم یکن جنبا فمن صلی محدثا او قراء جنبا استحق المقت و العقوبت" زیبنی کہ نماز طاعت است حسنہ بعینہا است ولے مر کسے را کہ او محدث نباشد و تلاوت قرآن مستحب و مستحسن مر کسے را کہ او جنب نباشد و اگر کسے باین ہم محدث باشد و نماز بگذارد و جنب باشد تلاوت قرآن کند مستحق عقوبت و عذاب باشد۔ فقہا را اینجا اختلافات است

قولہ "و قال علیہ السلام من تشبہ بقوم فھو منھم اراد بذلک التشبہ بسیرتھم لا ملبسھم" رسول فرمودہ است ہر کہ تشبہ بقومے ایشان کند نہ تشبہ بصورت آنکہ تشبہ بسیرت ایشان کند و معنی ایشان در وے نباشد او را ہم از ایشان شمرند و انکہ بمجرد لباس باشد مباشر سیرت ایشان ہم نہ اگر این تشبہ بدوستی ایشان کردہ است تشبہ لباس ہم نسبتے بدیشان بردو اگر ازین لباس خواہد فراخی رزق را او را از ایشان دور تر گیرند۔

قولہ "لانہ روی عنہ علیہ السلام انہ قال من تھیا للناس بقولہ و لباسہ و خالف ذلک اعمالہ فعلیہ لعنت اللہ و الملیکۃ و الناس" زیرا چہ مردی است از صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم او گفتہ است ہر کہ ساخت شود برائے مردمان را بسخن خویش و لباس

خویش و عمل کہ او وارد و سخنے کہ میگوید اعمال او مخالف آنست پس لعنت خدا باشد یعنی از خدا دور و از ملایک دور باشد یعنی از معاملت ایشان دور باشد مثلاً مردے لباس صوفیان کند و آن سخنے کہ صوفیان گویند از مسلک و مقصد آن سخن گوید و او را نہ عمل ایشان نہ حال ایشان جزاے او آن باشد کہ رسول اللہ فرمود۔

قولہ "ثم ان لہم فی رخصہم آدابا و اخلاقا یحتاج المترخص الی معرفتہا و التمسک بہا لیکون متر سما برسمہم متحلیا بحلیتہم الی ان یبلغ مقامات المحققین و احوالہم" این گفتیم کہ عزیمت و رخصت چنین و چنین است اما این بدان کہ ایشانرا در رخصت ادب و اخلاقے ہست شیخ آنرا بیان میکند مردے کہ برخص مشغول شود معرفت اداب رخصت او را لابدی باشد کہ بداند کہ مترسم این طائفہ باشد این سخن زیادتے است شیخ میفرماید الی ان یبلغ زیرا چہ رخصت مبتدی راہم باشد و متوسط راہم باشد و منتہی محقق راہم باشد کارے پیش افتاد بضرورت عملے برخصت کند گذرد۔

المترخص

قولہ "فمن رخصتہم اتخاذ الصنعت و الاستناد الی العلوم" و یکے از رخصت صوفیان اینست کہ صنعتے بگیرند صنعتے بکنند و از بادشاہان و یا از کسے دیگر معلومے بستانند و بر آن تکیہ کنند۔

لرخصت الاتخاذ الصنعت والاستناد بالعلوم

قولہ "و ادبہم فی ذلک ان لا یتمکنہا لنفسہ بل یجعلہا فی المصالح و لا یزید علی نفقۃ سنۃ لہ و لعیالہ و لمن یمر بہ اقتداءً برسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم روی عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ انہ قال کان اموال

بنی النضیر مما افاء اللہ علی رسولہ مما لم یوجف علیہ المسلمون بخیل و لا رکاب وکانت لہ خاصۃ وکان ینفق منہا علی اھلہ نفقۃ سنۃ وما بقی لہ جعلہ فی الکراع والسلاح والعدۃ فی سبیل اللہ عز وجل" و ادب ایشان درین باب اینست کہ معلومے کہ بستاند برائے نفس خویش را نستاند و آنرا تخللے نکند مالک نشود و زیادت بر نفقت یکسالہ برائے خود و برائے عیال خویش را نگہ ندارد و ہر کہ در مونت اوست زیرا چہ رسول اللہ چنین کردہ است کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کردہ است کہ اموال بنی النضیر را یعنی حاصل مالے کہ از بنی نضیر بودے رسول اللہ برائے اہل بیت را دادے و ہر کہ مونت او بودے و باقی برائے استعداد قتال و جہاد بودے و آنکہ در کتاب گفتہ است۔ لہ و لعیالہ و آنکہ بودے نہ آنکہ برائے نفس خویش خرچ کردے از ہر جا کہ فقیرے آمدے محتاجے غریبے او را دادے و گفتہ اند مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ودرعہ مرھونۃ ابو شحمۃ الیھودی علی شعیر اخذہ ویقوت عیالہ

الاشتغال بالکسب

قولہ "ومنہا الاشتغال بالکسب لصاحب العیال او الوالدین" و بعضے از رخص اینست کہ صوفی کسب کند برائے قوت مادر و پدر را۔

قولہ "وآدابہم فی ذلک ان لا یشغلہ ذلک عن اداء الفرائض التی اوجبہا اللہ تعالی علیہ فی اوقاتہا ولا یراہ سبباً للرزق بل ھو معاونۃ للمسلمین" و آداب و ارباب کسب اینست باید کہ ایشان باشد کہ در ادائے فرائض ہمچنانکہ ادائے او مطلوب است مزاحمتے و خلل نشود و این ندانند کہ آنرا سبب رزق سازد یعنی اگر نکند خدا رزق ندہد

بلکہ چنانکہ کسے در کار مسلمانان معاونتے بکند ازان قبیل داند۔

قولہ "ولا یشتغل بذلک اکثر اوقاتہ بل یجتہد ان یجعل اوقات کسبہ من وقت الضحوۃ الی آخر وقت الظہر ثم یرجع الی صحبتہ فیصل معہم الخمس الی الضحوۃ المقبلۃ من الغد وان فضل من کسبہ عن نفقۃ شئ اثر بہ اخوانہ واہل صحبتہ" صوفی کہ بکسب مشغول باشد باید کہ ہمہ وقت خویش بکسب مصروف نکند از اول وقت چاشت تا آخر وقت ظہر مشغول باشد یعنی او را در اول وقت او تا چاشت فارغ میشود و آخر وقت ظہر نماز بین الصلوتین و او را و نماز دیگر و او ابین بداں مشغول باشد درین اوقات صحبت ہم با طایفہ صوفیان باشد و باقی وقت تا بامداد ہم با صوفیان باشد ہم با ایشان بگذراند و ہم با ایشان بخواند و آنچہ فاضل از خرج عیال ماند آنرا ایثار بر اوران صحبت بکند۔

قولہ "ومنہا السوال وآدابہم فی ذلک ان لا یسئل الا وقت الحاجت قدر الکفایت لمن یمونہ ولا یبذل ما رزقہ لمن یہون علیہ ردہ" و بعضے از رخص صوفیان خواست است و آداب ایشان درین باب اینست کہ خواست نکند مگر بوقت حاجت بقدرے کہ سد جوع شود پس سد جوع اینست کہ قوام بنیہ بران باشد کہ دست مونت او باشد مثلاً چنانکہ ولد صغیر و مادر او آبروے خویش زود از کسے کہ رو کردن او بر و آسان باشد۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا سألت فاسئل الصالحین و یتلطف فی السوال من غیر تواضع" رسول اللہ میفرماید اگر ترا احتیاج بخواست افتد پس از صالحے بخواہ کہ او ترا بخواری رد نکند و در خواست تلطف کند یعنی بنرمی بخواہد تواضع سخت نکند کہ خود را خوار گرداند

چنانچه رسم گدایان این زمانه ماست۔

قوله "فقد روی عن النبی علیه السلام قال لعن الله فقیرا تواضع لغنی من اجل ماله" از رسول الله مروی است که او گفته است خدا لعنت کرده است فقیر را لعنت بران فقیر باد که تو انگر را به سبب تو انگری او تواضع کند۔ این سخن در حق متدگان است که اهل غنا و اهل دنیا را سبب غنا لے ایشان تواضع کنند اگر تواضع از سبب آنست که هر یکے را بر اندازهٔ او رعایت باید کرد تا نظرت دل او شود شاید۔ رسول الله فرموده است نحن معاشر الانبیاء امرنا ان انزل الناس علی [illegible] ما گروه پیغامبرانیم ما مامور یم برین که مر مارا بر حسب مرتبهٔ ایشان فرود آریم۔ پادشاه و وزیر و آنکه بدیشان نسبت دارد بر اندازهٔ ایشان فرود آرند۔ صلاح علما بر اندازهٔ ایشان۔

قوله "روی عن جعفر صادق رضی الله عنه وارضاه" این دو سه بیت از جعفر صادق روایت کنند۔

قوله "شعر" ؎

لا تخضعن لمخلوق علی طمع فان ذلک وهن منک فی الدین"

بر مخلوقین بر طمع خوار مشو زیرا چه آن خواری دین تست۔ ؎

"واستغن الله عن دنیا الملوک کما استغنی الملوک بدنیاهم عن الدین"

از دنیا ملوک بخدا بے نیاز شو چنانچه ملوک بسبب دنیا ازدین مستغنی شده اند همچنان تو بدین خود از دنیاے ایشان مستغنی شو۔ ؎

"واسترزق الله مما فی خزائنه فان ذلک بین الکاف والنون"

رزق از خدا خواه از آن نامے که در خزائن اوست آنکه در خزائن اوست میان کاف و نون است از بهر چیزے که کن گوید تا از عدم بوجود آید۔

قولہ "وما یحصل من سوالہ لا یدعہ فی ملکہ بل یسلمہ الی عیالہ لیفرغ قلبہ من شغلہم ولا ینفقہ بالاسراف ولا یجعل ذلک عادۃ ومعلوما لہ" واچہ از خواست او حاصل شود او را در ملک خویش نگذارد یعنی البتہ خرچ کند و آنرا بعیال خویش تسلیم کند خرچ نہ کند باسراف و آن خواست را عادت نگیرد و آنرا معلوم معین خویش نگرداند ہر بار این کار نکند۔

قولہ "ومنہا الاستدانت ثقۃ علی اللہ عزوجل" و بعضے از رخص صوفیان این است کہ بوقت حاجت وامے بستانند بنا برین کہ بہ خدا ثقہ دارند از غیب برسد ازان فرود آرند با یزید و یحییٰ معاذ رازی و ابوبکر وراق از ایشان مروی است کہ ایشان دین استدہ اند و خواجہ ما ہم استدے۔

قولہ "وادبہم فیہا ان یکون ذلک المصالح والاخوان عند الضرورت ولا یغفل عن الاہتمام بالتوجہ والاداء" و ادب ایشان درین باب اینست برائے مصالح اخوان باشد در ماندہ را یاری کند و از توجہ آن کہ البتہ باید داد و ادا باید کرد البتہ غافل نشود۔

قولہ "روی عن النبی علیہ السلام قال من ادان دینا وھو ینوی اداءہ وقضاءہ ومات ولم یترک وفاء قضی اللہ لغریمہ یوم القیمت" از رسول اللہ مروی است کہ رسول اللہ فرمودہ است ہر کہ دینے بستاند و البتہ بہمت و قصد دل خویش نیت فرود آوردن دین دارد و اتفاق تقدیر برین افتد کہ او بمیرد و دین ادا نکردہ باشد خداوند سبحانہ فردا آمنا خصمان او را خوشنود کند۔

قولہ "ومنہا حمل الزاد فی الاسفار واد بہم فی

ذلك ان لا یبخل به علی من فی صحبته ممن یحتاج الیه" وبعضے ازان رخص صوفیان اینست کہ در سفر توشہ برابر بردارند وادب درین باب اینست کیکہ در صحبت او باشد ازو ندارند۔

قوله "روی ان النبی صلی الله علیه وسلم کان فی سفر فامر ان ینادی الا من کان معه فضل زاد فلیعد به من لا ظهر له و ذکر من الاصناف ما ذکر حتی ظننا انه لیس لنا فی فضل الذی فی ایدینا حق لیس لغیرنا" رسول اللہ در سفر بود آنجا فرمود ابر اصحاب بدانید ہر کیکہ توشہ زیادہ است کسے را بدہد کہ او توشہ ندارد و کسے را مرکبے زیادہ است کسے را بدہد کہ او را مرکبے نباشد آنقدر رسول اللہ فرمود کہ ما دانستیم کہ انچہ بر ما فضل است ما را در ان حقے نیست۔

قوله "ومنها الحج عن الغیر بالاجرت" وبعضے از صوفیان رخصتہا اینست کہ از جہت دیگرے حج کنند ومقابلہ آن اجرتے بستانند۔ آرے نیکوکارے است اگرچہ ثواب او خواہد برد از جہت کیکہ حج کردہ است اما آن دویدن وپوشیدن وآن سر برہنہ گشتن وآن مناسک بجا آوردن وعرفات ایستادن وآن لذتے کہ دران حالت است آن مخصوص ذات اوست اگرچہ ثواب او خواہد بردن از جہت کیکہ حج کردہ است۔ بدان مانند ترا یکے مشغے دہد مثلاً مجنون چیزے بدست تو دہد کہ این را ببر بدست لیلی برسان ہر چند کہ این از جہت مجنون رفت ولیلی بران مجنون باشد اما چشم او کہ بنظارۂ جمال لیلی آسودہ ونظر بر قد وبالا وسینہ وکمر او ولب ودندان وخندۂ او ہمیں تناول محظوظ است بدان شنیدۂ این بیت را بیت

اے پیک نامہ برکہ خبر میبری بدوست ۔۔۔ اے کاشکے بجاے تو من بودمے رسول

قوله "وادبهم فیه ان لا یفعل ذلك الا عند الضرورت

قولہ ثم یجعل نفقۃ فی ذھابہ و اما تہ من ذلک لا من السوال ولا من الاوقاف" و ادب در آنکہ از جہت دیگرے حج کند این است کہ این نکند مگر بضرورتے و ضرورت این است کہ مضطر شدہ باشد بردست کسے صاحب قوتے از دست او خلاصی و نجاتے میسر نیست مگر آنکہ از جہت او برود و حج کند و بگوید او را کہ من میروم و از تو حج میکنم یا آنکہ او قاہر و غالب است بقہر و غلبہ میفرستد و آنکہ مرد فقیر باشد برائے قوت خود را و قوت عیال را حج کند از جہت دیگرے شاید۔ این نوع بسیار باشد۔ و این نفقہ خرج در رفتن کند و بازگشتن کند و این نفقہ کہ بستاند و از اوقات آنجا فرود آید و از ان اوقات کہ باشد نستاند نخورد و یا خواست کند کہ بخورد کہ این نوع نکند۔

اوقات

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حج عن میت کتب للمیت حجۃ و الحاج براۃ من النار" شیخ این حدیث را طریقہ سوال جواب میفرماید گوئی کسے پرسد کہ شاید از جہت دیگرے حج کند شیخ میگوید آرے روا است زیرا چہ از رسول اللہ مروی است ہر کہ حج کند از جہت مردہ نوشتہ شود حج او و آنکہ حج کردہ است او را بیزاری از آتش دوزخ باشد۔ ہر چند اینجا از جہت میت گفتہ است و آنجا حج با آخرت است۔ لیکن اینقدر ثابت باشد کہ از جہت غیرے حج کردن شاید و آنکہ برائے حاج را براۃ من النار میشود من این سخن بالا گفتہ ام۔

الاسفار للدوران فی البلدان

قولہ "و منہا الاسفار للدوران فی البلدان و ادبہم ان یجعل قصدہ فیہا زیارت اخ او استحلال حق او طلب علم ثم یحصل فی سفرہ غرضہ" و بعضے از رخص این است کہ سفر کنند برائے آنرا کہ در شہر بگردند و ادب درین باب اینست کہ صوفی صالح برادر دینی باشد مقصود زیارت او بود یا کسے را بر وی حق باشد برائے تحلی آن حق را بر وی یا برائے

طلب علم باشد در شہرے کہ اوست آنجا عالمے نیست در شہرے کہ عالم است برائے طلب علم دران شہر رود بعد ازان درین سفر خویش غرض حاصل کند یعنی استحلالے وزیارتے وتحصیل علمے نیکو سخنے است کہ شیخ فرمودا ما اگر برائے استحلال وآن خود فرض باشد اما این سفر در دوران فی بلدان نباشد بلکہ فرض باشد این سفر ایست کہ ہمچو فرض حج مہاجر زیارت رسول اللہ است اگر مجرد دوران فی بلدان وورضمن آن ایشچنین کارے ہم ہست طلب علمے وزیارت صالحے وجہ توجیہ باشد

استحباب الحرکت فی السماع

قولہ "ومنہا القیام والحرکت فی السماع وآدابہم فی ذلک الوقت ترک المداخلۃ ع والمزاحمت مادام الوقت جدا واذا کان طیبۃ یجوز ذلک علی سبیل المساعدت والفسحت والمطایبۃ عن غیر تساکن ولا اظہار حال)"

واین تمام در آداب سماع بالا رفتہ است۔

انشراح

قولہ "ومنہا المزاح وآدابہم فی ذلک مجانبت الکذب والغیبت والمحاکات والسخر والاستخاف ومایذہب بالمروت" وبعضے از رخص صوفیان مزاح است کہ سرور ایشان مرتضیٰ است رضی اللہ عنہ واو مزاح بود وادب آن درین باب اینست دروغے نگویند وغیبتے نکنند غیبت خود از قبیل مزاح حرام است بدتر از زنا است ویکدیگر حکایتے نکنند وسخرے نکنند بیان واقع مزاح خوبے کنند واستخفاف ایشچنین نکنند کہ میان مردمان خوار شوند وآنچہ مروت ببرد آنجا سخن نکنند یعنی نہ مروت قایل بودند مروت آنکہ در باب او کردہ اند مزاح۔

قولہ "وقال النبی علیہ السلام ان اللہ لایواخذ المزاح الصادق فی مزاحہ" ورسول اللہ فرمودہ است خدائے تعالیٰ

ع۔ این عبارت را کہ در قوسین است کاتب نسخہ منقول عنہ در کتابت نیاوردہ۔ از کتاب آداب المریدین نقل کردہ شد۔

نگیرد آن مزاح کنندہ را کہ در مزاح خود صادق باشد یعنی سخنے راستے گوید کہ خاطر مردمان دران خوش شود۔

قولہ "وعن علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستر الرجل من اصحابہ اذا کان یراہ مغموما بالملاعبۃ" واز علی رضی اللہ عنہ مروی است کہ او گفتہ است کہ رسول اللہ را این صفت بود کہ اگر کسے را غمگین دیدے بمزاح اورا خوش کردے۔

قولہ "ویکرہ الاکثار منہ خاصۃً لذوی الہیبات فقد قیل لا تمازح الشریف فیحقد علیک ولا الدنی فیجری علیک" ومزاح بسیار کردن مکروہ است کہ اکثر اوقات خود را بہزل دہد واین کار مردم سبک طبیعت است خصوصاً مردمانے کہ سر باشند و باہیبت و وقار زیند مرد بزرگ مزاح نکند و بر شریف طبیعت مکن زیرا چہ او بر تو کینہ خواہد گرفت و بر دنی طبیعت مکن زیرا چہ او بر تو شوخ خواہد شد۔

قولہ "وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یلتفت الی اصحابہ مخافۃ ان یراہم یمزحون فیشوشون" وگفتہ اند از رسول اللہ مروی است کہ او را استاد چپا طرف اصحاب ندیدے خوف آنکہ نشاید ایشان در مزاح باشند واز من شرمندہ شوند ایشان بدانند کہ رسول اللہ می دید در تشویش افتند کہ مشتمل بر رضائے او نبودہ باشد۔

قولہ "وکان بعض اصحابہ رمد وکان یاکل التمر فقال لہ النبی علیہ السلام اتاکل التمر وبک رمد فقال یارسول اللہ انما اکل بالجانب السلیم فضحک" شخصے[عہ] چشم درد داری وخرما میخوری یعنی زیانکار است او گفت یارسول اللہ بطرف چشمے میخورم کہ درد نمیکند این سخن او بمطایبہ گفت رسول اللہ را خوش آمد تبسم کرد۔

اظہار العلم الذی لا یبلغ استعمالہا

قولہ "ومنہا اظہار العلوم الذی لا یبلغ استعمالہا وادبہم فی ذلک طلب الافادت والنصح والارشاد" وبعضے از رخص بعلم علمے است کہ در دین چندان نفعے ندارد چنانچہ بعلم منطق وریاضی واقلیدس وادب وران باب این باشد شاید کہ ازان کسے را فائدہ برسانیم وارشادے ونصحے شود بدین کہ این علم را دانستم وچندان در دین بکار نمی آید بلکہ زیانکار ہم ہست۔

قولہ "قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ امرءاً سمع مقالتی فوعاہا فادّاہا کما سمعہا فرُبَّ حامل فقہ غیر فقیہ ورُبَّ حامل فقہ الی من ہو افقہ منہ" رسول اللہ فرمودہ است رحمت خدا بر مردے باد کہ گفتار مرا بشنود وآنرا یاد گیرد نگہ دارد پس چنانچہ شنیدہ است ہمچنان بردیگرے ادا کند زیرا چہ شاید مقالتے کہ این شنید ومعنی آن دانست

عہ۔ درمیان الفاظ "شخصے" و"چشم" کاتب نسخہ منقول عنہ چند الفاظ را در کتابت نیاورد وعبارت را ناتمام گذاشت۔

بفہم خود آنرا بدیگرے رساند کہ آن شخص ازین فقیہ تر باشد پس او معنی دیگر فہم کند و ازاں استنباط کند۔ این حدیث برائے آنرا آورد اگرچہ علومے ہست کہ بران در دین چندان نفعے نیست اما ذہن مردم اطراف علوم را حاوی میشود بسبب آن دانا تر میگردد پس نصح و ارشاد حق اولیٰ است و فہم معنی ہم بدو نسبت دارد۔

لبس المرقعات المعمولة

قولہ "ومنها لبس المرقعات المعمولة وآدابهم فيه مجانبت الشهرت منها ولا يضيع اكثر اوقاته بالاشتغال بها وتلفيف بعضها الى بعض والتجاوز في ترتيبها فان ذلك تفويت الوقت بلا فائدة دينية ولا دنيوية" و بعضے از رخص پوشش مرقعہاے کہ دران عمل بسیار شود یعنی از ہر جنس پرکالہ در و بخیہ میکنند و در و جمال و بہائے میباشد در پوشش صوفی ادب درین باب اینست کہ پوشندہ را قصد شہرت نباشد و اگر وقت خود بہ بخیہ زدن او و بر عایت مرقعات او مشغول نباشد والبتہ خواہد کہ مرتب و مرفہ ماند و درین کار ضائع کردن وقت است کہ در و ہیچ فایدہ دینی نہ بلکہ زیانکار۔ از کلام این معلوم میشود کہ این در باب کیست او خود بدست خویش بخیہ میزند و در تزئین و تحسین آن میکوشد اگر شخصے اورا بخیاطی دہد و مقابلہ آن اُجرتے دہد او میکوشد ازین دائرہ خارج باشد۔

قولہ "وكان المشايخ اذا راؤا الفقير تجاوز في تزئين مرقعته ولباسه ازدروه حتى قال بعضهم لما فقدوا الفايدة عن بواطنهم اشتغلوا بالظواهر وتزئينها" رسم پیران

آن بود هر که را می دیدند در آراستن مرقعه مبالغتے کرده است بروعیب میگرفتند تا آنکه بعضے همچنین گویند که این طائفه اند که فایده باطن را گم کرده اند و به آراستگی ظاهر مشغول شده اند۔

قوله "ورای النبی صلی الله علیه وآله وسلم علی بعض الوفود ثیابا رثة فقال الك مال قال نعم قال فلیلبس ولیستحب فی ذلك التوسط" ورسول الله بر بعض مردم جامه کهنه پاره دید پرسیدش دگرداری گفت آرے گفت اورا پس بپوش۔ ازین سخن مقصود این آمد که مردم متوسط باشد نه پاره سخت پاره پوشیده و نه آراسته سخت آراسته میانه پوشد روا باشد۔ قال عمر رضی الله عنه ایاکم وثیاب المشهورات عمرؓ فرموده رضی الله عنه بپرهیزید از پوشش جامه ها که در ان شهرت باشد و آنجامه که از تنگ فرو افتاده باشد غرض عمرؓ ازین گفتار توسط است۔

قوله "ومنها المعانقة عند الملاقات وتقبیل بعضهم بعضاً وآدابهم فیه ان یکون ذلك مع اشکالهم وجنسهم واهل الانس منهم" وبعضے ازان رخص اینست که چو ملاقات شوند یکدیگر کنار گیرند بعضے مر بعضے را بر پیشانی یا بر کتف یا بر دست یا بر رخساره یا بر سینه بوسه زنند و ادب درین باب اینست آنکه مثل او باشد جنس او بوده باشد هر دو شیخ باشند یا مرشد یا هر دو طالب و مرید۔

قوله "روی عن الهیثم بن التیهان انه قال لقینی النبی صلی الله علیه وسلم فی بعض طرق المدینه فعانقنی وقبلنی" از ابو هیثم تیهان مروی است که رسول الله در راهے از راه های مدینه مرا دید کنار گرفت و بوسید این کنار گرفتن رسول الله بدان ماند که بزرگے مر کودک

خویش را بیند او را از شفقت کنار گیرد و ببوسد و شیخ ہم برائے این آوردہ است کہ رسول اللہ کنار گرفتہ و بوسیدہ اند۔

قولہ "وسئل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن اصل المعانقۃ فقال اثبات المودت" رسول را از سر معانقہ پرسیدند کہ معانقہ چیست رسول اللہ گفت برائے اثبات دوستی است۔ وقتے اینجا سخنے گفتہ بودم دو دوست ہر یکے خواہد با دوست خود یکے گردد و آن یکے شدن میسر نہ صورت آن این باشد کہ ہر یکے کنار میگیرد و گوئی بریں اشارت میکند کہ من میخواہم با تو یکے گردم کل بکلک ممزوج و متحد۔

قولہ "ومنہا حب الریاست وآدابہم فیہ ان یعرف قدر نفسہ و یحفظ حدہ ولا یتمنی فوق قدرہ ولا ینزل الا فی منزلتہ" و بعضے از خص صوفیان اینست کہ ایشان سروبزرگی را دوست دارند۔ مرا ازین قسم عجبے تمام است یعنی ہست میسر کسے را کہ خدائی خدا را مالک شود لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہیچ نبی مرسل وولی مقرب را نیست فعلے ہذا ذل فقر نیستی واماندگی وبیچارگی نابودگی نامرادی وظیفہ تو شد وعزت وکبریا وعظمت وشان رب العظیم آمد آنکہ این حب ریاست نہ آنکہ طلبے است ومحبتے است کہ تا شبے از دلیل حکایت رسول اللہ شنیدہ کہ بروچہ ذل وچہ خواری گذشت وپیغامبران دیگر را چہ گویم وآنرا کہ قطب عالم نامند مردمان دیدہ اند در بازار سگبازی وبوزنہ بازی میکنانند۔ حاصل این آمد ہر کرا حب ریاست در سر است سگ بازی از حقیقت کار اوست وآن ادبے کہ شیخ بیان میکند برعکس قصہ است زیرا چہ میگوید و ادابہم فیہ ان یعرف قدر نفسہ وہر کہ قدر نفس خویش دانست ہرگز خطرۂ حب ریاست در خاطر او نگذرد و آنکہ اندازۂ خویش را نشناسد و برتر از

اندازۂ خویش آرزوے بکند این کسے است کہ خدایرا شناختہ است و اندازۂ خویش ندانستہ است۔ پیش من این سخن بود کہ از رسول اللہ مروی است۔ آخر ما یخرج من رؤس الصدیقین حب الجاہ" مردمان میگفتند با خواجہ کہ با صاحب جاہ صدیق چونہ خوانند خواجہ جواب فرمود کہ صدیق نام نہادہ اند باعتبار ماموں یعنی بعد از انکہ این برود آنگہ صدیق شود دوم جواب فرمود کہ صدیق نام جاہ را از توجہ گرفتہ اند چنانچہ وجہ را از مواجہ و بعضے صوفیان گفتہ اند ہم در عوارف است کہ من و تو توجہ خلق را و اقبال ایشان را بسوے خویش دوست میدارم نہ برائے آنرا دوست میدارم کہ من صاحب جاہے و مقبولے در دنیا باشم من برائے این دوست میدارم کہ قبول خلق علامت قبول حق است یعنی آرزوے کہ اقبال خلق را دارد از سر او برود او صدیق است آخر چیزیکہ او از سر او برود این رود اینجا سخن بسیار گفتنت و شنیدنت نمیگویم تا ترجمہ دراز نشود۔

قولہ "فقد قیل ینبغی للعاقل ان لا یرفع نفسہ فوق قدرہ و لا یضعہا عن درجتہ" گفتہ اند مر عاقل را کہ برتر از منزلت خویش آرزوے نبرد و اگر از منزلت خویش آرزوے اخراوی باشد یا کار خود بجائے رساند کہ از ان برتر منزلتے نماند و منزلتے خود را از درجۂ خویش فرود نیارد ؎

گر من زمے مغانہ مستم ہستم
. . . . . .
بر من ہر کس گمانے دارد من زان خودم چنانچہ ہستم ہستم

عاقل آن نکند کہ فعلہ از درجۂ خود فرود افتد۔

قولہ "وقیل ارتفاع الجاہل فضیحۃ کارتفاع المصلوب" وگفتہ اند جاہل کہ خود را بر آرد بدان ماند کہ چنانچہ یکے را بر دار نہند۔ لطیفہ ایست۔

ع۔ این رباعی است کاتب نسخہ منقول عنہ مصرعہ ثانی را در کتابت نیاورد و مصرعہ سوم را ناقص نوشت۔

منجمے را بر دار نہادند کسے پرسید تو مرد منجمی این ندیدہ بودی در نجوم خود گفت از ارتفاع دیدہ بودم این ندانستم کہ مرا بر دار خواہند نہاد۔

قولہ "وقیل الخمول خیر الجاهل من النباهة لان الخمول ستر لمعایبه والنباهة نشر لمثالبه" وگفتہ اند کہ خمول بر مردکہ نام او میان مردم نباشد سازوارتر است جاہل را و اگر نہ فضیحت شود زیرا کہ خمولت پردہ است مر عیب را او را شہرت سبب فضیحتی آن معیوب است۔

قولہ "ولا یطلب مالا ینالہ فان ذلک تضییع ما فی یدہ" آنچہ دریافت وروسع مردم نیست آنرا نطلبد زیرا چہ آنچہ نقدے کہ او دارد تضییع آن نقد وقت اوست مثلاً چیزے از تو فوت شد او را ک غایت میسر نہ و تو گشتہ غم آن چندان خوری کہ نقد وقت را ہم در معرض فوت اندازی بیت

دی رفت وگذشت و باز نیاید فردا آید وگر نیاید شاید
امروز بنقد وقت خوش باش رفتہ رفتہ است ہر آنچہ آید آید

اما اینجا سخنے ہست ہر چند کہ اہل حمیت دانستہ اند محقق ایشان است کہ بندہ را بر آن آمدن از اینست خود در جبر استحالہ است مقید آن ہمہ وقت می نالند و می زارند وخواہشے میکنند تا آنکہ یکے میگوید۔ شعر

بینی وبینک انی یزاحمنی فارفع بجودک انی من البین

اینجا سخنے گویند در قول اللہ کہ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ کسے را گویند کہ بمقصود رسیدہ و بیشتر رہ ندانستہ ہم بر آن قرار گرفتہ شفع چرا میگویند او را زیرا چہ او مثلے نظیرے دارد و توعارفے ناہمت را گویند ہر چند کہ میداند کہ این در را چنان محکم بستہ اند کہ ہرگز این ہمہ ہوارہ سر بر آن در میزند و باز گشت رہ نداند و بیشتر را ہم رہ نہ پس طاق ماند و تنہا ماند لہ مثل و نظیر و قتے کسے گفتہ بودہ است۔ بیت

نے حال بماند وقت نے ذوق مقام نے ماندم من نہ او ہمہ گشت عدم

قولہ "وقیل من اقتصر علی قدرہ کان ابقی لجمال وجہہ" وہمچنین گویند ہر کہ بر قدر خویش ماند او جمال روے خود بطریق بہتر نگہداشت۔

قولہ "وقال بعض المشایخ آخر آفت یخرج من قلوب الصدیقین حب الریاست" این سخن بالا گفتہ ام۔

التقرب الی السلاطین

قولہ "ومنہا التقرب الی السلاطین والدخول علیہم وادبہم فیہ ان لا یسکن الی مدح المادحین ولا یغتر بقولہم وان مدح بخلاف ما یعرفہ من نفسہ اعرض عنہ وقال اللہ تعالی ذمّا لمن احب ان یحمد بما لم یفعل یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّہُمْ بِمَفَازَۃٍ مِّنَ الْعَذَابِ" و بعضے از رخص اینست کہ صوفیان بر بادشاہان در آمدہ اند و قرب ایشان اختیار کردہ اند و ادب درین باب اینست کہ سبب قرب بادشاہان مردمان او را مدح کنند بدل از و اعراض کند زیرا چہ خداوند گفتہ است تعالی و ذم کردہ است آن مردم کہ ایشان خوش شوند بمدح چیزیکہ در ایشان نیست پس تو گمان مبر کہ ایشان را بجائے از عذاب باشد۔

قولہ "وفی ذلک دلیل علی انّ من احب ان یحمد بما لم یفعل لم یاثم غیر انہ مخوف ولیقل عند ذلک اللہم اجعلنی خیرا مما یظنون واغفر لی ما لا یعلمون ولا تؤاخذنی بما یقولون" و دلیل کند برین کہ کسے را مدح کنند بچیزے کہ او ست درین داخل نباشد اما این قدر ہست کہ این نوع از قبیل مخوف[ع] باشد و آن محل باول خویش این گویدا ے

ع۔ کاتب نسخہ منقول عنہ ہمین طور نوشتہ است۔

بار خدا مرا بگرداں بہتر از آنکہ ایشاں گمان میبرند و بر معاملتے کہ ایشاں مطلع نیند آنرا تو بیامرز تو بپوش و آنچہ ایشاں میگویند تر بر اں مرا مگیر شاید فردا آمنا و صدقنا اعمال صالحہ را بمقابلہ قبول خلق و مدح مادحان گیرند مرد عاقل بے جزا ماند گویند جزاے شما ہم در دنیا دادیم۔

قولہ "روی عن علیؓ ابن طالب رضی اللہ عنہ انہ سمع مدح مادح لہ فقال انا دون ما اظہرتَ وفوق ما اضمرتَ" کسے مرتضیٰؓ را مدح میکرد گفت من فرود تر از آنم کہ تو اظہار کردی و بر تر از آنم کہ آنہا را تو نہاں کردہ داشتی مگر آن مادح جبر در دل داشت غیر آن کہ اظہار کردہ است سبب آن مرتضیٰؓ این سخن فرمودہ است و ہمچنین گویند مگر مادح کسے از اہل کتاب بود و در بعضے تواریخ ہمچنین مگر عثمان رضی اللہ عنہ مدحے کرد گویم آنچہ کلی درین باب بود شیخ مصنف طرف آن اشارتے بکرد و تقرب سلاطین نشاید مگر بر اے این مصلحت کہ امورے کہ از آن عباد اللہ است بہتر تدبیرے کہ داند دستگیری آن درماندگان کند و کارہاے ایشان را بکفایت رساند چنانچہ شاعرے گفتہ است ؎

سایۂ خورشید سواران طلب ۔۔۔ رنج خود و راحت یاران طلب

مگر چیزے ازین نوع شیخ بالا گفتہ است ہمہ ان کفایت کرد آنچہ گفتہ است وکان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاخذ ملکًا کافرًا۔

قولہ "ومنہا تعییر لسفہاء باسلافہم فی حال صِغَر والادب فی ذلک ان لایکون الا فی مقابلۃ سوء ادب وتکون تعریضا لا تصریحا" و بعضے ازان رخص این است کہ صوفیان بر نفس و جہال را

تفسیر السفہاء ان البخل

؎ کاتب نسخہ منقول عنہ عبارت ہمیں طور غلط نوشتہ است۔ غالباً مراد حضرت مترجم این است کہ صوفیان بر نفس جہال عیب نکنند بلکہ اگر ضرورت پیش می آید بر کسہا کہ اسلاف ایشان میکردند تعریض میکنند۔

عیب و اسلاف اکساب ایشان کنند مردمان کارہائے کنند کہ آن نسبت بہ اہل تصوف ندارد و آباواجداد ایشان اکسابے و اعمالے دارند کہ میان مردمان آن کسب معیوب و مطرود است این سفہا را بدان عیب کنند صریح نگویند ہمیں قدر گویند کہ تو از جنس ایشانی و نسب تو بد ایشان باز میگردد۔

قولہ "روی ان نفرا من الیہود حضروا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و آذوہ و نقصوا دینہ فاشتد علیہ فانزل اللہ قُلْ هَلْ أُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّن ذَٰلِكَ مَثُوبَةً عِندَ اللَّهِ مَن لَّعَنَهُ اللَّهُ الآیۃ فقال النبی علیہ السلام یا اخوان القردۃ" مردمانے از یہود بر رسول اللہ آمدند و سنجانیدند و عیب دین او کردند بر رسول اللہ این سخت دشوار آمد این آیت در شان ایشان نازل شد خبر دہم شمارا بہ شرے کہ بد ایشان رسد بدتر از آنست کہ ایشان کردہ اند صریح نکرد و گفت ایشان تر ا سنجانید ند برائے ایشان را شرے از ین بیشتر است چنانچہ ابوذر غفاری پیش عثمان در ایام خلافت او شستہ بود مال عبدالرحمن بن عوف پیش عثمان برائے قسمت میراث آوردند عثمان گفت این مال گذاشتن ہم بدینست زیرا چہ ورثہ او را کار آمد کعب احبار چند سخنے موافق عثمان گفت ابوذر غفاری عصا بر سر کعب چنان زد کہ شکست و این سخن گفت یا ابن الیہودیہ اتمدح ما ذنبہ و رسول اللہ یہود را اخوان قردہ و خنازیر بخواندے برین نسبت مردمانے کہ طایفہ ایشان مسخ شدہ اند بوزنہ و خوک گشتہ اند۔

اظہار الطاعات والعبادات

قولہ "ومنہا اظہار الطاعات والعبادات وادبہم فی ذلک ان یکون اظہارہا لیتادب بہ المرید او یقتدی بہ مبتدی ولا یلتفت الی قبول الخلق ورد ہم" بعضے از ان رخص ایست کہ صوفیان عبادتے کنند و بقصد اظہار کنند و ادب آن در ین باب این باشد

کہ مریدان و مسترشدان و معتقدان کنند کہ ایشان میکنند و این در باب کسے است کہ او بقصد اظہار میکند اما اگر کسے است کہ او وردے دارد بسبب آنکہ آن ورد او ظاہر خواہد شد ترک نیارد اظہار را و قصدے نیست اما چہ کند او را کار خود باید کرد فضیل رح عیاض فرمودہ است کہ ترک عبادت کردن از سبب خلق کہ خلق نبیند ریا است و عبادت کردن برائے آنرا کہ خلق بدانند و بداں معتقد شوند کفر است این معاملت میان جملہ صوفیان است کہ ورد وقت خویش را از سبب خلق ترک نیارند و از سبب خلق نکنند۔

قولہ "سئل النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم عن الجہر فی القرآن و الاختفا فقال اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا ھِیَ الایت قلت ھذا فی الفضایل و النوافل فاما الفرایض فلا خلاف بین اھل العلم ان اظہارھا اولی قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم الجاھر بالقران کالجاھر بالصدقۃ و المستتر (بالقران کالمستتر) بالصدقۃ" رسول اللہ را از قران جہری پرسیدند گفت اگر عملے نیک را اظہار کنند نیکو چیزے است منعے ممنوعے نیست و اگر نہان دارند آن است کہ امکان نہاں است آن بہتر است یعنی ہر دو بہتر است این گفتار و اخلاقے کہ گفت در نوافل است اما در فرائض بہتر از اظہار نیست زیرا چہ منباے او بر اشتہار شدہ رسول اللہ فرمودہ است آنکہ قرآن را بلند خواند بدان ماند کہ کسے صدقہ را آشکارا بدہد و آنکہ قرآن را پنہانی خواند بدان ماند کسے صدقہ را پنہانی دہد و در ہر دو باب وسط مطلوب جہر برائے آنرا کہ مردمان دانند کہ او تالی و قاری است مذموم جہر بقرات مگر برائے آنکہ در گوش کسے افتد او را

عہ این الفاظ در میان قوسین را کاتب نسخہ منقول عنہ در کتابت نیاوردہ۔

ہم معنی و ذوق کلام دہد مستحسن باشد و سزاوار آنکہ اثر او در دل او افتد و ادای
روف از دل را گرم کند این نیز مستحسن و مستحب باشد۔

قولہ "ومنہا التبرز للنزھت وادیہم فی ذلک الی ریاد
خلوۃ فی کہف او وادٍ او موضع یخلوا من انواع المنکر لئلا
تولد منہ ما لا یقوم بازالتہ ثم یتشبہ باصحابہا ان قام
فی مواضع المنکر وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجب الی
لخضرات والماء الجاری" و بعضے از رخص اینست کہ صوفیان برون آیند
رائے نظارۂ و تماشائے و ادب درین باب اینست اینکہ بیرون آیند اختیار کنند
نج و گوشۂ خلوتے کہ آنجا بفراغ خاطر بخدا مشغول باشند و برون آمدن سبب آن
نست کہ ہمارہ در کنج و مضیقے افتادہ میباشد این نفس مودریک ماندہ کہ گہے
شادگی ہم طلبد برائے دفع وحشت او را و دفع ملالت او را کہ از کہے برون آیند
باشد میان صوفیان ہم کسے کہ بیشتر در صحراہا و در باغات و در کوہ ہا باشند وقت
بشان بدان خوش است و کار ایشان ہم بران تمام است۔ این سخن کہ شیخ گفت در باب
رمانے است کہ ایشان کنج نشینان اند و خلوت افتادگان اند۔ و آنکہ شیخ فرمود
گوشۂ و خلوتے و کہیچہ اختیار کنند برائے آنرا کہ صحرائے است شاید چیزے
نظر آید کہ آن منکر است و آن در نفس افتد احتیاج بہ ازالت آن شود و برائے
نرا کہ تبرز برائے نزہت باید کردن سیرت رسول اللہ را حجت میدارد کہ
ول اللہ را سبزہ ہا خوش آمدے و نظر بر ایشان کردے و کذلک آب
وان ہم و این خضر و آب روان کجا بیابد تا از خانہ بصحرا نرود۔

قولہ "ومنہا النظر الی الملاہی وادبہم فی النظر الی الملاہی
لک مجانبت المحرمات والمنکرات منہا فما حرم فعلہ حرم النظر

الیہ" و بعضے از رخص اینست کہ چیزے باشد کہ متضمن است کہ باشد لہو است نظر بسوئے او از باب رخص است و ادب دران نوع اینست کہ چیزے محرمے را مباشر نشوند انچہ او متضمن لہو است او محرم نباشد و بعضے چیزے کہ او حرام است چنانچہ کشف عورت و جز آن۔

قولہ "روی عن عایشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت کانت الحبشۃ تلعب وانا انظر الیہم من باب حجرتی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسترنی بردائہ فلم ینصرف حتی کنت انا الذی انصرف" از عایشہؓ مروی است کہ حبشہ رقص میکردند و با آلت حرابات بازی میکردند و عایشہ رضی اللہ عنہا از درون خانۂ خود نظارۂ ایشان میکرد و رسول اللہ مرا برداے خویش پوشیدہ بود تا آنکہ من ایستادہ نظر میکردم رسول اللہ ہم ایستادہ نظر میکرد تا آنکہ ملول شدم بازگشتم بعد ازان رسول اللہ ہم باز ماند مقصود اینست لہوے کہ محرم نباشد اگر نظر در آن کنند شاید و انچہ حبشہ بازی میکردند با آلت حراب بازی کردند بازی آن حراب مباح است و چنانچہ آشنا کردن و تیر انداختن۔

قولہ "ومنہا حضور المجلس التی یجری فیہا الخوض فی ترہات الکلام وادبہم فی ذلک اجتناب السماع الغیبت والمنکر منہا" و بعضے از ان رخص اینست کہ در مجالسے کہ سخنان گویند یکدیگر کہ آنرا بحقیقت معنی نباشد ادب دران باب اینست باید کہ آن غیبتے نباشد و سخنے منکر شرعی نباشد و این حضور باید کہ بضرورتے افتادہ باشد چنانکہ در مجالس نکاح و عروسی از ہر بابے میگویند اجتناب ازان لابدی باشد و اگر بدانند کہ البتہ ازین خالی نخواہد بودن البتہ ازان مجالس اجتناب باید کردن مرد با دیانت آنجا حاضر نشود۔

حضور المجلس الذی یجری فیہا الخوض وتعاطی الکلام

قولہ "روی عن جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ قال جالست النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر من مائۃ مرۃ فکان اصحابہ یتناشدون الشعر ویتذاکرون من امر الجاھلیت وھو ساکت وربما یتبسم معھم" جابر بن سمرہ میگوید بیشتر از صد مجلس بارسول اللہ شستہ ام وصحابہ رضوان اللہ علیہم انشاد اشعار جاہلیت میکردند وآن متضمن ہزلے بودے ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر بودے ودگاہے تبسم میکردے۔

تناول الاطعمۃ الطیبۃ وادبہ فی ذلک

قولہ "ومنھا تناول الاطعمۃ الطیبۃ وادبھم فی ذلک ان لا یجعل ذلک عادۃ بل یکون ذلک بین فاقۃ سابقۃ وریاضۃ لاحقۃ یسلم لہ ذلک" وبعضے ازان رخص انیست کہ صوفیان طعامے لطیف بخورند وادب درین باب اینست کہ این طعام خوب خوردن راعادت نگیرد وباید کہ ریاضت سابق بودہ باشد یا بعد ازان کہ این خوردن باشد البتہ ریاضتے کند تا کدورت آن دفع شود در تفسیر این آیت فَلْيَأْتِكُم بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ قول خواجہ محمد فضل لمجنی می آرد متضمن این سخن مرد عارف خداشناس طعام خوب خورد ولطیف خورد واندک خورد۔

قولہ "روی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعجبہ الثرید وروی انہ کان یعجبہ الطیب والحلو فلا یردھما حتی یمن منھما" از مرتضی رضی اللہ عنہ مروی است رسول اللہ را ثرید خوش آمدے وشیرینی خوش آمدے وخوشبوی خوش آمدے۔ خوشبوی مقوی روح حیوان است بہ ان درحضور ومراقبہ جمع ہم است دفع خشکی طبیعت است وثرید سریع الہضم است

وسریع الزوال است و شیرینی خشکی مزاج را رطبتے میدہد و دماغ را قوت میدہد آنکہ او را غم و اندوہ این جہانی و آن جہانی باشد و آن موجب خشکی دماغ و گرمی دل است شیرینی بخورد تا در دماغ مزاج خللے نیفتد و رسول اللہ در تصرفات آلہیہ بود از خشکی و گرمیش چہ کم آید۔ و نباشد ذاکرے و فاکرے کہ قدرے اخلاط سودا وی در معدہ او نباشد زیرا چہ حضور و خشکی دست دہد نہ در تری نمی دانی کہ نقش در سنگ و راست نہ در آب۔

قولہ "روی ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ قال اذا عرض احدکم الطیب فلا یردھا حتی یمن منھا" ابوہریرہؓ روایت کردہ است کہ رسول اللہ فرمودہ است بر ہر کہ خوشبوے را عرض کنند رد نکند چیزے ازان مساس کند۔ سر این بیان کردم۔

قولہ "قال النبی علیہ السلام انھشوا اللحم نھشًا فانہ آھنأ و امرأ و قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سید الطعام اھل الجنت اللحم و سید الطعام اھل الدنیا اللحم" پیغامبر فرمود علیہ السلام بدندان گوشت[1] را زیرا چہ آن گوشت گوارا تر است و زود ہضم است گوشتے کہ متصل استخوان است بچینی لطفے می یابد آن چربی کہ در استخوان است بگوشت میرسد بدان پختہ میشود لذیذ تر میشود و رسول اللہ فرمودہ است بہترین طعامہاے بہشت و بہترین طعامہاے دنیا ہیں گوشت است۔

قولہ "و منھا رھن الثیاب علی الصعام و ادبھم فیہ ان لا یکون ذلک الا عند الضرورت رھن النبی علیہ السلام درعہ عند یھودی باوسق من الشعیر" بعضے ازان رخص این است رھن الثیاب علی الطعام

---

[1] در نسخہ منقول عنہ اینجا عبارت ہمچنین نوشتہ۔ غالباً چند الفاظ از کتابت ترک شد۔

کہ صوفیان جامۂ خود را گرو کنند برائے طعام را و ادب ایشان درین باب اینست کہ مہمان برایشان برسد و نقدے ندارند کہ ازان چیزے پیش وے آرند جامۂ گرو کنند وطعامے پیش مہمان آرند و دیگر از سبب گرسنگی نزدیک مخمصہ شود تا آنکہ سوال مباح گردد زیرا چہ رسول اللہ زرہ خویش را بر یہودی گرو کردہ بود بمقابلہ چند وسق جو آن برائے قوت عیال را بود و رسول اللہ چون از جہان سفر کرد زرہ او بر ابو شحمہ یہودی گرو بود ہم ہر انچہ گفتم بروایتے و آن بعد نقل او عایشہؓ رہا کنایندہ استد بروایتے مرتضیٰؓ و این حدیث برائے آن آورد کہ صوفیان برائے طعام جامہا گرو کنند۔

قولہ "ومنہا الہرب من الہوان ومن تحمل الجفاء والاذی وادبہم فی ذلک طلب السلامۃ الصدر واجتناب المعادات"

وبعضے از رخص اینست آنجا کہ خواری باشد ازان مقام احتراز و از آنجا کہ جفائے باشد و رنجے باشد قوم صوفیان سروران نہ شنیدہ ہوائے ایشان ہوائے دین است واعزاز ایشان عزت دین باشد سبب آنکہ مردے مہین و جانی و موذی بدکار نشود و در دین اہانتے نشود احتراز کنند و ادب ایشان درین باب این بودہ باشد کہ سینہ از وہم کینہ سلامت ماند و مبادا کہ سینہ ایشان بر کسے کینہ گیرد جز در افتاد دین و دنیا او نباشد نباید در خاطر او چہ غرض باشد کہ مردم عدو مومنے شود۔

قولہ "قال بعض المشایخ الفرار مما لا یطاق من سنن المرسلین قال اللہ تعالی حاکیاً عن کلیمہ موسی علیہ السلام فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ" بعضے مشایخ گفتہ اند کہ گریز از چیزے کہ طاقت بشری نیست از سنت پیغامبران مرسل است چنانچہ رسول اللہ از مکہ بمدینہ آمد و ابراہیم علیہ السلام از شہر نمرود با سارہ سفر کرد تا موسی قبطی را مشت زد و او بر جائے خفت فرعونیان خواستند کہ موسیٰ را بکشند ازان گریخت در مدین آمد بر شعیب علیہ السلام

ومن تحمل الجفاء والاذی الہرب من الہوان

الفصہ بطولہا۔

قولہ "وقال الشافعی رحمۃ اللہ علیہ اظلم الظالمین لنفسہ من تواضع لمن لا یکرمہ ورغب فی مودۃ من لا ینفعہ وقبل مدح من لا یعرفہ" وشافعی گفتہ است ظالم ترین مرنفس خویش را اوست کہ تواضع کند مر کسے راکہ او مراورا اکرام نکنند زیراچہ رسولؐ اللہ فرمودہ است لا یحل لامرء ان یزل نفسہ چون نفس ذلیل شود دل معتاد او گردد از بسیار چیزے کہ آن شریف وعزیز است محروم ماند رسولؐ اللہ فرمودہ است ان اللہ یحب معالی الہمم ویکرہ سفسافہا دیگر او ظالم ترین مرنفس خویش راکہ رغبت کند بر دوستی کسے کہ ازو نفع دینی نباشد و کسے کہ بر حال و مآل او مطلع نباشد اورا مدح کند این طرفین می آید۔

قولہ "وقال رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لیس للمومن ان یذل نفسہ" حاصل این حدیث گفتہ ام آمدہ ام اما اینجا سخنے است یعنی مرد مومن نفس خود را بمعصیت خدا خوار نکند۔

قولہ "ومنہا الانبساط الی الاصدقاء فی قصد منازلہم والالمام بہم من غیر استدعاء وادب فی ذلک تخصیص من یفرح بذلک ویعرف موضع ذلک من الاکرام۔ قصد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دار الہیثم رضؓ بن التیہان ومعہ ابوبکرؓ وعمر رضی اللہ عنہما فقدم الیہم ما حضر من تمر ولبن فاکلوا وشربوا وقالوا ہذا من النعم الذی لا تسئلون عنہ" وبعضے از ان رخص اینست کہ یاران ہمہ کار کشادگی کنند و بر ایشان بروند فرود آیند بغیر آنکہ ایشان استدعا کردہ باشند وادب درین باب اینست بر کسے روند کہ بروفتن

الانبساط الی الاصدقاء

وفرود آمدن او خوش شود رسول اللہ با ابوبکرؓ و عمرؓ در خانہ ہیثم رفت بغیر استدعا او خرما و شیر کہ بر و موجود بود پیش آورد ایشان خرما خوردند و شیر آشامیدند رسول اللہ فرمود کہ این نعمتے است کہ فردا ازین نپرسند۔

قولہ "ومنہا المعاتبۃ مع الاخوان وادبہم فیہا ان یقصد بذلک ازالۃ ما وجد علیہ من قلبہ لا التعیب بل التطہیر القلب من الغل والحقد وقبول عذر صاحبہ" وبعضے ازان رخص این است برادران تصرف یکدیگر عتاب کنند ومقصود ایشان این بودہ باشد کہ اگر گرانی از یارے ایشان را در دل باشد عتاب کنند تا آن گرانی از دل ایشان برود نہ برائے آنرا کہ عیب را بگویند بلکہ برائے این را گویند کہ دل پاک شود از گرانی غل وحقد ہمانچہ گفتم عذرے کہ او گوید ازا قبول کند۔

قولہ "فقد قیل" شعر

اقبل معاذیر من یاتیک معتذرا ان بر عندک فیما قال او فجرا
فقد اطاعک من ارضاک ظاہرہ وقد املک من یعصیک مستترا

قبول کن عذر کسے بر تو بر عذر خواہی پیش آید واگر چہ سخن بد گفتہ است یا نیک گفتہ است تو قبول کن باسم عذر است ہر طریقے کہ او اعتذار میکند تو قبول کن باسم وگر چہ آن عذرے کہ او میگوید ہمچنان است یا نیست تو قبول کن "فقد اطاعک من ارضاک ظاہرہ" و "قد املک من یعصیک مستترا" آنکہ بیخواہد ترا خوش کند ظاہرا او ترا مطیع شد و آنکہ گنہ خویش را بر تو مخفی داشتہ آمد وترا بزرگی داد۔

قولہ "وقیل ظاہر العتاب خیر من مکنون الحقد" وگفتہ اند کہ عتاب ظاہر بہ از کینۂ پنہانی است۔

قولہ "روی قنبر مولی علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال دخلت مع علیؓ علی عثمانؓ رضی اللہ عنہما وھو امیر المومنین فاختار الخلوت فاومی الی علی رضی اللہ عنہ بالتنحی فتنحیت ناحیۃً فاخذ عثمان یعاتب علیا وھو مطروق لا یتکلم فقال لہ لا تتکلم فقال لہ ان کنت قلت لم اقل الا ما تکرہ ولیس لک عندی الا ما تحب" قنبر مولی علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ میگوید با علیؓ بر عثمانؓ رفتم و او آنروز امیر المومنین است خواستند یکدیگر سخن گویند کہ کسے نشنود علی با من اشارت کرد کہ برو من گوشہ گرفتم ماندم عثمانؓ چیزے چیزے بطریقہ عتاب با علیؓ میگفت و علیؓ سر فرود افگندہ میشنید و سخنے نمیگفت عثمانؓ گفت چرا سخن نمیگوئی علی گفت اگر من سخن گویم چیزے باشد کہ ترا دشوار آید و نزدیک من نیست مگر چیزے کہ آن محبوب تست و علیؓ میگوید انچہ تو گفتی من نہ گفتہ ام و ترا آن دشوار آید و تو قبول نکنی و نزدیک من نیست جز آن چیزے کہ محبوب تست۔ غرض شیخ اینست کہ معاتبہ آمدہ است با آنکہ ایشان افضل صحابہ اند میان ایشان عتاب بود۔

قولہ "حکی ان یحیی بن خالد عاتب عبد الملک بن صالح فی شئ کان بینھما وقال فی ضمن کلامہ انک لحقود فقال ان کان الحقد عندک بقاء الخیر والشر فی القلب فانھما الباقیات عندی فلما تراضیا وقام عبد الملک قال یحیی ان ھذا الرجل قرشی وما رایت رجلاً زین الحقد بعبارتہ حتی اذھب سماجت غیرہ" حکایت آرند یحیی خالد عبد الملک صالح را عتابے کرد در چیزے کہ میان ایشان گذشت در ضمن کلام خویش یحیی گفت کہ تو کینہ ورزی یعنی کلام او متضمن این بود عبد الملک صالح گفت اگر مراد تو از کینہ اینست کہ بقائے نیکی

کسے و بقاے بدی کسے در دل ہست پس بضرورت آن ہر دو در دل باقی اند رفتنی نیند آن قدر محذوف است اگر این مراد داریم کہ مقابلہ آن انتقامے نکنم و فرداد امنگیر تو نشوم پس بدان کہ من حقو نیم سپس آنکہ ہر دو راضی شد ند یحیی گفت من ندیدم مردے را کہ حقد را بعیار تے خود اینچنین ترتیبے دہد و من می گویم این سخن در شتے است شنیدہ بود کردہ چونہ از دل بیرود اما انتقامے و مقابلہ اختصاصے در ارین نباشد۔

مدح المذموم و ذم الممدوح

قولہ "ومنہا مدح المذموم و ذم الممدوح و ادبہم فی ذلک ان یحفظ حدود الحق فی الجانبین و لا یتجاوز الی متابعۃ النفس و القول بالہوی" و بعضے از ان رخص اینست مذمومے را مدح کنند و ممدوحے را ذم و ادب درین باب اینست کہ در ہر دو طرف حدود حق نگہ دارند و تجاوزے بحسب نفس نکنند و سخنے بہوا نگویند۔

قولہ "روی ان رجلین من سادات العرب حضرا مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و الہ وسلم فمدح احدھما صاحبہ و اطراہ و قصر صاحبہ فی نظریتہ فوجد علیہ من ذلک فاخذ یذکر مثالبہ فانکر النبی علیہ السلام ذلک منہ فقال واللہ یا رسول اللہ لئن صدقت فی الاولی ما کذبت فی الاخری و الانسان لا یخلو من مناقب و مثالب و الراضی لا یری المثالب و الساخط لا یری المناقب فقال النبی علیہ السلام ان من البیان لسحراً" شیخ برائے آنکہ مدح مذموم کنند این حکایت آوردہ مردی است دو نفرے از بزرگان عرب در مسجد رسول اللہ حاضر شدند پس یکے مر صاحب خود را مدحے کرد و آنرا با نتہا رسانید و دوم صاحب خویش را در مبالغت خویش تقصیر کرد از ان او را دشوار آمد پس ہمچنان آمد کہ معایب او را ذکر کردن گرفت پیغامبر گفت صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اگر در اول صادق در دوم کاذب و اگر در دوم صادق در اول کاذب آن مرد گفت بخدا یا رسول اللہ مردم خالی از معایب و از محاسن نیست اگر در گفتار اول صادقم در دوم کاذب نہ ام و اگر در دوم صادقم در اول کاذب نہ ام رسول اللہ فرمودان من البیان لسحراً بتحقیق بعضے بیان از آنہا باشد کہ نسبت بسحر دارد یعنی عجوبہ است گوئیم مرد شاعر البتہ کارش مگر بعضے وزن کردن و یکے را با دیگرے نسبت دادن مرد شاعر البتہ از ہجوے شخصے خالی نباشد البتہ بمتلابہ حسنات باشد ہر چیزے را قدر آن شناسد و لذت آن گیرد و ہموارہ دلش غرق خیالات و خطرات باشد و امثال این مثالب او باشد و گوئیم مرد شاعر خوب طبع و قصیدہ مطول باشد کہ بیک مصراع تمام کند کیس باشد و حق شناس باشد و مرد ما نزا تواند بعبارت خویش از خود راضی دارد و زم باشد و نعیم باشد درشتی بر مزاج اوست ندارد و اکنوں نظارہ شو شخص واحد را محاسن ذکر شد ہم معایب بامرد شاعر از ہمجنس محاسن و معایب است اما برائے اختصار این میکنم و گوئیم دنیا فانی بے وفا و ہیچ چیزے در وے نماند و رباید و با کسے خاکی است خاک دانست و گوئیم مزرعہ آخرت است سبب ترقی درجات مرد است و موجب ادراک سعادت اوست و سرائے اعمال حسنہ است و علی ہذا ہم ازین سبب اختصار میکنم۔

قولہ "ومنہا ہجران من یستحق ذلک وادبہم فیہ ان یقصد اظہار الحق وتحقیق الباطل والمعادات فی اللہ عزوجل" ویکے از رخص اینست کہ بدور شوندیا اورا از خود دور کنند کسے را کہ مستحق اینست بیان صوفیان این سخن جاری است کہ صحبت اختیار است و ادب ایشان درین باب این بودہ باشد کہ مداہنت درمیان نباشد حق حق باشد یکدیگر عداوت نبود و مراد ایشان این باشد کہ اظہار حق شود و باطل نباشد و عداوتے

برائے خدا را باشد الحب فی اللہ والبغض فی اللہ عین معلوم و محقق است

قولہ "ھجر النبی علیہ السلام کعب بن مالک وصاحبیہ لتخلفھم عن غزوۃ تبوک و امر اصحابہ بھجرانھم وترک مجالستھم ومکالمتھم حتی نزل ھذہ الایت وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ط حَتّٰٓى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ الایۃ" کعب مالک و دو یار را از صحبت خود و اصحاب خود منع کرد تا آنکہ در دنیا باہم فراخی کہ دارد بر ایشان تنگ شد تا آنکہ آیت قبول توبہ ایشان نازل شد مقصود شیخ این بود کہ متصوفہ کسے کہ لایق صحبت او نباشد در صحبت او نباشد او را از خود دور کنند۔

قولہ "و منھا تخریق المرقعات علی اصحابھا والادب من ذلک ان یقصد بھا ابطال تمویھہ وخیانتہ وخدیعتہ وتلبیسہ قال اللہ تعالی تَتَّخِذُوْنَ اَيْمَانَكُمْ دَخَلًۢا بَيْنَكُمْ اے مکرا وخدیعۃ" و بعضے از رخص صوفیان اینست کہ مردان را ببینند کہ ایشان مرقعہ پوشند و نہ آنکہ ایشان بحق پوشیدہ اند آن مرقعہ ایشانرا پارہ کنند برائے اظہار تلبیس وخیانت او را تا دیگر این پیشہ و این شیوہ نشود چنانچہ گفت حق تعالی بگیرید سوگندان خود را کہ در و مکرے و خداعے باشد۔

تخریق المرقعات فی

قولہ "و مثلھا ازالۃ الشعر المزور علی منتحل نسب الشرف و انہ من اولاد العلویۃ فیجب انکار ذلک واظھار فساد ما ادعاہ من ادعاء النسب لئلا یغتر بھم من لا یعرفھم" و مثل این تخریق خرقہ اینست کہ سادات فاطمیہ و علویہ کسے را بینند کہ گیسو بافتہ است گیسوہائے او را بکشایند یا خود حلق کنند و مقصود دارند کہ اظہار فساد او کنند

ونسبتے کہ بخانہ اشراف میکنند آنرا اظہار کنند بدہند کہ این بدیشاں نسبتے ندارد تا دیگرے ہم نسبت بہ بیت اشراف نکنند زیرا چہ آنکسے کہ ایشانرا نداند پریشان مغرور نشود و بمصاہرتے و کفایتے درمیان نباشد۔

قولہ "امر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہدم المسجد الذی اتخذوھم ضرارا وکفرا وتفریقا بین المومنین واحراقہ لما علم قصدھم فی اتخاذ ذلک وان کان ظاھرہ مسجدا قال اللہ تعالی لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا ۚ لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ الایت" ومسجدے بمقابلہ مسجد رسول اللہ بہود در مہلت خویش کردہ بودند ومقصود ایشان برین بود تفریقے میان مسلمانان شود ضرارے وکفرے شود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آن مسجد را شکست وخراب کرد وسوخت اگرچہ بصورت مسجد بود۔

قولہ "وامر بقطع نخل بنی النضیر فانزل اللہ تعالی مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ" نخلستان بنی نضیر بود رسول اللہ آنرا برانید وبعضے را گذاشت وہر یک کسے چیزے گفتن گرفتند آیت آمد آنچہ بریدند وآنچہ برجاے داشتند باذن اللہ بود وہرچہ باذن اللہ باشد آنجا مطالبہ ولیل نبود۔

استجازت الکذب

قولہ "ومنہا استجازت الکذب فی المصالح وادبہم فیہ طلب الاصلاح واظہار الحق قال اللہ تعالی فی قصۃ ابراھیم علیہ السلام بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَٰذَا وفی قصۃ داود علیہ السلام إِنَّ هَٰذَا أَخِي لَهُ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ نَعْجَةً وَلِيَ نَعْجَةٌ وَاحِدَةٌ" ویکے از رخص اینست کہ کذب را بصورت راستے بگویند در مصالح دینی ودنیاوی

وادب ایشان درین باب اینست کہ اصلاح ذات البین کنند مثلاً میان مردے وعورتے مشاہتے شود تا آنکہ خوف تفریق باشد۔ گویند چرا از ان مرد بیگانہ میشوی وچرا از وجدا میگردی واو ترا خواہان است و مبتلاے تست او چرا ترا نمیخواہد و آنکہ و باتسری و با دیگرے سخن میگوید مردان را آمدہ است اما دل او برتست تو صاحبی و مادر فرزندانی ہمچو کار و بار ہمہ بر تو حوالہ است واجبست ہمچو آب بشکالی است بیاید بردو وہمچنین باشوہر او گویند کہ مادر فرزندان تست وہمہ خود را بتو بربستہ است ودل او ہمہ بر تو دارد و دیگرے او را چہ کار آید او ہر چہ دارد ہم با تو دارد این ہر دو صورت اگر چہ ظاہر کذب است اما بحقیقت براستی باز گردد و امثال این نظارہ بسیار است نوشتین این ترجمہ دراز شود وہم برین ابراہیم علیہ السلام سخنے گفتہ است وصورت صدق معنی کذب قصہ اینست شبے آزر ابراہیم را در بتخانہ گذاشت رفت تیشہ است دہمہ بتان را بشکست و بتے کہ میان ایشان بزرگ بود تیشہ آورد و بر دست او داد آزر آمدہ گفت کہ کرد این بتان را کہ شکست ابراہیم گفت آنکہ بزرگ میان ایشان او شکست چون تیشہ بدست بت بزرگ بود کہ بزرگ بود صورت نمود کہ این شکست و تاویل این بود کہ بزرگ ایشان شکست و ازین بزرگ یا خود را مراد داشت یا خداوند تعالیٰ را بصورت صدق بود و در معنی کذب وقصہ داؤد اینست داؤد را نود و نہ حرم بود بتد بیرے او ریا را دفع کرد و زن او را نکاح کرد در بیت المقدس شستہ زبور میخواند در و فرشتہ بر صورت آدمی پیش او ایستادن طلب حکم یکے میان دو گفت کہ مرا یک میش و این را نود و نہ میش رو اباشد کہ یکے را از ان من ہم بستاند و از ان خود صد کامل کند داؤد گفت علیہ السلام رو انباشد آن ہر دو یکدیگر را دیدند و تبسم کردند و غایب شدند داؤد دانست کہ میش در میان نبود این قصہ من است کہ بر من نود و نہ حرم بودند و از ان او ریا یکے بود آنرا

ہم آوردم صد کامل کردم القصہ بطولہا مقصود اینست زن را کنایت ازمیش کردونہ
اورا نودہ نہ بودونہ اورا یکے اما صورت مشابہ کردند بصورت راست بود و در معنی دروغ۔

قولہ "وحکی ان جعفر الصادق رضی اللہ عنہ ناظر مرجیا عند ابی جعفر المنصور فقال جعفرؓ اتی النبی صلی اللہ علیہ و الہ وسلم بمرجی فامر بقتلہ فقال المرجی مجیبًا لہ این کان الارجاء فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال لم یکن فی عہد رسول اللہ فمن این جیت بہ فقال الجعفر فہم استحزت الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقد قال من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار فاحتج جعفرؓ عنہ بقصۃ ابراھیم علیہ السلام و بقصہ داودؑ فانقطع المرجی" حکایت اینست شخصے بر خلیفہ منصور دوانقی مذہب مرجیہ پیش آورد وخفیہ اورا دعوت کرد و مذہب مرجیہ اینست کہ مردم ہر چہ کند خدایش بیامرزد منصور سید جعفر صادق رضی اللہ عنہ را طلبید مرجی مذہب خویش بیان کرد سید جعفرؓ در مناظرہ باوے این گفت کہ بحضرت رسولؐ اللہ مرجی آمد و رسولؐ اللہ حکم بقتل او کرد مرجی گفت در ایام رسولؐ اللہ نبود تو از کجا آوردی و آن مرجی گفت بر رسولؐ اللہ تو عمداً دروغ گفتی و ہر کہ بر رسولؐ اللہ و بر خدا دروغ گوید جائے نشست او دوزخ باشد سید جعفر صادق گفت دروغ نگفتم من فرض مسئلہ کردم اگر این چنین مرجی در ایام رسول اللہ بودے اورا قتل فرمودی مرجی ملزم شد۔ مقصود شیخ ازین حکایت این بود کہ ظاہر دروغ نماید و بہ حقیقت حق باشد حکایت طابق منصور خلیفہ و آنکہ امام اعظمؓ اورا الزام داد بفرض مسئلہ اینجا مناسب تر باشد و سید جعفر صادقؓ بقصہ ابراہیم پیغمبر و قصہ داؤد علیہما السلام احتجاج کرد اینچنین فرض مسئلہ دروغ

نسبت کردہ اند این ہم از ان قبیل است و قصہ ابراہیمؑ دو قصہ را احتمال دارد یکے آنکہ سارہؓ را گفت خواہر من است و سارہؓ حرم او بود بدین تاویل گفت کہ خواہر دینی و دختر عمہ او بود و احتمال دوم آنکہ تیشہ بہ دست بت بزرگ داد و گفت بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ و این قصہ داؤد بالا گذشت حاصل اینست کہ ایشچین دروغ گفتن در میان صوفیان از باب رخصت است۔

قولہ "ومنہا زیارت العجایز واد بہم فی ذلک ان یکون قصدہ التقرب الی اللہ والتزاور فیہ وطلب البرکۃ والدعاء" و بعضے از رخص اینست کہ زیارت زنان زال کنند مقصود ایشان درین باب اینست کہ ایشان عورتانند زال اند شکستہ دلان اند دعاے ایشان را امید قبولی باشد و دیدن ایشان برائے دریافت خاطر ایشان باشد و دل شکستہ را دریابند خالی از فائدہ نباشد و آن موجب تقرب حق باشد۔

زیارت العجایز

قولہ "روی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ قال قوموا بنا نزور ام ایمن کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یزورہا" از ابوبکر رضی اللہ عنہ مروی است کہ در ایام خلافت خویش صحابہ را فرمود بخیزید تا زیارت ام ایمن کنیم چنانچہ رسول اللہ او را زیارت کردے۔

قولہ "ومنہا التکلف مع ابناء الدنیا والرؤساء والسلاطین والقیام لہم وحسن الاقبال علیہم وادبہم فی ذلک ان لا یکون طمعا فی دنیاہم ولا فیما عندہم کان النبی علیہ السلام یدخل علیہ سادات قریش فیکرمہم ویجلہم ویحسن مجالستہم وقال اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ" و بعضے از رخص اینست اگر کسے را صوفیان از ابناے دنیا و ارباب

التکلف مع ابناء الدنیا والرؤساء والسلاطین والقیام لہم وحسن الاقبال علیہم وادبہم فی ذلک ان لا یکون طمعا فی دنیاہم ولا فیما عندہم کان النبی علیہ السلام یدخل علیہ سادات قریش فیکرمہم ویجلہم ویحسن مجالستہم وقال اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ

قوم وسلاطین بیاید ایشان بتکلف برائے او را قیامے بکنند و بایشان بحسن اقبالے وبشاشتے پیش آیند ادب درین باب اینست کہ برائے طمع منفعت دنیاوی ایشان را نباشد بلکہ برائے آن را باشد کہ بران بطرب نفوس ایشان شود صورت رسول اللہ این بود کہ چون بر رسول اللہ بزرگان قریش آمدندے ورسول اللہ با ایشان سخنے گفتے تعظیمے کردے وبزرگ داشتے واین فرمودہ است چون بر شما بزرگ دارید وخواجۂ من در آخرین وصایا کہ وصیت این بود کہ رسول اللہ فرمودہ است۔ نحن معاشر الانبیاء امرنا ان ننزل الناس علی قدر منازلہم ما گروہ پیغامبرانیم مامور برانیم کہ ہر ایک را بر اندازۂ مرتبۂ او فرود آریم۔ درویش باید کہ ہر یک را بر اندازۂ او فرود آرد۔

قولہ "ومنہا البکاء عند المصیبت وادبہم فی ذلک ان یکون من غیر نوح ولا رفع صوت بکا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عند موت ابنہ ابراھیم علیہ السلام وقال العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول ما یسخط الرب وانا بک یا ابراھیم لمحزون" وبعضے از رخص اینست کہ وقتیکہ مصیبت باشد بگریند وادب در این باب اینست کہ نوحہ درمیان نباشد واو را بصفت او ذکر کنند نباشد ورفع صوتے نباشد مروی است کہ ابراہیم پسر رسول اللہ فوت شد رسول اللہ میگریست وآب چشم او میرفت صحابہ پرسیدند تو ہم میگریئی فرمود العین تدمع والقلب یحزن آب از چشم میرود ودل اندوہگین میشود وممنوع اینست کہ این سخن نگویند کہ دران رضائے خدا نباشد واین سخن گفت انا بک یا ابراھیم لمحزونون اینست تو اے ابراہیم ما اندوہگینیم اینجا پرسند کہ رہا بحال او لایق تر بود پس گریہ او را چہ نسبت باشد رسول اللہ امرے طبعی بیان کرد دل اندوہگین شد

البکاء عند المصیبۃ

ان یقول

بسبب اندوہ گرمی بخارے برآمد آن بخار در سطح دماغ رطوبتے ہست این گرمی بآن رطوبت منضم شد آن رطوبت چکیدن گرفت چنانچہ حمام وہ بیرون آمدن آن جزبرہ چشم وبینی نیست فعلی ہذا این منافی رضا نباشد۔

قولہ "ومنہا صحبت الاحداث وادبہم فیہا ما قد مضی ذکرہ فی باب ادب الصحبت" وبعضے ازان رخص اینست کہ باجوانان ہمصحبتی باشد وازین احداث شاید امارد ہم مراد باشد وادب ایشان درین باب اینست کہ ایشانرا نصیحتے کنند وارشادے چنانچہ بالا رفتہ است مقصود این باشد کہ ایشان قابل اند وایشان چندانے لذت دنیا نیافتہ اند واکثر مشائخ ہم ازخردگی باز درین کار در آمدند چنانچہ جنیدؒ وبایزیدؒ وابو عثمانؒ حیری وخواجہ من وخدمت شیخ نظام الدین وبیشترے مشائخ۔

قولہ "ومنہا اظہار البشر مع من یکرہ قلبہ وادبہم فی ذلک ان یکون القصد فیہ طلب السلامت لا ریاءً ولا نفاقاً" بعضے ازرخص از آنہا است شخصے باشد کہ دل بہ او کارہ است راضی نیست باو بہ بشاشتے وبشرے پیش آیند وازان مقصود این بودہ باشد کہ از شر او سالم ماند نہ آنکہ ازبرائے نفسانی وریائی باشد۔

قولہ "روت عایشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا استاذن علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانا عندہ فقال بئس ابن العشیرت او اخو العشیرت ثم اذن لہ فلما دخل علیہ لان لہ القول فتعجبت من ذلک فلما خرج سألتہ عن ذلک فقال یا عایشۃ ان من شر الناس من اکرمہ الناس اتقاء فحشہ۔ ینشد الشافعی رحمۃ اللہ علیہ شعر

لما عفوت ولم احقد علی احد اریحت نفسی من ھم العداوات"

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کردہ است کہ شخصے آمد و اذن در آمد طلبید رسول اللہ گفت بئیس ابن العشیرات جاء از قومے بد آمدہ است یعنی مردے چنین وچنان است پس دستوری داد کہ در آید بعد از در آمد رسول اللہ باو سخن نرم گفت عائشہؓ گفت من در عجب بودہ ام کہ ان چہ بود رسول اللہ گفت و این معاملت چہ بودہ رسول اللہ باو کرد بعد از انکہ او رفت عایشہ پرسید رسول اللہ فرمود من شر الناس الی آخرہ بدترین مردمان کسے است کہ او را مردم سبب انفائے فحش او گرامی کند و آنکہ در غیب او گفت بئس ابن العشیرۃ جاد یحتمل شخصے از کفارہ قریش خواہد بود زیرا چہ شر الناس گفت شر الناس جز کفار نیند و این شعر از انشاد شافعی است لما عفوت الی آخرہ ہرگاہ کہ ہمچنین شدم کہ گنہ دیگر یرا عفو کردم بر ہیچ یکے حقد نکردم خلاص دہانیدم نفس خود را قصدے کہ یکدیگر عداوت کنند و خلاص دہانیدم نفس خود را از اندوہ دشمنی یکدیگر۔

"اِنِّیْ اُحَیِّیْ عدوی عند رویتہ لِاَدْفَعَ الشر عنی بالتحیات"

تحیت میکنم دشمن خود را در حالت دیدن یعنی وقتیکہ او را می بینم سلام میکنم و تحیت میکنم برائے آنرا و رفع میکنم شر او را از خود تحیت کردن باو۔

"واُظْہِرُ البِشْرَ للانسان ابغضہ کانہ قد احسا قلبی مسرات"

و اظہار بشر و بشارت میکنم این اظہار بشر باو ے گوئی در و نہ بخوشی پر است۔

وَلَسْتُ اَسْلَمُ مِمَّنْ لَسْتُ اعرفہ فکیف اَسْلَمُ من اھل المودات

اَلنَّاسُ دَاءٌ وَدَاءُ الناس تَرْکُھُمْ وفی الجفاء لہم قطع الاخوات

ہ در کتاب آداب المریدین کہ بخط شیخ احمد السہروردیست این یک بیت زیادہ است ؎

فخالط الناس واصبر ما لقیت لھم اَصَمَّ اَبْکَمَ اَعْمٰی والتقیات

این دو بیت در نسخہ ہست و در نسخہ نیست عربی ظاہر است ترجمہ دراز کنم و یار بزرگ عزیز برادر من مولانا جمال الدین مغربی این چند بیت ہمدران معنی گفتہ است شعر

الی احیی عدًّ والا طیق بہ ۔۔۔ خوف التسلط من باب المدارات
لا النفاق ولکنی بمصلحت ۔۔۔ ادری بہا انہا بعض العلاجات
عسی لعال بر اللہ خاطرہ ۔۔۔ الی طریق التصافی والمودات
فیعتدی لی محابا بعد لغضہ ۔۔۔ وھذہ من کرامات التحیات

قولہ "ومنہا مقارنۃ اوباش الناس علی اقدارھم ومقادیر عقلھم والادب فی ذلک طلب السلامت من غوایلھم[1] شعر

تعدوا الذیاب علی من لا کلاب لہ ۔۔۔ وتتبقی مرض المساجد الحامی[2] اطا

بدوند گرگان بر کسے کہ او را سگان نباشند و نگہ ندارد موضع سجدہ را نگہ دارندہ باشد مسجد را حامیان باید کہ نگہ دارند و اگر نہ بت پرستان خراب کنند۔

قولہ "ومنہا ذکر من فیہ عیب بما یکرہ وادبہم فیہ ان

---

[1] در کتاب آداب المریدین نوشتہ شیخ احمد سہروردی بعد از غوایلہم این عبارت زیادہ است:۔ "وینشد الشافعی ؎

وانزلنی طول النوی دار غربۃ ۔۔۔ اذا انا لاقیت الذی ما اشاکلہ
فحامقتہ حتی یقال سجیۃ ۔۔۔ ولو کان ذا عقل لکنت عاقلہ

ومنہا الاعتضاد بالسفہاء المہمات ودفع المضرات وادبہم فیہ ان یقصد بذلک صیانۃ نفسہ وماء وجہ عن مواجہۃ غیر اشکالہ قال الاحنف بن قیس اکرموا سفہاءکم فانہم یقومکم النادر العار وروی ابن سیرین قال کان عمرؓ یعجبہ ان یعجبہ سفیہ لیس سفہ السفیہ بہ

عنہ۔ ینشد ؎ تعدوا الذیاب علی من لا کلاب لہ ۔۔۔ وتتقی مرض المتساد الحامی"

کاتب کتاب ترجمہ آداب المریدین کہ از ان این کتاب نقل کردہ شدہ است تمام این عبارت در ترجمہ آوردن ترک کردہ است۔

[2] در نسخہ منقول عنہ این مصرع ہمچنین نوشتہ۔

لایذکر من عیوب الناس الا ما استتر منها لئلا یکون هتک حرمت مستورة" و بعضے از رخص اینست کہ ذکر کنند کسے را کہ در و عیبے باشد بچیزے کہ اورا دشوار آید و ادب درین باب اینست عیوبے کہ خفیہ باشد بدان ذکر نکنند مگر بعیبے کہ اورا بدان شہرت شدہ است چنانچہ مومنان و مفسدان و بعضے کہ ذکر ایشان نتوان کرد تا ہتک حرمت مستورہ نباشد و مقصود ایشان درین باب اینست کہ امثال این افعال را دیگرے مباشر نشود و شاید کہ ایشان بشنوند بدانند کہ مامردمان معیوبیم یحتمل کہ توبہ و باز گشتے کنند۔

قولہ "روت عایشة رضی اللہ عنہا کانت عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل عیینہ بن حصین من غیر اذن فقال علیہ السلام این الاستیذان فقال لم استاذن علی رجل من مضر منذ ادرکت فلما خرج قلت من هذا فقال احمق مطاع" عایشہؓ روایت میکند کہ من نزدیک رسول اللہ بودم وعیینہ بن حصین در آمد بغیر اذن رسول اللہ از و پرسید کہ طلب دستوری کجا شد یعنی شرط در آمدن اینست کہ برائے در آمدن را دستوری بطلب گفت از آنگہے کہ دریافتم مردیرا کہ او از مضر است[ع] بعد ازان کہ او برون آمد از رسول اللہ پرسیدم کہ این کیست گفت احمقے است مطاع یعنی احمق است سرقوم کہ اورا اطاعت میکنند۔

قولہ "وقال علیہ السلام للمستشیرة فی امر الخاطبین اما فلان فشحیح واما فلا یضع عصاہ علی عاتقہ" عورتے برسول اللہ آمد و گفت یارسول اللہ میان سہ نفر کہ انکاح کنم گفت زبیر مردے است شحیح و دیگرے از آنہا است کہ آوند خلق است میزند و دیگرے فقیر است اسامہ بن زید را گفت

ع بعد از "ادراز مضر است" کاتب نسخہ منقول منہ چند الفاظ را در کتابت نیاورد۔

کہ این را بخواہ میان این سہ نفر کسے را اختیار نکرد مقصود اینست بکے را بروئے گویند تا مطلع بر عیب خود بود و از ان صفت باز اید چنانکہ رسول اللہ عیب ایشاں را بران عورت گفت در رفقہ ہم ہست کہ در مصاہرت اینچہ باشد بگویند۔

قولہ "وقال علیہ السلام ان صفوان خبیث اللسان طیب القلب" رسول اللہ گفتہ است بتحقیق صفوان زبانے بدے دارد یعنی ہرچہ در دل باشد فی الحال بر زبان آرد اما دلے پاکے دارد۔

معاملات الشعراء و امثالہم

قولہ "و منہا مواسات الشعراء و امثالہم و ادبہم فی ذلک ان یقصد صیانۃ عرضہ و سلامت دینہ منہم واعطأ سؤلہم او بعض ما مولہم لکیلا یفترون علیہ" و بعضے از رخص صوفیہ اینست کہ با شعرا مواساتے کنند و موافقتے کنند و با ایشان بہ نرمی پیش آیند و چیزے بدیشان بدہند مقصود اینست کہ گوہر نفس خویش را از ایشان نگہ دارند و دین خود را از ایشان نگہ دارند تا ایشان بر و افترا نکنند۔

قولہ "قال علیہ السلام ما وقی بہ الرجل عرضہ فہو صدقۃ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گفت اینچہ مردے برائے محافظت عرض خویش بکسے بدہد درین صدقہ است۔

قولہ "و روی ان بعض الشعراء حضر عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فانشد شعرا ذکر فیہ الغنایم اندت بقوم حنین وقال نظماً ؎

اتقسم نہبی ونہب العبید بین عینیہ والاقرع

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اقطعوا عنی لسانہ فاعطی خمسا من الابل" مروی است کہ بعض شعرا

نزدیک رسول اللہ حاضر شد پس انشاد شعرے کرد دران قسمت غنایم راذکر کرد غنیمتہائے کہ در روز جنگ حنین گرفتہ بودند و نظمے گفت اتقسم نہبی الی آخرہ تو قسمت میکنی نہب مرا و نہب بندگان را میان عینہ و اقرع رسول اللہ فرمود زبان او را از من ببرید پس آنرا شیخ شرواد یعنی تا او از گفتنی بد بماند۔

قولہ "روی ان کعب بن زہیر کان قد ھجا النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاھدر دمہ ثم اتاہ مسلما فمدحہ بالقصیدۃ المعروف فقال فیھا شعر" حکایت کعبؓ زہیر میان علما شہرت دارد کہ رسول اللہ را ہجو کردہ بود و رسول اللہ او را مباح الدم ساختہ بود کہ ہر جا کہ یابند بکشند و او شنید در غیبت اسلام آورد یکبار بر رسول اللہ آمد تا قصہ عشق بنیاد نہاد و در وہجران معشوق آغاز کرد گفت۔

بانت سعاد فقلبی الیوم متبول متیم اثرھا لم یفد مکبول

دل مطہر رسول اللہ بدان متعلق شد و او را این شعر خوش آمد بعد ازان غرض خویش پیش آورد۔

نبیت ان رسول اللہ اوعدنی والعفو عند رسول اللہ مامول

فکساہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بردتہ التی کان اشتریھا معاویۃ من کعب وھی التی یلبسھا الخلفاء الی الیوم" آگاہانیدہ شدم کہ رسول اللہ مرا ابعاد کردہ است ترسانیدہ است و مباح الدم کردہ است و حال اینست کہ از رسول اللہ امید واری عفو است بعد ازاں کہ رسول اللہ گفت تو کیستی او گفت اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ گفت من زہیرم رسول اللہ خوش شد جبہ خویش از بر مبارک خویش کشید و او را

داد مقصود این بود کہ رسول اللہ علیہ السلام شعر شنیدند و عفو کردند ما جبہ دانستہ ایم و شیخ میگوید رداے خود داد و این ظاہر تر است و معاویہ از کعب زہیر طلبید او نداد و بعد از ان از پسر او بسی ہزار دینار خرید و این رداعن عن برین امرار رسیدہ است تا بہ امراے عباسیہ تا میسر این جامہ بود این زمان نمیدانم چہ شد مقصود کلام این بود کہ شاعر را چیزے باید داد۔

قولہ "ومنہا نہب النثار والادب فیہ مجانبۃ الشرہ وان یقصد ادخال السرور علی صاحبہ" و بعضے از ان رخص نہب نثار است یعنی اگر کسے جاے رنجیدنی کند صوفیان در آیند یکدیگر بستانند شاید و ادب درین باب اینست شرہ نفس نباشد بلکہ برائے خوش کردن صاحب نثار باشد در آنچہ نکاح عایشہ رضی اللہ عنہا شد رسول اللہ شکر نثار کرد و آن افتادہ بود کسے نخورد رسول اللہ صحابہ را گفت الا تنہبوا شما نہب نمیکنید گفتند یا رسول اللہ تو ما را از نہب منع کردہ گفت من از نہب غنایم منع کردہ ام نہ از نہب ولایم صحابہ در آمدند آن شکر را گردی آوردند تا آنکہ ہر یکے بر دیگرے غالب می آید۔

قولہ "روی ان معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال شہدت املاک رجال من الانصار فحضر النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واملاک الانصاری ثم قال علی الالفت والخبز والطیر المیمون ادفعوا علی راس صاحبکم فاقبل البلال طبقا فیہا الفاکہۃ والسکر ینتثر علیہم فامسک القوم ولم ینہبوا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما ازین الحلم الا تنہبوا فقالوا یا رسول اللہ انک نہیتنا عن النہب الیوم کذا فقال انما نہیتکم عن نہب الغنایم لما انہکم عن نہب لولایم ثم قال لا فانہبوا

قال معاذ لقد رایته علیه السلام یحرّدنا ویخرره فی ذلك النهاب" معاذ جبلؓ روایت کردہ است مردے از انصار بودمن در نکاح او حاضر بودم و مصطفیٰ او را این دعا کرد این نکاح الفت باد بر دوستی باد یا بر خیرے و نیکی باد و بر فالے مبارک باد برین شخصے کہ او را نکاح شدہ است چیزے میوہ و شکرے بر و بریزند پس بلالؓ طبقے آورد در و میوہ بود و شکرے بود بر ایشان نثار کرد و کسے گردنی آورد و نمی ستید رسول اللہ فرمود این آراستگی حلم شما است کہ نہب نمیکنید گفتند یا رسول اللہ تو فلان روز ما را از نہب منع کردہ پس رسول اللہ گفت کہ من از نہب غنایم منع کردہ ام نہ از نہب ولایم از اینہا منع نہ کردہ ام پس گفت اکنون بدانند و بیایند و نہب کنند معاذؓ میگوید من دیدم رسول اللہ طرف خویش میکشید تا خود بستانیم این حکایت دلالت برین کند کہ نہب ولایم مستحب باشد۔

الافتخار واظہار الدعوی

قولہ "ومنها الافتخار واظهار الدعوی وادبهم فیه ان یقصد به اظهار نعم الله تعالی علیه قال الله عزوجل وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ویکون ذلك عند غلبات الحال او مفاخرة مع ضد" و بعضے از ان رخص افتخار است و اظہار دعویٰ و ادب درین باب اینست کہ نعمت از ان خدا است بروے است بر طریقۂ شکر آنرا اظہار کنند خداوند تعالی فرمودہ است رسولؐ اللہ را نعمتے کہ ترا از خدا رسیدہ است مردمان حکایت بگویند یعنی حال غلبہ کردہ است دران غلبہ حال گویند و عذر این باشد کہ بر طریقہ شکر باری باشد۔

قولہ "وقال النبی صلی الله علیه واله وسلم عند غلبة الحال انا سید ولد آدم ولا فخر وآدم ومن دونه تحت لوائی ولو کان موسی حیاً لما وسعه الا اتباعی وکان اذا رجع الی نفسه یقول انا ابن امراة کانت تاکل القدید انما انا عبدٌ اکلُ

کما یاکل العبد ھوّن علیک فلست بملک انا عبد" رسول اللہ فرمودہ است در غلبۂ حال کہ من بہتر فرزندان آدمم و مراد ازین فخرے نیست یعنی بیان واقعی است کہ میکنم و برائے اعتقاد امتان را میکنم آدم و آنکہ جز اوست از انبیا فرو از یرلوائے من باشند اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ بودے ہیچ رہ نبودے مگر کہ پیروی من کند۔ این بغلبہ حال بود و چون بخویش باز آمدے گفتے کہ من پسر عورتے ام کہ او قدید خوردے و روزگار گذرانیدے و گفتے کہ من بندہ ام چنانچہ بندگان خورند خیان میخورم و نہ آنکہ خواجہ باشد و طعام بر آن نہادہ و مردم ربع شستہ بر طریق جباران بانازو تقسیم آسان کن برین بادشاہ نہ ام مگر بندہ۔

قولہ "واما عند الضدر وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما اتاہ وفد بنی تمیم بخطیبہم و شاعرھم للتفاخر فدعا النبی علیہ السلام ثابت بن قیس وکان خطیبہ فاجاب خطیبہم وغلبہم و دعا حسان بن ثابت وکان شاعرہ فاجاب وذکر فی قصیدتہ لہ" وآنکہ مخالف باشد از رسول اللہ مروی است بعد ازان کہ گروہ بنی تمیم بر رسول اللہ آمدند خطیبے و شاعرے دارند باوے آمدند بتفاخر آمدند برائے نمودن بزرگی را پیغامبر خواند ثابت بن قیس را و او خطیب بود و خطیبے بود کہ ایشان آوردہ بودند آنرا جواب داد بر ایشان غالب آمد و حسان ثابت را طلبید و او شاعرے بود حسان شاعر ایشان را جواب داد و قصیدۂ دارد حسان دران ذکر کرد بیت

"بنی دارم لا تفخروا ان فخرکم یعود وبالا عند ذکر المکارم"

اے بنی دارم افتخار مکنید زیرا چہ فخر شما نزدیک دیگر مکارم وبال باشد بر شما یعنی آن فخرے کہ شما میکنید خود ذکر مکارم کنید آن فخر بر شما وبال شود۔ بیت

"انتم علینا تفخرون و انتم لنا خول من بین طیر و خادم" (تفخرون / تظیرون)
از کار بد کہ شما بر ما فخر میکنید و شما نزدیک من بمرتبہ خول باشید میان طیرا بابک و خادم۔

قولہ "فقال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لقد کنت غنیاً (النبی)
یا اخا دارم انذکرمنک ما ظننت ان الناس نسوہ وکان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اشد علیہم من شعر حسان فقاموا مغلوبین مقہورین
ثم اسلموا فاحسن الیہم فکساہم" اے برادران دارم من غنی ام از شما من یاد دہانم
شمارا آنچہ مردمان فراموش کردہ و سخنے کہ رسول اللہ گفت سخت تر از سخن حسانؓ بود زیرا چہ
حسانؓ چیزے ظاہر گفت و رسول اللہ از ان چیز ہاے کہ مردمان فراموش کردہ بودند
آن خواست بگوید ایشان سخت و شرمندہ تر شدند مغلوب و مقہور شدند یعنی باضد سخن
براندازۂ او باید گفتن پس اسلام آوردند بر ایشان احسان کرد پس ایشان را جامہ پوشانید
تا آنکہ عیب ایشان را پوشید بر ایشان نگفت۔

قولہ "ومنہا الحرد والفخر عند وجود المحال و ما لا یجب (الفخر عند وجود المحال)
احتمالہ قولا و فعلا و ادبہم فی ذلک ان یجتنب الفحش والبذاء و یحفظ
حدود الحق و لا یتجاوز الی ظلم فان الغضب اذا استولی غلب العقل
قال اللہ تعالی لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَہْرَ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ وقال النبی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم من استجہر مومنا فعلیہ وزرہ وقال الشافعی رحمۃ
اللہ علیہ من استغضب ولم یغضب فہو حمار و من استرض ولم
یرض فہو شیطان وقال اللہ تعالی وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَہُمُ الْبَغْیُ ہُمْ
یَنْتَصِرُوْنَ قیل فی التفسیر کانوا یکرہون ان یستذلوا و اذا اقدروا
عفوا و قال اللہ تعالی وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِہٖ فَاُولٰٓئِکَ مَا عَلَیْہِمْ
مِّنْ سَبِیْلٍ" و بعضے از خص اینست کہ اگر کسے سخنے محال بگوید۔

ع کاتب نسخہ منقول عنہ بعد از الفاظ "سخنے محال گوید" مضمون کنیزا از متن و ترجمہ ترک کردہ و در حاشیہ کتابت نمودہ از (تتمہ حاشیہ صفحہ ۳۶۷)

قولہ "وقیل لبعضہم ما تقول فیمن لم یبق لہ من الدنیا الا مقدار مص نواہ ھل یقع علیہ اسم التصوف فقال المکاتب عبد ما بقی علیہ درھم" جنید را پرسیدند چہ گوئی در باب کسے کہ نیست بروجز جوشیدن خستہ خرما یعنی ھل یقع علیہ اسم التصوف اطلاق اسم تصوف بر وی روا باشد جنیدؒ گفت مکاتب بندہ است مادام کہ بر و یکدرمے از کتابت باقی است حاصل کلام جنیدؒ این آمد متصوف اوست کہ او از ہمہ اشیا از قلیل و کثیر عاری و تارک و ہیچ چیزے از ان جنس کہ دنیا تواں گفتن گرد او نباشد و اگر فرض کنیم کہ گرد او اشیائے کثیر باشد و باطن او از تملک اشیا بیزار و بیگانہ باشد او جزء اصل بود بشے مائی رقیت و گذر ندارد

بیت

من رفتہ ام ز خویش برون و درون نہ ام ۔۔۔ از من مرا طلب تو مکن من کنوں نہ ام

و چون او باشد ہر چہ باشد آن ہمہ نباشد سنائی میگوید

بیت

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۶۶ :۔ "قولہ وقیل للجنید" آنا ذکر در چوں نسخہ دیگر ترجمہ آداب المریدین میسر نشد تکمیل کردن عبارت ترجمہ نتوانستم ولیکن متن کتاب آداب المریدین نقل کنیم :۔ ویجتھد ان لا یغضب لنفسہ بل یکون ذلک غیرۃ للحق سبحانہ وتعالی والاخوان۔ روی ان النبی علیہ السلام لم ینتقم لنفسہ قط الا ان ینتھک محارم اللہ فینتقم للہ تعالی قیل لبعض العلماء انک تتھم فی نفسک ولا تحتمل فی صدیقک فقال لان احتمال فی نفسی حلم و احتمال فی صدیقی لوم۔ ثم ان المذھب لہ احوال ومقامات واخلاق وآداب ورخص فالرخص ادناھا فمن تمسک بالکل فھو من المحققین ومن تمسک بالظواھر فھو من المترسمین ومن تمسک بالرخص وتادب بما ذکرنا فھو من المتشبھین الصادقین الذین الحقھم النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقولہ من تشبہ بقوم فھو منھم ومن کثر سواد قوم فھو منھم ھذا اذا لازم الاصول الثلاثہ التی اجمع المشایخ علی ان من اخل بھا واحدھا فقد خرج علی احکام المذھب وتعری عنھا وھی اداء الفرایض عسیرھا ویسیرھا واجتناب المحارم صغیرھا وکبیرھا وترک الدنیا علی اھلھا قلیلھا وکثیرھا الا ما لا بد منھا للمؤمن وھی ما استثنی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منھا فقال اربع فی الدنیا ولیست منھا۔ کسرۃ کسیرۃ تسد بھا جوعتک وخرقۃ تواری بھا عورتک وبیت یکنک من القر والحروز وجرۃ ماء تسکن۔ وما سوی ذلک فلیس لہ حق فیہ۔ قیل للجنید الخ :۔

تو او نشوی لیک اگر جہد کنی آنجا برسی کز تو توئی برخیزد

قولہ "فمن لازمہا فہو من المبتدئین فی المذہب وعلیہ ان یجد ویجتہد فی طلب الزیادت والارتقاء الی معالی الاحوال لیصیر من المحققین" وہر کہ ملازم این چہار چیز باشد او مبتدی کار باشد یعنی آنکہ او آغاز کار قوم باشد اینچنین کسے است و برین مبتدی واجب بود کہ در کار جد کند و مشقت کشد در طلب آن کہ آنچہ او پیش گرفتہ است زیادہ شود و برود و در معالی احوالی موصوف باوصاف محققان گردد۔

تشقق **قولہ** "فقد قال بعض المشائخ من سبق علیہ رکوب الاحوال لم یرتق الی معالی الاحوال ومن لم یترق الی معالی الاحوال لم یبلغ مراتب الرجال قال اللہ تعالی وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا بر کہ دشوار باشد کہ نمیتواند بر دشواریہا بر رود و بر احوال آن مرتبہ محققان است کہ در جہ بلندے دارد بر آن بر نرسد نتواند شد و ہر کہ بر معالی احوال نرفت او در مردان خدا نرسید یعنی آیت بالا گفتہ ام۔

تا واخطا **قولہ** "ومن جانب الاصول او بعضہا وانحط عن درجۃ الرخصۃ فقد فارق ما ذکرنا من ادابہا فقد فارق المذہب ونأی بجانبہ" آنچہ ما گفتیم کہ او اصول این کار مجانب شد یعنی از اصول این قوم برون شد و آن اصول چہار است کہ گفتہ ایم و آنچہ آداب آن اصول را گفتہ مباشر نشد و ترک آورد و ترکہا عطف بیان جانب است او از مذہب تصوف جدا شد و ازین قوم نباشد۔

توفاقہم **قولہ** "وحرم علیہ اوفاقہم وادفاقہم ویلزم الجماعۃ مفارقتہ وہجرانہ وابعادہ وخذلانہ" در وا نباشد حرام باشد بر و تا آنکہ مردمان بدین گمان او را از صوفیان دانند درین باب وقفے کنند و بر لے او رفقے کنند بر و حرام باشد و جماعت صوفیان را لازم باشد کہ او را از خود دور کنند و با خود بودن ندہند اما خواجگان ما گویند خداوند سبحانہ و تعالی خرقہ و لقمہ از مشرکان دریغ نداشت بلکہ تا جہاد او اینچنین مسکینے را اگر بخرقہ و لقمہ دریغ ندارند شاید

بحسب معاملت جماعت او را رغبتے و میلے شود کہ بتدریج یکے از ایشان گردد۔ **قولہ** "ومن داهنه منهم فی شئ من ذلك فهو شریكه فی عارته ولا عذر له فیه" وہر کہ مداہنت کند او ہم ہمچو او باشد ما خواجگان ما گویند خدا کریم و رحیم است و این قوم متخلق باخلاق اللہ اند مداہنت چہ معنی دارد۔ **قولہ** "قال اللہ تعالی وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ"۔

"جعلنا اللہ تعالی من الصادقین والحقنا بالمتحققین لمنه وجوده وعصمنا من الفواحش ما ظهر منها وما بطن" این درباب دوستان خدائے را این کلام چہ معنی دارد۔ شیخ ہمہ تمام کرد باز بتضرع و ابتہال بخدا باز گشت چنانچہ رسم این طایفہ اینست ما خدائے تعالی ما را از صادقان گرداند و ما را الحاق بمحققان کند یعنی یکے از ایشان گرداند و ما را از جملہ فواحش نگہ دارد آنچہ شرع بران حاکم است و آنچہ باطن است آنکہ موجب محاب خداوند سبحانہ است آرے وہم وجود غیرے در خطرہ باشد آن فاحشہ باطل گشت۔ **قولہ** "ووفقنا لطلب مرضاته ما خفی منها وما علن" و ما را توفیق دہد کہ آنچہ رضائے اوست ما آن طلبیم آنچہ در ظہر و بطن گفتیم در خفی و علن ہمان معنی است **قولہ** "ولفعنا وجمیع المسلمین بما جمعنا" و خدا ما را نفعے دہد یعنی بدل مباشر گرداند و اثر آن ما را نصیب کند و جمیع مسلمانان را چیزے کہ ما جمع کردیم یعنی اقوال مشایخ و فہوم خود را بران ضم کردیم۔ **قولہ** "ولا جعله علینا ولا علی من نظر فیه وبالا ولا جعل حظنا من ذلك جمعه وحفظه دون استعماله انه عز اسمه قریب مجیب" و خدائے تعالی بر ما وبال نگرداند۔ شیخ قدس اللہ سرہ آنچہ این کار است تضرعے و زارے شکستگی گسستگی آن ہمہ را رعایت میکند این نکند فہمی کہ جمع کردیم نصیب ما ہمین باشد بلکہ آنچہ مقصود ازین گفتار است آن بدا مان ما کند او تعالی سبحانہ قریب است یعنی تضرعے و زارے کہ کسے میکند میشنود و آنرا اجابت میکند۔

قولہ "آخر المستحب الحمد اللہ وحدہ والصلوٰۃ علی نبینا محمد والہ اجمعین" یعنی مختم این کتاب کہ اندک تر است بر ترین سخن اینست کہ الحمد للہ وحدہ سپاس و ستائش مر خدائے را او یگانہ است و درود بر پیغامبر ما کہ نام پاک او محمد است یا عطف میان نبی است بدل از و و آل او یا پسروان و متابعان دارند یا فرزندان او دارند و احادیث است کہ رسول اللہ را پرسیدند کہ درود گفتن بر تو امو ختیم ما را بیامو کہ فرزند تو درود چگونہ گویم رسول اللہ این فرمود اللھم صل علی محمد و علی ال محمد و ذریاتہ و ازواجہ این حدیث در مصابیح است ازین حدیث تقاضا کرد کہ ازین آل ہمین فرزندان مراد اند زیرا چہ حدیثے مرحدیثے را متین است چنانچہ آیتے مر آیتے را مفسر و آنکہ گویند از رسول اللہ پرسیدند من آلک گفت کل مومن تقی الی آل را شرفے و فضلے فاضلے بخشید کہ ملحق بفرزندان خود کرد و معنی لغوی اینست آل الرجل اھلہ و ولدہ و دیگر گفتہ اند آل الرجل متبعہ۔

محمد حسینی میگوید تجاوز اللہ عن مبیعاتہ وغفر اللہ لزلاتہ خاتم کتاب خزائن شیخ فرمود نوشتہ ام و در ان باب از جہت خویش اقصی الغایات کردہ ام بعضے از انہا است کہ بہ اصحابے کہ صحبت داشتم از یاران خدمت شیخ نظام الدین و یاران خواجہ خود و صوفیان دیگر و انچہ در کتب دیگر مسطور است اگر ترا مطلوب باشد کہ ورائے این آداب بدانی در ان خاتمہ نظر کن الحمد اللہ علی کل حال والصلوٰۃ علی رسولہ بالغدو والآصال

تمت

مطبوعہ انتظامی پریس کسری بلڈنگ نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن
بقلم
عاصی پرصاحی محمد شفیع الدین دکوہیری کاتب عفی عنہ
۱۳۵۸ھ